A History of Arabic Poets from the earliest to the present day Containing 397 Biographies with Specimens of their Compositions Compiled from various Arabic Tazkerahs and Translated into Urdoo by

Mowlowee Hareem uddeen

(Price)

یہ تذکرہ مسمی فرائد الدہر

عرب کی شاعرون کا تذکرہ جو کہ مولوی کریم الدین نے چند کتب ادب سی تالیف
کیا ہی اسمین تین سو ستانوین شاعر کا بیان ہی ابتداء ایام جہالت سے تیرھوین
صدی تک ہر ایک صدی کا ایک حصہ اسمین ہے جس صدی مین وہ شاعر گذرا ہی اوسمین لکہا ہے

باہتمام سید اشرف علی مطبع العلوم مدرسہ دہلی مین چہپا

سنہ ۱۸۴۸ ع

A History of Arabic Poets from the earliest to the present day Containing 397 Biographies with Specimens of their Compositions Compiled from various Arabic Tazkerahs and Translated into Urdoo by

Mowlowee Kareem uddeen

(Price)

یہ تذکرہ مسمی فراید الدہر

عرب کی شاعرون کا تذکرہ جو کہ مولوی کریم الدین نے چند کتب ادب سے تالیف
کیا ہی اسمین تین سو ستانوین شاعر کا بیان ہی ابتداء ایام جہالت سے تیرہوین
صدی تک ہر ایک صدی کا ایک حصہ اسمین ہے جس صدی مین وہ شاعر گذرا ہی اوسمین لکھا ہے

باہتمام سید اشرف علے مطبع العلوم مدرسہ دہلی مین چہپا

سنہ ۱۸۴۷ع

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عجز و نیاز اوس کریم و کارساز کے جناب مین کرتا ہون جسکو بقا ہی اور دوام
— اور کبر و غرور اوس ذات جامع الصفات کو زیبا ہی جسکو ثبات ہی
اور قیام — مشعل ہدایت عقل کے اس ظلمت جسمانی مین رہنمونی راہ حق
حمد اوسکی ہی کل — اور ادراک عقول نورانیہ کا دریافت ماہیتہ حمد شکر
اوسکے مین گرچہ شیدا ہے مثل بلبل — لیکن بسبب عجز قصور کے بی عقلی کے
کیچڑ اور بیوقوفی کے دلدل مین پابگل — العظمت للہ ہزارہا اہل عقل اور
علم کو مثل کہلونون کے بنا کر نیست و نابود کیا اور صدہا بی جانون کو کنج عدم سی
ظاہر کرکے گلشن ہستی مین موجود کیا — اور سبحان اللہ کیا کیا ظریف و بلیغ
و فصیح شاعر و حاکم پیدا کرکے لوگونکے دلونمین تذکرہ اور واقعات اور
تواریخ نویسی کا شوق دلوایا — اور سبکی بلاغت و فصاحت کے چراغ
کو ایک اُمی محض کے بلاغت کی سامنہی گل کر دکہلایا اور ناسخ الملل اوسکا
خطاب شافع امت اور نبی اور رسول اوسکے القاب مقرر کئی ہماری
طرف سی ہی صلواۃ اور درود اوسپر اور اوسکے آل اور اصحاب پر نازل

دیباچہ

ہو جیو آمین — محتجب نرہی بندہ کمترین کریم الدین سب ارباب علم و ہنر
اور طالبان کتب تواریخ و سیر کی خدمت مین دو تین کلمی ضروری عرض کرکی سمع
خراشی کرتا ہی کہ ان ایام مین بموجب فرمایش صاحب والا مناقب ڈاکٹر سپنجر صاحب
بہادر پرنسپل مدرسہ دہلی اور سکرٹیری سوسایٹی اردو کی جو کہ فاضل کامل
اور عالم بی بدل اور ماہر اکثر السنہ متفرقہ اور متصف بصفات مختلفہ حمیدہ
کے ایسی کہ نظیر اُنکا اہل یورپ مین سی اسیجائی معدوم — اور مقابلہ کرنا
اونکے فن ڈاکٹری یعنی طب کا بقراط اور سقراط اور فن حکمت کا ارسطو
اور فارابی سے معلوم — اسس شخص کو اللہ تعالے نی باوجود کم سن ہوسے
کی ایسا معدن علم بنایا ہی کہ وہ استعداد بڈہون صد سالہ سے مفقود —
تاریخ دانی مین ابن الاثیر اور ابن الجوزی اور اکثر مورخون مشہورہ سی
افزود — سخاوت اور حلم کے اوس کے گلشن مزاج مین وہ نمود —
کہ بوئی بخل کے سبب اوس کے سخاوت کی جس ملک مین وہ رہی وہان
سے کوسون تک نیست و نابود — کتب کہنہ اہل اسلام کو صدہا روپیہ خرچ
کر کے خرید کئے اور کار مسیحائی فرما کر کرم خوردہ مردہ کو زندہ کیا — جس
غریب شایق کتاب نے جو کتاب یا رسالہ دیکھنی کو مانگا فوراً لا دیا — سوسایٹی
اردو کو وہ رونق دی کہ جو کتابین قابل شیوع کے تہین اور آج تک بسبب
غفلت کے وہ نہ چھپین تہین اونکا ترجمہ کروا کر چھپوا کر ہندوستانیون کو ممنون
احسان کیا — طلباء مدرسہ کو جن کتابون کا کبہی خواب مین بہی دیکھنا
نصیب نہ ہوا تہا داخل درس فرما کر پڑہوا دیا غرضیکہ یہہ صاحب بہت
خوش خلق ہستی بیشانے نیک سیرت ہین فاضلون کو مرہون منت عالمون کو مجبور

دیباچہ

محبوس دام الفت لڑکون کو مقید علمیت بڑہون کو ممنون نیک سیرت رکہتی ہین انہوسنے ازراہ قدر دانی اس کم بضاعت بدقسمت بندہ کمترین کریم الدین کو ارشاد کیا کہ ایک کتاب کتب تواریخ اور چند تذکرہ شعراء عرب سی اسطرح پر کہ کسی شاعر مشہور کا حال نہ رہ جائی سعہ بیان اوس کے تصنیفات — اور تاریخ وفات — اور حال حیات سے اگر تو قلمبند کری تو وہ کتاب اہل ہند کو خصوصاً اون لوگون کو جو شایق تاریخ ہین بہت مفید ہوگی بندہ نی حسب الارشاد ایک تذکرہ زبان عربی مین مسمی فراید الدہر تیرہ صدیون پر اسطور پر کہ ہر ایک صدی کے شاعر اوسی صدی مین مندرج کرکے طیار کیا جب اوس سے فراغت ہوچکے صاحب بہادر نے ارشاد کیا کہ اوسکا ترجمہ زبان اردو مین طیار کرتا کہ شعراء اردو اور باشندگان ہندوستان کو حالات شعراء عرب اور اونکے عادات اور بود و باش اور فطانت عقل اور تصانیف کتب سی آگاہی ہوجاوی اسلئی بندہ نے یہہ ترجمہ اوس اصل کتاب مولفہ اپنے سی اردو مین درمیان سنہ ۱۲۶۳ ہجری مطابق سنہ ۱۸۴۷ع کے طیار کیا اور نام اوسکا تاریخ شعراء عرب رکہا گیا

تنبیہ

واضح ہو کہ یہہ تاریخ تیرہ ۱۳ حصون اور ایک خاتمہ پر مرتب ہی ہر ایک حصہ مین ایک صدی کے شاعر مندرج کئے ہین اسطور پر کہ اول حصہ مین وہ شاعر ہین جو کہ اول صدی مین یا انکہ کچہہ قبل زمانہ رسول مقبول کی زندہ تہی مگر وہ اوسی صدی مین فوت ہوسئے ہین دوسری حصہ مین اون لوگونکا بیان ہے جو دوسری صدی مین فوت ہوسئے گرچہ اونہون نے صدے

حصہ پہلا صدی اول

۴ اول مین بہی عیش اور زندگانی کی ہوا سیطرح پر تیرہوین صدی تک لکھتا ہوا چلا گیا ہون خاتمہ مین کچہ فواید اس تاریخ کے اور حال مولف کا اور ایک فہرست اون شعرا کے جنکی اس کتاب مین نام ہین معہ بیان صفحہ اور سطر کے اوس خاتمہ مین ملیگی سب ــ محتجب نرہی کہ شعرا عرب اپنی اشعار مین عورت کو معشوق اور مرد کو عاشق باندہتی ہین اور چاہئی بہی یہی اپنی بہی یہی رای ہے ــ بخلاف اہل فارس کے کہ وہ لونڈی کو معشوق تصور کرتے ہین عورت سے سروکار نہین رکہتی ــ اور اہل ہند دو قسم کے شاعر ہین ایک وہ جو ہندی دوہری لکہتی ہین اور زمانہ اونکا سب سی اول تہا وہ لوگ مرد کو معشوق اور عورت کو عاشق اپنی اشعار مین باندہتی ہین بخلاف قسم ثانی کے جو ہماری زمانہ مین اردوگو موجود ہین کیونکہ اونہین اکثر اہل فارس کا اتباع کرتے ہین اور بعض عرب کا جیسا کہ مومن خان سلمہ الرحمان

حصہ پہلا

اسمین اول صدی کے شاعر ہین ہر ایک کا نام معہ اونکی حال اور شعر کے بطور نمونہ لکہتا ہون

امراء القیس

امراء القیس بن حجر الکندی یہہ شاعر مشہور عرب کی شاعرونمین سے ہی زمانہ اوسکا چالیس برس پیشتر پیغمبر خدا ص کے زمانہ سی تہا یہہ حال ابن قتیبہ نے کتاب طبقات الشعراء مین جو اوس کے تصنیف سے ہی لکہا ہی وہ کہتا ہی کہ امراء القیس کو ملک الضلیل (یعنی بادشاہ گمراہ) بہی کہتی ہین یہہ شاعر اپنی چچا کے بیٹی مسماۃ شرحبیل پر جسکا عرف عنیزہ ہی عاشق تہا اوسنی خود

پہلی صدی کی شاعر

خود اوس قصیدہ مین جو اوس کے تصنیف سی ہی اپنا اور اوس عنیزہ کا حال درج ۵
کیا ہے وہ قصیدہ معلقہ اولی سبعہ معلقہ سی ہی اول اوسکا یہہ ہے

قِفَا نبكِ من ذكرى حبيبٍ ومنزلِ بسقطِ اللوى بين الدخول فحوملِ

ترجمہ — ٹہرو تاکہ روئین ہم محبوب اور اوس کے گہر کو یاد کرکی — ٹہری ریگستان
دخول اور حومل کے بین دخول اور حومل یہہ دونو نام ہین دو موضع کی اس قصیدہ
کی اکاسٹی شعر ہین بحر طویل شمن الاجزا ہے وہ شعر کہ جہان سی عنیزہ یعنی اوسکی معشوقہ
کا حال اور تعریف ہی یہہ ہی

ويومَ دخلتُ الخدرَ خدرَ عنيزةٍ فقالت لك الويلاتُ انك مرجلي

ترجمہ — اپنے معشوقہ کی وصل کی آیام یاد کرکی کہتا ہی کہ کوئی روز اوس دن سی
بہتر نہ تہا جس روز کہ عنیزہ کی کجاوہ مین گہسا اور اوسنی مجکو کہا کہ ماری جائی میری
اونٹ کی تونے پیٹہہ چہیل دی کیا تیرا ارادہ پیدل چلانے کا ہی — ایک شعر مین
اپنی کاریگری جماع کی فخراً اپنی معشوقہ کو مخاطب کرکی بیان کرتا ہی وہ یہہ ہے

فمثلكِ حبلى قد طرقتُ ومرضعٍ فالهيتها عن ذي تمائمَ محولِ
اذا ما بكى من خلفها انصرفت له بشقٍ وتحتي شقها لم تحولِ

ترجمہ دونو شعرونکا یہہ ہی

کہتا ہی کہ اے عنیزہ جیسی تو میری معشوقہ ہی ایسی ہی بہت عورتین حاملہ اور دودہ
پلانی والیان میری معشوقہ ہو چکی ہین اون کے پاس راتون کو مین جاتا تہا اور
باوجودیکہ حاملہ عورت اور دودہ پلانی کو خواہش جماع کی کم ہوتی ہی جب مینی
اونسی جماع کرنا شروع کیا تو اونکے یہہ حالت ہو جاتی تہی کہ برس دن کے
بچہ تعویزون والی کے بہی محبت ماری مرکے بہول جاتے تہین جب وہ رو پڑتا

پہلی صدی کی شاعر

۵۶ تو اوپر کا دھڑ یعنی چھاتیان بچہ کیطرف پھیر دیتین اور نیچی کا دھڑ بسبب فرط مزہ کی ہرگز نہ ہلاتین جب ایسی عورتون کے یہہ حالت ہو پھر تو باوجودیکہ کنواری خواہش مند جماع کی ہے مجسی کیونکر بچی گے اور بیشک نفرت کریگے ان شعرونمین فحش کثرت سی ہی عشقی نمونہ خروار تیس اب چار شعرون پر واسطی دریافت فطانت اور تیزی اور بلاغت و فصاحت اسس شاعر حصر کیا جاتا ہی — یہہ سچ ہی کہ یہہ شاعر مستند اور بڑا استاذ اور فصیح و بلیغ پرلے سري کا گذرا ہی مگر اوسکے گمراہ ہونی مین بہی کوئی شک نہین

طرفۃ بن العبد البکّری

یہہ شاعر بکر ابن وایل کے اولادسی ہی اور طرفہ اوسکا لقب ہی نام اوسکا عمرو بن العبد ہے یہہ بہی مسلمان نہ تہا طبقہ جاہلیۃ سی شمار کیا گیا ہی بعد امرالقیس کی اوسکا چراغ روشن ہوا وہ ایک اپنی قصیدہ مین جو معلقہ ثانیہ کہلاتا ہے ایک عورت مسماۃ خولہ معشوقہ کی مکان کو یاد کرکے بیان کرتا ہی

لخولۃ اطلال ببرقۃ ثہمد تلوح کباقی الوشم فی ظاہر الید

کہتا ہی کہ مسماۃ خولہ معشوقہ کے سنگستان و ریگستان ثہمد مین گہر کی کہنڈر ایسی چمکتی ہین جیسی کہ عورت کی ہاتہہ پر گودی ہوئی نشان جو سوئین سی گود کر نیل بہر دیتی ہین چمکا کرتی ہین

وقوفا بہا صحبی علی مطیہم یقولون لاتہلک اسًا وتجلّد

یہہ شعر بعینہ امرالقیس کا ہی مگر اسکی آخر مین لفظ تجلد ہی اوسکے آخر مین لفظ تجمل ہے اتنا فرق ہی — اسس قصیدہ کی ایکسو چار شعر ہین بحر طویل سے

زہیر ابن ابی سلمی المزنی

پہلی صدی کی شاعر

نام اوسکا ربیعہ ابن رباح ہی یہہ شاعر بہی کچھہ ہی قبل ظہور رسول خدا صلی کی تہا وہ اوس قصیدہ
مین جسکو معلقہ ثالثہ کہتی ہین حارث ابن عوف بن ابی حارثہ مری — اور ہرم ابن سنان
بن ابی حارثہ مری کے جو کہ بنی ذبیان سی ہین مدح کرتا ہی اسبات پر کہ انہونے قبیلہ عبس
اور قبیلہ ذبیان مین جو لڑائی ہوئی تہی موقوف کروا کے صلح کروا دی تہی اور دیت کی ذمہ
داری اپنی کرکے اطمینان جانبین کے کر دی تہی — تشریح اسکی یہہ ہی — کہ عبس بن
بغیض بن ریث بن غطفان — اور ذبیان بن بغیض بن ریث یہہ دونو اپسمین لڑی تہی اور
لڑائی مین ورد ابن حابس العبسی نے ہرم بن ضمضم کو قبل صلح ہونیکی مار ڈالا تہا بعد
اس واقعہ کے صلح ہو گئی — مگر اوس صلح مین حصین ابن ضمضم نہ داخل تہا کیونکہ
اوسنی قسم کہائی تہی کہ جبتک ورد بن حابس کو قتل نہ کرون اپنا سر نہ دہوئون اور
اگر بالفرض وہ ہاتہہ نہ آیا تو کوئی شخص قبیلہ بنی عبس یا بنی غالب سے میری ہاتہہ لگیگا
جب اوسکو قتل کرلون تب چین سی بیٹھون اور سر دہوئون — اس بات کی خبر کسیکو
نہ تہی اتفاقاً ایک شخص بنی عبس کے قبیلہ مین کا حصین بن ضمضم کے گہر مین مہمان آکر
اوترا حصین نے پوچہا کہ تو کون ہے اوس اجل رسیدہ کی مونہہ سے نکلا کہ عبسی ہون
اوسنے کہا کون سی عبس کے اولاد سی ہے اوس شامت زدہ نے سب اپنا حسب و
نسب شمار کرکے غالب تک پہنچا دیا جب اوسکو یقیناً ثابت ہوگیا کہ یہہ قبیلہ عبس سے
ہی فوراً تلوار کہینچ کر دو ٹکڑے اوس کی کر دئی یہہ خبر حارث بن عوف — اور ہرم
بن سنان کو پہنچی اون دونون کو یہہ بات بہت بری معلوم ہوئی — لیکن رفتہ
رفتہ جبکہ بنی عبس کو یہہ خبر پہنچی وہ سارا قبیلہ مجتمع ہو کر حارث پر چڑہ آیا — حارث
نی بعد دریافت چڑہائی قبیلہ بنی عبس کے ایکسو اونٹ ہمراہ اپنے بیٹے کے اونکی پیشکش
روانہ کئی اور قاصد کے زبانی یہہ کہلا بہیجا کہ یہہ سو اونٹ اوس شخص مقتول

 کے دیت کی بابت اپکی خدمت مین آتی ہین چاہئی یہہ دیت قبول کیجئی — اور چاہئے یہہ لڑکا جو میرا بیٹا آتا ہی اوسکے عوض اسکو مار کر دل ٹھنڈا کیجئی — چنانچہ ربیعہ ابن زیاد نے اونسی کہا کہ تمہاری بہائی نے قاصد کی زبانی یہہ کہلا بہیجا ہی بنی عبس نے بالاتفاق یہہ کہا کہ ہمکو صلح کرنے منظور ہی سو اونٹ لی لئی لڑکی کو صحیح و سلامت اونکی پاس روانہ کیا اس صلح کروانی اور سو اونٹ کی دینی پر اس شاعر نے حارث ابن عوف اور ہرم ابن سنان کی مدح مین یہہ قصیدہ کہا ہی کہ اوسنے سو اونٹ دیکر لڑائی موقوف کروا کے صلح کروا دی تہی اس قصیدہ کے چونسٹھ ۶۴ شعر ہین اور بحر طویل سے ہی

امن ام اوفی دمنة لم تکلم   بحومانة الدراج فالمتثلم
ودار لها بالرقمتین کانها   مراجیع وشم فی نواشر معصم

لبید ابن ربیعة العامری

یہہ شاعر مسلمان ہو گیا تہا اور سن اکتالیس ۴۱ ہجری مین فوت ہوا ایکسو ستاون ۱۵۷ برس کی اس کے عمر ہوئی بڑی عمر پائی بہت خوش کلام شیرین زبان اپنی وقت کا بڑا نامی شاعر ہے اوسکے بہت پسند کیجاتی ہے تو اسی شعر کا ایک قصیدہ بڑی دہوم دہام کا بحر کامل مین مسدس الاجزاء بروزن متفاعلن متفاعلن متفاعلن کے اسنی لکہا ہی اوسکے اول کی یہہ دو شعر ہین

عفت الدیار محلها فمقامها   بمنی تابد غولها فرجامها

ترجمہ — کہتا ہی کہ مسمار ہو کر جاتی رہی گہر دوستون کے جو منی مین تہی نہ وہان کے سرائین پاتی ہے نہ وہانکی باشندونکی گہرون کا پتا لگتا ہی اور خالی پڑی رہگئی دیار غولیہ اور دیار رجامیہ — منی سے مراد ایک اور مکان منی ہے

پہلی صدی کی شاعر

منی ہے جو زمین نجد مین ہی سوای منا کے

فمدافعُ الرّیّانِ عُرّی رسمُہا　　خلقاً کما ضمن الوُحیّ سِلامُہا

کہتا ہی کہ وہ رو اور پانی کے نالی جو جبل ریان سی بہہ کر آئی ہین اونہونی اون مکانون کو ڈہا دیا مگر باوجود سالہا سال گزرنے کی پہر بہی کہنڈر اور آثار ات اونکی ایسی موجود ہین جیسی کہ کتبہ کہدا ہوا پتہر مین ہوتا ہے یعنی وہ نیست و نابود نہین ہوئی

عمرو بن کلثوم التغلبی

اس شاعر نے ایک قصیدہ تصنیف کیا ہی ایکسو ایک شعر کا وہ بحر وافر مسدس ہی بروزن مفاعلتن مفاعلتن مفاعلتن کے جسمین ایام بنی تغلب کا ذکر کر کی فخر کرتا ہی وہ بہی طبقہ جاہلیہ سے شمار کیا جاتا ہے مسلمان نہ ہوا تہا اوس قصیدہ کی یہہ شعر اول کی ہین سوا اس قصیدہ کے ہمنی اور اوس کے شعر نہین پائی

الا ہبّی بصحنک فاصبحینا　　ولا تبقی خمور الاندرینا

کہتا ہی کہ ای معشوقہ اٹہہ ہوشیار ہو میرا بیدار رہنا بسبب تیری قدح کی عطا کرنی کے ہے مجکو شراب ایسی پلا کہ قریہ اندر کی جو کہ ملک شام مین ایک گانو ہی اور وہان کی شراب مشہور ہے کچہہ نہ چہوڑ سب کی سب پلا دی

مشعشعة کانّ الحصّ فیہا　　اذا ما الماء خالطہا سخینا

کہتا ہی وہ شراب پلا جسمین پانی ملا اوس کے زعفران کیسی رنگت ہوگئی ہی جب وہ پی کر مست ہونگا سخاوت کرونگا تمام اپنا مال دی ڈالونگا

تجور بذی اللبانة عن ہواہ　　اذا ما ذاقہا حتّی تلینا

بہلا دیتی ہی وہ شراب حاجتمند کو اوس کے غرض جب چکہی اوسکا مزا نرم ہو جاوی

الحارث بن حلزة الیشکری

پہلی صدی کی شاعر

۱۰ یہہ شاعر ہی طبقہ جاہلیت مین نامسلم گذرا ہے اوس کے یہہ شعر ہین

اذ نتنا ببینها اسماء　　رب ثاوٍ یمل منه الثواء

اسمار نام ایک عورت کا ہی کہتا ہی جتلا دیا ہمکو اسما نی اپنا فراق یہہ کہکر کہ اکثر مقیمو کو اقامت سے ملامت لاحق ہو جاتی ہے

بعد عهد لها ببرقة شماء　　فادنی دیارها الخلصاء

پہلی جب ریگستان شماء مین ملی تہی وہان جتلایا تہا پہر خلصاء مین جو ہماری نزدیک ہے وہ شہر اور اوس کے شہرون سی وہان ملی جب یہی ہی کہا کہ اب ہمارا تمہارا فراق ہوا چاہتا ہی

عنترہ بن معاویہ بن شداد العبسی

یہہ شاعر ہی طبقہ جاہلیت سے گذرا ہی مسلمان نہین ہوا اوسکا یہہ قصیدہ جس کے اول کی شعر مین لکہتا ہون یہہ شعر کا بحر کامل سے ہی یہہ شاعر بیان کرتا ہی کہ اگلون نے پچہلون کی لئی کوئی مضمون نہین چہوڑا اب مین کیا باندہون — یہہ شاعر اپنی چچا کی بیٹی مسماۃ عبلہ پر جو کہ اوس کی زوجہ ہی عاشق تہا وہ عورت بہت خوبصورت تہی

هل غادر الشعراء من متردم　　ام هل عرفت الدار بعد توهم

کہتا ہی کہ کیا شعراء نے پچہلون کے واسطی کوئی پیوند لگانی کے جائی چہوڑی ہے پہر اپنی نفس کو مخاطب کرکے دوسرے مصرعہ مین کہتا ہی کہ کیا تونے پہچانا گہر معشوقہ کا بعد توہم اور شک کے

یا دار عبلة بالجواء تکلمی　　وعمی صباحا دار عبلة واسلمی

کہتا ہی کہ اے گہر عبلہ کے موضع جوار مین ہا مجہسی کلام کر بتلا تیری اہل کیا کرتی ہین یہہ کہتا ہی کہ خوش ہو جو عیش ہی ترا صبح کو اے خانہ عبلہ اور سلامت رہو تو عیب سے

پہلی صدی کی شاعر

الحارث ابن ہمام

11

یہہ شاعر مشرک تہا جنگ بدر مین پیغمبر خدا کے مخالفین کے ہمراہ ہوکر لڑنی آیا تہا لیکن
جب اوسکو شکست ہوئی اور بہاگ گیا اوسوقت حسان بن ثابت انصاری نی
جو کہ ایک شاعر مسلمان اور پیغمبر خدا کے اصحاب مین سی تہا اور بہت مدح اور
حال و واقعات محمد مصطفی صلعم کے اپنی قصیدون مین بیان کرتا تہا یہہ دو شعر اوسکی
بہاگنی کے بابت کہی

ان كنتِ كاذبة التي حدثتني — فنجوتُ منجا الحارث بن هشام
ترك الاحبة ان يقاتل دونهم — ونجا براس طمرةٍ ولجام

اوس قصیدہ مین جسکے یہہ دو شعر ہین حسان ابن ثابت ایک زن نازک اندام کے
طرف خطاب کرکے کہتا ہی — ان کنتِ کاذبة التی حدّثتنی — حارث مذکور نی یہہ
شعر سنکر اپنے بہاگنی کے عذر مین یہہ شعر کہی

الله يعلم ما تركت قتالهم — حتے افرسوا فرسی باسفر مزبد
وعلمت انی ان اقاتل واحدًا — اُقتل ولا تضرر عدوی مشهدی
وشممت ريح الموت من تلقائهم — فی مارق والخيل لم تتبدد
وصدفت عنهم والاحبة دونهم — طمعا لهم بعقاب يوم انكد

کہتی ہین کہ کسی بادشاہ عجم نے جسوقت یہہ عذر سنا بہت ہنسا اور کہا کہ ای عرب
کے لوگو تم اپنے حرب زبانی اور حجت ظریف سی اوس رتبہ کو پہنچی ہو کہ کسیکو
وہ رتبہ میسر نہین آیا بہاگنی کا عذر جو تمنی بیان کیا کیا خوب عذر ہی یہہ ایک
حجت پچہلون کے واسطی تمنی بنا کر چہوڑی جو کوئی بہاگی گا یہی عذر بیان کریگا
پہر مسلمان ہو گیا اور مقام اجنادین مین درمیان سنہ ۱۳ ہجری کے شہید ہوا

پہلی صدی کی شاعر

مروان ابن ابی حفصہ

یہہ مروان بیٹا سلیمان کا ہے اور ابو حفصہ مروان ابن الحکم کا غلام تہا اوس کو یوم الدار کے روز اوسنی ازاد کر دیا تہا عبد اللہ بن معتز باللہ کہتا ہی کہ اس کے ازادگی کے دلیل قول مروان کا ہی وہ خود اپنا عشق یعنی ازاد ہونا بیان کرتا ہے وہ شعر یہہ ہے

بنو مروان قوم اعتقونی   وکل الناس بعد لهم عبید

عبد اللہ بن المعتز سے روایت ہی کہ یحی ابن ابی حفصہ نے ابراہیم ابن نعمان بن بشیر انصاری کے بیٹی سی نکاح کر لیا تہا اوس لڑکے کا مہر بیس ہزار درہم ٹہری اوسنی تمام مہر چہپاکر اوس کے باپ کے معرفت بہجوا دیا تا ہنوز صحبت نہونی پائے تہی لوگون نے ابراہیم کو اس امر شنیع سے ملامت کرنے شروع کی ہر ایک یہہ کہنی لگا کہ تونی اپنی آبا اور اجداد اور اپنے عزت کو بٹا لگایا کیونکہ بیٹی کا نکاح غلام سے کیا مہر بہر دی اور لڑکی غلام کو دی ابراہیم نی یہہ تو بیچ اور ملامت احباب کی سنکر یہہ شعر کہی

فما ترکت عشرین الفا لقائل   مقالا ولم احفل مقالة لائم

فان کنت قلد وجت مولی فقد مضت   به سنة قبلی وحب الدراهم

کہتی ہین کہ ابو حفصہ سابق مین یہودی تہا حضرت عثمان جامع قران رض کے وقت مین اونکے ہاتہ سے مسلمان ہوا — رفتہ رفتہ مالدار اور غنی ایسا ہو گیا کہ بنی امیۃ کی خاندان کے جمیع خزانہ اوسی متعلق ہو گئی — اور اونسے ایک عورت مسماۃ خولہ سے جو کہ بیٹی مقاتل بن طلبہ ابن قیس بن عاصم سردار اہل وبر کے تہی نکاح کیا ایک شاعر نے اسیلئی مقاتل ابن طلبہ کے ہجو کی ہی

کی ہے — اور مروان شاعر مذکور نے اپنی اشعار مین اپنا فخر بہی بیان کیا ہی — فخر اوسمین ہرگز کچہہ نہ تہا بجز اس کے کہ وہ شاعر تہا اور ناصبی — اوسنی اپنی قصیدہ کا قافیہ عجیبہ مین معن ابن زایدہ کے سامنی اپنا فخر بیان کیا ہے اوس قصیدہ کی صلہ مین بہت مال اوس کے ہاتہہ آیا تہا نام اوس قصیدہ کا الغراء ہے اوس کے انعام مین ایک لاکہہ درہم اوسکو ملے تہی — روایت کی گئی ہی کہ مروان مذکور جعفر ابن یحیی برمکی کی مجلس مین ایکدفعہ حاضر ہوا اور اوس کے مدح مین قصیدہ رائیہ پڑہا جب سب پڑہ چکا جعفر نے کہا کہ ای مروان تو نے جو معن کی حقمین مرثیہ ایک لکہا ہے جسمین کا ایک یہہ شعر ہی سے وکأن الناس کلہم لمعن الی ان زار حضرتہ عیالا پڑہ چنانچہ اوسنی فوراً یہہ مرثیہ پڑہا۔

مَضٰی لِسَبِیْلِہٖ مَعْنٌ وَ اَبْقٰی ۔ مَکَارِمَ لَنْ تَبِیْدَ وَلَنْ تُنَالَا

کَاَنَّ الشَّمْسَ یَوْمَ اُصِیْبَ مَعْنٌ ۔ مِنَ الْاِظْلَامِ مُلْبَسَۃٌ جِلَالَا

یہہ مرثیہ بہت بڑا ہی بطور نمونہ دو شعر لکہے گئی — راوی کہتا ہے کہ وہ یہہ مرثیہ پڑہ رہا تہا اور جعفر اپنی اشکو نکے رو بہا رہا تہا جب وہ تمام پڑہ چکا جعفر نے پوچہا کہ کسی اوس کے لڑکی نے کچہہ تجہی دیا اوسنے کہا کچہہ نہین — پہر یہہ کہا کہ اگر معن زندہ ہوتا اور وہ تجہسی ثنا اپنے سنتا تو کیا دیتا اوسنی کہا کہ چار سو دینار — جعفر نے کہا کہ مینی اٹہہ سو دینار تجکو مرحمت کئے اور اٹہہ سو اپنی طرف سی جا خزانچی سے ایک ہزار چہہ سو [۱۶۰۰] دینار لی لی اسس عطا پر بطور شکریہ مروان نی یہہ شعر پڑہے

فَنَحْنُ مُکَافِئًا عَنْ قَبْرِ مَعْنٍ ۔ لَنَا مِمَّا یَجُوْدُ بِہٖ سِجَالَا

فَعَجَّلْتَ الْعَطِیَّۃَ یَا ابْنَ یَحْیٰی ۔ لِنَادِبِہٖ وَلَمْ یُرِدِ الْمِطَالَا

پہلی صدی کی شاعر

۱۴ فکا فاعن صدی معن جواد | باجود راحه بذلت نوالا
بنی لک خالد و ابوک یحیی | بنا فی المکارم لن ینالا
کان البرمکی بکل مال | تجود به یداه یفید مالا

یہہ مروان مذکور شعرا جید سے شمار کیا گیا ہی اور شعر اوسکے کیفیت نشہ بادہ کو بہی کرکری کرتی ہین — جو شخص ایک خم شراب کا مزہ چاہی اوسکے ایک شعر سی وہ لذت اٹہائی

جمیل

کنیت اوسکے ابو عمرو نام اوسکا جمیل بیٹا عبد الله کا پوتا معمر کا پڑ پوتا صباح کا یہہ شاعر مشہور و معروف ہے عرب کی شاعرونین مسماۃ بثینہ کا عاشق تہا عرب کے عاشقونمین ایک یہہ بہی عاشق شمار کیا جاتا ہی اس عورت مذکورہ پر چہوٹی ہی عمر مین کہ وہ نابالغ لڑکا تہا عاشق ہوا جب بالغ ہوا اور سن کبر کو پہنچا ہر چند اوسکے ہمراہ نکاح کا ارادہ کیا اور بہت سر پٹکا ہرگز اوسکا ارادہ پذیرا نہوا اوسکے محبوبہ کے وارثون نے نہ مانا لاچار ہوکر پوشیدہ اوسکے پاس آتا اور شعلہ عشق کو اوسکے آب دیدار سی بجہاتا اوس کی عشق مین شعر بہت کہا کرتا تہا اون دونون کے مکان وادی قری مین تہی — اس شاعر بے نظیر کا دیوان بہت مشہور ہی اوسمین سی کچہہ ذکر کرنے کی حاجت نہین — یہہ عاشق اور وہ اوسکے معشوقہ دونو قبیلہ بنی عذرہ سے ہین — اوسکے معشوقہ بثینہ کے کنیت ام عبد الملک ہے — جس قبیلہ کے یہہ عورت ہے اوسکا حسن اور جمال بہت مشہور ہی — اور اس قبیلہ کے مردونین عشق بہی بہت ہی چنانچہ ایک اعرابی کے حکایت ہی کہ وہ بہی اسی قبیلہ کا تہا کسی شخص نے اوس سے بطور استفسار یہہ پوچہا کہ تم

پہلی صدی کی شاعر

لوگون کے دلونکا عجب حال دیکھنے مین آیا جہان کوئی معشوق طرحدار تمہارے دا
نظر پڑی اور تم مثل نمک کے پگھل جاتی ہو جیسا پانی مین نمک گھل جاتا ہے
یہہ حال تمہاری دلون کا ہے — اوس اعرابی نے جواب دیا کہ میان صاحب
ہم لوگ اپنے جان اور دل سے بچانی کا کچہہ خیال نہین کیا کرتے جیسا کہ خانہ نشین
ہوتے ہین اونکو اپنی آراستے اور زیبائش نہین دکھلائے دیا کرتی بلکہ اچھے
صورت یا بدصورت جو سامنی آئی اوسکو وہ دیکھتا ہے اور اپنی گھر کی طرف
کچہہ نظر انکہ کو نہین ہوتے ہی یہی حال ہم لوگون کا ہی — اور ایک شخص کے
یون حکایت کی گئی ہے کہ کسی نی اوستی پوچھا کہ آپ کس قبیلہ کے ہین اوس شخص
نے کہا کہ مین اوس قوم کا ہون جب وہ لوگ عشق اور محبت کرتے ہین مرجاتی
ہین ایک لونڈی بہی وہان حاضر تہی اوسنی اپنی آقا سی عرض کے کہ قسم خدا کی
مین پہچان گئے یہہ شخص بنی عذرہ مین کا ہی اس سی معلوم ہوا کہ اس قبیلہ کے
لوگون مین عشق بہت تہا اس شاعر جلیل القدر کے یہہ شعر ہین

إِذَا قُلْتُ مَا بِي يَا بُثَيْنَةُ قَاتِلِي ‏ مِنَ الْوَجْدِ قَالَتْ ثَابِتٌ وَيَزِيدُ

وَاِنْ قُلْتُ رُدِّي بَعْضَ عَقْلِي أَعِشْ بِهِ ‏ بُثَيْنَةُ قَالَتْ ذَاكَ مِنْكَ بَعِيدُ

قاضی ہارون بن عبد الله بیان کرتے ہین کہ جمیل بن معمر — درمیان مصر کے
عبد العزیز بن مروان کی مدح مین قصاید لکہہ کر لایا اوسنے سنی اور اچھا صلہ دیا
بعد فراغت عطا عبد العزیز نے جمیل سے کہا کہ کہو اب بثینہ کو چاہتی ہو یا نہین
اوس کے سامنی یہہ لفظ ذکر کرتے ہی آگ عشق کے بہڑک گئی تمام حال اپنا معہ
مصایب اور رنج والم عشق کے حرف بحرف بیان کیا عبد العزیز نے اوس کے
تسلی کے اور ایک مکان اوس کے رہنی کے واسطی مقرر کر کے یہہ کہا کہ تو

خاطر جمع رکہہ ہم تیری معشوقہ تجکو دلوا دینگے مگر افسوس کہ چند ایام اوسنی اس امید مین بسر کئے اور بسبب اس نوید باعث شادی مرگ کی درمیان ۸۲ھ بیاسی ہجری کی وفات پائے امید بہی نہ برائی — زبیر بن بکار بیان کرتے ہین کہ عباس بن سہل ساعدی سے یہہ روایت ہی وہ کہتی ہین کہ ہم ملک شام مین تہی ایکروز ایک صحابی سے ہماری ملاقات ہوئی اوسنے مجہسی یہہ کہا کہ تمکو کچہہ خبر جمیل کی ہی ہے وہ بیمار پڑا ہے ہم اوسکے خبر بیماری کے لینی کو گئی جب ہم اوسکے پاس گئی وہ حالت اخیر مین تہا اوسنی میری طرف دیکہا اور کہا کہ ای ابن سہل جس شخص نے تمام عمر شراب نہ پی ہو اور اپنی مدت العمر مین کبہی زنا اور قتل اور چوری نہ کی ہو اور وہ گواہی دیتا ہو کہ کوئی معبود سوائے الله کی نہین اوسکے حقمین تو کیا کہتا ہی مینی کہا کہ اوس شخص نے نجات پائی اور بیشک وہ ناجی ہی مین جانتا ہون کہ خدا اوسکو جنت بیشک دیگا یہہ کہکر — پہر مینی اوسی پوچہا کہ ایسا شخص کون ہے اوسنی کہا کہ مین ہون مینی کہا کہ مجکو تو گمان نہین پڑتا کہ آپ ایسی ہون کیونکہ بیس برس سے آپ ثبینہ کے عاشق ہین عقل مین نہین آتا کہ آپ نے اوسی کبہی مباشرت نہ کی ہو — اوسنی میری سامنی قسم کہائی اور کہا کہ مجکو محمد مصطفی صلعم کے شفاعت نصیب نہ ہو جو مین جہوٹ بولتا ہون — مجکو ہنوز روز اول سے کبہی بہول سے بہی ثبینہ کے بدن پر ہاتہہ نہین رکہا اور چہ جائی کہ صحبت ہو — راوی کہتا ہی کہ یہہ کہتی ہے کچہہ دیر نہ ہونے پائی تہی کہ راہی ملک بقا ہوا انا لله و انا الیه راجعون ایسی عاشق صادق کم ہوتی ہین کہ باوجود ایسی اشتیاق اور ملاقات خفیہ ہونے کے اور محبوبہ کے دیکہنی کے پہر صحبت نکرنا یا بہولے سی بہی ہاتہہ نہ لگانا اور نگاہ بد سے بچا رہنا بہت مشکل

ہی — وہ عورت بہی اوس کے اوپر بجان و دل فریفتہ تہی

علاؤ الحضرمی

علاؤ الحضرمی ایک قاصد تہا جو رسول اللہ صلعم کی خدمتمین حاضر ہوا تہا پیغمبر خدا صلعم نے اوس کے طرف مخاطب ہوکر ارشاد کیا کہ تونے قرآن مین سی کچہہ پڑہا ہے اوسنی عرض کے کہ یا رسول اللہ پڑہا ہے آپنے فرمایا پڑہ اوسنے یہہ پڑہا عَبَسَ وَتَوَلّٰی اور اپنی طرف سے یہہ پڑہا یا — اَخرَجَ مِنَ الحُبلیٰ نَسمَةً تَسعیٰ بَینَ شَرَاسِیفَ وَحَشَا — حضرت نے یہہ سُنتی ہے باواز بلند فرمایا چپ رہ کیا سورہ کافی نہ تہی جو تونے یہہ اور اوسمین ملا دیا وہ چپکا ہوگیا — پہر پیغمبر خدا آنے فرمایا کہ تو کچہہ شعر بہی کہتا ہے اوسنی کہا کہتا ہون حضرت نے ارشاد کیا کہ پڑہ اوسنے یہہ شعر پیغمبر خدا صلعم کی خدمت مین پڑہی شعر

حَيِّ ذَوِي الأَضغانِ تَسبِ قُلُوبَهُم — تَحِيَّةَ ذِي الحُسنیٰ فَقَد يُرقَعُ النَّغَلُ

وَانْ دَحَسُوا بالكُرهِ فاعفُ كَرِيهَةً — وانْ جسوا عنكَ الحديثَ فلا تَسَلْ

فانَّ الذی يُؤذيكَ منهُ سَماعُهُ — وانَّ الذی قالوا وَراءَكَ لم يُقَلْ

پیغمبر خدا صلعم نے یہہ شعر سنکر ارشاد کیا کہ — اِنَّ مِنَ الشِّعرِ لَحِكَمًا وَاِنَّ مِنَ البَیانِ لَسِحرًا — یعنی بعضی شعر حکم ہوتے ہین اور بعضی بیان مثل جادو کے اثر رکہتی ہین یہہ شخص پیغمبر خدا کے زمانہ مین موجود تہا اوس کے وفات کی تاریخ ۱۴ سنہ ہجری

عبد المسیح

عبد المسیح بیٹا عمر کا پوتا حیان غسانی کا ہے زمانہ اوسکا قریب زمانہ ولادت پیغمبر خدا صلعم کی تہا — ابو الفدا اسمعیل اپنی کتاب مین لکہتا ہی کہ جب پیغمبر خدا صلعم نے بطن شریف والدہ ماجدہ اپنی سی ظہور پایا اور حضرت پیدا ہوئے تو بادشاہ

پہلی صدی کی شاعری

۱۰ کسریٰ کا محل لرز گیا اور قاضی فارس مسمی موبذان نے خواب مین دیکھا کہ ایک
سخت قوی ہیکل اونٹ عربی گہوڑون کو کہینچے ہوئے لئی جاتا ہے اور نہر دجلہ ٹوٹ
کر تمام بلاد فارس مین پہیل گئے ہین — جب صبح ہوئے کسریٰ کو یہہ خواب سنایا
اوسکو بہت اضطراب اور فزع لاحق ہوا بادشاہ نے قاضی سی پوچہا کہ پہر تمکو
کیا تعبیر اس کے معلوم ہوتے ہین — موبذان نے عرض کی کہ اس کی تعبیر یہہ ہے
کہ ملک عرب مین کوئی شخص پیدا ہوا ہی اس ماہیت اور حقیقت حال کے دریافت
کرنے کی واسطے کسریٰ نے — نعمان ابن منذر کو یہہ خط لکہا — کہ کوئی شخص عالم اسطرح
کا ہو جو مین اوستی سوال کرون وہ مجکو اوسکا جواب ایسا دی کہ تسلی اور تشفی میری
خوب کر دی مری پاس جلد روانہ کر نعمان حاکم عرب نے اس عبد المسیح بن عمرو بن
حیان غسانی کو کسریٰ کی پاس بہیجا کسریٰ نے وہ کنگورون کا ہلنا اور خواب سب
بیان کیا عبد المسیح نے کہا کہ اس علم کا عالم میرا ماموں ہے وہ ملک شام کے
مشرق کیطرف رہتا ہے اوسکا نام سطیح ہی — کسریٰ نے کہا کہ اچہا تو اوسکے
پاس جا اور جلد اوسکا جواب مجکو لا کر دی — چنانچہ عبد المسیح روانہ ہوا اور
سطیح کے پاس جا پہنچا جسوقت یہہ وہان گیا وہ حالت نزع مین تہا اوسنے
جا کر سلام کیا وہ سلام کا جواب نہ دی سکا اوسوقت عبد المسیح نے یہہ شعر کہی

اصمّ لم یسمع غطریف الیمن   ام فاد فازلمّ بہ شاو العنن
یا فاصل الخطۃ اعیت من و من   وکاشف الکربۃ عن وجہ الغضن
اتاك شیخ الحی من آل سنن   وامہ من آل ذیب ابن حجن
ابیض فضفاض الرداء والبدن   رسول قیل العجم لیسری بالوسن
لا یرهب الرعد ولا ریب الزمن   تجوب بی الارض علنداۃ شجن

پہلی صدی کی شاعر

ترفعنی وجنا وتھوی بی جنن

اسس شاعر کا زمانہ بہی زمانے آخرالزمان کا تہا مگر یہہ معلوم نہین کہ اوسنی اور بہی اشعار
کہی ہین یا نہین بہی شعر اور اتنا ہی حال ہماری ہاتہہ آیا لکہا گیا

اُمیّہ بن ابی الصلت

نام ابا الصلت کا عبداللہ بن ربیعہ ہے کفار کا یہہ سردار تہا کتب انبیا یعنی انجیل
مقدس اور کتاب عہد العتیق یعنے توریت اور نبیون نے کتابین سب وہ پڑہتا تہا
پیغمبر خدا کے مبعوث ہونے پر آگاہ تہا بروقت ظہور نبی آخرالزمان کے بسبب حسد
کی انکا انکار کیا کیونکہ وہ چاہتا تہا کہ مین ہی مبعوث ہوتا تو خوب تہا یہہ اُمیّہ ملک
شام کو چلا گیا تہا بعد جنگ بدر کے جب وہ حجاز مین درمیان سنہ ہجری کی آیا
تو کیا دیکہتا ہی کہ ایک کنوا مُردون کے لاشون سے بہرا اور اٹہا ہوا پڑا ہے
اوسنی لوگون نے کہا کہ یہہ مقتولین جنگ بدر کی ہین جنکو پیغمبر خدا نے قتل کیا ہے
اون مقتولین مین عتبہ — اور — شیبہ — دونو بیٹے — ربیعہ — کے جو ماموزادن
امیہ مذکور کی تہے اونکے لاشین بہی پڑی تہین امیہ نے جو اونکو مردہ پایا بسبب
فرط غم اور قلق کے اپنی اوٹنی کے دونو کان کاٹ کر اوسس کوئی پر بیٹہہ گیا اور
ایک قصیدہ بہت بڑا اونکے ماتم مین تصنیف کیا اوسمین کے یہہ چند شعر ہین جو لکہتا ہون

الا بکیت علی الکرام بنی الکرام اولی الممادح　　کبکاء الحمام علی فروع الایک فی الغصن الجوانح
تبکین حزنی مستکینات یرحن مع الروائح　　امثالهن الباکیات المعولات من النوائح
ماذا ببدر فالعنقد من مرازبة جحاجح　　شمط وشبان بهالیل مغاویر وحاوح
ان قد تغیر بطن مکة فهی موحشة الاباطح

یہہ حال تاریخ ابوالفدا سی مینی پایا بعینہ لکہہ دیا سوا اسکے اور کچہہ معلوم نہین

پہلی صدی کی شاعر

قتیلہ

یہہ ایک عورت ہی عرب کے شعراء مین سی بیٹی نضر — بن حارث — بن کلدہ — بن علقمہ — بن ہاشم — بن عبد مناف کی جب پیغمبر خدا صلعم نے اوسکے باپ سمی نضر کو جو جنگ بدر کے قیدیون مین سی تہا قتل کیا اوسوقت اس لڑکی نے یہہ شعر کہی تہی جب پیغمبر خدا صلعم نے یہہ شعر سنی آپنی ارشاد کیا کہ اگر یہہ شعر اول مین سنتا ہرگز اوسکے باپ کو قتل نکرتا — بروقت مراجعت کے جب پیغمبر خدا صلعم جنگ بدر سے مظفر و منصور ہوکر مدینہ کو تشریف لیگئی اس گرفتار کو مقام الصفرا مین جو درمیان مدینہ اور بدر کے واقع ہی — حضرت علے ابن ابیطالب نی یا مقداد ابن الاسود نے حضرت کی سامنی حاضر کرکے قتل کیا تہا وہ شعر جو اوسکی بیٹی قتیلہ نے کہی تہے یہہ ہین

یا راکبا ان الاثیل مظنۃ ۔۔ من صبح خامسۃ وانت موفق

بلغ بہ میتا فان تحیۃ ۔۔ ما ان تزال بہا الرکائب تخفق

منی الیہ وعبرۃ مسفوحۃ ۔۔ جادت لمائحہا واخری تخنق

فلیسمعن النضر ان نادیتہ ۔۔ ان کان یسمع میت او ینطق

ظلت سیوف بنی ابیہ تنوشہ ۔۔ للہ ارحام ہناک تشقق

امحمد ولانت ضن نجیبۃ ۔۔ من قومہا والفحل فحل معرق

ما کان ضرک لو مننت وربما ۔۔ من الفتی وھو المغیظ المحنق

والنضر اقرب من اصبت وسیلۃ ۔۔ واحقہم ان کان عتق یعتق

یہہ اشعار اس عورت کے کتاب حماسہ مین جو ابو تمام کے تالیف سی ہی باب المراثی مین مذکور ہین۔

پہلی صدی کی شاعر

ابو الخطاب عمر

بیٹا عبد اللہ کا پوتا ابی ربیعہ کا پڑوتا مغیرہ کا قوم سی قریش قبیلہ مخزوم کا شاعر مشہور ہے کوئی بڑا شاعر قریش مین اوس کے برابر نہ تھا غزلیات اور نوادر اور واقعات اور لطایف و ظرایف اور مضامین عاشقانہ کے شعر بہت تصنیف کرتا اسباب مین اوس کے حکایتین مشہور ہین چونکہ نساء ثریا بنی علی بن عبد اللہ بن الحارث پر عاشق تہا اسلئے اکثر غزلین اوسپر لکہے ہین کوئی شاعرہ مسماۃ قتیلہ جو اوپر گذری اس کے دادی تہی یہہ شعر اوس کے ہین

حیّ طیفاً من الاحبّۃ زارا	بعد ما صرع الکری السّمارا
طارقاً فی المنام تحت دجی اللّیل	ضنیناً بان یزور نہارا
قلت ما بالنا خفینا وکنّا	قبل ذالک الاسماع والابصارا
قال انا کما عہدت لکن	شغلی الحلی اہلہ ان یعارا

جس شب کو حضرت عمر ابن الخطاب کو شہادت ہوئے اوسی شب کو یہہ شاعر پیدا ہوا وہ شب چہارشنبہ اور چوتہی تاریخ ماہ ذالحجہ ۲۳ھ ہجری کے تہی اوسنی اسّی برس کے عمر پائی ہیثم ابن عدی بیان کرتا ہی کہ ۹۳ھ ہجری مین اس شاعر نے وفات پائی اور ستّر برس کے عمر پائی واللہ اعلم بالصواب اس کے قول سی لازم آتا ہی کہ ۲۳ھ ہجری مین اوسنے پیدائش نہ پائی ہو

امیمہ

یہہ عورت بیٹی ہی عبد المطلب کے جو دادا پیغمبر خدا صلعم کے تہی واقدی کہتا ہے کہ جب عبد المطلب مرنے لگے اوسوقت تمام اپنے بیٹیون کو بلوا کر یہہ کہا کہ تم میری روبرو میرا نوحہ کرو کیونکہ مین حالت نزع مین ہون پیغمبر خدا بہی اوسوقت

اُنکی پاس بیٹھی تہی اور حضرت کی عمر آٹھ برس کی تہی ام ایمن بیان کرتی ہین کہ پیغمبر خدا
کو چونکہ عبد المطلب بہت پیار کرتے تہی بروقت اونکی وفات کے حضرت بہی رو رہی
تہی عبد المطلب نی ایکسو بیس ۱۲۰ برس کے عمر پائی — جب بموجب فرمانی عبد المطلب
کے سب بیٹیان اونکے حاضر ہوئین ہر ایک نے نوحہ کیا اور اشعار اپنی اپنی پڑہی
اور روئین جب امیہ مذکورہ نے یہہ شعر پڑہی تو اوسوقت عبد المطلب کے چہاتے
مین جان تہی مونہہ سی بول نہ سکتا تہا مگر یہہ شعر سنتا تہا اور سر ہلا کر داد دیتا جاتا تہا

وہ شعر یہہ ہین

أعينيّ جودا بدمع درر — على طيب الخيم والمعتصر

على ماجد الجد واري الزناد — جميل المحيا عظيم الخطر

على شيبة الحمد ذي المكرمات — وذي العز والمجد والمفتخر

وذي الحلم والفضل في النائبات — كثير المكارم جم الفخر

له فضل مجد على قومه — مبين يلوح كضوء القمر

أتته المنايا فلم تشوه — بصرف الليالي وريب القدر

یہہ سنکر شعر وفات پائی اور حجون مین مدفون ہوا

ربیعہ بن ثابت

کتاب الاغانی مین لکہا ہی کہ ربیعہ بن ثابت اسکا لقب رقی کا غاوی سے ہے یہہ شاعر
ایک لونڈی مسماۃ عثامہ پر جو کہ ایک شخص قریشی کے کنیزک تہی مرتا تہا جس ہا پہلے
مانس کے وہ لونڈی تہی اوسکا نام ابن مرار ہے ایام دولت بنی ہاشم مین
وہ والی مصر کا تہا اور بہت دولتمند ذی عزت تہا اوس کو جب یہہ خبر پہنچی
کہ اسکی کنیزک مسماۃ عثامہ پر حضرت ربیعہ دل مفتون اور عاشق مجنون ہین

اوسنی ربیعہ کو بلوا کر یہہ کہا کہ اگر آپکا دل میری لونڈی پر آگیا ہے تو کیا مضایقہ
ہے مینی آپکو یہہ بخشی آپ اوس کے مختار ہین شعلہ اشتیاق کو اوس کے آب وصال
سی بجہائی — اور دن عید شب شب برات منائی — ربیعہ شاعر ندکور نے
کہا کہ ہرگز یہہ خیال بہی نہ لائی گا مجکو وہ عطا نہ کیجے گا کیونکہ جس صورت مین آپنے
وہ لونڈی مجکو عطا کی تو وہ میری ملک مین آئے فوراً میرا عشق جاتا رہیگا اور
مجکو یہہ منظور نہین ہے کہ عشق کو کہو بیٹہون اسس لذت ہجرت کہہ و بیٹہون مجکو
اتنا حکم دیجے کہ چوری چہپی اوس سے ملتا رہون دلکی حسرت اور شعلہ عشق کو
بہرآتا رہون یہہ شعر اوسنی اوسی لونڈی کی صفتین کہی ہین

اعتادَ قلبی من حبیبك عِیدُہ ، شوقٌ عراكَ فانت عنہ تذودُہ
والشوق قد غلبَ الفواد فقادَہ ، والشوق یغلبُ ذالھوی فیقودہ
فی دار مرّادٍ غزالٌ کنیسۃٍ ، عطَلٌ علیہ خزورہ وبرودہ
رِیمٌ اغرٌ کانہ من حُسنہٖ ، صنمٌ یحج وبیعۃٍ معبودہ
عیناہ عیناجوذرٍ بصریمہ ، ولہ من الظبی المربّب جیدُہ
ماضرعتمہ ان تلمّ بعاشقٍ ، دَنِفِ الفؤاد متیّمٍ فتعودہ
وتلذُّہ من ریقھا ولربّما ، نفع السقیمَ من السقام لدُودُہ

یہہ قصیدہ بہت بڑا ہی اسمین یزید ابن مہلب کے کسی بیٹی کے بہی مدح اوسنے
کی ہی یہہ شاعر شعراء جاہلیت سی ہے

مرحب

واضح ہو کہ یہہ شخص یعنے مرحب قلعہ خیبر کا حاکم تہا جب درمیان سن سات ہجری
کے پیغمبر خدا ؐ اس قلعہ کے فتح کرنی کو تشریف لیگئے حضرت نی دس روز تک

۴۳ اوس قلعہ کا محاصرہ کیا فتح نہوا ہر چند کہ اور اصحاب کو علم دیکر فرمایا سے تہی مگر
سب ناکام پھر آتے تہی جب حضرت علی رضی اللہ کو کہ بیمار ی چشم کے تہی حضرت نے
بلاکر علم سپرد کیا اور اپنا لعاب دہن اونکی آنکہ پر لگاکر حکم دیا کہ ای علی خیبر
فتح کر حضرت علی رضی اللہ خندق اوس کے آنٹ کر دروازہ خیبر کا توڑا اوسکو
یہہ مرحب اونکی مقابلہ کو میدان رزم مین آیا اوس کے سر پر ایک لوہی کے
خود تہی وہ یہہ شعر کہتا ہوا حضرت علی رضی اللہ کی سامنی آیا

قد علمت خیبر انی مرحب شاکی السلاح بطل مجرب

حضرت علی رضی اللہ نے یہہ شعر اوس کے مقابلہ مین فرمایا

انا الذی سمتنی امی حیدرہ اکیلکم بالسیف کیل السندرہ

اور ایک ہاتہہ تلوار ذوالفقار کا ایسا اوس کے سر پر مارا کہ مع خود اور سر
مرحب کے دو پہانکین مثل خربوزہ کے ہوگئین فوراً زمین پر گرکی ہی مرگیا یہہ
واقعہ مرحب کا درمیان سنہ ہجری کے ہوا ابو اسحاق نے اس کے خلاف
ذکر کیا ہے مگر ہمنی جو بیان کیا یہہ بہت صحیح ہے حضرت علی رضی اللہ نی اوس قلعہ کو فتح

عباس بن مرداس اسلمی

عباس نام ابو الہیثم کنیت بیٹا مرداس کا یہہ شاعر اصحاب رسول اللہ
ہی لیکن وہ اون لوگون مین شمار کیا جاتا ہی جنکو مال طمع بہت تہی اور رسول
اونکو بعد آنی مال غنیمت کے بسبب اونکی دلکی خوش کرنی اور تالیف قلوب
لئی دیا کرتی تہی — کچہہ ہی قبل فتح مکہ کے وہ مسلمان ہوا مگر اچھا مسلمان
— وہ لوگ جو طبقہ جاہلیت مین شمار کئی گئی ہین اور وہ بسبب ناواقفی
اسلام سے شراب نوشی کیا کرتی تہی یہہ بہی اونہین سے تہا چنانچہ اوسپر

پہلی صدی کی شاعر

خمر کے ممانعت کی گئی تہی بروقت حرام ہونی شراب نوشی کے اوس سے اوسکی مینی ہمیں
کنانہ نے بہت حدیثین روایت کی ہین — اوس کے شاعر مشہور اور چالاک ہونی
مین کوئی شک نہین جنگ حنین مین ہمراہ غلاسون کے گہوڑون پر سوار ہوکر اوسنی بہی
لڑائی کے اور بروقت تقسیم مال غنیمت کے رسول اللہ صلعم نے — ابوسفیان اور اوسکی
دو بیٹون — اور یزید — اور معاویہ کو — اور سہیل بن عمر اور عکرمہ بن ابی
جہل — اور حارث بن ہشام یعنی ابوجہل کے بہائی کو اور صفوان بن امیہ کو
(یہہ لوگ قریش ہے) سو سو اونٹ فی آدمی دئی — اور اقرع بن حابس
تمیمی — اور — عیینہ بن حصین بن حذیفہ بن بدر الذبیانی — اور ملک بن
عوف سردار قبیلہ ہوازن وغیرہ کو چالیس چالیس مرحمت کئے — اور عباس
بن مرداس سلمی شاعر مشہور کو چند اونٹ دئی وہ خوش نہوا اسلئی اوسنی
یہہ شعر تصنیف کئی اور سامنی رسول اللہ کے پڑہی

فَاَصْبَحَ نَهْبِی وَنَهْبُ الْعُبَیْدِ ، بَینَ عُیَیْنَةَ وَالْاَقْرَعِ
وَمَا کَانَ حِصْنٌ وَلَا حَابِسٌ ، یَفُوقَانِ مِرْدَاسَ فِی الْمَجْمَعِ
وَمَا کُنْتُ دُونَ امْرِاٍ مِنْهُمَا ، وَمَنْ یَضَعِ الْیَوْمَ لَا یُرْفَعِ

کہتی ہین کہ پیغمبر خدا نے ارشاد کیا کہ اسکو اور دو تاکہ اسکے زبان بند
ہو یہہ حال سنہ ہجری مین گذرا حال وفات شاعر مذکور کا معلوم نہین ہوا

حاتم طائی

پوشیدہ نرہی کہ یہہ وہ حاتم طائی ہے جسکے سخاوت اور شجاعت اور کرم
اور عدل کے شہرت دنیا مین مشہور ہے بلکہ فقیر لوگ بہی اپنی صدا مین یہہ کہا
کرتی ہین — (بہلا ہو حاتم طائی بہیجیو) کیونکہ حاتم بہت سخی و کریم تہا — اوسکی

پہلی صدی کی شاعر

۲۶ کنیت ابو سفانہ ہی سماۃ سفانہ اوس کے بیٹی تہی جو کہ پیغمبر خدا صلعم کے پاس حاضر ہو کر اپنا حال بیان کر گئی تہی حاتم بیٹا عبد اللہ کا پوتا سعد کا پڑوتا حشرج کا اولاد طی بن اود سے ہی وہ بڑی شعراء مجیدین کاملین سی درمیان طبقہ جاہلیت کے گذرا درمیان سنہ ہجری کے فوت ہوا اوس کے یہہ شعر ہین

وما انا بالساعی بفضل زمامها ؛ لتشرب ماء الحوض قبل الرکائب

وما انا بالطاوی حقیبۃ رحلها ؛ لابعثها خفا واترک صاحبی

اذا کنت ربا للقلوص فلا تدع ؛ رفیقک یمشی خلفها غیر راکب

انخها فاردفه فان حملتکما ؛ فذاک وانکان العقاب فعاقب

یہہ اشعار حاتم طائی مذکور کے ابو تمام نے اپنی کتاب حماسہ مین مندرج کئی ہین ہمنی بہی وہین سے لکہی ہین

عتبہ

عتبہ بیٹا ابو لہب کا ہے جب اللہ تعالی نے اپنی نبی محمد صلعم کے روح کو قبض کیا اور حضرت ابو بکر رض خلیفہ اونکی ہوئی اور حضرت عمر رض نے بیعت پہلی پہل اونکی کے بمجرد اس بیعت کی پچہلی عشرہ ربیع الاول سنہ ۱۱ ہجری مین سب صحابہ نے بیعت اونکی کرلے — مگر بنی ہاشم مین سی کسینی نہ کی اور — حضرت زبیر اور اس عتبہ بن ابی لہب — اور خالد بن سعید بن العاص — اور مقداد بن عمر — اور سلمان فارسی — اور ابی ذر — اور عمار بن یاسر — اور براء بن عازب — اور ابی بن کعب ان لوگون نے اونکی بیعت نہ کی بلکہ یہہ سب حضرت علی رضی اللہ کی طرف مایل ہوگئی اسواسطی عتبہ مذکور نے اسوقت یہہ شعر کہے

ما کنت احسب ان الامر منصرف ؛ عن هاشم ثم منهم عن ابی حسن

پہلی صدی کی شاعر

عن اول الناس ایمانا وسابقه ۞ واَعلمِ الناس بالقرآن وَالسُّنَنِ ۴۷
وآخر الناس عهدًا بالنبی ومَنْ ۞ جبریل عونٌ لہٗ فی الغُسْلِ والکَفَنِ

مُسَیلِمَۃُ الکَذّاب

اس شخص نے ایام نبی آخر الزمان مین دعوہ نبوت کا کیا اور بنی کلب کے لوگ اسکی بہت تابع ہو گئے تھی ابتدا ءحال اوس کے یہہ ہی کہ پیغمبر خدا صلعم کی پاس بنی حنیفہ کی طرف سی وہ ایلچی ہو کر آیا تھا یہان آکر اوسنے یہہ دعوہ کیا کہ محمد صلعم اور مین دونو نبی ہین ہماری اور اونکے درمیان نبوت مین مشارکت ہے اور ظاہر مین مسلمان ہو کر حضرت کے پاس آیا جب اوسنی دیکھا کہ میری کسیطرحسی دال نہین گلتی او سوقت مرتد ہو گیا اور یہہ دعوہ کیا کہ مین بھی ایک نبی مستقل ہون چونکہ وہ شخص فصیح اور شاعر تھا اسلئے اوسنے ایک قران بھی اپنا علیحدہ جمع کیا اور اپنی متبعین سے بھی کہا کہ یہہ ہمپر معرفت فرشتہ کی نازل ہوا کرتا ہی — بعد ازان درمیان ایام ابوبکر رضی کے ایک عورت مسماۃ سجاح بنت حارث نی بھی یہہ دعوہ نبوت کا کیا یہہ عورت قبیلہ بنی تمیم کے تھی اوس کے بھی بہت لوگ تابع ہو گئے چنانچہ قبیلہ بنی تمیم کے گروہ اور قبیلہ تغلب کے آدمی اور قبیلہ بنی ربیعہ کے خلق اوسکی مرید ہو گئی اوس عورت نی جو مسیلمۃ الکذاب کے دہوم دہام سنے بصد اشتیاق اوس کی پاس مع اپنے ہاہیر بہادر — یعنی بجمعیت مردان امت اپنی سے حاضر ہوئے مسیلمۃ الکذاب نے اوس عورت سے کہا کہ اپنی متبعین کو میری سامنی نہ لاؤ اگر ملاقات مجہسی منظور ہے تو تن تنہا بذات خود میری خیمہ مین تشریف لاؤ چنانچہ اوس عورت نے سب اپنی تابعین کو حکم دیا کہ اس خیمہ مین ایک سنے — اور بنیتہ کے ملاقات ہو تی ہی تم سب دور دور رہو خدا جانے کیا کلامات الہامیہ صادر ہون مسیلمۃ الکذاب

پہلی صدی کی شاعر

نے اپنا خیمہ تمام تزئین و آرائش کے آراستہ کیا اور اگر کی بتی اور خوشبوئیں اوسمین جلائیں اتنی میں وہ حضرت بنیۃ تشریف لائیں بیٹھیں اور کہنی لگیں کہ آپ کے اوپر کیا وحی نازل ہوئی ہے مسیلمۃ الکذاب نے یہہ آیتہ اپنی بنائی ہوئی پڑہی الم تر الی ربك

کیف فعل بالحبلی اخرج منها نسمة تسعی من بین صفاق وغشی

یہہ سنکر بولیں کہ اور بہی کو آیت سناؤ اوسوقت مسیلمۃ الکذاب نے یہہ آیتہ اپنی بنائی ہوئی پڑہی

الم تر ان اللہ خلق النساء افواجا وجعل الرجال لهن ازواجا فتولج

فیهن ایلاجا ثم نخرج ما نشاء اخراجا فینتجن

لنا انتاجا

یہہ سنکر وہ عورت بولی کہ میں گواہی دیتی ہوں کہ تو بیشک نبی ہی جب مسیلمۃ الکذاب بذات نے دیکھا کہ یہہ عورت تیری تابع اور معتقد ہوگئی فوراً اوسی اپنے مطلب کے باب میں یہہ کہا کہ اگر میں تمسی جماع کروں تو آپکے بہی صلاح ہے یا نہیں اوس عورت نے جواب میں کہا کہ مجکو بہی اس بات کی وحی آئی ہی اب بیشک کیجئی اوسوقت مسیلمۃ الکذاب نے یہہ شعر پڑہی

الا قومی الی النیك ، فقد هیی لك المضجع

فان شئت ففی البیت ، وان شئت ففی المخدع

وان شئت صلقناك ، وان شئت علی اربع

وان شئت بثلثیه ، وان شئت به اجمع

وہ عورت بولی کہ (بہ اجمع) یعنی ایسی طرح جماع کیجئی کہ کوئی ہیچ نہ رہجائی سب ادا ہوئی مسیلمۃ الکذاب نے کہا کہ اسی حکم کی مجکو بہی وحی نازل ہوئی

ہی کہ اس عورت نبیہ سی اسطور پر جماع کر کہ کوئی چیخ پکیس. کرنے کے لذت
پر وہ چاہی تہین رونوں اسی طرح جا دونون نے چین اوٹہائی بعد ازان اپنی قوم کے
طرف وہ عورت گئی اوربہی دعوہ نبوت اوس سال تک کہ جس سالین حضرت معاویہ
کے بیعت ہوئی علانیہ کرتی رہی کیونکہ اس سالین وہ مسلمان ہو گئے اور اس دعوی
سی باز آئی اور بہت پچتائی اور بصرہ مین جا کر رہی وہین فوت ہوئے — اور
ایام خلافت حضرت ابوبکر رض یعنی خلیفہ اول کے وقتین مسیلمہ الکذاب مارا
گیا اوس کے مرنی کا یہہ حال ہے کہ حضرت ابوبکر رض نے ایک لشکر اوس کی مقابلہ
کے واسطی آراستہ کر کے بہیجا تہا چنانچہ وہ مشرکین کو ہمراہ لیکر مقابلہ پر آیا اور
بہاری لڑائی ہوئی مسلمانون کے لشکر کا سپہ سالار خالد بن ولید تہا آخر کار
مسلمانون کو فتح ہوئے مشرکین بہاگ گئے اور مسیلمہ الکذاب مارا گیا مسمی وحشی
نی مسیلمہ مذکور کو اوس حربہ سے مارا تہا جس سے حضرت حمزہ پیغمبر خدا صلعم کی چچا شہید
ہوئی تہی یہہ مدعی نبوت زمین یمامہ مین رہتا تہا اس لڑائی مین مسلمان بہی بہت
مارے گئے چنانچہ اون لوگونسی جو حافظ قران مہاجرین اور انصار مین سی بہی
بہت کام آئی او سوقت حضرت ابوبکر رض نے کہجورون کے پتون اور لوگون کے
مونہہ سے سنکر اور چمڑون کے ٹکڑون پر سی نقل کر کے قران شریف کو جلد جمع کیا
تاکہ جاتا نرہے اور اوس کے ایک نقل کروا کے حضرت حفصہ بنت عمر زوجہ نبی صلعم
کے گہر مین رکہوا دیا تاکہ قران شریف مین زیادتی اور کمی ہونے پا دی

ابو نمیر السعدی

یہہ شاعر درمیان زمانہ خلافت حضرت ابوبکر رض کے موجود تہا — خلیفہ اول
کے وقتین بنی یربوع کے لوگون نے زکات دینی چہوڑ دی تہی اس قبیلہ کا

پہلی صدی کی شاعر

۱۰ سردار مالک بن نویرہ تہا — مالک مذکور کو گہوڑی کے سواری خوب آتی تہی اور شاعر بہی تہا ایام حیات پیغمبر خدا کے مین مشرف باسلام ہوا حضرت نی اوسکو فرمایا کہ تم اپنی قوم سے زکات کا روپیہ تحصیل کرکے بیت المال مین داخل کردیا کرو جب حضرت ابوبکر رض خلیفہ ہوئی اوسنی زکوات دینے چہوڑدی اسلئی حضرت ابوبکر صدیق نے خالد بن الولید کو مالک مذکور کے پاس روانہ کیا اور کہا کہ تم زکوات کیون نہین دیتے — مالک مذکور نے جواب دیا کہ حضرت سلامت ہم نماز تو پڑہ لیا کرین گے مگر زکات نہ دی جائیگی — خالد نے کہا کہ نماز اور زکوات دونو معا قبول ہوتے ہین یہہ نہین ہوسکتا کہ نماز پڑہو اور زکات نہ دو مالک نے بطور طنز خلیفہ کے طرف اشارہ کرکے کہا کہ تمہاری صاحب نے ہمکو یہی حکم دیا ہی — خالد کو غصہ آیا اور کہا کہ وہ میرا صاحب ہے کیا تمہارا صاحب نہین قسم خدا کی سر اوڑا دونگا — غرضیکہ ان دونون کے باب زکوات مین گفتگو بڑہ گی اسی اثنا مین مالک کے جورو جو بہت خوبصورت اور شکیلہ پری پیکر تہی خالد کے نظر چڑہ گئی اسلئی وہ اور بہی اوسکے قتل کی درپی ہوا ہرچند مالک یہہ کہتا رہا کہ تو مجکو خلیفہ اول کے پاس لیچل جو وہ کہین گے اوسپر عمل کرونگا اوسنی ہرگز نمانا فورا سر اوسکا کاٹ ڈالا اوسوقت مالک نے اپنی جورو کے طرف دیکہہ کر یہہ کہا کہ اسکے جمال اور خوبصورتی نی مجکو قتل کروایا حقیقت مین اسنی ہی مجکو قتل کیا ہی خالد نے کہا کہ تجکو خدا نے بسبب اسلام سے پہرجانی کے قتل کروایا مالک نے کہا کہ مین سلمان ہون مرتد نہین ہوا ہون خالد نے فورا اوسکا سرتن سی جدا کرکے چولہی مین جلایا کیونکہ اوسکے سرپر بال بہت تہی اور اوسکے جورو کو اوسیوقت پکڑکر اپنا دل ٹہنڈا کیا — بعضی کہتی ہین کہ ابن عمرے اور ابی قتادہ کو بہلا کرا وستی اپنا نکاح کرنا

چاہتا تہا اونہوں نے نمانا ابن عمر نے کہا کہ مین حضرت ابوبکر رض کو لکہہ کر اسحال کی اطلاع کرتا ہوں اوسنے ہرگز نمانا اوس عورت سی نکاح کر لیا یہہ حال دیکہہ کر اس شاعر ابو نمیر سعدی نے یہہ شعر کہی ہیں

الا قل لحی اوطئوا بالسنابك ؛ تطاول هذا الليل من بعد مالك

قضی خالد بغیا علیه بعرسه ؛ وکان له فیها هوی قبل ذلك

فامضی هواه خالد غیر عاطف ؛ عنان الهوی عنها ولا متمالك

فاصبح ذا اهل واصبح مالك ؛ الی غیر اهل هالکا فی الهوالك

جب اس ماجری کی خبر حضرت ابوبکر رض اور حضرت عمر رض کو پہنچی حضرت عمر نے ابوبکر رض سے کہا کہ خالد نے زنا کیا اوسکو تم سنگسار کرو ابوبکر رض نی جواب دیا کہ مین اوس کو سنگسار نہین کرنیکا کیونکہ اسنے تاویل اور اجتہاد کیا اوسمین اوسکو خطا ہوئی اور مجتہد خطا کیا ہی کرتا ہے — حضرت عمر رض نے کہا اوسنی ایک مسلمان کو قتل کیا اوس کی قصاص مین آپ اوسکو قتل کیجئے — حضرت ابوبکر رض نی کہا کہ مجکو قتل بہی کرنا منظور نہین کیونکہ مجتہد مخطی بہی ہوتا ہے — پہر کہا کہ اچہا معزول ہی کرو — اسکا جواب اونہوں نی یہہ دیا کہ معزول اسواسطے نہین کرتا کہ جس تلوار کو خدا نی کہنچا ہو مین اوسکو میان مین بند نہین کرسکتا یہہ قصہ صرف واسطی تبیین معنی شعر کے بیان کیا گیا ورنہ کتب تواریخ مین مذکور ہی کچہہ حاجت نہ تہی

متمم بن نویرہ

یہہ شاعر اوس مالک مذکور مقتول کا جس کا ذکر اوپر گذرا بہائی تہا اوسکو جب یہہ خبر پہنچی کہ میری بہائی مالک کو خالد نے قتل کرڈالا ہے اوسکے نوحہ مین اوسنی بہت شعر کہے ازانجملہ یہہ چند شعر اوسکے قصیدہ عینیہ مین سے جو بنام اتمم العینیہ مشہور ہے

 لکھتا ہون وہ یہہ ہین

وکنا کندمانی جذیمۃ حقبۃ ؛؛ من الدھر حتی قیل لن نتصدعا
وعشنا بخیر فی الحیوۃ وقبلنا ؛؛ اصاب المنایا رھط کسری وتبعا
فلما تفرقنا کانی ومالکا ؛؛ لطول اجتماع لم نبت لیلۃ معا

یہہ واقعہ اُس مالک پر درمیان ۱۱ہجری کے گذرا۔ ابو الفدا اسمعیل نے اپنی تاریخ مین یہہ حال معہ ان اشعار مذکورہ بالا کی مندرج کیا ہی ہمنی بہی اوسی ہی لکھا

جبلۃ بن الایہم

یہہ شاعر درمیان ۱۶ ہجری کے ایام خلافت حضرت عمر رض کے مین اونکی پاس ملاقات کو آیا مسلمانون نے اوسکے بہت تواضع وتکریم کی اور عجب شان شوکت سی وہ آیا تہا مورخ کہتی ہین کہ بہت اچہا لباس پہنی ہوئے تہا اور آگی آگی اوسکے کوتل گہوڑی چلی جاتی تہے ہمراہی اوسکے جامہ دیبا پہنی ہوئے اوسکے ساتہہ تہی غرضیکہ وہ حضرت عمر رض کے پاس آکر ٹہیرا اوسی سالمین خلیفہ دویم جب بارادہ ادا ء مناسک حج تشریف لیگئی وہ بہی اونکی ساتہہ گیا۔ اتفاق سی ایک شخص جو قبیلہ فزارہ کا تہا اوسکا پانوں اوسکے کپڑی پر اثنائے طواف مین جا پڑا۔ جبلہ مذکور نی ایک مکا اسکی ایسا مارا کہ اوسکے ناک بیٹہہ گئے۔ وہ شخص حضرت عمر رض کے پاس مستغیث ہوکر حاضر ہوا حضرت عمر رض نے جبلہ مذکور کو فوراً بلا کر اپنی سامنی حاضر کروایا اور حکم دیا کہ اپنی جان کی بچاو کے واسطی فدیہ دی نہین ابہی حکم کرتا ہون وہ تیری ہاتہہ ناک پر ایسا ہی مکا ماری کا۔ جبلہ نے کہا کہ یہہ کیونکر ہو سکتا ہی مین بادشاہ ہون وہ بزاری آدمی ہے حضرت عمر رض نے کہا کہ اسلام نی بادشاہ اور بزاری مین برابری کردی ہے حد دونون پر واجب ہوتے ہی کچہہ بزاری آدمی

آدمی اور بادشاہ مین فرق اور رتبہ احکام خداکے تعمیل مین نہین ہے — جبلہ مذکور نے
کہاکہ مین یہہ جانتا تہاکہ اگر مسلمان ہوجاؤن گا تو بڑی عزت اور قدر میری ہوجاویگی
حالت جاہلیت سے سوا ب دیکہا کہ کچہہ نہین — حضرت عمررض نے فرمایاکہ یہہ نخیر ہے
حکومت کے بو دماغ سی دورکیجئی — جبلہ نے کہاکہ اب مین نصارای ہوجاتا ہون
مسلمانے مین کچہہ عزت نہ پائی — حضرت عمررض نے فرمایاکہ اگر نصارای ہوجائیگا
تو تیرا سر اوڑا دونگا پہر جانسی ہی ہاتہہ دہوبیٹہی گا — اوسوقت جبلہ نی یہہ کہا
کہ آج رات آپ مہلت دین رات کو جو ہوگا سو دکہلا دونگا چنانچہ جب رات
ہوئی جبلہ اپنی نوکر چاکر لیکر ملک شام کیطرف بہاگ گیا — بعد ازان قسطنطنیہ مین
اپنی ہمراہ پانسو آدمی لیکر جا داخل ہوا اور معہ اپنے ہمراہیون کے نصارای ہوگیا
— ہرقل بادشاہ قسطنطنیہ نے اوس کے بڑی عزت و توقیر کے مگر نصارای ہوکر
وہ بہت پچہتایا اور یہہ شعر ندامت اوٹہاکر تصنیف کئی

تنصرت الاشراف من عار لطمة ،، وما كان فيها لو صبرت لها ضرر
تكنفنى فيها لجاج ونخوة ،، وبعت لها العين الصحيحة بالعور
فياليت امى لم تلدنى وليتنى ،، رجعت الى القول الذى قاله عمر

قاصد خلیفہ دویم کا جب ہرقل کے پاس گیا تو اوسنی دیکہا کہ جبلہ کی بڑی عزت
اور توقیر ہورہے ہی اور اوس کے پاس بہت نعمت اور دولت ہوگئی ہے چنانچہ جبلہ
نی پانسو دینار اوس قاصد کے معرفت حسّان بن ثابت انصاری شاعر معروف
کی واسطے جسکا ذکر آگے اویگا روانہ کئے اور حسان نی اوس کے شکریہ مین
ہی شعر کہی ہین اونکا لکہنا کچہہ ضرور نہین تاریخ ابوالفدا مین لکہا ہے کہ یہہ جبلہ
پچہلا بادشاہ ملوک غسان مین کا ہے

اَلْمُعَافِرْ

یہہ ایک بادشاہ ملک یمن کا نواسہ تہا اولاد حضرت نوح سے تہا طبقہ جاہلیت مین گذرا ہے نام اوسکا نعمان تہا نسب نامہ اوسکا یہہ ہے نعمان بن یعفر بن السکسک بن وائل بن حمیر اسکی ہمراہ جب بہت آدمی رعایا کے ہوگئی دشمنی سے عامر بن بادشاہ انکو ملک یمن سے نکالکر سلطنت چہین لی تہی بنی ہت برس اون گذرا ہی اسکو معافر بہی کہتی تہی یہہ لقب بسبب اوسکی اس شعر کے جو اوسکی تصنیف سی ہی رکہا گیا تہا

اذا انت عافرت الامور بقدرة ۔ بلغت معالی الاقدمین المتناول

جَذِیْمَہ

جذیمہ ابن مالک بن فہم بڑی رتبہ کا ذیشان بادشاہ شہر حیرہ کا تہا چونکہ اوسکی جسم مین بیماری برص کی تہی اسواسطے اوسکو جذیمہ الابرش بہی کہتی تہی اس بادشاہ کی ایک بہن مسماۃ رقاس تہی وہ عورت ایک شخص مسمی عدی بن نصر بن ربیعہ کو جو قبیلہ ایاد کا تہا اور اس بادشاہ کے پاس خدمت ساقی گری کی اوسکو عوض بہی چاہتی تہی — وہ بہی بجان و دل اوس پری پیکر کا مفتون و شیدا تہا لیکن کوئی وقت فرصت کا اپنی محبوبہ سے ملنی اور آتش ہجرت بجہانی کا امکان نہ پاتا تہا کیونکہ وہ بادشاہ کی بہن یہہ اوسکے گہر کا ساقی وصال جانان میسر ہونا مشکل تہا — اوس حورنژاد نے اس نیم جان سے کہا کہ ایک صورت ہماری تمہاری صحبت کے نکل سکتی ہے جسوقت بادشاہ نشہ شراب مین مدہوش اور مست ہو اوسوقت تو اجازت بادشاہ سے اس امر کی چاہنا فوراً کہہ دیگا چنانچہ ایسا ہوا کہ جذیمہ مذکور شراب پیکر مست ہوگیا اور اوسنے بہی اپنی معشوقہ سی ملنی کی واسطے بادشاہ کو بہت شراب پلاکر بیہوش کرکے بادشاہ سی عرض سے کہ

کی کہ اگر حضور حکم دین تو حضور کی بہن سے صحبت کرکے گھڑی ادہر اودن بادشاہ ۵
نے ہوش مین سے کہا کہ بہت بہتر وہ تو اوسطرف سے بیچارہ کہولے مشتاق بیٹھی تہی اور یہہ
اوسپر شیدا و مفتون عرصہ سے ہو رہا تہا صحبت ہوتے ہی اوس عورت کو حمل رہ گیا جب
صبح ہوئی اور وہ مدہوشی از ایام افتادہ ہوگیا بادشاہ بہت خفا ہوا ـــ عدی نے
اپنی بیان کیا کہ اوسکو شہر سے بہاگ گیا ـــ مگر بعضے یہہ بہی بیان کرتی ہین کہ جذیمہ
نے اوسکو گرفتار کرکے اسکے مروا ڈالا والغیب عند اللہ الغرض بادشاہ نے بہن پر
اوسپرسے خفا طلب ہوکر یہہ دو شعر کہی

خبرینی رقاش لا تکذبینی ۰ ابحُرٍّ زنیت ام بہجین

ترجمہ ـــ بتا اے رقاش سچ سچ بتا مجہسے کیا کسی شریف سی زنا کروایا یا پاجے سے

ام بعبد فانت اہل لعبد ۰ ام بدون فانت اہل لدون

ترجمہ ـــ اگر کسی غلام سی کروایا ہے تو لائق غلام کی ہی اور اگر کسی بدذات سی کروایا ہے تو لائق اوسکے ہے
رقاش نے جواب دیا اور شعرون سے کہا کہ مینی ایسی شخص سے زنا کروایا جو عرب کی
اشرافون مین سے ہی جذیمہ چپ ہو رہا ـــ بعد انقضای ایام حمل کے رقاش مذکورہ
کی ایک فرزند دلبند لڑکا پیدا ہوا ـــ جذیمہ مذکور نے اوس لڑکے کو بڑی چاو اور
ناز و نعم کے ساتہہ پرورش کیا کیونکہ اوسکے کوئی بیٹا نہ تہا ـــ اور اوسکو ولد
متبنی اپنا مقرر کیا ـــ ایکدفعہ ایسا ہوا کہ وہ لڑکا ناز پروردہ کہین گم ہوگیا عرب کے
لوگون نے یہہ تصور کیا کہ کوئی جن اوسکو اٹھا لیگیا ہے ـــ ناگاہ ـــ مالک ـــ او
عقیل یہہ دو شخص اوسکو کہین سے ڈہونڈ لائی جذیمہ کو اوسکی پانی سے اسطرحکا
سرور ہوا کہ قریب تہا شادی مرگ ہو جاوے خوش ہوکر اوس لڑکی کے لانی والون
کو کہا کہ جو تم انعام مانگو فورا دیا جاویگا کہو اسکے انعام مین کیا دون اون دونو نے

عرض کی کہ ہم کچھہ نہین مانگتے ہماری یہہ تمنا ہے کہ حضور کی مصاحبت مین جب تک زندہ
ہین رہین جذیمہ نے منظور کیا اسیوقت سی وہ ضرب المثل عرب مین یعنے
کندمانی جذیمة مشہور ہوگئی ہی اس جذیمہ کے ایام حکومت مین ایک شخص قوم
عمالقہ مین کا جسکو عمرو بن الظرب بن حسان العلیقی کہتے ہین تمام فرات کی بلاد عالیہ
مشارق شام پر اور جزیرہ پر مسلط ہوگیا تہا اوس سے جذیمہ لڑا اور فتحیاب ہوا
اسس لڑائی مین وہ عمرو یعنی جذیمہ کا دشمن مقتول ہوا — اوس عمرو مذکور کے ایک
بیٹی جسکو زبا کہتی تہی نام اوسکا نایلہ ہے لیکن بنام اول وہ مشہور تہی چونکہ اوس کے
کوئی بیٹا وارث سلطنت نہ تہا اسلئی یہہ لڑکی سلطنت کرنی لگے — اوسی لڑکی نے
دو شہر آمنی سامنی فرات کے یعنی گویا ایک جواب دوسر لکا بسائی تہی اور جذیمہ
کو بہی فریب سی قتل کرکے اپنی باپ کی خون کا عوض لیکر دل ٹہنڈا کیا وہ فریب یہہ
تہا کہ اوس سی کہلا بہیجا کہ اگر آپ کا ارادہ مجسی نکاح کرنی کا ہو تو آپ میری پاس
آئی چنانچہ وہ اسس فریب مین آکر اوسکے پاس چلا گیا جب اوس کے گہر مین داخل ہوا
پہر زبی ہر زبی کر ڈالا یہہ بادشاہ بنی صلعم کے زمانہ سی بہت پہلی طبقہ جاہلیت مین تہا
اس کا حال چونکہ قابل یاد داشت کے اور گویا توضیح ایک ضرب المثل کے تہا اسلئی
مختصر لکہا گیا

زبا

یہہ بادشاہ زادی بیٹی اوس عمرو مقتول جذیمہ کے — اور قاتلہ جذیمہ مذکورہ کے
ہی اب ہم اسکا حال ہے لکہتی ہین واضح ہو کہ بعد وفات پانی جذیمہ کے عمرو بن عدی
بن نصر بن ربیعہ یعنی وہی لڑکا دلدادہ زنا جسکا ذکر اوپر آیا ملک حیرت کے تخت
پر وارث سلطنت ہو کر بجای جذیمہ کے بسبب نہونے اوس کے بیٹے کے سوار

پہلی صدی کی شاعر

اِس ولد بتنی کے بیٹھا اوس کے دین اول روز سی یہہ تہا اگر کوئی تدبیر یا منصوبہ ایسا بن
پڑی جو ذبا کو جسنی میری ماموں جذیمہ کو مارا ہے قتل کروں تا دی خیال سے یہہ رہنمائی
کی کہ ایک غلام مسمی قصیر سی ملکر ناک اوس کے کٹوا کر کوڑی لگوا کر شہر بدر کر دیا—
وہ قصیر بحالت حقیر دربار ملکہ ذبا مین حاضر ہوا اور عرض کی کہ میری ولی نعمت نی یہہ
سلوک میری ساتہہ باوجود بری ہونے ہر ایک جرم کے بسبب نا قدر دانی اور بد
خلقی کے میراکر کی جلا وطن کر دیا ہے — ملکہ ذبا کو اوس کی حال پر اختلال پر رحم
آیا فرمایا کہ تو ہماری ملک مین چین سے رہا کر اور اس سرکار دولتمدار کے کارخانہ
تجارت مین سوداگری کیا کر اوس کے تو یہہ مراد ہی تہی بجان و دل قبول کیا — سوداگر
کرنا ادہر سی مال بھر کر لیجانا اودہر سے اپنی آقا سی روپیہ لاد کر لانا اس سرکار مین
لی آنا شروع کیا بعد چند ایام کے جب ذبا کو کسیطرحکا دغدغہ اور شک و شبہ اوسکی
طرف سی نرہا او سوقت اوس مکار نے یہہ نمک حرامی کی کہ ایک ہزار اونٹ
سیاہ اقارب قدیم کے صندوقوں مین بٹہلا کر جنکی قفل اندر کے جانب لگے ہوئی تہی لاد لایا
جب وہ دربار ذبا مین لیکر حاضر ہوا ذبا کھڑی ہوئے دیکھہ رہی تہی ابہی وہ اونٹ
نہ بٹہلانے پایا تہا کہ ذبا نی یہہ شعر فی البدیہہ پڑہی

ما للجمال مشیہا وئیدا ⁂ اجندلا یحملن ام حدیدا
ام صرفانا باردا شدیدا ⁂ ام الرجال جثما قعودا

جب وہ صندوق داخل قلعہ شاہی ہوئے فوراً بطور یلغار اونین سے آدمی
نکلکر بزور شمشیر رعایا کو قتل کر کے سلطنت کے مالک ہو گئی اسطرحسی قصیر حرامزادہ
نی اپنی جذیمہ کے خون کا عوض لیا یہہ حال تاریخ ابو الفدا اسمعیل عمی ہمارمی وسیانی
ہوا لکہا گیا یہہ شاعرہ پیغمبر خدا کے زمانہ سی بہت اول تہے

پہلی صدی کی شاعر

زہیر ابن جناب

واضح ہو کہ بادشاہان عرب سے ایک بادشاہ زہیر بن جناب بن ہبل بن عبد اللہ بن کنانہ ابن بکر ابن عوف بن عذرہ الکلبی بھی ہے اس زہیر مذکور کو بسبب سمجھ رائے اور فطانت عقل کے کاہن بہی کہا کرتی تہی اوس کے عمر بہی بہت بڑی ہوئے ہین اور لڑائیان بہی اوسنی بہت کی ہین اس کے آیام حکومت مین ایسی واردات ہوئے کہ وہ قابل بیان ہے وہ یہہ ہی کہ ایک شخص مسمی میمون نقیب اوس کے گہر کا تہا اوستے قضاعہ کے گروہ کی سب آدمی متفق ہوگئے تہی اونہین اور غطفان مین خوب لڑائی ہوئی سبب اسکا یہہ تہا کہ سبنے نقیض بن ریث ابن غطفان نے ایک دیوار مثل حرم مکہ کی بنا کر اوس کے خادم مرہ ابن عوف کی اولاد مین سی چند آدمی مقرر کئے جب خبر زہیر کو پہنچی اوسنے کہا کہ قسم ہی خدا کی ایک آدمی کو بہی غطفان مین سی زندہ نہ چہوڑونگا کیونکہ یہہ بات جو اونہونے کی مبادا ہمیشہ کو اگر جاری ہوگئے تو بہت بڑی قباحت عاید ہوگے چنانچہ اونہین اور زہیر مین خوب لڑائی ہوئین مگر فتح کا نقارہ زہیر کی نام بجا پہر زہیر نے وہ دیوار ڈہا کر سب مال اونکا لوٹ لیا اور کسی عورت کو اونہین سے ہاتہہ نہ لگایا اسباب مین زہیر مذکور نے اپنی فخریہ مین شعر کہی ہین از انجملہ ایک یہہ بہی شعر ہی

ولولا الفضل منا ما رجعتم ؎ الی عذراء شیمتها الحیاء

بعد ازان زہیر مذکور نے ابرہہ الاشرم حبشی صاحب فیل سی ملاقات کی اوسنی اوسکا بہت اعزاز و اکرام کیا اور سب عرب پر اوسکو فضیلت دیکر قبیلہ بکر اور تغلب کا اوسکو امیر مقرر کیا چنانچہ زہیر اون پر حکومت کرنے لگا لیکن ایکدفعہ وہی لوگ اسی بغی ہوگئے تہی مگر پہر بار کوٹ کر اوسنے درست کر دئی — اور ایک دفعہ یہہ شخص بنی القین سے لڑا تہا اون لوگون سے اتنی لڑائیان اوسنی کی

ہین کہ شرح اونکے بہت طویل ہے حاصل یہہ ہی کہ زہیر کو ان سب لڑائیون مین فتح ہوئے
لیکن افسوس یہہ ہی کہ بڑہاپی مین یہہ بادشاہ شارب الخمر ہوگیا تہا مرتی دم تک شراب
پیتا رہا — ابن الاثیر کہتا ہی کہ شراب خوار ایسا کہ تمام عمر تا وقت مرگ شراب پیتا رہے
ایسی دو شخص گذری ہین ایک عمر بن کلثوم التغلبی — دوسرا ابو عامر ملاعب الاسنہ
العامری — ابرہہ الاشرم بادشاہ حبشہ نے درمیان نصف ماہ محرم ۸۸۲ نوشیروانی
کی کعبہ کی ڈہانے کا قصد کیا تہا اور اسی سال مین ولادت رسول اللہ ﷺ کے یعنی بارہوین
تاریخ ربیع الاول ۸۸۱ سکندری مین ہوئے — اور ابتدا بخت نصر کو ۱۳۱۶ برس ہوئی
اوس سال مین یہہ شاعر مشہور بہی موجود تہا

متلمس

نام اس شاعر کا جریر بیٹا عبد المسیح بن عبد اللہ زید بن ذوفن بن حرب بن وہب بن
علی ابن انخس بن ضبیعۃ الاصم بن نزار بن معد ابن عدنان ہے متلمس اسکا لقب
بسبب اس شعر کے کہنی کے ہوگیا ہی یہہ شعر اوسکے قصیدہ مین کا ایک ہی

فهذا اوان العرض حتی ذبابه ، زنابیره والازرق المتلمّس

عمرو ابن ہند لخمی بادشاہ حیرۃ کی اوسنی اور طرفہ بن عبد البکری شاعر نے ہجو کی تہی
یہہ شاعر بہانجا متلمس مذکور کا تہا — جب اوس ہجو کرنے کی خبر عمرو مذکور کو پہنچی وہ
چپ ہو رہا کچہہ ذکر نکیا — بعد تہوڑی عرصہ کے پہر اون دونون نے اوس کی مدح
کی اوسنی ہر ایک کے واسطے ایک پروانہ اپنی ایک عامل کے نام پر لکہہ کر دونون
کو دیدیا اور کہا کہ تم فلانی حاکم کے پاس جاؤ وہ تمکو عطا جزیل اور اچہا صلہ مدح کا
دیگا اور بادشاہ نے پروانون مین یہہ لکہا تہا کہ جب یہہ دونو تیری پاس پہنچے
فوراً انکا سر کاٹ ڈالنا جب وہ دونو پروانے لیکر حیرۃ مین پہنچے متلمس نے طرفہ

پہلی صدی کی شاعر

سی کہا کہ بہائی ہمنی اس بادشاہ کی ہجو بہی کی تہی ایسا نہو اسنی ہمسی کچہہ بدی کی ہو کیونکہ
اگر وہ انعام دیتا تو اپنی پاس سے دیدیتا اس عامل کے نام پروانہ کیون لکہتا آو ہم کسیکو
دکہلاوین کہ ان رقعون مین کیا لکہا ہے اگر کچہہ بہتر آئی سلکے ہوگی جب تر شہر مین ہا گہسین گی
اور اگر کچہہ بدی ہوئے تو بہاگ جائینگی طرفہ نے کہا کہ بادشاہ کا فرمان مین نہین کہولنی
کا متلمس نے کہا کہ مین تو کہولتا ہون اپنی جان بچانے ضرور ہے خدا جانے اسمین کیا لکہا ہے
ناگاہ اوسوقت ایک لڑکا حیرہ مین سی نکلتا تہا متلمس نے اوس لڑکی سی کہا کہ ای لڑکی
تو پڑہنا جانتا ہی اوسنی کہا ہان جانتا ہون اوسنی اوسکو بلا کر وہ نامہ بادشاہ کا دیا
کہا پڑہ اسمین کیا لکہا ہے اوسنی دیکہتے ہی نامہ کہا کہ متلمس کے مان نپوتی ہوگئی کیونکہ
اسمین یہہ لکہا ہی کہ متلمس کو مار ڈالنا — اوسنے فوراً طرفہ سے بہی کہا کہ تو بہی اپنا
نامہ کہول اوسنے کہا کہ اپنی نامہ کو جیسا تو نے کہول لیا مین تو بادشاہ کا نامہ نہین کہولنے
کا کیونکہ یہہ کیا ضرور ہے جو تیری حقمین لکہا وہ ہی میرے بہی حقمین ہو متلمس کے کہنی کو جب
اوسنے نہ مانا متلمس نے پہاڑ کر اپنا نامہ نہر مین ڈال کر ملک شام کیطرف بہاگ گیا —
اور طرفہ شاعر بیوقوف وہ نامہ اپنی موت کا لیکر شہر حیرت مین گیا اوس عامل
نے دیکہتے ہی اوس نامہ کے فوراً اوسکو قتل کر ڈالا یہہ قصہ اسکا مشہور ہے اسیواسطے
ایک ضرب المثل اوس نامہ کی متلمس کے ہوگئی ہین عربی مین بہت جای پر صَحِیفَةُ المُتَلَمِّسْ
آتا ہے یہہ اوسجاے بولتی ہین جو کوئے نامہ پڑہلی اوسمین اوس کی مار ڈالنے
کا حال ہو یہہ طرفہ وہ ہی ہے جسکا حال اور چند شعر اول لکہہ چکا ہون — متلمس
نے شام مین جاکر بہت شعر اسباب مین کہی ہین ازانجملہ ایک یہہ شعر بہی ہے

جزانی ابو لخم علی ذات بیننا ؛ جزاء سنمار وما کان ذا ذنب

طبقہ جاہلیت مین یہہ شاعر گذرا ہے

پہلی صدی کی شاعر

عبد الرحمن کندی

درمیان ۳۴ سنہ ہجری کی جب سعید حضرت عثمان رض کے خدمت مین آئی اور انہونے سب
حال اہل کوفہ کا بیان کیا اور یہہ کہا کہ اہل کوفہ چاہتی ہین کہ ابو موسے اشعری کو ہمارا
حاکم مقرر کرو — حضرت عثمان رض نے ابو موسی کو کوفہ پر روانہ کیا — اونہونے وہان
جاکر خطبہ پڑہا اور سب لوگون کو کہا کہ عثمان ابن عفان رض کے اطاعت اور بیعت بدل
و جان کرو سب نے منظور کیا مگر چند صحابہ نے ایک دوسرے کو واسطے قتل عثمان رض کے برانگیختہ
کرکے یہہ لکہا ہماری پاس چلے آو جہاد یہان ہے اسکا باعث ایک یہہ بہی تہا کہ حضرت
عثمان رض نے حکم بن العاص کو جسکو رسول اللہ نے جلاوطن کر دیا تہا اور وہ حضرت
ابوبکر رض — اور حضرت عمر رض کے وقتمین بہی نکالا ہوا رہا انہونے اپنی ایام خلافت
مین بلاکر اوس کے بیٹے مروان بن الحکم کو پانچواں حصہ افریقیہ کے غنایم کا [illegible]
دینار ہوتی ہین دیا اسباب مین اس عبد الرحمن کندی نے یہہ شعر کہی ہین

سَاَحلِفُ بِاللهِ جَہدَ الیَمِین ؛؛ ما ترکَ اللهُ اَمراً سدیٰ
ولکن خُلِقتَ لنا فتنۃً ؛؛ لکی نبتلی بک او تبتلی
فان الامینین قد بَنیا ؛؛ منارَ الطریقِ علیہ الھدیٰ
فما اخذا درھماً غیلۃً ؛؛ وما جعلا درھماً فی الھویٰ
دعوتَ اللعینَ فادنیتہُ ؛؛ خلافاً لسنۃِ من قد مضیٰ
واعطیتَ مروانَ خمسَ العبادِ ؛؛ ظُلماً لھم وحمیتَ الحمیٰ

عمر بن جرموز المجاشعی

یہہ ایک بدوی عرب کا مشہور ہے جسنی حضرت زبیر رض کا سر کاٹا تہا حال یہہ ہے کہ حضرت
زبیر رض نے جنگ جمل سے جب مراجعت کرکے مدینہ کو چلنے کا ارادہ کیا تب ایک [illegible]

بنی تمیم پر پہنچے وہان احنف بن قیس بیٹھا ہوا تہا کیونکہ وہ لڑائی کا ارادہ نہ رکھتا تہا
اسلئی ایک جانب ہو بیٹھا تہا کسی نے اوسکو کہا کہ حضرت زبیر رض اودھی آتے ہین اوسنے
کہا کہ دو لشکرون کو لڑائی کے لئی آراستہ کرکے اپنی جان بچا کر چلے آئی ہین اوس مقام پر
عمرو بن جرموز مجاشعی شاعر مذکور بہی بیٹھا ہوا تہا وہ یہہ بات سنکر وہانسی اٹھکر حضرت
زبیر کے پیچہی پیچہی ہو لیا حضرت زبیر رض اپنی عادت پر بیخبر چلے جاتی تہی وہ جاکر وادی
سباع مین سو رہے اوسنی حضرت زبیر کا سر حالت نیند مین کاٹ ڈالا وہ سر لیکر حضرت
علی رض کے خدمت مین حاضر ہوا حضرت علی رض نے وہ سر دیکھکر یہہ ارشاد کیا کہ مینی
رسول الله سے یہہ سنا ہے آپ فرماتی ہتے کہ قاتل زبیر رض جہنمی ہوگا عمرو بن جرموز نے
یہہ جواب سنکر خفا ہوکر لفظ لعنت کا اپنی مونہہ سی نکالکر یہہ شعر بنائی

أتيتُ عليًّا برأسِ الزُّبيرِ أحسبها زُلفه
فبشّرَ بالنار قبل العيان ، فبئسَ البشارةُ والتحفه
وسيّانِ عندي قتلُ الزبير ، وضرطةُ عيرٍ بذي الجحفه

یہہ پہتاتا ہوا انعام سی مایوس گیا کیونکہ وہ بارادہ انعام پانی کے حضرت زبیر کا سر کاٹ
کر لایا تہا اور حال اس شاعر کا ہمکو نہین معلوم ہوا

ابن الاطنابه

اس کا نام ہمکو بہی اور اوسکے حال کی نہین معلوم ہوا بجز اس کنیت کی مگر اتنا دریافت ہوا
کہ وہ کی قبیلہ سی وہ تہا شعراء جاہلیت سی یہہ گذرا ہے یہہ اشعار اوسکے ہین

أبَتْ لي همّتي وحياءُ نفسي ، وإقدامي على البطلِ المُشيحِ
وإعطائي على المكروه مالي ، وأخذي الحمدَ بالثمنِ الرَّبيحِ
وقولي كلّما جشأتْ وجاشتْ ، رُويدَكِ تُحمدي أو تستريحي

پہلی صدی کی شاعر

عایشہ

یہہ ایک عورت شاعرہ ہی نام اوسکا عایشہ بیٹی عبد اللہ بن الدان کے سنہ ۴۰ ہجری کا ذکر ہی کہ جب درمیان حضرت علے رض اور معاویہ کے عداوت قلبی بہت ہوگئی لڑاوئیان ہوئیں (حضرت علی رض عراق مین تہے اور معاویہ رض شام مین تہا) اوسکا ثمرہ یہہ ظاہر ہوا کہ حضرت علے رض نماز پڑہ کر معاویہ — اور عمرو بن العاصی — اور ضحاک — اور ولید بن عقبہ — اور اعور سلمی کے حق مین بد دعا کرتے — اور معاویہ نماز پڑہ کر حضرت علی — اور امام حسن اور امام حسین — اور عبد اللہ بن جعفر پر بد دعا کیا کرتا تہا آخرش یہہ ہوا کہ معاویہ نے بُسر بن ارطاۃ کو لشکر دیکر حجاز مین بہیجا چنانچہ بُسر مذکور مدینہ مین آیا وہان ابو ایوب انصاری حضرت علی رض کے طرف سی عامل تہے وہ ڈر کر اپنی جان بچاکر حضرت علی کے پاس چلے گئی — اور بُسر مذکور نے مدینہ مین گہس کر تلوار کشی کرکے لوگون کو قتل کرنا شروع کیا اور یہہ حکم دیا کہ جو کوئی بیعت معاویہ کی کرے چہوڑ دو نہین تو فوراً سر اوسکا اوڑا دو — بعد ازان بُسر مذکور یمن مین گیا وہان جاکر ہزارہا آدمی قتل کرکے معاویہ کے بیعت کروائے یمن مین حضرت علے رض کے طرف سے عامل عبد اللہ بن عباس تہے وہ بہی جان بچاکر حضرت علے رض کے پاس بہاگ آئے بُسر مذکور نے حضرت عبد اللہ مذکور کے دو بچے صغیر وہان پکڑ لئی تہی اون معصومون کو خنجر سے ذبح کیا اون لڑکون کے والدہ یعنی اس عورت عایشہ مذکورہ کو اونکی ذبح ہونے سی بہت قلق لاحق ہوا اوسنی اون لڑکون کے نوحہ مین یہہ شعر کہی ہین جنکی پڑہنے سی دلکو قلق و اضطراب لاحق ہوتا ہے اور سننے کے تاب نہین

ہا من احس بنیّ اللذین ہما ☆ کالدرّتین تشظی عنہما الصدف

هامن احس بـبـنی الذین هـما ٭ قلبی و سمعی فقلبی الیوم مختطف
من دل والهة حیری مدلهة ٭ علی صبیین دلا اذ غدا السلف
خبرت بسرا وما صدقت ما زعموا ٭ من افکهم ومن القول الذی اقترفوا

یہہ حال معہ اشعار تاریخ مسعودی سی لکھا گیا

عمران

عمران بن حطان لعنة الله علیہ درمیان خلافت حضرت علی رض کے موجود تہا جب درمیان سنہ ہجری کی عبد الرحمن بن ملجم نے حضرت علی رض کو شہید کیا اور وہ قید ہوا بعد ازان جب حضرت علی رض کے روح آسمان کو پرواز کر گئی اوسوقت عبد الله بن جعفر نے ابن ملجم مذکور کو نکالکر پہلی اوس کے ہاتہہ کاٹی — پہر ایک سلائی لوہی کے گرم کر کی اوس کے انکہون مین پہیری — پہر زبان کاٹی بعد ازان تمام جثہ اوسکا جلا دیا اوس کا مرثیہ اس عمران ابن خطان خارجی نے بڑی دہوم دہام سی لکہا ہے یہہ چند شعر اوس اوس مرثیہ مین کے ہین

للہ در المرادی الذی فتکت ٭ کفاہ مهجة شر الخلق انسانا
یا ضربة من ولی ما اراد بها ٭ الا لیبلغ من ذی العرش رضوانا
انی لاذکره یوما فاحسبه ٭ اوفی الخلیقة عند الله میزانا

عبد الرحمن بن الحکم

یہہ عبد الرحمن بیٹا حکم بہائی مروان کا جب معاویہ نے زیاد کو اپنی نسب مین درمیان سنہ ہجری کے ملا لیا عبد الرحمن مذکور پر یہہ بات بہت گران گذری — حقیقت حال مختصر یہہ ہے کہ معاویہ نے زیاد مذکور کو بلاکر اوس کی گواہ اسبات کی طلب کئی کہ وہ ابو سفیان کی نطفہ سے ہی یا نہین اوس گواہی مین — ایک شخص سے

پہلی صدی کی شاعر

ابو مریم شراب فروش نے گواہی دینی آیا تہا اوسنی یہہ اظہار دیا کہ ابو سفیان میرے پاس مقام طایف مین آیا اور بعد شراب نوشی کے جب اوسکو بہت نشہ غالب ہوا اوسنی کہا کہ کسی رنڈی کو بلا دے مینی ایک لونڈی مسماۃ سمیہ کو لا حاضر کیا صبح کو مینی ابو سفیان کے منی اوس کے چوتروں پر سے ٹپکی ہوئی دیکھی تہی — زیاد نے کہا کہ آپ گواہی دینی آئی ہین یا مجکو گالیان دینی الغرض بعد اس گواہی کے ثابت ہوا کہ یہہ ولد الزنا یعنی زیاد ابو سفیان کے تخم سے ہی اور سمیہ کے پیٹ سی معاویہ نے اوسکو اپنے نسب مین فوراً ملا لیا چونکہ یہہ فیصلہ خلاف قول رسول اللہ صلعم کے صریح ہوا کیونکہ آپ نے فرمایا ہی کہ بچہ ولد الزنا عورت زانیہ کا ہوتا ہے اور زانی کو نہین پہنچتا مگر حضرت معاویہ نے اسکی خلاف عمل کیا یہہ سب پر گران گذرا اور تمام بنی امیہ کے لوگ اوس کے دشمن ہو گئی چنانچہ اوس کے چچا عبد الرحمن بن الحکم نے یہہ شعر اسی واسطے کہی

اَلَا اَبلِغ مُعَاوِيَةَ بنَ صَخرٍ ،، لَقَد ضَاقَت بِمَا تَاتِي اليَدَانِ
اَتَغضَبُ اَن يُقَالَ اَبُوكَ عَفٌّ ،، وَتَرضَى اَن يُقَالَ اَبُوكَ زَانِي
وَاَشهَدُ اَنَّ رَحمَكَ مِن زِيَادٍ ،، كَرَحمِ الفِيلِ مِن وَلَدِ الاَتَانِ

بعد ازان زیاد مذکور کو بصرہ پر عامل مقرر کیا اور خراسان اور سجستان اور ہند اور بحرین اور عمان یہہ سب اوس کے زیر حکم حضرت معاویہ نے کر دئی اور حال اس شاعر مذکور کا سوا اوس کے ان شعرون کے ہماری تئین نہین معلوم ہوا

معاویہ

یہہ معاویہ بیٹا ہے ابو سفیان کا اور باپ یزید علیہ اللعنت کا درمیان ماہ رجب سنہ ۶۰ ہجری کے معاویہ بن ابی سفیان نے وفات پائی اوسنی انیس ۱۹ برس

پہلی صدی کی شاعر

تین مہینے سات دن وز خلافت کے یہہ مدت ہمنی اوس روز سے حساب کی ہے جس دن سے خلافت مستقل اوس کی ہو گئی اور حضرت امام حسن علیہ السلام نے بہی اوس کی بیعت کر لی تہی — عمر معاویہ رضی کی بعضی پچہتر برس کی ہوئی بعضی ستتر برس بیان کرتی ہین بعضی اور کچھ کہتے ہین جب معاویہ نے اون لوگون کے جو اوس کے بیمار پرسی کی لئی آئی تہی کوڑی لگائی یہہ شعر پڑہی

وتجلدی للشامتین اریھم ،، انی لریب الدھر لا اتضعضع

واذا المنیة انشبت اظفارھا ،، الفیت کل تمیمة لا تنفع

ظاہر مین یہہ شعر معاویہ کے نہین معلوم ہوتے کیونکہ ہمنی ایک اور شاعر کیطرف جسکا نام بہول گیا ہون یہہ شعر منسوب پائی ہین اور شاید معاویہ ہی کے ہون العلم عند اللہ — اور کتاب مختار فی الاخبار والآثار مین یہہ شعر معاویہ کیطرف منسوب کئی ہین

اخوالحرب ان عضت بہ الحرب عضھا ،، وان شمرت یوما بہ الحرب شمرا

کلیث ھزبر کان یحمی ذمارہ ،، رمتہ المنایا قصدھا فتقطرا

میسون

یہہ عورت بہت خوبصورت مشکلہ تہی معاویہ رض کی زوجہ اور یزید کے والدہ تہی بادیہ بنی کلب مین رہا کرتی تہی وہ بیٹی بحدل کی ہے وہ اپنی میکی مین اسواسطے رہا کرتی تہی کہ معاویہ ابن ابی سفیان یعنی اوس کے خاوند نے ایکروز دیکہا وہ یہہ شعر پڑہ رہی تہی یہہ شعر اوسی عورت کے ہین

للبس عباءة وتقر عینی ،، احب الی من لبس الشفوف

وبیت تخفق الارواح فیہ ،، احب الی من قصر منیف

وبکر یتبع الاظعان صعب ،، احب الی من بغل زفوف

وکلب ینبح الاضیاف دونی ٭ احب الی من ھر الدفوف

وخرق من بنی عمی فقیر ٭ احب الی من علج علیف

یہہ شعر سنکر معاویہ رض نے کہا کہ ای بنت بجدل تجکو میرے پاس رہنا ناگوار گذرتا ہے تو جا اپنی بہکی مین رہ چنانچہ وہ یزید کو بہی اپنی ہمراہ لیگئی اوسنی وہین پرورش پائے

یزید ابن معاویہ

یزید لعین مذکور حوارین مین جو مضافات حمص سے ہے چودہوین تاریخ ربیع الاول ۶۴ھ ہجری مین اہتیس ۳۸ برس کا ہوکر مرا اوسنی تین برس چہ مہینے بادشاہت کی یزید کا رنگ گندم گون تہا اور بال کہونگریالی انکہین بڑی بڑی موںہہ پر چیچک کے داغ ڈارہی ایہی مگر ہلکے اور لنبی تہے عبداللہ ابن حنظلہ کہتا ہے کہ یزید شراب پیتا اور زنا بہی کرتا — اور جس کے ماں کو رانڈ پاتا اوس کے بیٹے سے اوسکا نکاح کروا دیا کرتا تہا بلکہ باپ کا بیٹے سے بہی نکاح کردیتا یہہ ایسی باتین کرتا تہا کہ لوگ یہہ کہتی تہی کہ اب اسمان گریگا اور یزید مریگا کیونکہ یہہ باتین زبردستی کرواتا تہا جب وہ مرا اوسنے چند لڑکے اور لڑکیان چہوڑین اور اوسکے ماں کا نام میسون بنت بجدل کلبیہ ہے جس کا حال اوپر گذرا یزید نے اس عورت کے پاس اوس کے مہکے مین پرورش پائی اور فصاحت اور شعر بنانا وہین سیکہا

سُدَیف

اس شاعر کا ہمکو حال معلوم نہین ہوا مگر اتنا جانتی ہین کہ یہہ سفاح خلیفہ اول بنے عباسیہ
کی وقت مین تہا کیونکہ جب سلیمان بن ہشام پکڑی گئے سفاح مذکور نے اونکو امن
دیدی تہی اس شاعر نے حاضر ہوکر یہہ شعر پڑہے

لا یغرنك ماتری من رجال ؛ ان تحت الضلوع داء دویا

فضع السیف وارفع السوط ؛ حتی لاتری علی ظہرہا امویا

یہہ شعر سنکر سفاح نے سلیمان کو معہ اور لوگون کے جو بنی امیہ سے تہی قتل کیا

حَسّان

اس حسان ابن ثابت کی کنیت ابوالولید ہی وہ بہی ایک انصاری انصار مین سے
قبیلہ خزرج کا شاعر ہے یہہ شاعر بنام شاعر رسول الله مشہور ہی کیونکہ وہ رسول مقبول
کی مدح بہت کیا کرتا تہا — ابو عبیدہ کہتا ہی کہ سب عرب کا اس بات پر اجماع
ہی کہ اہل مدر مین بڑا شاعر حسان بن ثابت گذرا ہی اور وہ بہت ثقہ بہی تہا
اوسی عمرو — اور — ابوہریرہ — اور عائشہ رض نے روایت کی ہی قبل سنہ
کی درمیان خلافت حضرت علی رض کے ایکسو بیس ۱۲۰ برس کا ہوکر فوت ہوا ساٹھہ
برس جاہلیت مین گذارے اور ساٹہہ برس اسلام مین بسر کئے اس شاعر کا
ایک دیوان بہی مرتب کیا گیا ہے اوسمین اکثر مدح پیغمبر خداصلعم کی ہی کہین کہین
جائی اپنی واردات اور واقعات یا کسی اور کے حال کو بہی شاذونادر لکہا ہے
یہہ شعر اوس کے اوس دیوان سے جو بالفعل میری اوستاد مولوی مملوک العلی
صاحب کے کتب خانہ مین موجود ہے دیکہکر لکہی ہین — رسول الله کے مدح کرتا ہے

وشق له من اسمه کی یجله ؛ فذو العرش محمود وهذا محمد

جانبین کا لشکر آراستہ ہو کر مقابلہ ہوا اوسوقت حضرت علی رض نے ایک شخص کو جو اونکے
اصحاب مین تہا او سکا نام مسلم ہی قران شریف اوسکو دیکر یہہ فرما کر روانہ کیا کہ
قران شریف مرد ان جانب مخالف کو دکہلاو اور تم اپنی ذمہ سے یہہ کہکر بری ہو آو
کہ ہماری تمہاری درمیان یہہ قران ہے اسکی اطاعت تم کرو ہمارا کہنا نہ سنو
جو قران مین ہے اوسکے بموجب عمل کرو چنانچہ وہ مسلم گیا اور منادی قران شریف
کی کرنے لگا اوسکو ایک تیر کسی نے ایسا مارا کہ وہ سوار ہوگیا اوسکو حضرت علی رض
کے اوٹہا کر لاے اوسوقت مسلم کی والدہ یعنی شاعرہ مذکورہ نی یہہ دو شعر کہی

یَارَبِّ اِنَّ مُسْلِمًا اَتَاهُم — یَتْلُو کِتَابَ اللّٰهِ لَا یَخْشَاهُم

فَخَضَبُوا مِنْ دَمِهِ قَنَاهُم — وَاُمُّهٗ قَائِمَةٌ تَرَاهُم

عمار بن یاسر

عمار بن یاسر حلیف بنی مخزوم کے اور حلیف اونکے تہی حقیقت حال یہہ ہے کہ یاسر
جو کہ والد عمار اپنی دو بہائیون کے ہمراہ ایک کا نام حارث دوسرے کا
مالک تہا — ایک بہائی کو جو کہو یا گیا تہا مکہ مین ڈہونڈنے آئی تہی — حارث
اور مالک تو یمن کو چلے گئے — یاسر مکہ ہی مین رہگئی اوسنے ابو حذیفہ سے
راہ محبت سے یہہ حلف کے کہ تمہاری پاس رہا کرونگا اسلئی اوسکی ابو حذیفہ سی
جو اوسکے لونڈی کی بیٹی سی تہی نکاح اوسکا کردیا — اسکی پیٹ سے عمار
پیدا ہوئی یہہ عمار ہی اون لوگون مین سے ہی جو درمیان مکہ کی عذاب دئی جاتے
تہی اسواسطے کہ اسلام سی پہر جائین رسول اللہ حضرت عمار کے اوپر ہاتہہ پہیرتے
اور یہہ فرماتی کہ ای آگ ہوجا تو ٹہنڈی اور سلامتی عمار پر جیسی کہ تہی حضرت
ابراہیم پر — وہ اول مہاجرین مین سے ہی جنگ بدر مین حاضر ہوا سیدوا اونکا

پہلی صدی کی شاعر

جنگ دیکھی اور بہت مصیبت اوسنے اوٹھائی — رسول اللہ نے اوسکا نام طیب
مطیب رکھا تھا صفین مین ہمراہ حضرت علی رض کے ہوکر خوب لڑا جب بہت زخمی اور
گھایل ہوگیا اوسوقت گر پڑا کیونکہ ترانوین ۹۳ برس کے اوس کے عمر تھی گرتی ہی پانی
مانگا ایک شخص نے کوزہ دودہ کا بھرا ہوا اوسکو دیا دودہ پیا اور یہہ کہا کہ اب مین
بیشک مرونگا کیونکہ رسول اللہ صلعم نے یہہ فرمایا تھا کہ ای عمار آخر وقت رزق تیرا دنیا مین
جب تو دنیا سی اوٹھایا جاویگا دودہ ہی یعنی تجکو دودہ پلاوین کے درمیان سنہ ۳۷ ہجری کے
شہید ہوا وہ شام کی وقت مقتول ہوا تہا قبر اوسکے درمیان صفین کے ہی اوس کے
جنازہ کے نماز حضرت علی رض نے پڑھوائی اور غسل نہین دیا اونہین کپڑون مین
جو پہنی ہوئی تہا بلا غسل دفن کیا یہہ اشعار اوسکے طرف منسوب ہین مورخ بیان
کرتے ہین کہ حضرت عایشہ صدیقہ رض جب طالب خون حضرت عثمان رض کی ہوکر
حضرت علی رض سے مقابلہ کو گئے تہین اوسوقت عمار بن یاسر نے یہہ شعر حضرت
عایشہ کو مخاطب کرکے بنا کر سنائی اور پڑہی وہ یہہ ہین

فمنكِ البكاء ومنكِ العويل ؛ ومنكِ الرياح ومنكِ المطر
وانتِ امرتِ بقتل الامام ؛ وقاتله عندنا من امر

یہہ شعر جب سنے عمار بن یاسر پر تیر برسانی شروع کئے اسلئے اونہون اپنا گھوڑا
وہان سے دوڑا کر حضرت علی رض کے پاس چلدے آپہنچی یہہ بیان تاریخ مسعودی
مین ہے مگر مجکو یہہ خوب یاد ہی کہ ابن قتیبہ نی یہہ شعر عبید کے طرف منسوب کئی ہین
اور وہ شعر بہی اوسنی اسطور پر لکھی ہین

منكِ البداءة ومنكِ الغِيَر ؛ ومنكِ الرياح ومنكِ المطر
وانتِ امرتِ بقتل الامام ؛ وقلتِ لنا انه قد فجر

فہبنا اطعناک فی قتلہ ،، وقاتلہ عندنا من امر

امراۃ من عبدالقیس

مسعودی کہتا ہے کہ ایک عورت عبدالقیس کے قبیلہ کی جسکا نام معلوم نہین درمیان جنگ جمل کے مردون کو دیکھتی ہوئے پہر رہی تہی ناگاہ اوس کے دو بیٹی اور خاوند جب مری ہوئی اوسکو دکہلائی دئی یہہ شعر اوسنی بنائی اور سب کو رو کر سنائی

شہدت الحروب فشیبتنی ،، ولم ار یوما کیوم الجمل

اضر علی مومن فتنۃ ،، واقتلہ لشجاع بطل

فلیت الظعینۃ فی بیتھا ،، ولیتک عسکر لم یرتجل

حابس

یہہ حابس بیٹا سعد طائی کا علم بردار معاویہ کا ہی جو جنگ صفین مین حضرت علی رض سی لڑنے آیا تہا معاویہ اور علی کے درمیان جب صلح ہوئی حابس مذکور نی یہہ شعر کہا

اما دون المنایا غیر سبع ،، بقین من المحرم او ثمان

اشعث

یہہ اشعث بیٹا قیس کا پوتا معدی کرب کا کنیت اوس کے ابو محمد کندی ہی کندیون کے طرف سی پیغمبر خدا صلعم کے پاس ایلچی ہوکر آیا تہا واقع مین اونکا سردار تہا درمیان سنہ ہجری کے وہ طبقہ جاہلیت مین کندیونکا سردار تہا سب لوگ اوس کے اطاعت اور فرمانبرداری کرتے تہی وہ بہی صورت کا وجیہ سردارون کی سے شکل رکہتا تہا اول مسلمان ہوا — پہر مرتد ہو گیا جب پیغمبر خدا نے وفات پائی اور حضرت ابوبکر صدیق رض خلیفہ ہوئے پہر مسلمان ہوگیا اور کوفہ مین جاکر رہا سنہ ہجری مین فوت ہوا وہ شعر بہی کہتا تہا اوس کی جنازہ کے نماز امام حسن علیہ السلام نی

پہلی صدی کی شاعر

۵۶ پھری — جب معاویہ نے دریا رفرات پر اپنی آدمیونکے پھری لگا دی کہ حضرت علیؓ کو دریا رفرات کا پانی نہ لینی دو اور کوئی اونکے ساتھہ نہ پینی پاوے اشعث مذکور حضرت علی رض کے سامنی آیا آپ نی فرمایا کہ ای اشعث چار ہزار سوار اپنی ساتھہ لیکر دریا رفرات پر جاؤ اور پانی لوگون کے واسطی لاؤ اگر پانی نہ لینے دین وہین مرنا اور مارنا چنانچہ وہ رخصت ہوا چار ہزار سوار لیکر چلا اور یہ شعر اپنا پڑھتا جاتا تھا

لاوردن خیل الفراتا ٭ شعث النواصی بقال ماتا

نابغہ ذبیانی

یہہ ایک شاعر شعرار جاہلیت سے ہی مجھکو ایسا معلوم ہوتا ہی کہ عمرو بن جذیمہ بادشاہ حیرت کی وقتمین موجود تھا جسکا حال اوپر ذکر کیا یعنی وہ لڑکا جو رقاش سی ولدالزنا پیدا ہوا اور تخت پر بعد جذیمہ کے بیٹھا اس شعر سی بھی ایسا ہی معلوم ہوتا ہی جو اوسی کہا ہے

علی لعمرو نعمۃ بعد نعمۃ ٭ لوالدہ لیست بذات عقارب

عبد الله

یہہ عبد الله بن عمر بن الخطاب رض قوم سے قریش اپنی باپ کی ہمراہ مکہ مین مسلمان ہوا اون ایام مین وہ صغیر سن تھا — جنگ بدر کی لڑائی اوسنی نہین دیکھی پہلی لڑائی جو اونکے مشاہدہ مین آئی وہ خندق کے لڑائی تھی — بعضی یہہ کہتی ہین کہ جنگ بدر کی وقت یہہ چونکہ صغیر سن تھی اسواسطی نہین حاضر ہوئی اور جنگ احد مین پیغمبر خدا نے اپ انکو اجازت دیدی تھی اسلئی نہین گئی — بعضی یہہ کہتی ہین کہ گئی تھی مگر چونکہ عمر اونکے چودہ برس کے تھے اسواسطی اونکو رسول الله نے لوٹا دیا تھا بعد جنگ خندق کے سب مشاہدہ اونھو نی کیا وہ نیک بخت پارسا اور عالم و زاہد تھا بہت احتیاط اوسکے مزاج مین رہا کرتے تھی — اس قول کے موید قول جابر بن

پہلی صدی کی شاعر

عبد اللہ کا ہی وہ کہتا ہی کہ کوئی ایسا شخص نہین جس کے طرف دنیا مایل ہوئے اور وہ
اوس کیطرف نہ رجوع ہوا ہو سوای حضرت عمرو اور اونکی بیٹی عبد اللہ کے — اور
میمونہ بن مہران یہہ کہتا ہی کہ کوئی پارسا اور پرہیزگار زیادہ ابن عمر رض سی مینی
نہین دیکھا — اور بڑا عالم ابن عباس سی زیادہ کوئی دیکھنی مین نہین آیا —
اور نافع یہہ بیان کرتا ہی کہ جب ابن عمر نے وفات پائی ایکہزار آدمی سی زیادہ او نے
آزاد کئی تہی — قبل وحی کے نازل ہونے کی ایک برس اول اونکے پیدا ایش ہوئے
اور ۷۳ھ ہجری مین بعد قتل ہونے ابن الزبیر کے تین مہینی بعد یا بموجب قول بعض
کی چھہ مہینی بعد وفات پائی بروقت وفات کے یہہ وصیت کی تہی کہ درمیان حل
کی مجکو دفن کرنا مگر بسبب زور شور حجاج کے وہان کسیکا مقدور گاڑنی کا نہوا اسلئے
ذی طوی یعنی درمیان مقبرہ مہاجرین کی دفن کئی گئی عمر اونکی ۸۴ چوراسی برس کے
یا چہا ۸۶ سی کے حسب اختلاف ہوئے اوسی بہت لوگون نے روایت کی ہے جنگ
صفین میں معاویہ کی طرف تہی چار ہزار سوار لیکر جب وہ حضرت علی کی مقابلہ
پر آئی یہہ شعر کہہ کر سنائی

انا عبد اللہ سمانی عمر   خیر قریش من مضی ومن غبر
غیر نبی اللہ و الشیخ الاغر   فلا ابطات فی نصر عثمان مضر
والربیعون فلا اسقطوا المطر

حضرت علی رض نے پکار کر کہا کہ ای ابن عمر تو مجسی لڑنے کیون آیا اوسنی جواب
مین کہا کہ حضرت عثمان رض کی خونکا قصاص چاہتا ہون علی رض نے کہا کہ
اگر تیرا باپ زندہ ہوتا تو قسم ہی خدا کی وہ ہرگز مجسی مقابلہ نہ کرتا — خیر اگر
تجکو خون عثمان کے خواہش ہے تو مین بہی ہرمزان کا قصاص تجسی چاہتا ہون

(ہمدان کو اوسنی مار ڈالا تہا اور اسی سبب سی وہ معاویہ سی جا ملا تہا) یہہ کہکر حضرت علی رضی ﷲ عنہ نے اشتر کو اوس کے مقابلہ کو بہیجا اوسوقت مقابلہ کرنا مناسب نہ جانکر عبد اللہ مذکور نے انکار کیا اور نہ لڑا

ابو عزۃ الجمحی

یہہ شخص سخت کافر تہا پیغمبر خدا صلعم نی اوسکو درمیان جنگ اُحد کے قتل کیا نام اسکا عمر بن عبد اللہ ہے حال یہہ ہی کہ یہہ شاعر ایسی شعر کہا کرتا تہا کہ کافر مسلمانون سی لڑنی کو طیار ہو جاتی ہتے چنانچہ وہ اپنی شعرونمین لوگون کو جنگ کی حرص اور ترغیب دلوایا کرتا تہا پیغمبر خدا صلعم نی بروز جنگ بدر اوسکو امن دیدی تہی مگر پہر وہ باز نہ آیا چنانچہ مکہ مین جا کر کہنی لگا کہ مینی محمد کو مسخرا اور تابع اپنا کرلیا جب جنگ اُحد مین وہ اپنے شعر پہڑکر لوگون کو مسلمانونسی لڑنی کے لئی برانگیختہ کرنے آیا حضرت نی اوسکو پکڑکر مروا ڈالا

حجاج بن عزیۃ الانصاری

یہہ شخص ہمراہ حضرت علی رضی کے جنگ صفین مین تہا جب عمار بن یاسر مقتول ہوئی حجاج مذکور نی یہہ شعر اوسی میدان صفین مین بناکر پہڑی

قال النبی لہ تقتلک شرذمۃ سعت لحومہم بالبغی فجا

[illegible]

پہلی صدی کی شاعر

فالیوم یعلم اہل الشام انہم اصحاب تلک وفیہا العائد والنا ۱۰۹

ہرچند کہ اسکے حالکی ہمنی بہت تلاش کے مگر شاعر مذکور کا حال کہین نہ پایا بجز اوسکی ان شعرون کے

ہرقال

اوسکوا عور لاتکن بہی کہتی ہین یہہ شاعر بہی جنگ صفین مین مارا گیا وہ یہہ شعر اوسی میدان مین پہڑتا جاتا تہا اور بہت چالاکی سی لڑتا تہا اوسکو ہاشم بن عتبہ نی قتل کیا وہ بہی معاوین علی رض سی تہا اوسکی یہہ شعر ہین جو وہ اوسوقت پہڑتا تہا

قد اکثر القول وما اقلا اعور یبغی اہلہ محلا

قد عالج الحیوۃ حتی ملا لابد ان یفل او یفلا

اشلہم بذی الکعوب شلا

جب ہرقال درمیان ۳۷ ہجری کے صفر کی مہینی دار فانی سی سفر کر گیا حضرت علی رض نی اوسکا لاشہ دیکہہ کر بہت رحم کیا اوسکے واسطے دعا کی اور ایک شعر بہی کہا ہے وہ یہہ ہی

الشتر نخعی

جنگ صفین مین جب حضرت علی رض سے پانسو آدمی اپنی ہاتہہ سے قتل کئی اور لڑائی موقوف ہوگئی اور غبار جنگ کا برہم ہوگیا اور لیلۃ الہریر کے جنگ ہو چکے اوس وقت مسلمانون کے ایسی حالت اضطرار تہی کہ نماز کا وقت بہی کسیکو یاد نہ تہا کہ یہہ کونسا وقت ہی اوسوقت اشتر نخعی مذکور نی یہہ شعر پہڑہ کر گائی

نحن قتلنا حوشبا الماغدا قدا علما وذا الکلاع قبلہ ومعبدا اذ قبل ما

پہلی صدی کی شاعر

ان تقتلوا منزا انا الیقظان شیخا مسلما ۔ فقد قتلنا منکم سبعین والسائجوما

اضحوا الصفین وقد لاقوا نکالا مرلما

بنت الحجر

بن عدی کندی مصری پیدا ایش اوسکے مصر کے گروہ عورت کوفہ مین جارہی تہی بعد ازان عدی مذکور یعنی اوسکا باپ جب جزیرہ مین جابسا وہ بہی وہان جارہے اوسیجائی مری اوسسی بہی روایت کی ہی چنانچہ قیس ابن ابی حاتم اور عمیرہ اوسسے روایت کرتی ہین اس شاعرہ کا باپ یعنی عدی مذکور نہایت محبت حضرت علی رض سی کرتا تہا چنانچہ یہی سبب اوسکے دشمنی کا درمیان معاویہ اور اوس عدی کی تہا جب زیاد نی ہمراہ نو آدمیونکے جو اوسکے یار تہی اوسکو پکڑکر معاویہ کے پاس بہیجدیا تو ابہی کوفہ سے چند میل گیا تہا کہ اس لڑکی نے یہہ شعر بناکر پڑہے

ترفع ایہا القمر المنیر ۔ لعلک ان ترى حجرا یسیر

یسیر الی معاویۃ ابن حرب ۔ لیقتلہ کذا زعم الامیر

ویصلبہ علی بابی دمشق ۔ وتاکل من محاسنہ النسور

تجبرت الجبابر بعد حجر ۔ وطاب لہا الخورنق والسدیر

الا یا حجر حجر بنی عدی ۔ تلقتک السلامۃ والسرور

اخاف علیک ما اردی عدیا ۔ وشیخا فی دمشق لہ زئیر

الا یالیت حجرا مات موتا ۔ ولم ینحر کما نحر البعیر

فان یہلک فکل عمید قوم ۔ الی ہلک من الدنیا یصیر

جب دمشق کے پاس پہنچا معاویہ نے ایک شخص کا نے کو اونکی پاس بہیجا حجر نے کہا کہ شگون سے یہہ ثابت ہوتا ہے کہ نصف ہماری ساتہہ کے ماری جائین

اور نصف بچ رہیں کیونکہ کانا آدمی سامنی سے آیا چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ اوس یک چشم
نی اوسی آکر کہا کہ ای گمراہ اور کافر تو علی رض سی محبت رکھتا ہی تم سب علی رض
پر لعنت کہو اور اوسی پہر جاؤ نہین تو فوراً مار ڈالونگا پانچ شخص پہر گئی اونہونی
فوراً حضرت علی رض پر لعنت کرکے توبہ کی اور معاویہ کی ہمراہ ہوگئی اور عدی
مذکور معہ پانچ آدمیون کے مستقل رہا کہتی ہین کہ جب عدی کے ساتہہ چار شخص قتل
ہو چکے اور نوبت عدی کی قتل کی آئی اوسنی کہا کہ مجکو اگر مہلت دو تو مین دو رکعت
نماز کی پہڑلون چنانچہ منظور ہوا اوسنی بہت طول کے ساتہہ اور بڑی دیر مین وہ
دو رکعت پہڑین اوسی پوچہا گیا کہ تو مرنی سے ڈر گیا اسلئی تونی اپنی زندگے
کا دم دم واپسین سمجھ کر یہہ خیال کرکے کہ جتنی دیر دنیا مین زندگی سی کٹے کاٹے
اسلئی تونے نماز مین دیر کی اور بہت بڑی دیر مین دو رکعت نماز کی پہڑین اوسنی
کہا کہ نہین جب کبہی مین نے وضو کی ہی تحیۃ الوضو کے دو رکعت پہڑی ہین اور کوئی
نماز جلد آج کے روز سی مینی نہین پہڑی ہے کیونکہ محبت علی رض مین آج سر اوڑتا ہے
اس خوشی مین سینے بہت جلد پہڑی ہین اسکا ئی خیال کرنا چاہئے اوس کے
عبادت اور پارسائی اور محبت اہل بیت کا آخرکار اوسکو اونہاڈالکے
مثل بکری کے گلا ذبح کیا تاکہ رنج والم سی جان نکلے اپنی محبت کا ثمرہ پادی
یہہ عدی ۵۱ھ ہجری مین مقتول ہوا۔ اوس کے بیٹی شاعرہ مذکورہ نی بہت
الم واندوہ کیا وہ پہلی ہی جانتی تہی کہ وہ مارا جاوی گا اوس کے مرنی کا مرثیہ
بہی اوسنی لکہا ہی بنت الحجر مذکورہ بہت نیک بخت عورت تہی

عبد اللہ

بن الزبیر الاسدی القرشی کنیت اونکے ابو بکر۔ بعضی ابو خبیب بہی کہتی ہین

پہلی صدی کی شاعر

۴۴ — والدہ اوسکی اسمار بنت ابی بکر صدیق رض — اور باپ اونکی زبیر رض — اور دادی اونکے یعنی صفیہ بیٹی عبد المطلب کی جو کہ رسول اللہ کے چچی تہے یہہ عورت مسلمان تہی اوسنے بہی ہجرت کی تہی اور چچی اونکی خدیجہ بنت خویلد ام المومنین یعنی پیغمبر خدا کی بیوی — اور خالہ اونکے عایشہ ام المومنین یہہ اول بچہ ہے جو مہاجرین مین بعد ہجرت کی پیدا ہوا اوسکے پیدا ہونی سے مسلمان بہت خوشش ہوئی تہی کیونکہ یہود یون نے یہہ اوڑا رکہا تہا کہ مہاجرین پر ہمنی سحر کر دیا ہے اب انکی نسل نہ بہڑنی پاویگے اونکو اللہ تعالے نی جہوٹا کرنی کے واسطی عبد اللہ بن الزبیر کو پیدا کیا رسول اللہ نے پہلی ہے پہل اوس لڑکی کو گود مین لیکر کہجور چہاکر اپنی جہوٹی اوس بچہ کی موہنہ مین دی اول ہی اول اوسکے پیٹ مین وہ کہجور پہنچی ہوئے جہوٹے پیغمبر خدا کی گئی — رسول اللہ نے نام اوس کا عبد اللہ اور کنیت اونکے نانا کی رکہی یہہ بیان عبد اللہ نی کیا ہے بعد ہجرت کی بیس مہینی بعد یا بموجب قول بعضے کی سن اول مین پیدا ہوئے یہہ شخص بہت روزہ دار اور بڑا نمازی اور پرہیزگار تہا — مان باپ بہن بہائی سی نہایت محبت رکہتا تہا اور بڑا ہی شجاع آدمی تہا کہتی ہین کہ اوسکی عبادت تین قسم تہی ایک آت نماز پڑہتے ساری رات کہڑی رہتی صبح تک — دوسری رات کو رکوع مین صبح تک گذارتے — تیسری رات سجدہ مین صبح تک پڑی رہتی اسطرح اونہونے اپنی زمانہ کے تقسیم کر رکہے تہی — اور اونہون ہی نے ہمراہ عبد اللہ بن سعد بن ابی سرح کے افریقیہ کے مہم پر بیس ہزار آدمی کی ہمراہ جاکر ایک لاکہہ کفار سے جہاد کرکے افریقیہ کے بادشاہ کو قتل کرکے فتح پایے — اور جب یزید ابن معاویہ درمیان نصف ماہ ربیع الاول سنہ ۶۴ ہجری

پہلی صدی کی شاعر

کی نوبت ہوا ابن عبد اللہ ابن الزبیر کے بیعت خلافت کی گئی چنانچہ اہل حجاز — اور یمن ۶۴
اور عراق — اور خراسان کے باشندون نے اوسکی اطاعت منظور کی یہانتک
کہ حجاج ابن یوسف نی درمیان مکہ کے اول شب ذی الحجہ ۷۲ھ مین اونکا محاصرہ
کیا آخرکار منگل کے روز ساتوین جمادالاول کو ۷۳ھ ہجری مین اونکو قتل کیا عبد اللہ
ابن الزبیر مذکور کے اشعار بہت نقل کئی گئے ہین ازانجملہ یہہ تین شعر اونہو نے
اوسوقت کہی تہی جب عمرو بن العاصی بن وائل بن سہم ۴۳ھ ہجری مین درمیان مصر
کی نوی برس کا ہوکر مرا

الم تر ان الدہر اخنت صروفہ	علے عمرو السہمی تجبی لہ مصر
فلم یغن عنہ حزمہ واحتیالہ	ولا جمعہ لما اتیح لہ الدہر
تعاسی مقیما بالعراء وضللت	مکایدہ عنہ و اموالہ الدثر

بنت عقیل

یہہ عورت بیٹی عقیل کے ہی حال اوسکا پردہ اختفا مین رہا جب حضرت امام حسین
درمیان کربلا کے شہید ہوگئے ابن زیاد نے اونکا سر یزید کی پاس بہیدیا وہ عورتین
اور بچی گرفتار اہلبیت کی جو حیران وپریشان قتل سادات سی وہان کہڑی تہی
جب وہ سر آیا اون عورتون مین سی اس عورت نی نکلکر یہہ شعر بنا کر پڑہی

ماذا تقولون ان قال النبی لکم	ماذا فعلتم وانتم اخر الامم
بعترتی وباہلی بعد مفتقدی	نصف اساری ونصف ضرجوا بدم
ما کان ہذا جزائی ان نصحت لکم	ان تخلفونی بشر فی ذوی رحمی

سنان ابن انس النخعی

یہہ شخص قاتل امام حسین علیہ السلام کا ہے جب اوسنے امام حسین علیہ السلام

پہلی صدی کی شاعر

کیا سر کاٹ کر ابن زیاد کی پاس لا حاضر کیا طالب انعام ہو کر اوسنے یہہ شعر پڑھے

املأ رکابی فضة او ذهبا	انی قتلت الملک المحجبا
قتلت خیر الناس اما و ابا	و من یصلی القبلتین فی الصبا
فی ارض نجد و حرام و یثربا	و خیرهم اذ ینسبون نسبا

تب ابن زیاد نی یہہ شعر سنکر اوسکو کہا کہ حرامزادہ اگر تو امام حسین علیہ السلام کو شریف اور بادشاہ بڑی نسب والا جانتا تہا جیسا کہ تو اپنی اشعار مین بیان کرتا ہے تو نی کسواسطے انکو شہید کیا اگر تو یہہ اشعار نہ کہتا تو تجکو بیشک انعام ملتا اب کچہہ نہ ملیگا اگرچہ دوزخ مین بھی یہاں تجکو مشکل ہوگی یہہ کہکر ایک خادم کو حکم کیا کہ اسکا بہی سر کاٹ ڈال وہ حرامزادہ بہی مارا گیا بعضی یہہ بیان کرتے مین کہ اوسکے ہمراہ تیئیس ۲۳ مرد اوسکے رشتہ دار تہی اونکو ابن زیاد نے اوسکے ہمراہ مروا ڈالا

حسین ابن علی

حسین ابن علی بن ابیطالب رض کنیت اونکی ابو عبد اللہ نواسی جناب رسول اللہ کی سردار جوانان اہل جنت کی پانچوین تاریخ شعبان ۴ھ ہجری مین حضرت فاطمہ رض سے پیدا ہوئی کہتی ہین کہ حضرت فاطمہ رض جب امام حسن عم کو جن چکین اوس سی پچاس دن بعد حضرت امام حسین پیٹ مین پڑی — اور جمعہ کی روز بروز عاشورا ۶۱ھ ہجرے مین درمیان کربلا کے جو کہ ایک زمین عراق مین درمیان کوفہ اور حلہ کے ہی مقتول ہوئے اونکو سنان ابن انس نخعی نی قتل کیا — بعضی یہہ بیان کرتے ہین کہ شمر بن ذی الجوشن نی اونکو شہید کیا تہا بہر کیف جب حضرت امام حسین رض کا دشمنون سے مقابلہ ہوا اپکے ہاتہہ مین تلوار تہی اور یہہ رجز مونہہ سے فرماتے تہی

پہلی صدی کی شاعر

انا ابن علی الخیر من آل ہاشم ۔ کفانی بہذا مفخر احین افخر ۱۵

وجدی نبی رسول الله اکرم من مشی ۔ ونحن سراج الله فی الناس یزہر

وفاطمۃ امی سلالۃ احمد ۔ وعمی ید عی ذوالجناحین جعفر

وفینا کتاب الله انزل صادقا ۔ وفینا الہدی والوحی بالخیر یذکر

ترجمہ منظوم

علی ہے افضل اولاد ہاشم ۔ پسر اوس کا ہون مین جانی ہی عالم

کفایت فخر یہہ کرتا ہے مجکو ۔ کہ جد میرا ہے افضل سب سی یارو

چراغ حق ہین خلق الله مین ہم ۔ ہمارا جعفر طیار ہے عم

مری ما فاطمہ ہے جان احمد ۔ سراپا اوس مین ظاہر شان احمد

سنو قران ہوا ہی ہم مین نازل ۔ ہدایت وحی سب ہی ہم مین حاصل

اور حال حضرت امام حسین کا کتب اہل اسلام کیا شیعہ اور کیا سنیہ سب مین ہین اونکے فضایل اور بیانات سے اسجائی بسبب طوالت کے درگذر کیجاتی ہے — واضح ہو کہ طبیعت انصاف پسند کو بیشک واضح ہو جاگا اس کتاب مین بینی مشہور اور شہرہ آفاق آدمیونکا حال بطور تذکرہ جو ضرور جانا ہی وہ لکہا ہے کیونکہ اونکا حال ہر جائی سے آدمی نکال سکتا ہی الا حسب ضرورت تہوڑا سا مگر وہ بہی خلاصہ ساری حال کا لکہہ دیا ہے اور جنکو شہرت حاصل نہین ہوئی ہے اوس کے حال کے تلاش مین بندہ نے بہت سعی کر کے بالاستیعاب لکہا ہے تاکہ یہہ کتاب فایدہ بخش طیار ہو

مروان ابن الحکم

یہہ چوتہا خلیفہ خلفاء بنی امیہ مین کا ہی خبرین اس کے بہت ہین کتب تواریخ

پہلی صدی کی شاعر

تہ ما مین موجود مین خلاصہ اونکا یہہ ہے کہ مروان ابن الحکم جب مدعی خلافت ہوا سب
بنی امیہ اوسکے تابع ہوگئے اور ملک شام مین دو تفریق لوگون کے اوسوقت
مین ہوگئے تہی — ایک فرقہ یمانیہ کہلاتا تہا یہہ فرقہ مروان کے تابعداری مین
بدل وجان مضبوط تہا — ایک فرقہ قیسیہ تہا اونکا سردار ضحاک بن قیس
تہا وہ عبد اللہ ابن زبیر کے تابع تہی جسکا حال اوپر بیان ہوا — حاصل یہہ ہے
کہ جب مروان دمشق مین داخل ہوا معاویہ کے گہر مین اترا اور سارے شہر واسطے
ملاقات کی آئی اوسنے اوس ہنگامہ مین اوسیوقت خالد بن یزید بن معاویہ کے
والدہ سی بسبب ایک مصلحت کے جو تاریخ دان جانتی ہین اور خوف خالد کے
نکاح اپنا کیا — اوسی عورت نے مروان کا گلا گہوٹ کر مار ڈالا تہا اوسکا
حال یہہ ہے کہ وہ حسب عادت اوسکے پلنگ پر سونے گیا وہ اوس سے نہایت
رنجیدہ تہی تیسرے تاریخ رمضان شریف سنہ ۶۵ ہجری کو عین حالت مباشرت
مین اوس عورت نے مروان مذکور کا گلا گہوٹ ڈالا فوراً دم نکل گیا جب
وہ مرچکا جان تن مین نہ رہی اوسوقت غل مچاکر رونے لگی کہ خلیفہ فوت ہو گئے
مروان کے عمر تریسٹھ ۶۳ برس کے ہوئی نو مہینی اٹھ روز اوسنی بیٹہے یزید کی
تخت پر چین اوڑائے — وہ شاعر بہی تہا چنانچہ جب ضحاک ابن قیس فرقہ
قیسیہ کا سردار معہ اکثر مسلمانون کے مارا گیا مروان مذکور نے یہہ شعر کہے

لما رایت الناس صاروا حزبا: والمال لا یوخذ الا غصبا
دعوت غسان لہم فاکلبا والسکسکین رجالا غلبا
والقین تمشی فی الحدید علبا والاعوجیات یثبن وثبا
یحملن مروان ودینا صلبا

اسی مروان نے حضرت طلحہ رض کو یوم جمل مین شہید کیا تہا

عبد اللہ ابن احمر

یہہ ایک شیعہ ہے شیعان علی رض سے جب اوسنی حضرت امام حسین رض کے شہید ہونے کی خبر سنی سب کوفیون کو جان دینی پر برانگیختہ کیا اوس کے اشعار اس باب مین بہت ہین ایک قصیدہ بڑا اوسنے کہا ہی یہہ دو شعر بہی اوسیکے ہین

صحوت وقد یصحو الصباو الغوانیا
وقلت لاصحابی اجیبو المنادیا

وقولوا لہ اذقام یدعو الی الہدی
وقبل الدعا لبیک لبیک داعیا

ان لوگون کو حضرت امام حسین اپنی ہمراہ بلاتی تہی اوسوقت ساتہہ نہ گئے بعد شہید ہونی کے قاتل امام حسین کی تلاش مین گئی لڑی مری مگر وہ بات حاصل نہو جو ہمراہ ہوتے

عبد الملک بن مروان

یہہ خلیفہ بعد وفات مروان کے تخت ارا سلطنت ہوا تیرہ برس تین مہینی تیئس روز خلافت کرکے ماہ شوال ۸۶ھ مین دار آخرت کو کوچ کرگیا — بعد قتل ہونے عبد اللہ ابن الزبیر کے اوس کے بیعت کی تجدید ہوئی تہی — کہتی ہین کہ عبد الملک کے مونہہ مین سے بہت بدبو آیا کرتی تہی اسیواسطی اسکو ابو الذبان بہی کہتی ہین اور چونکہ وہ بخیل بہی پہلی سری کا تہا اسواسطے اسکو رشح الحجر بہی کہتی ہین مگر ہوشیار چست وچالاک عاقل اور فقیہہ دیندار تہا جب خلافت اوسکو ملی دینداری بہول کر دنیاداری مین مبتلا ہوگیا اور وہ شاعر بہی

پہلی صدی کی شاعر

متعجب تہا — حجاج ابن یوسف ثقفی کو اوسنے مکہ پر عامل اپنا مقرر کرکے بہیجا تہا جسنی
ہزار ہوات کا بہیجا نکالدیا — جب حجاج مذکور نے بہت لوگون کو مار ڈالا اور
مال فی صرف خرچ کردیا عبد الملک مذکور کو خبر ہوئے اوسنی یہہ نامہ معہ ان
اشعار کے جو اوسکے نیچے لکہے ہوئی ہین بنام حجاج بن یوسف کی لکہا — اما بعد
امیر المومنین کو مخبرون نے یہہ خبردی تو خونریزی بہت کرتا ہی اور مال فی صرف
لٹاتا ہی مجکو ان دونون امرون مین سے کسی ایک کی بہی برداشت نہین مینی
تجکو بجز اسکے کہ خونے کو قصاص مین قتل کرے درمیان خون عمد کے اور مال
لوگون کے جنکی ہون اونکو دی اور خرچ موقع سر اپنی رای سی کری کب
زیادتے کرنیکا حکم دیا ہے کیونکہ بادشاہ واقع مین خدا کی طرف سی خلق الله
کے لیئے امین ہوتا ہے اوسکے نزدیک جیسا کہ مستحق کو اوسکا حق نہ دینا برا ہے
ایسا ہی بیموقع بہی خرچ کرنا روا نہین — جب تو کسی قوم پر فتح پاوی قیدی
اور اپنی مطیع ہونے والی کو قتل نکر — اس نثر کے بعد یہہ شعر اپنی تصنیف کی ہوئی لکہے

اذا انت لم تترک امورا کرہتہا ‏ ‏ وتطلب رضائی بالذی انت طالبہ

وتخشی الذی یخشاہ مثلک ہاربا ‏ ‏ الی الله منہ ضیع الدر حالبہ

وان یرضی عنہ امویة ‏ ‏ فہذا وہذا کل ذا انا صاحبہ

فلا تلمنی والحوادث جمة ‏ ‏ فانک مجزی بما انت کاسبہ

فلا تعد ما یاتیک منی وان تعد ‏ ‏ یقوم بہا یوما علیک نوادبہ

فان تر منی غفلة قرشیة ‏ ‏ فیا ربما قد غص بالماء شاربہ

مسعودی بیان کرتا ہے کہ یہہ شعر مینی اچہی شعرون عبد الملک کی سے انتخاب
کئی ہین جب حجاج مذکور نے وہ نامہ معہ ان اشعار کے پڑہا اوسکا جواب اوسنے

لکہا وہ جواب حجاج کے بیان مین ذکر کرتا ہون انشاالله تعالی

حجاج ابن یوسف

حجاج بیٹا یوسف ثقفی کا حاکم عراق عرب اور عراق عجم اور خراسان کا درمیان
۹۵ھ ہجری کے پیٹ مین کیڑی پڑکر شہر واسط مین مرا اوسکے عمر چوّن برس کے
ہوئے بیس برس تک عراق کے حکومت کی حلیہ اوسکا یہ ہے انکہین اوس کے
چہوٹی چہوٹی تہین اور نرم آواز باریک دہن تہا شعر فصاحت سے کہتا تہا قاتل
و خون ریز و ظالم بی رحم مثل قصائی کے تہا خلق الله کے درمیان اوسکو بہیڑیے
سی تشبیہ اور خلق کو بکریون سے تمثیل دینی چاہئے — ایک لاکہہ بیس ہزار آدمی
نیک و پارسا وغیرہ اوسنے اپنی ہاتہہ سی قتل کئے خونریز چونکہ بہت تہا اسلئے
خونریزون سے خوش ہوتا تہا جو عامل اوسکے طرف سی کم خون کرتا موقوف
ہوتا — ابن قتیبہ اپنی کتاب مین لکہتا ہے کہ حجاج مذکور آدمیون کو بدون ثبوت
جرم کے بہی قتل کر ڈالا کرتا تہا — اسیلئے فقہاونے اوسپر کفر کا فتوی دیا ہے
— اس شخص کو عبد الملک ابن مروان نے عراقین اور حجاز پر اپنے طرف
سی متولی کرکے حضرت عبد الله ابن زبیر سے لڑنے کی واسطے لشکر ہمراہ کرکے
روانہ کیا تہا جب حجاج مذکور درمیان ماہ جماد الاول ۷۲ھ ہجری کے مکہ
پر چہڑہ کر آیا طایف مین اوترا — اور ابن الزبیر سے لڑائی ہوئی اونہون نے
شکست کہا کر مکہ مین اپنے تئین محصور کیا حجاج نے کعبہ پر توپین لگا کر گولی مارنے
شروع کئے بہر کیف یہہ سال تمام ہوچکا اور وہ محاصرہ کئی رہا فتح نہوئے جب
۷۳ھ ہجری شروع ہوا ابن الزبیر نے محصور رہنا مناسب نہ جانکر اپنی والدہ
اسما بنت ابی بکر سے صلاح لی اوسکے والدہ نے کہا کہ بیٹا جوانمرد ہو کر رہنا

 اور لڑنا بہر صورت بہتر ہے چنانچہ اونہوں نے لڑائی کی اس لڑائی مین درمیان ۷۳ھ
ہجری کی ابن الزبیر مقتول ہوئے — حجاج کی درمیان ۷۴ھ ہجری کے کعبۃ اللہ
کو ڈہا کر حجر الاسود اور اوس کی بنا مین سے نکالکر ہی سرپسی اوسی ہیئت پر جسطرح
رسول اللہ صلعم کے سامنی تہا طیار کیا — اسی حجاج نے شہر واسط بسایا تہا
— اور سعید بن جبیر رض کو جو کہ بڑی زاہد اور عابد اور عالم بی بدل تہی جنکی حقمین
امام مالک رح کی یہہ فرمایا ہے کہ تمام روئی زمین پر دنیا مین کوئی عالم مثل سعید
ابن جبیر رض کے نہ تہا اسی حجاج ظالم نے قتل کیا — کہتی ہین کہ سعید ابن جبیر رض
جب پکڑی گئے اور حجاج کے سامنی آئے اوسنے پوچہا کہ تیرا نام کیا ہی —
سعید مذکور نے فرمایا کہ مجکو سعید کہتی ہین حجاج نے کہا کہ نہین تو بدبخت ہے
سعید نہین ہے (سعید کے معنی نیک بخت کی ہین) اونہوں نے یہہ سنکر جواب دیا
کہ میرا نام میرا باپ تجہسی زیادہ جانتا ہے تجکو میری نام سے کیا علم ہے حجاج نے
کہا کہ تو ہی اور تیرا باپ بہی دونو بدبخت ہین — اونہوں نے کہا کہ غیب کا علم
خدا کو ہے — اوسنی کہا کہ اب دیکہہ تجکو دنیا ہی جلتی آگ مین بہیج دیتا ہون
— سعید نے کہا کہ اگر یہہ بات مین جانتا کہ اپ کے اختیار مین ہی تو خدا کو
خدا کاہین کو مانتا آپ ہی کو خدا جانتا — پہر حجاج نے کہا بتلا کس موت سی
تجکو مارون — سعید نے کہا کہ جسطرح تیرا جی چاہے اوس طرح قتل کر
کیونکہ آج کے روز جسطرح تو مجکو قتل کریگا اوسی طرح آخرت مین مین ہے
تجکو قتل کرونگا عوض معاوضہ گلذارو — یہہ سنتے ہی پہنک گیا حکم دیا
کہ باہر لیجا کر اوسکو قتل کرو — جب سعید مذکور وہانسے چلے تو اونکو
ہنسی آئی فورا ہنس پڑے حجاج نے کہا اس کو یہان لاؤ پوچہا کہ

تو کیون ہنسا اونہوں نے کہا کہ مجکو اسبات پر ہنسی آئی کہ آپ تو خدا پر بھی جرات کرتے
ہین — حکم دیا کہ اوسکا گلا بکری کیطرح ذبح کرو — جب حضرت سعید کو
اوندہا لٹا کر گلا کاٹنے لگے اونہوں نے کلمہ شہادت اسطور پر پڑھا اشہد ان لا الہ
الا اللہ وحدہ لاشریک لہ وان محمدا عبدہ ورسولہ وان الحجاج غیر مومن ترجمہ — گواہی
دیتا ہون مین کہ کوئی معبود لائق پرستش کے نہین سوا ایک خدا کے جسکا کوئی
شریک نہین اور محمد اوسکا بندہ اور رسول اوس کا ہے اور حجاج کافر
ہی — پھر حضرت سعید نے یہہ دعا کی کہ اے بار خدا میرے قتل کے
بعد حجاج کو کسی مومن مسلمان کے گلی کاٹنی کا مقدور نہ دینا — یہہ کہتے ہی
کہ سر تن سے جدا کیا گیا — کہتے ہین کہ سعید کے مرنے کے بعد حجاج مذکور کے
پیٹ مین کیڑے پڑ گئے پندرہ دن کے بعد اسی بیماری سے وہ بھی ہلاک ہوگیا
— بعضے یہہ بھی بیان کرتے ہین کہ حجاج یہہ کہا کرتا تھا کہ جس روز سے سعید کو
مین نے قتل کیا ہے رات کو ایک شخص اوسی رات سے میرا گلا گھونٹا کرتا ہے
اوس کے بعینہ صورت سعید کے ہی ہے تقدیر پندرہ دن کے بعد مرا وہ دعا ایسی
مستجاب ہوئی کہ پھر کسی مسلمان کو بھی ان پندرہ دنون مین قتل نہ کرنے پایا —
اب ہم اوس خط کا بیان لکھتے ہین جو حجاج کے پاس عبد الملک نے لکھکر
بھیجا تھا اوس کا جواب جو حجاج نے لکھا وہ یہہ ہے — اما بعد فرمان نامہ
امیر المومنین کا مشتمل اس مضمون پر کہ مین خونریزی کرتا ہون اور مال بیجا
صرف خرچ کرتا ہون پہنچا عرض یہہ ہے کہ مجکو اپنے جان کی قسم نافرمان اہل
معصیت جس سزا کے لائق ہین اب تک وہ انکو مطلق نہین ہوئے اور اہل
اطاعت کا جتنا حق ہے وہ ادا نہین ہوا — اگر اہل معصیت اور خیر خواہ تھا تو

 لوگون سکے قتل کرنے کو خونریزی اور مطیع و فرمانبردارونکے دنیی کو خرچ بیجا اور اصراف کہتی ہین تو امیر المومنین مجکو معاف فرما دی کیونکہ گذشتہ را صلوات آئیندہ کو میری لئی کوئی حد یا قانون متعین ہو جاوی اوس کی موافق عمل کیا کرون اور یہہ شعر اوسکے یعنی حجاج نے اپنی تصنیف سی لکہے

اذا انا لم اتبع رضاك واتقی ،، اذاك فيومی لا تزول كواكبه
وما لامر أبعد الخليفة جنة ،، تقيه من الامر الذی هو كاسبه
اسالم من سالمت من ذی هوادة ،، ومن لم تسالمه فانی محاربه
اذا قارب الحجاج منك خطيئة ،، فقامت عليه فی الصباح نوادبه
اذا انا لم ادن الشفيق لنصحه ،، واقصی الذی تسری الی عقاربه
فمن ذا الذی يرجو نوالی ويتقی ،، مصاولتی والدهر جم نوائبه
فقف بی علی حد الرضی لا اجوزه ،، من الدهر حتی يرجع الدر حالبه
والا فدعنی والامور فاننی ،، شفيق رفيق احكمتنی تجاربه

مسعودی کہتا ہی کہ یہہ شعر حجاج ابن یوسف کے اور شعرون سی بہتر ہمنی منتخب کئے ہین

ولید بن عبد الملک

ولید ابن عبد الملک چہٹا خلیفہ خلفای بنی امیہ مین کا ہی بعد وفات عبد الملک کی درمیان دمشق کے اوسکے بیعت خلافت ہوئی کہتی ہین کہ یہہ وہ مہینا جمادا لآخر ۹۶ سنہ ہجری کا تہا اوسنی نو برس آٹہہ مہینی دو روز بادشاہت کی تینتالیس برس کا ہو کر فوت ہوا کنیت اوسکے ابو العباس تہی — ولید مذکور بہت سرکش و جابر و ظالم و مہا پاپی تہا اوسکے چودہ بیٹی تہی اونمین سی

پہلی صدی کی شاعر

یزید — اور عمر — اور بشر عالم — اور عباس تہا جنازہ اوسکا باب الاصغر سوے
کی سامنے جو کہ ایک دروازہ چہوٹا دمشق کا ہے مدفون ہوا اوسکے چچازاد
عمر وبن عبد العزیز نے نماز اوسکے جنازہ کے پڑہی تہی — مورخ لکہتی ہین
کہ تمام عمر ولید کے ناک بہتی رہی رطوبت ہر وقت ناک سی ٹپکا کرتی تہی — اسی
نے جامع مسجد دمشق کی بنائی ہے — اوسکے برابر پہلو مین مسمی کنیسہ ماریحنا یعنی
گرجا گہر نصارای کا تہا وہ گرجا نصارے کی پاس اسواسطے تہا کہ دمشق اوسکے
وقت مین نصف اوسکے عمل مین اور نصف نصارای کے عمل مین تہی — اسواسطے
مسجد مین اذان ہوتے گرجا مین سنکہ بجایا جاتا — اس قصہ سے کیا کارہی
مورخون نے بالاستیعاب لکہا ہی ہم جس امر کے درپی ہین وہ لکہین پوشیدہ
نرہی کہ ولید فصیح نہ تہا بلکہ الفاظ بہی غلط بولا کرتا تہا چنانچہ نقل ہے کہ ایکروز
ایک اعرابی فریادی اوسکے پاس آیا اوسنے اپنی داماد کے نالش سے
تہی — ولید نے اوسکو دیکہتی ہی کہا کہ ماشانُک اس کے معنی ہین کہ کیا مصیبت
آئی تجپر اور مراد ولید کے یہہ تہی کہ کیا حال ہے تیرا مگر چونکہ نون پر زبر کہا اوسکے
معنی وہ ہوگئے اگر ماشانُک بضم نون کہتا صحیح ہوتا اوسوقت سلیمان ابن
عبد الملک بہائی ولید کا بہی حاضر تہا — اعرابی نے جواب دیا کہ میرے
دشمنون نے اوپر مصیبت ائی سلیمان مذکور نے کہا کہ امیر المومنین یہہ
فرماتے ہین کہ ماشانُک بضم نون — اعرابی نے کہا کہ ظَلَمَ عَلَيَّ خَتَنِي
یعنی میری داماد نے مجپر ظلم کیا ہی ولید نے کہا مَنْ خَتَنَكَ یعنی تیرا
ختنہ کسنی کیا ہی — اعرابی بولا حجام نے — سلیمان نے کہا کہ امیر المومنین
یہہ فرماتی ہین مَنْ خَتَنُكَ یعنی تیرا داماد کون ہے اس نقل سی صاف

ثابت ہوا کہ ولید غلط ہی بہت بولا کرتا تہا پہر فصاحت و بلاغت کا کیا ٹہکانا —
تاریخ مین لکہا ہی کہ ولید کا باپ عبد الملک بہت فصیح شاعر تہا لیکن وہ بہی بسبب
لکنت اس اپنی بیٹے کی غیر فصیح مشہور ہوگیا تہا — ہر چند کہ اوسنی اسباب مین
بہت سعی کے کہ اس لڑکی کو صحیح بولنا آوی معلم اتالیق ادیب سب بٹہلائی مگر اوسکو
کچہہ فایدہ نہ ہوا معلم کے تعلیم سے اور بہی زیادہ خراب ہوگیا — بہر کیف یہہ شعر ان
اوس کے بن حال ان ابیات کا یہہ ہے کہ جب اوسکو یہہ خبر پہنچی کہ میرا بہائی ہشام
میری مرنے کی تمنا رکہتا ہی تا کہ خلافت اوسکے ہاتہہ آوی اسلئی اوسنی ایک
عتاب نامہ اور یہہ اشعار اپنی تصنیف کئی ہوئی لکہی

تمنی رجال ان اموت وان امت ؛؛ فتلک سبیل لست فیہا باوحد
لعل الذی یرجو فنائی ویدعی ؛؛ بہ قبل موتی ان یکون ہو الردی
فما موت من قد مات قبلی بضائری ؛؛ ولا عیش من قد عاش بعدی بمخلدی
فقل للذی یرجو خلاف الذی مضی ؛؛ تزود لاخری غیرہا فکان قدی
منیتہ تجری لوقت وحتفہ ؛؛ سیلحقہ یوما علی غیر موعد

یزید ابن عبد الملک

یزید بیٹا عبد الملک کا پوتا مروان کا پڑپوتا حکم کا — جس روز عمرو بن عبد العزیز
نی وفات پائی اوسی روز وہ خلیفہ ہوا وہ پانچوین تاریخ رجب کے دن جمعہ کا
سنہ ١٠١ ہجری کا تہا اوسکے کنیت ابو خالد ہی مان اوسکے مسماۃ عاتکہ بیٹی یزید
بن ابی سفیان کی تہی — یزید مذکور اربد مین جو بلقا کے زمین مضافات
دمشق کے ہین بروز جمعہ پانچوین شعبان سنہ ١٠٥ ہجری مین سینتیس برسکا ہوکر
مرا اوسنی چار برس ایک مہینہ دو روز بادشاہت کی یہہ شخص ایک لونڈی مسماۃ

پہلی صدی کی شاعر

سلامتہ القس کو بہت چاہتا تہا اور یہہ لونڈی سہیل بن عبد الرحمن بن عوف ۴۵
زہری کی تہی اوسی یزید نے تین ہزار دینار کو یہہ لونڈی خرید کی اور بہت مین
اوس کے ایسا غلطان و پیچان ہوا کہ سب کچہہ بہول گیا — اور ایک عورت جسمی
حبابہ کو بہی بہت پیار کرتا تہا بلکہ حبابہ کے مرنی سی اوسکو بہت رنج لاحق ہوا
اوسی غم مین سترہوین روز یزید مذکور نے بسبب فرط عشق کے وفات پائی
یہہ دو شعر اوس کے ہین ہشام کو لکہتا ہے

والی علی اشیاء منک تریبنی ؛ قدیما لذو صفح علی ذاک مجمل
ستقطع فی الدنیا اذا ما قطعتنی ؛ یمینک فانظر ای کف تبدل

تنبیہ

واضح ہو کہ اس مقام تک ہم حال اون خلفاء بنی امیہ کا جو شاعر تہی لکہہ چکی ہین
دلمین خیال آیا کہ ہیثم بن عدی سی ایک روایت مورخون نے بہت دلچسپ قابل
یادداشت لکہی ہے ہم بہی اوسکو اسجاگہہ درج تذکرہ کرتی ہین — پوشیدہ نرہی
کہ کتاب المختار فی الاخبار والآثار مین جو کہ ڈاکٹر اسپرنگر صاحب بہادر پرنسپل
مدرسہ دہلی نے کتاب مسعودی اور اغانی سی منتخب کر کے عربی زبان مین چہپوایا
اوس کتاب مین یہہ لکہا ہے — کہ ہیثم بن عدی طائی نے عمرو بن ہانی سے
ہانی یہہ بیان کیا کہ اوسنی مجہسی یہہ کہا جب ابو العباس سفاح اول خلیفہ
عباسیہ کا زمانہ ہوا اور حکم ہوا کہ بنی امیہ کے سب قبرین اکہاڑ کر پہینک دو
چنانچہ اس امر کے تعمیل کے لئی عبد اللہ ابن علی رض مامور تہی مین بہی اونکے
ہمراہ تہا پہلی ہم ہشام کے قبر پر گئی اوس کے قبر جب کہودی وہ صحیح و سالم نکلا
اوس کی بدن مین سی کچہہ نہ گرا تہا بجز ناک کے عبد اللہ ابن علی نے مذکور نی اوسکو

قبر مین سی نکالکر اوسکے جسم پر اسّی کوڑی لگاکر حکم دیا کہ اب اوسکو جلا دو چنانچہ وہ لاشہ جلا دیا گیا — پھر ہمنی دابق کی زمین مین جاکر سلیمان کی قبر کہودی اوس قبر مین بجز ریڑہ کے ہڈی اور کہوپری اور پسلیون کے کچہہ نہ پایا اون ہڈیون کو ہمنی جلایا — یہی حال تمام بنی امیہ کا جسکے قبر قنسرین مین بہت تہین — پہر ہم دمشق مین گئے وہان جاکر ولید بن عبد الملک کے قبر کہودی اوسمین کچہہ نہ ملا — پہر عبد الملک کی قبر اوکہاڑنے اوس مین اوپر کے سر کے کہوپری تہی اور کچہہ نہ تہا — پہر ہمنی یزید بن معاویہ کے قبر کہودی اوس مین سوای ایک ہڈی کے اور کچہہ ہاتہہ نہ آیا مگر ایک سیاہ لکیر جیسا کہ راکہہ کے ڈہیری کو ئی لگا دیتا ہی اسطرح کا نشان راکہہ کا اوسکے لحد مین پڑا ہوا تہا پہر ہمنی جسکے قبر پائی اسیطرح سے اوسکو کہودتی جلاتے ہوئی پہر اگئی — یہہ ہمنی واسطے اتمام حالات بنی امیہ کے بیان کر دیا تاکہ بعد مرنے کی اون پر جو یہان گذرا وہ بہی بیان ہو جاوے کیونکہ خدا کی دربار کا حال کسیکو بہی معلوم نہین کہ وہان کیا گذرا مگر ظاہر ہے حال حیات اور ممات کا لکہنی سے تذکرہ اونکا پورا ہو گیا

عمرو بن ابی ربیعہ

یہہ ایک مشہور شاعر ہی کنیت اوسکے ابو حفص نام عمر بیٹا عبد اللہ کا پوتا ابی ربیعہ کا قریش کے اشرافون مین سے خوبصورت جوان وہ تہا اوسکو ہمراہ عمرو بن العاص کے قریش نی طرف نجاشی کے بہیجا تہا — اور رسول اللہ صلعم نے ایک شہر مسمی جند کا اوسکو حاکم کر دیا تہا یہہ شہر یمن مین واقع ہی عمر و بن خطاب رض کے قتل ہونے تک اوسپر حکومت کرتا رہا —

دوسری صدی کی شاعر

پہر حضرت عثمان رضی نے اوسکو متوپلے کیا جب حضرت عثمان رضی گہرمین محصور ہوئے اور " "
لوگون نے اون پر ہنگامہ کیا وہ مدد دینی کے واسطی آیا تہا مگر قریب مکہ کے جب
پہنچا اونٹ کے کجاوہ پر سے گر کر مر گیا اس عمر مذکور کا یہہ ایک شعر ہی وہ کہا کرتا تہا

یہہ ثریا ایک عورت بیٹی عبد الله ابن حارث کے قرشیہ امویہ تہی — اور سہیل
نام بیٹی عبد الرحمن بن عوف زہری کا ہی یہہ امام نووی کے کتاب سی لکہا گیا

حصہ دوسرا

اس حصہ مین دوسری صدی کی شعرا کا حال معہ اونکی اشعار کی مندرج کیا گیا ہے

ابو نواس

کنیت اوس کے ابو علے الحسن ابن ہانی بن عبد الاول مشہور و معروف بنام ابو نواس
الحکمی یہہ شخص بڑا شاعر مشہور گذرا ہی ابن خلکان کہتا ہی کہ دادا اس شاعر کا
جراح ابن عبد الله حکمی والی خراسان کا غلام تہا اسیواسطی اوسکے طرف وہ
منسوب ہوکر حکمی کہا یا گیا — اور محمد بن داود ابن جراح اپنی کتاب مسمی ورقہ
مین یہہ لکہتا ہی کہ ابو نواس درمیان بصرہ کے پیدا ہوا وہین بڑا ہوا پہر کوفہ
مین آیا — اور ایک شخص یہہ بیان کرتا ہے کہ وہ اہواز مین پیدا ہوا تہا اوسکو
وہان سے لی گئی تہی جب دو برس کے عمر تہی مان اوس کے اہواز کی رہنی والے
مسماۃ جلبان ہی باپ اوسکا مروان ابن محمد آخر بادشاہ ملوک بنی امیہ کا جو سبتی
سفاح کیطرف سی عبد الله ابن علے لڑتا تہا اوس کے لشکر مین نوکر تہا وہ باشندگا
دمشق سی ہے اہواز مین گہوڑے خریدنے آیا تہا مسماۃ جلبان سی نکاح کرکے

وہین رہنی لگا اوس عورت سی کئی بچی جنوائی ازانجملہ ابونواس مذکور اور ابو معاذ ہے — لڑکپین مین ابونواس کو اوسکے والدہ نے کسی عطار کی دکان پر اوسکو بٹھلا دیا تہا ابو اسامہ والبہ ابن الحباب نے اسکو دیکھکر کہا کہ ای لڑکی تجہین اوصاف اور علامات اچھی پائی جاتی ہین تو شعر کہا کران اوضاع کو ضایع نکرا ابونواس نے پوچھا کہ تم کون ہو اونسی کہا ابو اسامہ مجکو کہتی ہین اوسنی کہا کہ ہان مین سچ ہے قسم خدا کے کو وہ فقط اپکے ملاقات کی واسطی جانا چاہتا تہا تاکہ ایسی شعر کہنا سیکہون اور آپکے شعر سنکر استفادہ کامل پاؤن یہہ کہکر ابونواس اوسکے ہمراہ ہولیا بغداد مین آیا اول ہے اول ابونواس نے حالت بچپن مین یہہ شعر کہی تہی

حامِلُ الهوى تَعِبُ ،، يَسْتَخِفُّهُ الطَّرَبُ
إنْ بَكى يَحِقُّ لَه ،، لَيسَ ما بِه لَعِبُ
تضحكين لاهيةً ،، والمحبُّ ينتحبُ
تعجبين من سُقمي ،، صِحَّتي هو العجبُ

یہہ شعر ابونواس کے بہت مشہور ہین بعد ازان علم ادب اور شعر مین وہ رتبہ پایا کہ نہایت درجہ اور غایت رتبہ کو پہنچ گیا — لوگون نے ابونواس سی یہہ روایت کی ہے کہ وہ یہہ کہتا تہا کہ جس شخص نے ساٹہہ دیوان لوگون کے نہ پڑہی ہون اوسکے حق مین تم لوگ کیا ظن کرتے ہو اس سی ثابت ہوتا ہی کہ ابونواس نے بہت کچہہ درباب اشعار کے دیکہا تہا — عبد اللہ ابن معتز اپنی کتاب طبقات مین لکہتا ہی کہ ابونواس اہواز مین قریب ایک پہاڑ کے جو معروف بنام براہنان ہے درمیان سن ایکسو انتالیس ۱۳۹ھ ہجری کے پیدا ہوا اور بغداد مین درمیان ۱۹۵ھ ہجری کی پچپن برس کا ہوکر فوت ہوا قبرستان

دوسری صدی کی شاعر

شونیزی مین بیچ یہودیون کے ٹیلہ کے مدفون ہوا — کہتی ہین کہ جب ابو نواس ؛؛
نے جانا کہ اب بیشک مرتا ہون یہہ شعر بنا کر پڑہی

دب فی السقام سفلاً وعلواً ؞ وارانی اموت عضواً فعضوا
لیس من ساعة مضت بی الا ؞ نقصتنی بمرھا لی جزوا
لھف نفسی علی لیال نقصت ؞ وسنین مضین لعباً ولھوا
قد اساناکل الاساءة جهراً ؞ ومن اللّٰہ نطلب الآن عفوا

ان شعرون کو کہکر ایکساعت کی بعد فوت ہوا ۱۹۵ ابو مزروق — ابو عفان سی روایت
کرتا ہی کہ ابونواس بڑا ادیب اور اچھا جاننی والا شعر فصیح کا اور غریب اور نادر
اور مثلین مشہورہ سب جانتا تہا اسمعیل ابن نوبخت کہتا ہی کہ مینی مثل ابونواس
کے بڑا عالم اور حافظہ والا کوئی نہین دیکھا بعد اوس کے مرنی کے ہمنی اوس کے
گہر کی تلاشی لے ایک صندوق بہرا ہوا جزون کا پایا اون جزون مین اشعار
نادر اور چیستان نفیس اور اچہی اچہی ابیات تہین وہ شخص یاد بہت رکہتا تہا لیکن
پیکر بہت کہتا تہا اسی واسطی اوس کی شعر متفاوت ہین بعضون مین وہ جودت
اور حسن و قوة ہی کہ ثریا مین ہی وہ نہین پائی جاتے باوجود کثرت علم اور
ادب کے ہٹولیا ظریف مسخرہ چالاک جوان تہا اپنی اشعار مین حلاوت
ظرافت کے جمع کی ہے بسبب شیرین گفتار اور ظرافت اور کثرت نوادر
کی لوگون کو تابعدار و مسخر کرتا تہا اور سخی بہی ایسا تہا کہ جو آتا کہلا پلا دے
دلا دیتا تہا مال جوڑنا اوسکو نہین آتا تہا عدنان پر قحطان کو شرف دیتا تہا
اوس کے اشعار اونکے مدح اور اونکی دشمنونکے ہجو مین بہی ہین — یوسف
دایہ سے نقل کرتا ہے وہ کہتا ہی کہ مین اور ابو نواس دو نو یار تہی رمضان

شریف مین اکثر ہمارا یہہ معمول ہوتا کہ روزہ کہولکر ہر رات کو پہرا کرتی تہی ایکروز ہمنی روزہ کہولکر جو گشت لگایا سلولے کی مسجد مین پہنچی اوسکا بیٹیا نمازیون کو تراویح پڑہارہا تہا وہ لڑکا خوبصورت اور خوش خلق اور خوش آواز تہا وہان ابونواس بیٹہ گیا مجہسے کہنی لگا کہ جب تک یہہ لڑکا تراویح پڑہالے اور قران نہ سنالے ہم یہین بیٹہی رہینگے وہ رات ختم قران کی تہی جب اوس لڑکے نی أَرَأَيْتَ الَّذِي يُكَذِّبُ بِالدِّينِ پڑہنی شروع کی ابونواس نی یہہ شعر کہے

وقرئ معلنا لتصدع قلبي ،، والهوى يصدع الفؤاد الكليما
أرأيت الذي يكذب بالدين ،، فذاك الذي يدع اليتيما

یہہ شعر فی البدیہہ کہنی سے بہت لوگون نے تعجب کیا — دابہ کہتا ہی کہ ایک روز ابونواس — اور مسلم ابن الولید — اور خلیع اور ایک جماعت شعرا کے جمع ہوئے اوس مجلس مشاعرہ مین اون شعرا نے کہا کہ ہر ایک شخص اپنی جودت طبع آج اسطرح پیدا کہلاوے کہ ایک ایک شعر ایسا بناوی جس مین ایک آیتہ قران شریف کے ہو سب نے فکر کیا ابونواس نے سب سے اول یہہ شعر کہے

وفتية في مجلس وجوههم ،، ريحانهم قد آمنوا التفتيلا
دانية عليهم ظلالها ،، وذللت قطوفها تذليلا

سب سنکر چپ ہو رہے پہر کسی نے شعر نہ کہا — ابونواس کے خصلت مین لکہا ہے کہ وہ عالم اور فقیہ عارف احکام الہی کا تہا فتوے بہی دیتا علم حدیث خوب جانتا تہا ناسخ و منسوخ محکم متشابہہ خوب پہچانتا تہا بصرہ مین علم و ادب سیکہا اون ایام مین یہہ شہر منبع علم اور فقہ کا تہا علم ادب وغیرہ جو اس شہر مین تہا اور کسی شہر مین ایسا چرچا نہ تہا — ابونواس کا یار کہتا ہے کہ مجہسی ابونواس

دوسری صدی کی شاعر

یہہ کہتا تہا کہ سات سوار جوزہ عزیزۃ الناس یعنی جو لوگون کے نزدیک بہت عزیز ہین سوار مشہور کے مجکو حفظ ہین سوار اوس کے نوادر — اور ظرافت امیز لطیفی اور تہوڑی تین اوسکو بہت یاد تہین شعر کہتی مین اوسنی وہ رتبہ پایا کہ سب اپنی اقران کو دونسی بہلایا اور اپنی زمانہ کے باشندون سے بڑہ گیا وزرار اور شرفار کی مجلسون مین بیٹہا ظرافتین اونسی سیکہا یہانتک کہ خود ضرب المثل آدمیون مین ہوگیا اور عام وخاص سب اسسی محبت کرنے لگی اور وہ بادشاہون کی صحبت سی بہاگنی لگا چنانچہ اسبات کی اوسکو ملامت بہی ہوتی تہی یہہ شعر ابو نواس کے بہت اچہی ہین

زمان الریاض زمان انیق	وعیش الخلاعة عیش رفیق
وقد جمع الوقت حالیهما	فمن ذا نفیق ومن یستفیق
اما تذکر الفضل من یومنا	وینهی بما نحن فیه الرحیق
لها رند نذب کاس الطلا	علی نرجس وشقیق شفیق
مداهن تحملن ظل الندی	فیها تیك تبروها نی عقیق
یقابل وجهك وجه ذها	ویلقی مسکك مسك فتیق
اذا قابل الزهر زهر الوجوه	فکیف الخلاص واین الطریق

ابودلامہ

نام اوسکا زند بن الجون ساتہہ نون کے یا زید ساتہہ یار تحتانی کے جو بعضی کہتی ہین مگر زید غلط ہے لفظ زند نون سے نام اوسکا ہی کیونکہ عبد اللہ ابن معتز اور تمام علمارنی زند بالنون روایت کی ہے — ابودلامہ شاعر مہلق وظریف و کثیر النوادر اور پسندیدہ آدمی تہا اور بدیہہ گو بہی تہا شاعرہ مین حاضر ہوکر ہر ایک فن مین اپنی چالاکی دکہلاتا گو شراب اور گلشن کے مدح مین یہہ شاعر

 نکلا تھا کرتے اور سی اکلانہ کہاتا تہا — خلفاء کی مدح بہت کیا کرتا تہا — ابو مالک عبد اللہ بن محمد اپنی باپ سے روایت کرتا ہی کہ ابو العباس سفّاح یعنی خلیفہ اول بنی عباس کا جب فوت ہوا لوگ بیٹھی ہوئے اوسکا ماتم کر رہی تہی کہ ابو دلامہ بہی وہان آیا پہڑتے ہی یہہ شعر کہہ کر اور زیادہ لوگون کو رولایا وہ شعر یہہ ہین

امسیت بالانبار یا ابن محمد — لا تستطیع الی البلاد حویلا
ویلی علیك وویل اهلی كلهم — ویل یكون الی الممات طویلا
مات الندی اذ مت یا ابن محمد — فجعلته لك فی التراب عدیلا
انی سالت الناس بعدك كلهم — فوجدت اسمح من رایت بخیلا
الشقوتی اخرت بعدك للذی — یدع العزیز من الرجال ذلیلا

یہہ شعر منصور یعنی خلیفہ دویم بنی عباسیہ کا جو بعد سفاح مذکور کے ہوا سنکر بہت خفا ہوا اور کہا کہ اگر پہر تجکو یہہ شعر مینی پڑہتے ہوئی پایا تو تیری زبان کٹوا ڈالونگا ابو دلامہ بولا کہ حضرت سلامت ابو العباس میری بہت عزت اور اکرام میرا کرتا تہا کسطرح مین اوسکے حقمین یہہ شعر نہ کہون منصور نے کہا کہ اب معاف کیا پہر نہ کہیو — محمد بن خالد بصری کہتا ہی کہ موسی ابن داؤد کا ارادہ ہوا کہ حج کیجئی ابو دلامہ کو بلا کر کہا کہ تو بہی اپنا سامان حج طیار کر کے میری ہمراہ چل اور اوسکو دس ہزار درہم دیئی اور کہا کہ اگر تیری سر پر کچہہ قرض ہو تو وہ ادا کر دی اور اپنی عیال کے واسطے بقدر کفایت دیکر میرے ہمراہ حج کو چل — اوسکے غرض یہہ تہی کہ یہہ شخص مقربین ملوک سی ہے اگر ہمراہ میری ہوگا تو اوسکے نوادر اور اشعار ظریفہ سی راہ خوب کیفیت سی کٹی گی — اوسنی مال مذکور لیکر راہ لے اور اقرار کر گیا کہ بیشک چلونگا —

دوسری صدی کی شاعر

جب موسی مذکور کے جانے کا وقت آیا اوسکو طلب کیا کہین پتا نہ لگا موسی سنے آدمی اوسکے تلاش کے واسطے مقرر کئے اور حکم دیا کہ جہان پاؤ لیکر آؤ لوگون نے خبر دی کہ حضرت سلامت وہ کوفہ مین شراب فروشون کے دکانون مین پہرتا ہی موسی کو چونکہ یہہ خوف تہا کہ حج ہاتہہ سے نہ جاتا رہے کہا کہ اوس ملعون کو جانے دو حج کے تیاری کرو چنانچہ موسی روانہ ہوا جب قادسیہ مین پہنچا دیکھتا کیا ہی کہ ابودلامہ سامنے سے چلا آتا ہے وہ ایک گانوسے نکل کر حیرہ مین جایا چاہتا تہا موسی نے دیکہتے ہی کہا کہ اس فاسق اور خدا کے دشمن کو میرے پاس پکڑکر لاؤ فوراً پکڑا آیا اوسکو مقید کرکے کسی کجاوہ مین ڈالکر کوچ کیا ابودلامہ نے یہہ حال دیکہہ کر یہہ شعر کہے

یا ایّها الناس قولوا اجمعین معا	صلی الالهُ علی موسی بن داود
اما ابوك فعین الجود نعرفه	وانت اشبه خلق الله بالجود
والله مالی من خبر فتطلبنی	فی المسلمین وما دینی بمجمود
انی اعوذ بداؤد وتربته	من ان احج بکرهٍ یا بن داؤد

موسی نے یہہ شعر سنکر حکم دیا کہ اس گمراہ کو کجاوہ پر سے نیچے ڈالدو جہان اوسکا جی چاہے چلا جائے چنانچہ اوسکو چھوڑ دیا وہ سواد کوفہ مین شراب پتیا اور فسق فجور کرتا رہا جب تک وہ روپیہ موسی کا دیا ہوا اوسکے پاس رہا سب خرچ کرکے وہان سے آیا — راوی کہتا ہے کہ ابوالعباس سفاح ابودلامہ کو بہت چاہتا تہا وہ بسبب اوسکے حسن ادب اور تبحر علم اور ظرافت کی دم بہر اوسکو جدا نکرتا رات دن اپنے پاس رکہتا تہا — ابودلامہ کا یہہ حال تہا کہ اوسی متفقرادر بہاگتا رہتا اوسکو شراب فروش اور بدمعاش

دوسری صدی کی شاعری

لوگون اور مسخرون سے صحبت اچھی معلوم ہوتی تھی چنانچہ ایکروز ابو العباس نے ابو دلامہ سے کہا کہ تو بادشاہون سی اور امرا اور وزرا اور نیک بخت اور متقین کی صحبت مین کم بیٹھتا ہی — رنڈی — بہانڈی — مسخرے — شرابی تجکو بہت بہاتے ہین — اوسنے جواب مین کہا کہ ای امیر المومنین سعادت اور بہترائی اور نیک بختی اور عزت اور شرف اور فضل بیشک تم لوگون کے صحبت سی اور تمہاری دربار مین حاضر رہنی سی آدمی کو حاصل ہوتی ہین مگر ساتہہ ہی اس کے یہہ بہی ہے کہ لجانا — اور شرمانا اور تکلف اور سمٹ کر باادب بیٹھنا بہی تمہارے خدمتمین ضرور ہے کیونکہ بے تکلفی اور انبساط یہان ایسا نہین ہوتا جیسا کہ یارون کی صحبت مین ہوا کی ہوتی ہے یہہ امر موجب ملالت خاطر کا ہی مجکو گوارا نہین ابو العباس نی کہا کہ مینی تجکو آج تک کبہی ملول نہین کیا اور جو تونے بیان کیا یہہ غلط ہے کیونکہ مجلس تو بے تکلف رہتا ہی یہہ سبب نہین ہے بلکہ بات یہہ ہے کہ تجکو امردون اور خوبصورت لڑکون اور شرابیون اور رنڈیون کی صحبت بہت بہاتی ہے یہہ کہہ کر حکم دیا کہ ابو دلامہ بہاگنی نہ پاوے اوسپر پہرا متعین ہوا اور حکم دیا کہ ہماری ساتہہ پانچون وقت کے نماز پڑہا کرے یہہ ابو دلامہ پر گران گذرا کیونکہ وہ فاسق آدمی تہا نماز کا اوسکو حکم دینا بہت ہی برا معلوم ہوا اوسنی یہہ شعر بنائے

الم تعلما ان الخليفة لزني ‏ بمسجده والقصر مالی وللقصر

اصلی به الاولی مع العصر دائبا ‏ فويلي من الاولى وويلي من العصر

ويحبسني عن مجلس استلذه ‏ اعلل فيه بالسماع وبالخمر

ووالله مالي نية في صلاته ‏ ولا البر والاحسان والخير من امري

دوسری صدی کی شاعر

وماضرة ذ الله یصلح امرہ لوان ذنوب العالمین علی ظہرہ ٥٥

جب ابوالعباس سفاح سنے یہہ شعر سنے فرمایا کہ یہہ شخص کبہی صالح نہ ہوگا مجبت کو چہوڑ دوتاکہ اپنی یارو نمین جائی — ابودلامہ نے کلمتہ السیارہ نام ایک قصیدہ وہوم دہام کا ابومسلم کے باب مین جسنی خلفای بنی عباسیہ کے سلطنت کی بنیاد ڈالی تہی لکہاہے اوسمین سبب ایک خبر کی جو اوسکو معلوم ہوگئی تہے اوس کے مقتول ہونی کے طرف بہی اشارہ کیا تہا جب وہ مارا گیا اور منصور خلیفہ دویم کے سامنی ابومسلم کا سر کاٹ کر طشت مین رکہکر لایا گیا ابودلامہ نے یہہ شعر اوسوقت بناکر پہرٹے

ابا مسلم ما غیر الله نعمة علی عبدہ حتی یغیرها العبد

ابا مجرم خوفتنی القتل فانتحا علیک بما خوفتنی الاسد الورد

افی دولة المنصور حاولت غدرة الا ان اهل الغدر اباؤک الکرد

ابن خلکان اپنی تاریخ وفیات الاعیان مین لکہتاہی کہ ابودلامہ مذکور درمیان سنہ ۱۶۱ ہجری کی فوت ہوا بعضی کہتی ہین کہ رشید کے زمانہ تک یعنی سنہ ۱۹۰ ہجری تک زندہ رہا والله اعلم بالصواب

سلیمان ابن نجاح

بیٹا عبد الله ابو الربیع کا یہہ شاعر ادیب اور لبیب تہا شہر عوص مین درمیان سنہ ۹۶ ہجری کی پیدا ہوا دمشق مین درمیان سنہ ۱۲۹ ہجری کے فوت ہوا اوسکا ذہن اچہاتہا یہہ شعر اوس کے ہین

اراك منقبضا عنی بلا سبب وکنت بالانس یا مولای منبسطا

وما تعمدت ذنبا استحق به هذی الصدود ولعل الذنب کان خطا

دوسری صدی کی شاعر

فان یکن غلطة منی علی غیرہا ۸۶ قل لی العلی ان استدرک الغلطا

ابو سعاد

ابو سعاد بشار بن برد بن یرجوخ العقیلی انکہون سی اندہا شاعر مشہور ہے ابو الفرج اصفہانی نے کتاب الاغانی مین جسمین شخص اوسکے نسب کے نسب نامہ مین بیان کئے ہین مینی بسبب خوف طوالت بیفائدہ کی اونکو چہوڑ دیا اور اوسکی حالمین بہت فصلمین بیان کی ہین مین مختصر حال اوسکا جو ضروری ہے وہ لکہتا ہون وہ بصرہ کا رہنوالا بصری ہے بغداد مین آرہا تہا اوسکا لقب مرعث ہے اصل اوسکے اجداد طخارستان کے ہی مہلب ابن ابی صفرہ جن لوگون کو پکڑ لایا تہا اونمین کا یہہ ہے ایک ہی بعضی یہہ کہتی ہین کہ حالت غلامی مین بشار ندکور پیدا ہوا ایک عورت عقیلہ نے اوسکو ازاد کردیا تہا جسکا غلام تہا اسلئے اوس عورت کے طرف منسوب ہوکر عقیلی ہوگیا مگر وہ مادرزاد اندہا تہا ڈہیلی اوسکی آنکہ کے بڑی بڑی تہی اوپر ڈہیلون کے سرخ گوشت مڑہا ہوا تہا جیسا کہ اندہون کی آنکہون پر ہوتا ہے بدن کا موٹا ڈیل ڈول کا بہاری مونہہ لنبا چوڑا تہا یہہ شاعر اول مرتبہ کے شعراء جید مین شمار کیا گیا ہے اوسکے یہہ شعر دربار مشورہ کے ہین یہہ شعر اچہے ہین

اذا بلغ الرای المشورة فاستعن ۔۔۔ بحزم نصیح او نصاحة حازم

ولا تجعل الشوری علیک غضاضة ۔۔۔ فریش الخوافی تابع للقوادم

وما خیر کف امسک الغل اختہا ۔۔۔ وما خیر سیف لم یوید بقائم

یہہ شعر اوسکا بہت مشہور ہی

ہل تعلمین وراء الحب منزلة ۔۔۔ تدنی الیک فان الحب اقصانی

تا خریر ہمنے یہہ شعراوسکا بہت پسند کیا ہے

اذا ناللہ اشتہی سحر عینیک   واخشی مصارع العشاق

یہہ ہی اوس کی دو شعر مشہور ہین

یا قوم اذنی لبعض الحی عاشقہ   والاذن تعشق قبل العین احیانا
قالوا بمن لا تری تہذی فقلت لہم   الاذن کالعین توفی القلب ما کانا

بشار کی شعر بہت مشہور ہین ہم بخوف طوالت اتنی ہی شعروں پر اقتصار کرتی ہین امیر المومنین مہدی ابن منصور خلیفہ تیسرے بنی عباسیہ کی مدح کیا کرتا تھا ایک دفعہ اوسپر کفر کے تہمت لگائی گئے تہی اوس نے کوڑی لگائی گئی جب نشتر لگ چکی مرگیا یہہ واقعہ بشار مذکور کا درمیان بطیحہ کے قریب بصرہ کے ہوا تھا کسی رشتہ دار نے اوسکو بصرہ مین لاکر دفن کیا یہہ وفات درمیان ۱۶۷ہجری کے یا ۱۶۸ حسب اختلاف پائی عمر اوس کی نوی برس سی زیادہ ہوئی کہتی ہین کہ وہ اگ کو مٹی پر فضیلت دیتا تہا اور شیطان کی جو آدم کو سجدہ نہ کیا یہہ امر بہتر جانتا تھا چنانچہ فضیلت دینی اگ کی مٹی پر اوس کی اس شعر سی ثابت ہوئی ہے

الارض مظلمہ والنار مشرقہ   والنار معبودۃ مذ کانت النار

اسیواسطے اوسپر فتوی کفر کا دیا گیا اور وہ مارا گیا یہہ حال ابن خلکان نے لکھا ہی

جریر

ابو حزرۃ جریر بن عطیہ بن خطفی نام اوس کا حذیفہ اور خطفی لقب ہی اوسکا وہ بیٹا بدر بن سلمہ بن عوف ابن کلیب بن یربوع بن حنظلہ بن مالک بن زید مناۃ بن تمیم بن مر تمیمی ہے یہہ شاعر مشہور اہل اسلام کے شاعروں مین سے

دوسری صدی کی شاعر

۸۸ فرزدق شاعر اور اس جریر مذکور کے درمیان ہجو اور جھگڑا رہا کرتی تہی یہہ شاعر نزدیک اکثر اہل علم کے فرزدق سی اچھا شاعر ہے — اسبات پر علماء کا اجماع ہے کہ شعراء اسلام مین مثل تین شخصون کے کوئی شاعر نہین گذرا — ایک جریر — دوسرا — فرزدق — تیسرا اخطل اور اس بات پر بہی اجماع ہے کہ شعر کے چار قسم ہوتی ہین — قسم اول فخریہ یعنی جن اشعار مین اپنا یا دوسرے کا فخر بیان کرین — قسم دویم مدح یعنی جن اشعار مین کسیکی تعریف اور مدح بیان کیجائی — قسم سویم ہجو — یعنی جن اشعار مین کسیکی مذمت بیان ہو — قسم چہارم نسیب یعنی غزل کہنی اور عورتونکا حال عشق عشوہ وانداز وادا وحرکات معشوقانہ کی بیان کرنا — ان چارون قسمون مین جریر کو سب شعراء پر فوقیت حاصل تہی اب ہم ہر ایک شعر ہر ایک قسم چار قسمون مفصلہ ذیل سی بطور نمونہ شاعر مذکور کا لکہتے ہین اول قسم یعنے فخر مین یہہ شعر جریر کا ہے

اذا غضبت علیك بنو تمیم — حسبت الناس کلھم غضا با

قسم دویم مدح مین یہہ ایک شعر اوسکا کافی ہے

الستم خیر من رکب المطایا — واندی العالمین بطون راح

ہجو مین یہہ قول

فغض الطرف انك من نمیر — فلا کعبا بلغت ولا کلابا

نسیب یعنی قسم چہارم مین یہہ دو شعر

ان العیون التی فی طرفها مرض — قتلتنا ثم لم یحیین قتلانا

یصرعن ذا اللب حتی لا حراك به — وهن اضعف خلق الله ارکانا

ابوعبیدہ بیان کرتا ہی کہ جریر مذکور کے مان نی جب وہ اوس کے پیٹ مین تہا

دوسری صدی کی شاعر

ایک خواب دیکھا وہ خواب یہہ تہا کہ ایک بچہ کالا بالون کا جنا وہ پیٹ سی نکلتی ہی کودنے ۸۹
لگا اور لپک کے ایک شخص کا ٹیٹوا اوسنی دبا کر مار ڈالا اسطرح سے اوسنی بہت
لوگون کو مارا وہ عورت یہہ خواب دیکھہ کر ڈر کر اوٹھہ بیٹھی صبح کو بیان کیا اوس کے
تعبیر معبرون نے یہہ دی کہ تو ایک بچہ جنیگی وہ شاعر ہوگا مگر شریر سخت مزاج
ناک چڑہا مصیبت زدہ جب وہ عورت اوسکو جنی اوسنی بنام اوسی حمل کے جو خواب
مین دیکھا تہا اوسکا نام جریر رکہا (جریر لغت مین حمل کو کہتی ہین) ابو الفرج
اصبہانے کتاب اغانی مین جریر کے بیان مین یہہ لکہتا ہی کہ ایک شخص نے جریر سے
پوچہا کہ کون شخص اچہا شاعر ہی اوسنی کہا کہ کہڑا ہو مین تجکو جواب بتلاؤن اوسکا
ہاتہہ پکڑکر اپنی باپ مسمی عطیہ کے پاس لئے ہوئے چلا گیا — اوسکا باپ ایک اپنی
بکری کے تہن مونہہ مین لئے ہوئی چوس رہا تہا جاکر آواز دی کہ آیا باہر آو ایک
شخص بوڈہا بدہیئت پراگندہ صورت جس کی ڈاڑہی پر بکری کا دودہ بہا ہوا تہا
باہر نکل آیا اوس شخص نے دیکہا کہ ایک بوڈہا ہی اوس کے ڈاڑہی بکری کی دودہ
مین تہڑ تہڑ ہو رہی ہے جریرنی کہا کہ تونے دیکہا اوسنے کہا دیکہا کہا اوسکو پہچانتا ہے
یہہ کون ہے اوسنی کہا کہ مینی تو نہین پہچانا جریر نے کہا کہ یہہ میرا باپ ہی تو جانتا ہے
ہے یہہ کیون بکری کی تہنون مین سے دودہ چوس کر پی رہا تہا اونی کہا حضرت
سلامت یہہ ہی آپ سے بیان کیجئے جریرنے کہا کہ اسکا سبب یہہ تہا اگر وہ دودہ
برتن مین دوہتا اوس کے دوہنے کے آواز کوئی سن لیتا تو بیشک مانگتا اسلئی
اوسنی دوہنا چہوڑ دیا ہی تاکہ کوئی دودہ نہ مانگے گہر مین جاکر چپڑ چپڑ کرکے
دودہ پی لیتا ہی اب تیرے سوال کا جواب ہوگیا اوسنی کہا کہ حضرت سلامت
اس معما کو حل کیجئے بندہ تو اپنے سوال کا جواب چاہتا ہے وہ ابہی حاصل نہین ہوا

دوسری صدی کی شاعر

جریر نے کہا کہ اس جیسی باپ کو جو ناہی اور باوجود ایسی بدہیئہ اور بیوقوف اور
بخیل ہونی کے اپنی باپ کے سب سے فخر کرکے اپنی شاعرون پر لادی کرے
اور اپنی شاعرونکا موہنہ بند کررہاہو وہ ہی بڑا شاعر ہی (یعنی مین بڑا شاعر ہون)
کہتی ہین کہ جب فرزدق شاعر مرگیا اور جریر کو اوسکے مرنی کی خبر پہنچی بہت
رویا اور لوگون سے کہا کہ قسم خدا کے اب مین بہی تہوڑے دنون مین مرون
گا کیونکہ دو شخص جب آپسمین ایک دوسرے کی دشمن ہوتی ہین یا دوست جب ایک
مرجاتا ہے دوسرا بہی اوسی جا ملتا ہے اور ایسا ہی ہوا کہ ۱۱۰ھ ہجری مین
اوسنی بہی وفات پائی اسی سالین فرزدق نے وفات پائی تہی چنانچہ ہم آگے
ذکر کرین گے فرزدق کی حالین عمر اوسکے اسّی برس کی ہوئی

مسلم الخاسر

یہہ مسلم بیٹا عمرو کا ہے عبد الله ابن معتز کہتا ہے کہ مجہسی یزید نے ابو عبد الله سی
روایت کی ابو عبد الله اس شاعر مذکور کا بہانجا تہا وہ کہتا ہے کہ مینی اوسی پوچہا کہ
قربان شوم آپنی مسلم خاسر کیون نام رکہوایا (خاسر بمعنی زیان کار ہی) وہ سنکے
ہنسا اور کہا کہ مین کتابین پڑہا کرتا تہا مدت تک پڑہا اور بہتیرا چاہا کہ قرآن کے
پڑہنے سے میرا حال اچہا ہو جاوی اور زیادہ تنگ ہوگیا مجکو بہت رنج ہوا
مینی قرآن پڑہنا چہوڑکر فسق و فجور کرنا شروع کیا وہ قرآن جو میری باپ کے میراث
مین سے میری ہاتہہ آیا تہا اوسکو بیچ کر مینی طنبورا خرید کیا بعض کہتے ہین کہ قرآن
بیچ کر دفتر شعر خرید کیا یہہ خبر لوگونمین مشہور ہوگئی لوگون نے مجہسی کہا کہ کمبخت
تونے قرآن شریف بیچ کر طنبورا خرید کیا مینی جواب مین کہا کہ حضرت سلامت
ابلیس کو سوا اسکے اور کچہہ نہین بہاتا کیونکہ جب مین قرآن پڑہتا تہا تنگ

دوسری صدی کی شاعر

اب طنبورا جب سے خرید کیا شیطان خوش ہوا مین عیش مین ہون صحبت اوس لعین
کی اسطرح سے حاصل کی انکھین ٹھنڈی ہوئین سب نی میرا نام خاسر یعنے
زیان کار رکھہ دیا جب سی مینی یہہ لقب پایا — کہتی ہین کہ جب کسی خلیفہ برمکی
سی اوس کے ہاتھہ دولت لگی لوگون سی اوسنی کہا کہ مین رابح ہون اب خاسر
نہین ہون (رابح بمعنی سود مند) ہی سلم مذکور اچھی جید شعرا مین سی گذرا ہے
وہ بشار ابن برد اندہی کے شاگردونمین تہا ایک قصیدہ مہدی خلیفہ سویم بنی
عباسیہ کی مدح مین اوسنے کہاہے وہ بہت اچھا ہی اول اوسکا یہہ ہی

حَيِّي المنازل بالسلام	علی وداع اولمام
لو بیک منک ومنو	غی الخلو داف المقام
ولقد اسکرت من الهوی	سکر العوے من المدام
فالقلب مضطرب الحشا	والعین نافرق المنام

یہہ قصیدہ بہت بڑا ہی مشتی نمونہ خروار — سلم مذکور اشعار جاہلیۃ اور تاریخ
عرب بہی جانتا تہا وہ ظریف اور مداح بادشاہون اور اشرافون کا تہا اوسکو
انعامات بہی بہت دیتی تہی وہ اپنے بہائیون شعرا کو بانٹ کہاتا تہا اور لہو
مین اوڑاتا تہا شعرا مجید بن مین تہا درمیان ۱۸۰ھ ہجری کے موجود تہا

البطین

عبد اللہ ابن معتز بیان کرتا ہی کہ بطین شاعر بارہ بالشت کا قد بڑی بالشتون
سی رکہتا تہا ہمنی اوس کے زمانہ مین کوئی لنبا اوس سے زیادہ نہین دیکھا اوسکی
یہہ حالت تہی کہ جس عورت کو دیکہہ لیتا اوسکا دم بہرتا باوجود اس خوبی کے
کی بدصورت اور بہونڈا بہی اس درجہ کا تہا کہ اگر وہ یکایک ناوانستہ آدمی

 کی سامنی آنکلتا وہ شخص بیشک جانتا کہ شیطان ہے یا شیطان اوسی شکل کا ہوگا
باایں ہمہ زندی بازاحمق تمام جہان سکے آدمیون سی زیادہ تہا — ابن معتز اپنی
طبقات مین لکہتا ہے کہ بطین شاعر ایک اونڈی کو جو باشندی رملہ کے تہی چاہتا
تہا اوس کے کنبی کی لوگون مین گیا اور اوس کی ساتہہ شادی کے درخواست
کی انہون نے کہا کہ آپ مسلمان ہین ہم یہودی تمہارا ہمارا کیا ساتہہ ہم نہ دینگے
جب اوسنی دیکہا کہ کسی صورت سے راضی نہین ہوتے یہودی ہوگیا اونہونے
اوس لونڈی کی ساتہہ نکاح کردیا جب نکاح ہوچکا دوبرس یہودے رہ کر چین
اوڑاکر پہر مسلمان ہوگیا نعوذ باللہ من ذلک الخذلان — (بطین کی معنی پیٹیل ہین)
یہہ شاعر چونکہ توندل بہی تہا اسواسطے بطین نام اوسکا رکہا گیا یہہ اشعار اوس کے
ہین کسی اپنی قریب کا مرثیہ کہتا ہے شاید کوئی گنواری ہو

وکان القتل للفتیان زینا	رمینا خمسة ورموا نعیما
ثم کنا ثلکا کل فاو تمیمن	فلما الهیاع بلادنا ورحها
وسلا تهم وکر تهو علینا	فانک لو رایت نبي ابینا
لقد عزت دن بینتهم علینا	لعم البا کیات علی نعیلو
سیلقی من صروف الدهر حینا	فلا یبعد نعیلو فکل حيّ

بطین مذکور شاعر جید تہا غزل اچہی کہتا تہا مگر اوس کے شعر گنوارون کی شعرون
سی بہت مشابہہ ہوتے ہین

ابوالقسم حمّاد

ابن خلکان کہتا ہی کہ ابوالقسم حماد بن ابی لیلی شاپور ہے — بعضی کہتی ہین کہ
سیرہ بن المبارک بن عبد الدیلمے کوفی غلام بنی بکر ابن وایل کا معروف

دوسری صدی کی شاعری

نام روایہ سے کہتا تھا — اور ابن قتیبہ کتاب معارف اور کتاب طبقات الشعرا
مین یہ بیان کرتا ہے کہ وہ غلام مکنف بن زید الخیل الطائی صحابی رض کا تھا ایام
عرب اور اخبار عرب اور اشعار و انساب اور لغات خوب یاد رکھتا تھا علم تاریخ
مین سب سے اچھا تھا اسی شخص نے سبع طوال جمع کی ہے اور سلاطین بنی امیہ
اوس کے بہت معتقد تھے اور اوسکو مانتے تھے وہ بھی اونسے بہت روپیہ اور انعامات
پاتا تھا — ایام عرب اور تواریخ ملوک اوس سے بنی امیہ پوچھا کرتے وہ اسیواسطے
قدر پاتا تھا — ولید بن یزید اموی نے ایک روز اوس سے کہا کہ تجکو راویہ کیون کہتے ہین
ایسا کیا کام تجسے ہوا جو تو اس نام کا مستحق ہوگیا اونے کہا کہ اے امیرالمومنین جس
شاعر کو آپ جانتے ہون مین اوس کے شعر روایت کر سکتا ہون یا کوئی آپ نے کسی کا
نام سنا ہو مجھی اوسکا حال اور شعر یعنی بہت سے روایت کرونگا کہ تم مقر
ہوگے کہ مینے یہ نام کبھی سنا بھی نہ تھا اور اگر کوئی شخص میرے سامنے شعر پڑھے
پرانا ہو یا نیا مین نئے شعر کو پرانے سے تمیز کر سکتا ہون پھر ولید نے پوچھا کہ کتنے
شعر تجکو یاد ہین اونے کہا کہ بہت یاد ہین اگر آپ فرمائین تو ہر ایک حرف کی
حروف ہجا سے ترتیب وار سو سو قصیدے پڑہون سواے مقطعات شعراء جاہلیہ اور
اہل اسلام کے پڑہون — ولید نے کہا اچھا آج مین تیرا امتحان لونگا
حکم دیا کہ پڑہو اونے قصیدہ پڑھنے شروع کیے اتنی پڑہی کہ ولید گبھرا گیا اور
تنگ ہوکر اوٹھ کھڑا ہوا مگر ایک اور شخص کو بٹھلا دیا کہ وہ سنے جائے تاکہ صدق
اور کذب اوسکا دریافت ہو بعد اوس کہتا ہے کہ دو ہزار نوسو قصیدے فقط
شعراء جاہلیت کا پڑھنے پایا تھا کہ ولید کو خبر دی گئی اوسنے کہا حضرت سلامت
ابھی اہل اسلام کے بہت باقی ہین ولید نے کہا کہ ایک ہزار درہم اوسکو دو

دوسری صدی کی شاعر

۹۴ وہ واقع مین سچا ہی بیشک اوس کی کئے ہزار قصیدہ نوک زبان پر ہے — ابو محمد
حریرے صاحب کتاب مقامات حریری اس شاعر کے حال مین درمیان کتاب
درۃ الغواص کے یہہ بیان کرتا ہے کہ اوس کے مانند کوئی اوس زمانہ مین تھا
نہ اب معلوم ہوتا ہے کہ ہو — حماد روایہ مذکور کہتا ہے کہ مین یزید بن عبد الملک
بن مروان کی خدمت مین بہت رہتا تھا اسی سبب سے اوسکا بھائی ہشام مجہسے
خفا رہا کرتا تھا جب یزید مرگیا اور ہشام والی ریاست ہوا اوسی چہپ کر مین اپنی
گہر مین بیٹہہ رہا ایک برس تک مین گہر سے باہر نہ نکلا مگر جو لوگ میری بھائی بند ا
معتقد تہی اونکے پاس چہپ کر ملنے جایا کرتا جب سینے دیکہا کہ اب میرا ذکر کوئے
نہین کرتا اور نہ کوئی جانتا ہے کہ وہ یہان ہے یا نہین — بخوف نماز جمعہ کے
پہڑلی کو جامع مسجد مین جو درمیان کوچہ کے تہی گیا نماز پڑہ کر جب فراغت پائی
دیکہا کیا ہون کہ دو سپاہی ملک الموت کے صورت میری اوپر متعین ہوئے
کہڑی ہین اونہونے مجسی کہا کہ ای حماد امیر یوسف بن عمر ثقفی نے جو عراق کا
والی ہے تجکو یاد کیا ہے اوسوقت میری جان سی نکل گئے دلین مینی کہا کہ
اسیواسطے مین گہر سی نہ نکلتا تہا وہی بات پیش آئے جس سے مین ڈرتا تہا —
مینی اون سپاہیون سی کہا کہ اگر اجازت دو مین اپنی گہر مین جاکر اپنی اہل و
عیال سی ملکر اونکو رخصت آخری کر آون پہر تمہاری ساتہہ چلا چلون کیونکہ
اب پہر زندہ آنا محال معلوم ہوتا ہے — اونہونے کہا کہ یہہ ہرگز نہ ہو سکیگا لا
سنگ آمد و سخت آمد اونکے ہمراہ روتا چینکتا ہو لیا جب بار عام مین پہنچا ا
لال محل مین تہا مجہی بے دہان لیگئے مینی جہک کر بادب سلام کیا اوس نے
میرے طرف ایک پروانہ ہشام کا لکہا ہوا پہینک دیا اوس مین یہہ لکہا ہوا ت

دوسری صدی کی شاعری

95

بسم اللہ الرحمن الرحیم یہہ نامہ عبد اللہ ہشام امیر المومنین کیطرف سے یوسف بن عمر ثقفی کی نام پر اما بعد پہونچتی ہے اس نامہ حماد الراویہ کی پاس کسی کو بہیج کر بلا اور اوس کو بہ حرف و خطر ہماری پاس روانہ کردی پانسو دینار اور ایک اونٹنی سانڈنی کو دوتے ہوئے جو بارہ روز مین دمشق تک اوسکو پہنچادی دینا — مینے دینار لیئے اور اونٹنی پر سوار ہوکر بارہ روز مین درمیان دمشق سے آکر ہشام کی دروازہ پر پہنچا اجازت اندر آنے کے چاہی حکم ہوا آو اندر جاکے کیا دیکھتا ہون کہ ہشام شیش محل مین ہے اوس مکان مین سنگ مرمر کے فرش اسطور پر لگے ہوئے تہی کہ دو پتہرون کی درمیان ایک سونے کی دھاری لگی ہوئی تہی اور ہشام سرخ گدیلہ پر پوشاک سرخ خزدیباج کی پہنی ہوئے بیٹہا مشک اور عنبر کی نیت چار طرف سے آتی تہی مینے جاکر سلام کیا اوسنے وعلیک السلام کہا اور فرمایا کہ میری نزدیک آکے بیٹھ مین پاس گیا اور پیر اوس کے چومنے اتنے مین دو لونڈیان خوبصورت پری پیکر کہ اون جیسی مینے کبھی نہ دیکھے تہین آئین اونکے کانون مین دو بالیے موتیون بیش قیمت کے پڑے ہوئے تہی — ہشام نے پوچھا کہ ای حماد تو کیسا ہی اور کیا حال تیرا ہی مینے کہا اچہا ہی یا امیر المومنین پہر کہا کہ تو جانتا ہے مینے تجکو کیون بلایا مینے کہا کہ کچھ معلوم نہین کہا کہ مینے تجکو اسواسطے بلایا ہے کہ ایک شعر کسی شاعر کا مجکو یاد آگیا تہا مین نہین جانتا کہ وہ کسکا شعر ہے تو مجکو بتلا دے مینے کہا کہ فرمائی اوسنے یہہ شعر پڑہا

بیت

ودعوا بالصبوح یوما فجاءت ۔۔۔ قینة فی یمینها ابریق

مینے کہا کہ یہہ شعر عدی بن زید عبادی کے قصیدہ مین کا ہے اوسنے کہا کہ اوس قصیدہ کو پڑہ مینے یہہ قصیدہ پڑہا

بکر العاذلون فی وضح الصبح ۔۔۔ یقولون لی اما تستفیق

دوسری صدی کی شاعر

۹۲ ویلومون فیک یا ابنة عبد اللہ والقلب عندکم موہوق

لست ادری اذ اکثروا العذل فیہا اعدو یلومنی ام صدیق

اس قصیدہ کو پڑہتے پڑہتے اس شعر تک پہنچا جو ہشام نے پڑہا تہا

ودعوا بالصبوح یوما فجاءت قینة فی یمینہا ابریق

قدمتہ علی عقار کعین الدیک صفی سلافہا الراووق

مزة قبل مزجہا فاذا ما مزجت لذ طعمہا من یذوق

وطفا فوقہا فقاقیع کالیا قوت حمر یزینہا التصفیق

ثم کان المزاج ماء سحاب لا صری آجن ولا مطروق

یہہ شعر ہشام مذکور سنکر بہت خوش ہوا اور کہا کہ ای لونڈی شعر اسے پلا اوسنے
پیالہ پلایا لیکن یہہ قصہ صحیح نہین ہے کیونکہ ہشام شراب نہ پیتا تہا اسلئی اب اوس
قصہ کا ذکر کرنا کچھہ ضرور نہین — حماد نے کہا کہ مانگ کیا مانگتا ہے مین نے کہا کہ
ان دو لونڈیون سے ایک لونڈی مرحمت کیجئے کہا کہ دونو تجکو دین معہ اونکے
زیور اور کانٹے اور زر کی — اور حماد مذکور کو اپنی گہر مین اتارا پہر ایک مکان مین
جو اوس کے واسطی مہیا کر رکہا تہا روانہ کیا حماد نے وہان جا کر دونون لونڈیان
اونکی زیور اور جو کچھہ ضروری اسباب چاہئی تہا موجود پایا مدت تک وہان رہا
ایک لاکھہ درہم اوسنے بطور انعام پائی حریری نے یہہ حکایت اسی طور پر لکھی
ہی — یہہ حال یوسف بن عمر الثقفی کا نہین ہو سکتا کیونکہ وہ عراق کا حاکم
تاریخ مذکور کے نہ تہا بلکہ اوس سے پہلے اوسکا خالد بن عبد اللہ القسری تہا جیسا کہ
ہے اوس کو تاریخ ولایت کی اور معزول ہونا اوسکا یہہ حال اور لوگون نے
چونکہ یوسف بن عمر کے ساتھہ چسپان کیا ہے اسلئے ہمنی بھی یہہ لکھدیا حماد

دوسری صدی کی شاعر

اخبار اور اچھی شعر بہت ہین درمیان ۱۵۸ ہجری کے اوسنی وفات پائی پیدائش ۹۷
اوس کے درمیان ۹۵ ہجری کی ہوئی بعضی کہتی ہین کہ ایام خلافت مہدی مین فوت ہوا
بروز ہفتہ چھٹی تاریخ ماہ ذالحجہ ۱۵۸ ہجری سے مین وفات پائے یہہ واقعہ حماد کا ایک
گانو مسمی آلزد مین جو مضافات ماسندان سے ہی واقع ہوا

عجرد

ابن خلکان کہتا ہے کہ کنیت اوس کے ابو عمر بعضی ابو یحیی بیان کرتے مین نام اوسکا
حماد بیٹا عمر بن یونس بن کلیب کا رہنوالا کوفہ کا یا بموجب قول بعضی کے باشندہ
واسط کا یہہ شخص غلام ہے بنی سوائۃ ابن عامر بن صعصعہ کا مشہور بنام عجرد
یہہ شاعر مشہور شعرا بنی امیہ اور عباسیہ کا ہی مگر شہرت اوس کے ایام عباسیہ
مین ہوئی تہی درمیان زمانہ خلافت مہدی کی وہ بغداد مین آکر رہا علی بن
جعد کہتا ہے کہ ایام مہدی مین یہہ شاعر ہماری پاس آکر رہی ہے تھے — حماد —
عجرد — مطیع بن ایاس کنانے — یحیی ابن زیاد — یہہ سب شاعر کامل تہی
لیکن چونکہ ہمارے قریب اوتری ہوئی تہی اسلئی کچھ بری بات یا خباثت اور
ہنسی ٹھٹھہ نکر سکتی تہے اور حماد عجرد اچھی جید شعرا مین سے تہا وہ بشار
ابن برد کے ہجو کرتا رہتا تہا اور بشار بہی اوسکا ہجے تہا حماد کے اشعار
بشار کے ہجو مین بہت نادر ہین اگر اونین فحش نہوتا تو مین بیشک لکہتا مگر بعضی
اشعار جنمین ثقاہت پائی جاتی ہے لکہتا ہون یہہ دو شعر بشار نے حماد کے
حقمین کہے تہی

اذا جئتہ فی الحی اغلق بابہ — فلم تلقہ الا وانت کمین
فقل لابی یحیی متی تبلغ العلی — وفی کل معروف علیک یمین

دوسری صدی کی شاعر

۹۸ اور یہہ بہی بشار نے کہی ہے

نعم الفتی لو کان یعبد ربہ ویقیم وقت صلوٰتہ حماد

وابیضّ من شرب المدامۃ وجہہ وبیاضہ یوم الحساب سواد

کہتی ہین کہ وہ تیر چہیلا کرتا تہا بعضے یہہ کہتی ہین کہ اوسکا باپ ہے تیر گر تہا وہ تہ بنانا تہا وہ شاعر ظریف ہنسوڑ تہا اوسپر تہمت زندیق یعنی کافر ہونے کی بہی لگائی گئی ہی کہتی ہین کہ درمیان اوس کے اور ایک امام کبیر کے جو ائمہ کبار مین سی گذرا ہے جسکے نام کے تصریح کرنے مناسب نہین ہے بہت دوستی تہی جب آپسمین کچہہ رنجیدگی آگئی اور اوسکو خبر پہنچی کہ وہ مجکو برا بہلا کہتے ہین اوسوقت حماد نے یہہ شعر کہہ کر رقعہ مین اونکے پاس لکہہ کر بہیجے

ان کان نسکک لا یتم بغیر شتمی وانتقاصی

فاقعد وقم بی کیف شئت مع الادانی والاقاصی

فلطالما زکیتنی وانا المصرّ علی المعاصی

ایام نأخذها ونعطی فی اباریق الرصاص

یہہ شعر بہی اوس کی ہین

فاقسمت لو اصبحت فی قبضۃ الہوی لاقصرت عن لومی واطنبت فی عذری

ولکن بلائی منک انک ناصح وانک لا تدری بانک لا تدری

اخبار اور اشعار اوس کے مشہور ہین درمیان ۱۶۱ھ ہجری کے فوت ہوا

الخلیل

ابن خلکان کہتا ہی کہ نام اوسکا عبد الرحمن خلیل ہے بیٹا عمرو بن تمیم فراہیدی کا جسکو فرہودی نے ازدی احمدی بہی کہتی ہین وہ علم نحو مین امام تہا اور

دوسری صدی کی شاعر

علم عروض ایجاد کیا اور پانچ دایرون مین اوس علم کو منحصر کر کے پندرہ بحر نکالین اوس کے
اخفش نے ایک اور بحر بڑہائی اوسکا نام متدارک رکہا کہتی ہین کہ خلیل مذکور نے
مکہ شریف مین الله تعالی سے یہہ دعا کی ہتے کہ مجکو ایک ایسا علم سمجہا جو کسی نے
مجسی پہلے اوسمین سبقت نہ پائی ہو اور کوئی بجز میری نہ جانتا ہو اور مجسی وہ جاری
ہو جب حج کرکے پہرا الله تعالے نے علم عروض اوس کے دلمین منقش کر دیا خلیل مذکور کو
علم ایقاع — اور علم موسیقے اور نغم مین بہت مہارت تہی بسبب اون دو علمون
کی یہہ علم عروض اوسنے نکالا کیونکہ یہہ دونو علم اپسمین قریب اور ایک دوسرے
کی نزدیک ہین حمزہ بن حسن اصفہانی خلیل کے حق مین درمیان کتاب تنبیہ کے یہہ لکہتا ہے
کہ خلیل نے یہہ علم اپنی ایجاد سے نہین نکالا بلکہ اوسنی تصحیف کی ہے یعنی علم موسیقی
اور نغم سے یہہ اصول علیحدہ کرکے اون پر ایک فن بناکر کہڑا کر دیا ہے مگر یہہ بہی
اوسی کتاب مین اوسنی لکہا ہے کہ جب سی اہل اسلام کا شیوع ہوا کسی نے
ایسا علم کوئی نہین نکالا ہے جسکے اصل علماء عرب نے نہ نکالی ہووی سوا خلیل مذکور
کے کیونکہ اس علم کے کوئی اصل نہ کسی حکیم کے مقرر کی تہی اور نہ کوئے اوس کے
مثال مقابل اوس کے سابق مین ہو چکے تہے اس علم کو خلیل مذکور نے دہوبی کے موگری
کی آواز سے جب وہ کندی کرتا تہا نکالا ہے خلیل مذکور صالح اور عاقل اور عالم
اور بردبار آدمی تہا — نضر بن شمیل بیان کرتا ہے کہ خلیل مذکور ایک کوچہ مین درمیان
بصرہ کے رہتا تہا وہ اسطرحکا معیشت سے تنگ تہا کہ دو پیسی بہی نہ میسر آتے تہے
بڑی دشواری سے قوت لا یموت حاصل کرتا تہا مگر اوس کے شاگرد اوسکے سبب چین سے
اوس کے علم مخترع کے اوڑاتے تہے وہ یہہ بہی کہتا ہی کہ خلیل مذکور کہا کرتا تہا
کہ مین اپنا دروازہ گہر کا بند کرکے بیٹہا کرتا ہون تاکہ میرا غم اور رنج سبقت مجسی

 تجاوز کرکے ہمسایہ ان مین نہ چلا جاوے اور یہہ بہی خلیل بیان کیا کرتا تہا کہ جب چالیس برس کا آدمی ہوتا ہے ... اوسکے عقل اور ذہن ترقی پاتا ہے مگر بعد اوس سال کے پہر روز بروز گہٹتا ہوا چلا جاتا ہے تریسٹہہ برس تک ... اور صاف ذہن آدمی کا بوقت صبح ہوتا ہے — خلیل مذکور کا کچہہ راتب بخورش کا سفیان بن حبیب ابن المہلب بن ابی صفرة الازدی کے سرکار سے مقرر تہا یہہ شخص والی فارس اور اہواز کا تہا اوس نے ایکدفعہ خلیل کو فرمان لکہہ کر طلب کیا تہا خلیل نہ گیا اور اوسکے پروانہ کی جواب مین یہہ شعر لکہہ کر بہیجے

ابلغ سلیمان انی عنه فی سعة : وفی غنیً غیر انی لست ذا مال
شحّاً بنفسی انی لا اری احداً : یموت هزلاً ولا یبقی علی حال
الرزق عن قدر لا الضعف ینقصه : ولا یزیدک فیه حول محتال
والفقر فی النفس لا فی المال نعرفه : ومثل ذاک الغنی فی النفس والمال

یہہ شعر سلیمان نے دیکہہ کر خلیل مذکور کا راتب بند کر لیا اوسوقت خلیل نے یہہ شعر کہے

ان الذی شق فمی ضامن : للرزق حتی یتوفانی
حرمتنی مالا قلیلا فما : زادک فی مالک حرمانی

جب یہہ شعر سلیمان نے سنے پہر راتب مقرر کردیا اور اس بات کی عذر مین سلیمان نے ایک پروانہ خلیل کے نام بہیجا خلیل نے یہہ شعر اوس کی جواب مین کہے

وزلة یکثر الشیطان ان ذکرت : منها التعجب جاءت من سلیمان
لا تعجبن لخیر زل عن یده : فالکوکب النحس یسقی الارض احیانا

کہتے ہین کہ ایک دفعہ عبداللہ ابن مقفع — اور خلیل مذکور کے ملاقات تمام شب کی ہوئے ساری رات دونون باتین کرتے رہے جب صبح ہوئے اور الگ

الگ ہوی اوسوقت خلیل سے لوگون نے پوچھا کہ عبد اللہ مذکور کیسا آپکو معلوم ہوا خلیل
نی کہا کہ اس شخص کو علم تو بہت ہے مگر عقل کم ہے — جب ابن مقفع سے پوچھا کہ
آپنی خلیل کو کیسا پایا اوسنی کہا کہ خلیل کو علم کم ہے مگر عقل زیادہ ہے
— اوس کے تصانیف سے کتاب العین علم لغت مین مشہور ہے — اور کتاب العروض
علم عروض مین — اور کتاب الشواہد — اور کتاب النقط والشکل اور کتاب
النغم موسیقی مین — اور کتاب فی العوامل نحو مین اور اکثر علماء جو کتب لغت سی
واقفیت تام رکھتی ہین یہہ بیان کرتے ہین کہ کتاب العین پوری خلیل کے تصنیف سے
نہین ہے اس کتاب کو شروع البتہ اوسنی کی تہی بلکہ اول اوس کتاب کو ہی
مرتب کیا اور نام بہی اوسکا کتاب العین رکہا مگر پوری کرنے نہ پایا تہا اوس کے
شاگردون نے مثل نضر بن شمیل وغیرہ نی جو اوس طبقہ مین موجود تہی مانند
مورج سدوسی — اور نضر ابن علے الجہضمی وغیرہ نے پوری کی مگر جیسا
اوسنی دیباچہ مین دعوے کیا تہا ویسی جب طیار نہوئی اوسوقت انہونے اول
سی وہ دیباچہ نکالکر اور لگایا یہہ خلیل سے بعید معلوم ہوتا ہے کہ جیسا انداز
ڈالی اور وہ اوسی ادا نہ ہو سکے اس بات مین ابن درستویہ نے ایک کتاب
تصنیف کی ہے اوسمین یہہ حال مستوعب آپنے لکہا ہے وہ کتاب مفید ہے کہتی ہین
ہین کہ خلیل مذکور کے ایک بیٹا تہا ایکروز جو وہ گہر مین گیا اپنے باپ کو ایک شعر
کی تقطیع کرتے ہوی پایا دوڑا ہوا باہر آیا لوگون سے کہنی لگا کہ میرے باپ
کو جن جمٹ گیا ہے لوگ گہر مین آئے خلیل سے یہہ حال اوس کے لڑکے
کا بیان کیا خلیل نے یہہ شعر اوس لڑکے سی مخاطب ہو کر کہے

لو کنت تعلم ما اقول عذرتنی   او کنت تعلم ما تقول عذلتک

 لکن جھلت مقالتی فعذلتنی   وعلمت انک جاھل فعذرتک

خلیل نے بیان کیا ہے کہ ایک شخص میرے پاس علم عروض سیکہنی آیا کرتا تہا چونکہ وہ گندہ ذہن تہا مدت تک اوسنی سیکہا مگر کبہی تقطیع کرنی اوسکو نہ آئے مین بہی اسی اوس سے تنگ ہو رہا تہا ایکروز مینی اوس سی کہا کہ اس شعر کے تقطیع کر

اذا لم تستطع شیئا فدعہ   وجاوزہ الی ما تستطیع

اپنی حوصلہ کے موافق غلط وصحیح جیسی بنے تقطیع کرکے چلدیا پہر کبہی میری پاس وہ نہ آگر ہٹکا مجکو اوس کی عقل اور فطانت پر تعجب آیا کہ باوجود ایسی گندہ ذہن ہونے کے میرا مطلب اس شعر سی کیونکر سمجہ گیا خلیل کے خبرین بہت مین مختصر کرکے ضروری لکھی گئین — سیبویہ نی اوسی سی علم ادب سیکہا کہتی ہین کہ خلیل کے باپ کا نام احمد اول ہے اول بعد نام رسول اللہ کی کہ اونکا نام احمد ہی رکہا گیا پیشتر اوستی کسی کا یہہ نام نہین تہا پیدایش خلیل کی درمیان سنہ ہجری کی ہوئے سنہ مین یا سنہ مین حسب اختلاف وفات پائی بعضے یہہ بہی کہتی ہین کہ چوہتر برس کے اوس کے عمر ہوئے ہی

ابو الفضل العباس

ابن خلکان کہتا ہے کہ ابو الفضل العباس بن الاحنف بن الاسود بن طلحہ بن حردان بن کلدہ بن خزیم ابن شہاب ابن سالم بن حیتہ بن کلیب بن عبداللہ بن عدی بن حنیفہ بن لجیم حنفی المذہب یمامہ کا رہنے والا شاعر مشہور تہا اوسکا ایک دیوان بہی ہے تمام دیوان مذکور مین غزلین بہری ہوئے ہین کسی کے مدح مین قصیدہ اوسکا کہا ہوا دیوان مین نہین ہے وہ شاعر بہت لطیف الطبع تیز ذہن عقلمند تہا اوس کے باریک شعر یہہ ہین ایک قصیدہ مین کے

دوسری صدی کی شاعر

یا ایہا الرجل المعذب نفسہ — اقصر فان شفاءک الاقصار

نزف البکاء دموع عینک فاستعر — عینا لغیرک دمعہا مدرار

من ذا یعیرک عینہ تبکی بہا — ارایت عینا للبکاء تعار

ولہ ایضاً

تعب یطول مع الرجاء لذی الہوی — خیر لہ من راحۃ فی الیاس

لولا محبتکم لما عاتبتکم — ولکنتم عندی کبعض الناس

ولہ ایضاً

وحدثتنی یا سعد عنہا فزدتنی — جنونا فزدنی من حدیثک یا سعد

ہواہا ہوی لم یعرف القلب غیرہ — فلیس لہ قبل ولیس لہ بعد

شعر اوس کے تمام جید ہین وہ ۱۸۲ یا ۱۸۸ ہجری مین فوت ہوا اوسی روز کسائی نحوی — اور عباس بن الاحنف اور ہاشمیہ خمارہ یہہ لوگ بہی فوت ہوئے تہی جب رشید کو اتنی جنازون کے خبر دی گئے اوسنی مامون کو حکم دیا کہ سب کے نماز پہڑو پہلی اوس کے سامنی ایک جنازہ رکہا گیا مامون نے پوچہا کہ یہہ کون ہے لوگون نے کہاکہ ابراہیم موصلی کا جنازہ ہے مامون نے کہا کہ اسکو سب کے پیچہی رکہو — پہلی نماز عباس بن احنف کے جنازہ کے پہڑی جب نماز سب جنازون کے پہڑ کر فراغت پاکر مامون چلا اوسوقت ہاشم بن عبد اللہ مالک خزاعی نے پوچہا کہ آپنے عباس بن احنف کے کیون اول نماز پہڑے وجہ ترجیح کے کیا ہے باوجودیکہ مردی سب برابر تہی مامون نے یہہ دو شعر پہڑے

وسعی بہا ناس فقالوا انہا — لہی التی تشقی بہا وتکابد

دوسری صدی کی شاعر

۱۰۴ لنجد تهو لیکو غیوک ظنهم　　الی لیعجبنی المحب لجاحل

پہر کہاکہ توجانتا ہے یہہ شعر کسکے ہین مینی کہا جانتا ہون مامون نے کہا جسنی یہہ شعر کہی کیا وہ مقدم نہ ہوینے کہا سچ ہے ای میرے سردار

ابن میّادہ

نام اس شاعر کا رماح ہے وہ بیٹا مرثد کا اور مان اوسکی میادہ ہے وہ عورت ام ولد اوسکی تہے اس شاعر کو اوسکے والدہ سماۃ میّادۃ مارا کرتے تہی اور یہہ کہا کرتے تہے کہ قافیہ اور شعر کے واسطے کوشش کرتا کہ میرا نام روشن ہو اسیواسطے وہ ابن میّادۃ مشہور ہوا — ایکدفعہ شاعر مذکور ولید ابن مزید ابن عبد الملک کے خدمت مین گیا اور اپنے شعر پڑہی ولیدنے حکم دیا کہ ہمارے سرکار مین ٹہوکر جب اوسکو رہتی رہتے مدت مدید گذر گئے اپنا وطن یادکرکے ایک قصیدہ ولید کے مدح مین لکہا انمین　　یہہ شعر بہی ہے

الا لیت شعری هل ابیتن لیلۃً　　بجنبۃ لیلی حیث ربتنی اهلی

و هل یسمعنی الله اصوات هجمۃ　　یطلعن من نجل خفی الی جهل

فان کنت عن تلک المواطن حابسی　　فاسبغ علی الرزق واجمع اذا شملی

بلی بها نیطت علی تمائمی　　و قطعن عنی حین ادرکنی عقلی

ولیدنے کہا کہ جاؤ ہمنی ایک سو اونٹ سرخ اور ایک سو سیاہ تمکو دئے نامہ ہمارا مصدق کلب کے پاس لیجاؤ وہ تمکو دیگا — ابن میادہ نامہ لیکر مصدق مذکور کے پاس گیا اوسکا ارادہ اچہی طرح کے اونٹ دینے کا ہوا تعمیل حکم ولید مین اوسنے کوتاہی کرنے چاہی ابن میادہ نے ولیدکو عرضی کی اور یہہ دو شعر اوسی عرضی مین لکہے

دوسری صدی کی شاعر

اذا دوا فی عطیتک ارتفادا ... ابو سلیمٰن کان انجی کلب

وقد اعطیتها د هاجعا دا ... الا دولی بها لوبین شتا

دلیدنے بہت خفگی سے مصدق کو لکھا جب اوسنے موافق اوس کے لکہنے کے سو رسیون اور تکیلون اور کہونٹون کے ابن میادہ کو سب اونٹ دئے وہ اپنے قوم مین یہہ انعام لیکر چلا گیا

نمیری

نمیری شاعر کا نام منصور ابن سلمہ ابن زرقان ہے وہ راس عین کا رہنیوالا کنیت اوس کے ابو الفضل — عبد اللہ بن معتز کہتا ہی کہ مجھسے ابو رجا ضحاک بن رجا کوفی نے بیان کیا وہ کہتا ہے ابن عبدربہ نے یون نقل کیا کہ منصور نمیری یعنی شاعر مذکور ایکروز اپنے دوست عتابی کی پاس گیا نمیری مذکور عتابی کی بہت تعظیم اور تکریم بسبب اوس کے قناعت اور دیانت اور علم اور ادب کے کیا کرتا تہا اوس کے اوس کی کبہی نسے لا یعنی ہوا کرتے تہی عتابی نے نمیری کی چہرہ اترا ہوا دیکہا اور رنجیدہ پایا اوسی پوچہا کہ آج آپ آزردہ سی کیون ہو رہے ہین نمیری نی کہا کہ میرے زوجہ تین روز سے جنتی کو ہے دردزہ اوسکو ہو رہا ہے ابتک کچہہ پیدا نہین ہوا تین روز اوسکو تڑپتی ہوئی گذر گئے ہین عتابی نے کہا کہ افسوس کے بات ہی باوجود اس کے کہ اوس کے دوا بہت آسان اور تیرے پاس ہی پہر تو دوا کرنے مین تغافل کرتا ہے اوسنی کہا کہ وہ کیا ہی — عتابی نی کہا کہ ہارون رشید سے اوسکا متاع کروا دی کیونکہ اکثر عورتون کو بوقت ولادت بسبب تنگی فرج کے دشواری ہو کرتی ہے رشید کا خایہ چونکہ بڑا ہے وہ راہ کہول دیگا فوراً بچہ جن دیگی نمیری یہہ کلمہ

دوسری صدی کی شاعر

۱۰۶ حسنتی سے عتابی سے بہت خفا ہو کر کہنی لگا کہ افسوس ہے کہ مین تجسے ایسی کہنی نہین سیہہ وہ اور اس طرح کی مزخرفات نہین کہتا تہا تو اسطرح سے میری پیش آیا ہے اور بادشاہ کی نام کی تونے اہانت کی — عتابی نے کہا کہ خفا ہونے کی کچہہ بات نہین آپ ہے نی ہمکو گالیان دینی سکہلائی ہین (منیری شیعہ تہا) یہہ سنکر اور بہی زیادہ غصہ ہوا اور اسیوقت رشید کے پاس جاکر سارا حال بیان کیا رشید یہہ سخت کلمہ سنکر ایسا غصہ مین جوش زن ہوا جسطرح ہنڈیا چولہی پر جوش مارا کرتے ہی تہا اور قسم کہائی کہ عتابی کو قتل کرونگا — جعفر ابن یحیی عتابی سکوت کا دوست اور قریب اوسکا تہا اوسنے رشید سی عرض معروض کرکے اوس کے جان بخشی کروائے بعد چند روز کے عتابی مذکور رشید کے خدمتمین بوقت شب حاضر ہوا رشید بسبب اوس کے علم اور ادب کے بہت خاطر اوس کے کرتا تہا عتابی سنے ادہر ادہر کا ذکر کرکے رافضیون کا ذکر نکالا پہر یہہ قصیدہ کمیت کا پہر کر سنایا

ساء من الناس رابع هايل	يعللون النفوس بالباطل
يقتل ذرية النبي ويرجو	جون خلد والجنان للقاتل
ويلك يا قاتل الحسين لقد	بوت بحمل ينوء بالحامل
اي حباء حبوت احمد في	احزانه من حرارة الثاكل
باي وجه تلقا النبي وقد	دخلت في قتله مع الداخل
هلم واطلب غدا شفاعته	او لا فرد حوضه مع الناهل
ما الشك عندي فيما القاتل	لكنني قد اشك في الخاذل

یہہ قصیدہ بہت بڑا ہی غرضیکہ جسوقت وہ پہرتا ہوا اوس شعر پر پہونچا جب

دوسری صدی کی شاعر

باغ فدک اور فاطمہ کے وراثت کا ذکر آیا اور ابوبکر صدیق رض اور عمر فارق رض کا ظالم ہونا ثابت کیا رشید نے سنتی ہے اون اشعار کی عتابی سے کہا کہ یہہ شعر کس کے ہین عتابی نے کہا کہ ای امیر المومنین یہہ شعر تیری دشمن نمیری کے ہین رشید نے حکم دیا کہ اوس حرامزادہ کو لاؤ رشید کو نمیری کے شیعہ ہونے خبر تہی وہ چھپا ہوا حالت تقیہ مین رہتا تہا ان اشعار سے اعتقاد قلبی جب ظاہر ہوگیا ابو عصمہ شاعر کو جو کہ زیدیون مین سے ایک شیعہ شیعان بنی عباس مین کا تہا بلوا کر حکم دیا کہ اسی وقت کوچہ مین جاکر منصور نمیری کو پکڑ لاؤ اور اوس کے گدی مین کو زبان نکال کر کاٹ ڈال پہر پیر کاٹ پہر گردن مار اور سر کاٹ کر میرے پاس لا اور بعد مرنے کے اوس کی جثہ کو سولی دی چنانچہ ابو عصمہ گیا جب باب الرقہ یعنی کوچہ کے دروازہ پر پہنچا آگی سے جنازہ نمیری کا آتا ہوا پایا بدون ماری ہے وہ مرگیا اسلئی اوسنے مراجعت کرکی رشید کو اطلاع کے کہ جہان پناہ وہ مرگیا جب مین دروازہ مین گھسا آگی سے جنازہ آتا ہوا پایا رشید نے کہا کہ تونے اوسکا لاشہ جلا کیون نہ دیا یہہ بڑی خطا ہوئی یہہ حال ارج شمیم مین لکہا ہے

مقنع الخراسانی

گرچہ یہہ شخص شاعر نہین ہے مگر چونکہ اوسنی دعوی خدائی کا کیا تہا اور چند شعبدہ اوسی ظاہر ہوئی ہے اسلئی اس کا ذکر یہی مین لکہتا ہون واضح ہو کہ ابن خلکان نی اپنی کتاب وفیات الاعیان مین یہہ لکہا ہے کہ مقنع خراسانی کا نام عطا ہے اوس کے ماں کا نام مجکو معلوم نہین کیا تہا ابتدا ء حال مین وہ ایک دہوبے تہا مرو مین رہا کرتا تہا جادو بہت جانتا تہا اوسنی لوگون سے یہہ بیان کیا کہ خدا تعالے بطور آواگون کے دنیا مین ہمیشہ سے پیدا ہوتا رہا ہے

دوسرے صدی کی شاعر

۱۰۸ اسطور پر کہ اولین الہ تعالی نے صورت آدم کی قبول کر کی دنیا میں بود و باش
کی اس کے دلیل یہہ ہے کہ ملایک کو سجدہ کرنے کا حکم اسواسطے ہوا تھا چنانچہ ابلیس سبب
نہ کرنے سجدہ کی ملعون و رانندہ الہ ہوا بعد ازان حضرت نوح ؑ کی صورت مین
پیدا ہو کر اپنا نام نوح رکہا اوس کے دلیل یہہ ہے کہ تمام جہان بجز اوسکی
کشتے کی غرق ہو گیا اگر خدا نہوتا تو کسطرح بچ جاتا کیونکہ آدمی سب ڈوب گئی تہی
پہر اسیطرح پہر ہر ایک وقت مین ایک نبی بنکر ظاہر ہوا یہانتک کہ ابو مسلم خولانی
کی شکل مین خدائی پیدایش پائی اب مین وہی خدا ہون جو ابو مسلم کی شکل مین
سی نکل کر تم مین کہڑا ہوا باتین کر رہا ہون جہلاء اور عوام الناس نے اوس کے قول
کی تصدیق کر کے سبہی مان لیا اور یقین کر لیا کہ تو بیشک خدا ہے چنانچہ اوس کے
پوجا جاری ہو گئے تہی مگر جو لوگ عقلمند تہے اونہون نے اوس کے کہنی کو ہرگز باور
نہ کیا طرفہ تر یہہ کہ وہ بہت بد صورت اور ایکہ انکہہ سے کانا ہی تہا مخالفین اونسے
لڑتی رہتی تہے اوسنی لوگون کو لبہانے ایمان کرنی کے واسطے ایک چاند بنایا اور
ستارہ اوس کے گرد تہی وہ چاند دو مہینی کی فاصلہ کی راہ پر سے دکہلائی
دیا کرتا تہا پہر غایب سے ہو جایا کرتا تہا اسلئی اور زیادہ لوگون کو اوسکا
اعتقاد ہو گیا تہا شعراء نے اس چاند کو اپنے اشعار مین باندہا ہے چنانچہ
ابو العلاء معری کہتا ہے

اقف ایہا البدر المقنع راسہ ۔۔۔ ضلال وغی مثل بدر المقنع

یہہ حال مقنع کا جب کہ بہت مشہور ہو گیا چار طرف سے مسلمانون نے اوس کے
قتل کا ارادہ کیا اور جس قلعہ مین وہ رہتا تہا وہان جا چڑہے اوسنے جب
جانا کہ اب مین بالضرور مر جاؤنگا تمام اپنی جورون کو جمع کر کے زہر پلایا۔۔

سب مرچلین بہی سے ایک گہونٹ آپ ہی نہ ہر پلا ہا کے پہکر مر گیا مسلمانون کی آو
قلعہ مین گہس کر اوسکے تمام متبعین اور تابعدارون کو جو اوسکے امت مین داخل
تہی قتل کر کے ڈہیر لگا دیا کسی کو زندہ نہ چہوڑا یہہ واقعہ درمیان سنہ ١٦٣ ہجری کے
گذرا تہا لعنت اللہ علیہ ونعوذ باللہ من الخذلان

ولید ابن یزید

یہہ ولید بیٹا یزید کا پوتا عبد الملک کا پر پوتا مروان ابن الحکم کا ہے جس روز
ہشام فوت ہوا اوسی روز آس ولید سے بیعت خلافت ہوئے وہ بدہ کا روز
تہا چہٹی تاریخ ماہ ربیع الاخر سنہ ١٢٥ ہجری مین یا جمعرات کی دن دوسرے تاریخ جماد الاخر
سنہ ١٢٦ مین جب اختلاف تخت نشین ہوا اوسنے ایک برس دو مہینے بائیس روز
سلطنت کے چالیس برس کا ہو کر مقتول ہوا جس موضع مین کہ وہ مارا گیا تہا وہین
مدفون ہوا وہ ایک گانو دمشق کا معروف بنام بخرا تہا — یہہ شخص شراب خوار
اور بہونڈا اور رچین کا بندہ تہا راگ بہت سنتا تہا اسی کے وقت مین اطراف
وگرد نواح سے ڈوم سب اوسکے خدمتین آکر جمع ہوئے تہے چنانچہ اوسکے
زمانہ کے یہہ ڈوم مشہور و معروف تہی — ابن سریج — معبد — عولیس — ابن عائشہ
— ابن محرز — طویس — بسبب اوسکے تمام خاص و عام یعنی باشندگان
بلاد مین راگ کا چرچا ہوگیا اور ہر ایک آدمی گاتا بجاتا عیش کرتا تہا اور وہ نہایت
شوخ طبع اور ظریف اور بیباک آدمی تہا شوخی طبع اوسکے ان اشعار
سی ہی ظاہر ہے کہ جب اوسکی بہائی ہشام نے وفات پائی اور اوسکے
نوبت تخت نشینی کے آئی اوسوقت اوسنی ہشام کے بیٹیون کے نوحہ کی آواز
سنکر یہہ شعر کہے

دوسری صدی کی شاعر

۱۱۰ انی سمعت خلیلی	نحو الرصافۃ رنۃ ؎
اقبلت اسحب ذیلی	اقول ما حالهنہ ؎
اذا بنات هشام	یندبن والدهن ؎
یدعون ویلاً وعولاً	والویل حل بهنہ ؎
انا المخنث حقاً	ان لم انیکهنہ ؎

اس شخص کے فسق اور فجور اور معصیت کے باب مین مورخین نے بہت کچھہ لکہا ہے مگر مسعودے یہہ کہتا ہی کہ ایک روز ولید مذکور نے یہہ آیت قرآن شریف مین سے پہڑے وَاسْتَفْتَحُوا وَخَابَ كُلُّ جَبَّارٍ عَنِيدٍ مِنْ وَرَائِهِ جَهَنَّمُ

یہہ پہڑتی ہی حکم دیا کہ قرآن شریف کو میرے سامنے کہڑا کرو چنانچہ بطور نشانہ کہڑا کرکے قرآن کی تیر لگانی لگا اور یہہ شعر پہڑتا جاتا تہا

تهدد کل جبار عنید	فها انا ذاك جبار عنید
اذا ما جئت ربك یوم حشر	فقل یارب حرقنی الولید

اور محمد بن مبرد یہہ کہتا ہے کہ ولید نے دو شعروں مین جسمین نبی صلعم کا ذکر کیا ہے کفر لکہا ہے وہ یہہ ہین

تلعب بالخلافۃ هاشمی	بلا وحی اتاه ولا کتاب
فقل لله یمنعنی طعامی	وقل لله یمنعنی شرابی

مسعودے کہتا ہی کہ ولید مذکور اپنی باپ کے جوروں اور بہانجیوں اور پہوپہیوں کے بیٹیوں اور چچازادیوں سے زنا کیا کرتا تہا

زید شہید

یہہ زید بیٹا علی بن حسین بن علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ کا ہی خلیفہ ہشام ابن

دوسری صدی کی شاعر

عبد الملک کے زمانہ مین درمیان ۱۲۱ھ ایکسو ایکیس ہجری یا ۱۲۲ھ ہجری کی حسب اختلاف
شہید ہوئے زید رض مذکور نے اپنی بہائی ابو جعفر محمد بن علے بن الحسین رض سے
اس امر مین مشورت کے کہ مین اپنے حق خلافت کا مطالبہ کرون یا نہ کرون ابو جعفر محمد
نی کہا کہ بہائے اہل کوفہ کے سازس پر تم مت ہو کیونکہ یہہ لوگ بڑی فریبے
اور دغا باز ہین دیکہو تمہارا دادا علے اور چچا حسن اور باپ حسین انہین لوگون
کی فریب مین آکر مقتول ہوئے اور کوفہ ہے کی مضافات مین تمام اہلبیت گرفتار
ہوئے بگڑی گئے کیا کیا رسوائیان ہو چکین تم اس ارادہ سی باز آو ہرگز نہ جاؤ
یہہ لوگ تمہارا ساتہہ نہ دینگے تم ماری جاؤگے ساتہہ والی بہاگ جائینگے
اونہونے بہترا سمجہایا ہرگز نہ مانا کہا کہ بہائی مین تو مطالبہ اپنی حق کا کرونگا آخر کار
ابو جعفر محمد نے اونکو وداع کیا اور کہا بہائی یہہ آخری ملاقات ہے کلکی روز
تمکو سولی ملیگی اور اب قیامت کو ہم تم ملینگے — زید مذکور ہشام کی پاس
گئی جب اوس کے مجلس مین جا کر کہڑے ہوئی کوئی جائی نشست کی اپنی موافق
نہ پائی آخر کنارہ پر جا بیٹہی اور کہا کہ ای امیر المومنین کوئی بزرگ سے تکبر نہین
کیا کرتا ہشام نے کہا کہ چپ رہ باندی بچے تو خلافت کا مدعے ہی اور حالانکہ
تو باندی بچہ ہے اونہونے کہا کہ ای امیر المومنین اگر مین جواب دونگا تو آپ
کو سوار امناً اور صدقناً کہنی کے کچہہ نسوجہے گا اوسنے کہا کہہ زید شہید نے
فرمایا کہ حضرت اسمعیل نبی کے والدہ مسماۃ ہاجر باندی تہے بیوے سارہ والدہ
اسحاق کے اوسکا باندی ہونا مانع نیک اطواری اور نیک اولاد کا نہوا
کیونکہ اوسی کی پیٹ سے حضرت اسمعیل کیا بڑے نبی ہوئے اوسی کی اولاد
سی پیغمبر خدا محمد مصطفی پیدا ہوئی اور تمام عرب کا اسمعیل باپ ہوا یہہ شرافت

دوسری صدی کے شاعر

۱۱۲ اوس باندی بچہ کو ہوئے اور حالانکہ مین فاطمہ کا بیٹا علی کے نسل سی ہون مجکو تب
باندی بچہ کہتی ہین پہر یہہ شعر کہے

شرده الخوف وازری به   کذاک من یکره حر الجلاد

مخرق الخفین یشکو الوجا   تنکبه اطراف مرو حداد

قد کان فی الموت له راحة   والموت حتم فی رقاب العباد

ان یحدث الله له دولة   یترک آثار العدی کالرماد

بعد ازان کوفہ مین جاکر ہمراہ اپنے بہت اشراف اور قرا اور مجاہدین لیکر یوسف
بن عمر ثقفی پر خروج کیا جب لڑائے ہونی لگے وہ کوفی جو ہمراہ زید کے گئے تہی سب
بہاگ گئی چند آدمی اونکے ہمراہ رہی خوب لڑے داد شجاعت دی زید شہید مجروح
ہوئے اونکی پیشانی مین ایک تیر بہت سخت آکر لگا انہونے چاہا کہ کوئی اسکو نکالدے
ایک حجام کی پاس کسی گانو مین گئے اوسنی تیر نکالا نکلتے ہی تیر کی روح قفس تیر پرواز
کر گئی ساقیہ الاار مین مدفون ہوئے اونکی قبر پہ مٹی ڈالکر گہانس اور کانٹی رکہکر
پانی بہا دیا تہا تاکہ کسیکو معلوم نہو کہ کہان مدفون ہوئے لیکن وہ حجام کم بخت اونکے
قبر جانتا تہا اوسنے یوسف مذکور عامل ہشام کو خبر کردی اوسنی جاکر قبر مین سے
نکالکر اوسکا سر کاٹا اور ہشام کے پاس سر بہیجدیا ہشام نی اوسکو لکہا کہ ننگا کرکے
اوسکو سولی بہی دی چنانچہ اوسوقت بعضی شعراء بنی امیہ نے شیعان علی پر طعنہ
آمیز ایک قصیدہ اسی باب مین لکہا ہے جسکا اول شعر یہہ ہے

صلبنا لکم زیدا علی جذع نخلة   ولم نر مهدیا علی الجذع یصلب

پہر ہشام نے یوسف کو لکہا کہ اوسکے لاش کو جلاکر خاک کرکے ہوا مین اوڑادے
چنانچہ ایسا ہی کیا یہہ حال تاریخ مسعودی سی یہنی لکہا ہے

فَرَزْدَق

ابن خلکان کہتا ہی کہ فرزدق کی کینت ابو فراس اور نام ہمّام یا ہُمیم بالتصغیر ہے وہ بیٹا
ابو الاخطل بن صعصعہ بن ناجیہ بن عقال بن محمد بن سفین ابن مجاشع بن دارم تمیمی
عوف بن حنظہ بن مالک بن زید مناۃ ابن تمیم بن مّر کا قوم سی تمیمی معروف بنام فرزدق
یہہ شاعر مشہور ہے وہ جریر کا یار تہا والدہ اوس کے لیلی بنت حابس بہن اقرع
بن حابس کے تہی فرزدق مذکور اپنے باپ کے قبر کی بہت تعظیم کیا کرتا تہا جو کوئے
شخص اوس کے باپ کی قبر کے دہائی دیتا فوراً کہڑا ہوکر اوس کے مطلب کے سعی کرتا
اور حتی المقدور اوس مقصد کو پورا کر دیتا تہا — کہتی ہین کہ حجاج ابن یوسف ثقفی
نی جسوقت تمیم بن زید قینی کو بلاد سند کا حاکم کرکے بہیجا اونے بصرہ مین آکر وہان
کی باشندون کو لگار بین پکڑ کر اپنی ساتہہ لیلئی ایک بوڑہیا کا لڑکا مسمے جبیش بہی
پکڑا گیا وہ روتی ہوئے فرزدق کے پاس اوس کے باپ کی قبر کی دہائی دیتی ہوے
آئی فرزدق نی کہا کہ تیرا کیا حال ہے اوسنی کہا کہ تمیم ابن زید نے میرا بیٹا اکیلوتا
پکڑ کر اپنی لشکر کے ساتہہ کرلیا ہے اور میری کوئی بچہ سوا اوس کے ہی نہین وہ
کماتا تہا میرا گذارا ہوتا تہا اوسنے کہا کہ اوسکا نام کیا ہے اوس عورت نی کہا
کہ جبیش نام ہی فرزدق نے یہہ اشعار تمیم ابن زید کے پاس ایک شخص کی ہاتہہ
لکہہ کر بہیجے

تمیم بن زید لا تکونن حاجتی : بظهر ولا یعیا علی جوابها
وهب لی خنیسا واحتسب فیه منة : لعبرة امر ما یسوغ شرابها
اتتنی فعادت یا تمیم بغالب : وبالحفرة السافی علیها ترابها
وقد علم الاقوام انک ماجد : ولیس اذا ما الحرب شب شهابها

دوسرے صدی کی شاعر

۱۱۴ جب یہہ اشعار تمیم کے پاس پہنچے اوسکو یہہ شک ہوا کہ نام اوسکا خنیس ہے یا حبیش ہے
حکم دیا کہ لشکر مین دیکھو جو شخص ان دونون نامون مین سے کوئی سا نام رکہتا ہو لی آو
چنانچہ چہہ آدمی اوسی نام کے کہ کیکا حبیش نام تہا کسی کا خنیس فرزدق کے پاس بہیج دیے او
ایک ساتہہ اور بہی پانچ چہٹ گئے — فرزدق نے اپنی باپ کے مدح اور فخر مین بہت سے
شعر کہے ہین — اہل علم کو فرزدق اور جریر کے فضل اور فصل مین اختلاف ہے
یعنی کونسا ان دونون مشہور شاعرونمین فاضل تہا اور انمین کیا فرق ہے محاورت
اور بولچال کس کے اچہی ہین اصل یہہ ہے کہ جریر ہاجے اچہا تہا اور فرزدق عالم
او شاعر کامل تہا جریر اوس کے مذمت اور ہجو بہت کرتا رہتا تہا اور وہ اوسکے
خبر لیتا تہا — ایکدفعہ مروان نی اس شاعر کو ایک نامہ دیا اور کہا کہ فلانی عامل
کی پاس لیجا وہ تجکو انعام دیگا اور اوس نامہ مین یہہ لکہہ دیا کہ جب یہہ تیرے
پاس آوی اوس کے کوڑی مار کر اوسکو قید کر لینا بعد ازان تین شعر مروان
نے فرزدق کے سامنی پڑہی اوسنے بسبب فطانت اور عقل کے جان لیا کہ نامہ
مین کچہہ اسکی بدی کے ہے وہ نامہ پہینک کر یہہ شعر فرزدق نے پڑہی

یا مروان مطیتی محبوسة ترجوا الحباء وربها لم ییأس
وحبوتنی بصحیفة مختومة یخشی علی بها حباء النقرس
الق الصحیفة یا فرزدق لا تکن نکداء مثل صحیفة المتلمس

غرضیکہ وہ نامہ مروان کا پہینک کر سعید ابن العاص اموی کے پاس بہاگ کر
گیا او سواے حضرت امام حسن ؑ اور امام حسین ؑ اور عبد اللہ بن جعفر رض
یہہ لوگ بیٹہے تہے سب حال اونسے بیان کیا کہ مروان نے مجکو پہنسوایا ہوتا مین جان
بچا کر تمہاری پاس بہاگ کر آیا ہون ہر ایک شخص نے ان تین شخصون مذکورہ

دوسرے صدی کی شاعر

۱۱۵ بالا مین سے ایک ایک سو اوسکو دینار دئے اور اوسنے دی اور کہا کہ تو بصرہ مین
چلا جا — اور مروان کو لوگون نے کہا کہ تونے بڑی خطا کی کسلئے کہ تونی اپنی عزت
شاعر مصر کے سامنی کہوئے اب وہ تیرے ہجو خوب کیا کریگا مروان نی ایک اپنے
اوس کی پیچہے بصرہ مین روانہ کیا اور دو سو دینار اور ایک اوئنے اوسکو ڈلوا پہرائی
تاکہ مذمت اور ہجو نکرے یہہ شاعر اپنی زمانہ مین بہت انعامات پاتا رہا ہے اور اخبار
اوسکے بہت ہین اختصار بہتر ہے درمیان بصرہ کے سنہ ہجری مین وفات پائی
ایکسو برس کا ہوکر فوت ہوا اوسنے حضرت علے رض کو دیکہا تہا

یزید ابن طثریہ

ابن خلکان کہتا ہے کہ کنیت اوس کے ابو المکشوح نام یزید بیٹا سلمہ بن عمرہ بن
الجر بن قشیر بن کعب بن ربیعہ بن عامر ابن صعصعہ کا معروف بنام ابن طثریہ کے
کی یہہ شاعر مشہور شعراء عرب مین کا ہے وہ شاعر مطبوع اور عقلمند فصیح کامل
الادب وافر المروۃ تہا کوئی عیب اور طعنہ اوسپر آج تک نہین لگایا گیا اور
سخی اور شجاع سب تہا اوسکا کہنا سنا اوسکے قوم قشیر مین بہت تہا ملوک بنی امیہ
کی اوسکے بہت خاطر کرتے ہتے وہ اونہین کے شعراء مین سی یہہ ایک شاعر
ہی — کہتی ہین کہ اس شاعر کا نام موَدَّق بہی مشہور ہا (مودق لغت مین اوس
شخص کو کہتی ہین جو عورتون سے ایسے باتین بناوے کہ وہ جماع کی طرف
رغبت کرکے اوسی کو چاہنے لگین) اسکو مودق اسواسطے کہتی ہتے وہ خوبصورت
اور شیرین گفتار تہا عورتون کے پاس اکثر بیٹہہ کر ایسے ایسی باتین بناتا اور ایسے
ایسی شعر سناتا کہ مرد کے خواہش مند ہوکر قریب انزال بسبب نرمی کے ہو جایا کرتے
تہین — مگر ایک شخص یہہ کہتا ہے کہ نامرد تہا اوسکے اولاد بہی نہین ہو

دوسری صدی کی شاعر

۱۱۶ اس صورت مین لازم آتا ہے کہ وہ عورتونسی مجامعت نہ کرتا ہو مگر اسبات سے یہہ ثابت نہین ہوتا کہ وہ عورتون کی مخالطت نہ رکہتا ہو کیونکہ نامرد عورتونمین بہت بیٹہہ کر ایسی باتین بنایا کرتے ہین جنسی وہ مرد کے خواہش کرتی ہین غرضیکہ وہ شاعر اچہا تہا اور اوسکے اشعار ابوتمام نے کتاب حماسہ مین عورتون کے باب مین مندرج کئی ہین اونکی لکہنے کی کچہہ ضرورت نہین مگر یہہ دو شعر مرزبانی کے کتاب شوبق سے لکہتا ہون

وحنت قلوصی بعد ھدء اصبابہا فیا روعۃ ما راع قلبی حنینہا

فقلت لہا صبرا فکل قرینۃ مفارقہا لابد یوما قرینہا

ولہ ایضاً

اذا الحی جئنا الو حمال بزینۃ حذار الاعادی وھے یا دجمالہا

فلا بہت یمایا السلام ولم نقل لہم من لاتی شیء ھم کیف حالہا

اشعار اوسی بہت ہین — یزید مذکور ایک گانو مین جسکو فلج کہتی ہین وہ مضافات یمامہ سی ہے ایک لڑائی مین جو ۱۲۶ ہجرے مین ہوئے تہی جس سال مین کہ ولید ابن یزید اموی مقتول ہوا تہا مارا گیا

ابو الحرث غیلان ذو الرمہ

غیلان مذکور بیٹا عقبہ بن بہس بن مسعود کا اولاد معد ابن عدنان سے مشاعر مشہور ہے اوسکو ذو الرمہ کہتی ہین وہ بہت بڑا شاعر اور مشہور شعرا مین سے گذرا ہے کہتی ہین کہ ذوالرمہ اونٹون کے بازار مین کہڑا ہوا اپنی شعر پڑہ رہا تہا فرزدق شاعر بہے وہان جا نکلا ذوالرمہ نے کہا کہ ای ابو فراس میری شعر کیسے ہین فرزدق نے اچہے داد دی اور کہا کہ تو بہت اچہا شعر کہتا ہی — ذوالرمہ بہی ایک عاشق عشاق عرب سے مشہور و معروف ہے وہ ایک عورت

دوسری صدی کی شاعر

۱۱۷ مسماۃ میۃ کو جو مقاتل ابن طلبہ بن قیس بن عاصم منقری کے بیٹی تھی چاہتا تھا ساری عمر اوسکے محبت کا دم بہرتا اور اوسپر مرتا رہا اور اکثر اشعار اوسے عورت پر اوسنی کہی ہین — ابن قتیبہ نے طبقات الشعراء مین یہہ لکھا ہے کہ ابو ضرار غنوی نے کہا تہا کہ مینے ذوالرمہ کی معشوقہ مسماۃ میۃ کو بچشم خود دیکہا مینی اوسنے کہا کہ مجکو بہی بتلائیے خوبصورت ہے رنگ وروپ اوسکا کیا تہا اوسنی کہا کہ گول موںہہ اور گال لنبی ناک بڑی اوسپر ایک تل کا نشان تہا اور صاحب جمال خوبصورت عورت تہی پہر مینے پوچھا کہ تیرے سامنی اوسنی اپنی عاشق کا کوئی شعر بہی پڑہا اوسنے کہا کہ وہ اپنی بچون کو آگے لئے ہوئی کہڑی تہی مینے اوسکو تیز طرح سے دیکہا اوسنے کہا کہ مین مدت سے ذوالرمہ کی شعر سنا کرتی تہی لیکن اوسکو دیکہا نہ تہا ایکروز بسبب شدت اشتیاق اور شعلہ زنی آتش فراق کے مینی اللہ کے نام کی نذر مانی اور یہہ دل مین کہا کہ اگر ذوالرمہ کو دیکہون تو ایک اونٹ اللہ کی نام پر قربان کرونگے جسروز مینی اوسکو دیکہا میری پسند نہ آیا کیونکہ وہ شکل کا بہونڈا سیاہ آدمی تہا مگر بہرے ملیح یعنی نمکین تہا مینی دیکہتے ہی بہت افسوس کیا کہ جسکا اشتیاق یہہ کچہہ تہا کہ اوسکے قربان کرنے ٹھہرائے تہی افسوس وہ گریہہ المنظر نظر پڑا ذوالرمہ نے یہہ حال دیکہہ کر یہہ شعر کہے

علی وجہ می مسحۃ من ملاحۃ　　وتحت الثیاب العار لو کان بادیا

الم تر ان الماء یخبث طعمہ　　اذا کان لون الماء ابیض صافیا

فواضیعۃ الشعر الذی لج فانقضی　　بمی ولم املک ضلالا فوادیا

مشہور شعر ذوالرمہ کے اوسکے معشوقہ میۃ کے حق مین یہہ دو شعر ہین

اذا ہبت الارباح من نحو جانب　　بہ ال می ہاج قلبی ہبوبہا

 هوی تلاذف العينان منه وانما هوی کل نفس حیث حل حبیبها

ایک اور عورت مساۃ خرقار کا بھی دم عشق کا بھرتا تھا یہہ عورت بنی بکا بن عامر بن صعصعہ کے قبیلہ کی تھی کہتے ہین کہ ذو الرمہ نے سفر کسی جانب کا کیا تھا مساۃ خرقار اپنی خیمہ کی باہر بیٹھی تھی وہ دیکھتے ہی اوس پر عاشق ہو گیا کپڑی پہاڑ کر اوس کے پاس گیا کہنی لگا کہ مین مسافر غریب ہون میری کپڑی پھٹ گئے ہین ان کو درست کر دیجئے اوس عورت نے کہا کہ یہہ کبھی درست نہونگے کیونکہ مین خرقار ہون خرقار کو درست کرنے سی کیا نسبت (خرقار کے معنی پھاڑنے والی کے ہین) اوسپر بھی بہت شعر کہی ہین خبرین ذو الرمہ کے بہت ہین اختصار بہتر ہے تاکہ کتاب بڑی نہو جا — اوسنی درمیان ۱۱۷ھ ہجری کے وفات پائے جب مرنے لگا اوسوقت اوسنی یہہ کہا کہ مین چالیس برس کا ہون

حصہ تیسرا

اب شروع ہوئے تیسرے صدی اسمین اون شعرا کا بیان ہے جو اس صدی مین موجود تھی اور اسی مین مری

ابراھیم الصولی

ابراہیم بیٹا عباس کا پوتا محمد کا پڑوتا صول تگین کا شاعر مشہور ہے یہہ بھی ایک شاعر جید اور کامل گذرا ہے اوسکا ایک دیوان شعر کا بہت اچھا ہی گرچہ اوس کا حجم چھوٹا ہے مگر سب اشعار اوس کے منتخب اور باریک اور بہت اچھی ہین یہہ دو شعر اوس کے بہت باریک مضمون کے ہین

دنت باناس عن تناء زیادۃ وشط بلیلی عن دنو مزارھا

وان مقیمات بمنعرج اللوی لاقرب من لیلی وھاتیک دارھا

اوس کے نثر بھی بہت بدیع اور غریب ہوتی تھی ایک نامہ جو اوسنے بادشاہ کیطرف

تیسری صدی کی شاعری

سی کسی باغی کو لکھا ہی درباب تہدید اور توعید کی بہت کمال اور صنعت لطافت کی
ساتھہ لکھا ہی وہ یہہ ہے   اما بعد فان لابن الموصلی اناة فان لم تغن
عقب بعدھا وعیدا فان لم تغن اغنت عزائمہ
فالسلام   یہہ عبارت باوجود انتہا کے نہایت ابداع کے ۔ شعر پر ہی
کیونکہ اگر چاہو اسکا شعر اسی طرح پر منظوم ہو سکتا ہی اسطرح پر

اناة فان لم تغن عقب بعدھا   وعیدا فان لم تغن اغنت عزائمہ

وہ کہا کرتا تہا کہ مین کبہی تکلیف سی یا سوچ و فکر سے خط نہین لکھا کرتا جو دل مین
بلا فکر آیا لکھہ دیا یہہ بہانجا عباس بن احنف حنفی شاعر مشہور کا ہی صولی اوسکا لقب ہوا
کہتی ہین کہ ایک اوسکے اجداد مین سے مسمی صول اوسکا دادا اندر آیا
بادشاہ جرجان کا تہا یزید بن مہلب بن ابی صفرہ کے ہاتہہ سے مسلمان ہوا اور حافظ ابو القاسم
حمزہ ابن یوسف سہمی تاریخ جرجان مین کہتا ہی کہ صول مذکور جرجانی الاصل ہے اور
صول نام ایک گانو جرجان کا ہے اوسکیطرف اوسکو نسبت کرکے صولی کہتی
ہین اصل مین اوس گانو کا نام جول ہے شاید معرب اوسکا صول ہی ہو ــــ اور
ابو عبد اللہ محمد بن داود بن جراح نے کتاب الورقہ مین اوسکا یہہ حال لکہا ہے ــ
کہ ابراہیم بن العباس بن محمد بن صول بغدادی ہی اصل اوسکی خراسان کے
کنیت اوسکی ابو اسحاق وہ اپنے اقران مین سب سے زیادہ شعر کہتا تہا اور
باریک زبان سبسی زیادہ تہا اشعار اوسکے تہوڑی تہوڑی ہوتے تہے جیسا کہ
مثلث یا ستہ بیتی جب زیادہ کہنے کا ارادہ کرتا دس شعر کہتا جسکو معشر کہتی ہین وہ
پسند خاص و عام تہا ــــ اصلین وہ ترکی ہی کیونکہ صول ــــ اور فیروز دو نو اپنی
بہائی تہی جرجان کے سلطنت کرلی تہی وہ دو نو ترک تہی مگر لباس فارسیون کیسا

تیسری صدی کی شاعر

۱۳۰ ۱ پہنچتی ہے اسلئی اہل فارس کے مشابہ ہو گئی تھی جبکہ یزید بن مہلب بن ابو صفرہ جرجان مین آیا اون دونو کو پناہ اورامن دی اور صول اوس کے پاس رہا کیا یہانتک کہ اوسکے ہاتھ سے مسلمان ہوا اور اوسکی ہمراہ بروز یوم العقر مقتول ہوا — اور ابو عمارہ محمد بن صول ایک شخص ہوا مدعی خلافت تہا جسکو عبد اللہ بن علے عباس چچا سفاح و منصور کے نی قتل کیا تہا — اور ابراہیم اور اوسکا بہائی عبد اللہ دونو ذو الریاستین فضل بن سہل کے پاس آرہے تہے بعد ازان عاملین سلطان مین کہرے ہوتا وفات اسی عہدہ پر رہا چنانچہ پندرہوین ماہ شعبان ۲۴۳ ہجری تک پرگنہ سرمن رائے کی نفقات اور زمین کے آمدنی کا دہ کام کرتا تہا ابن خلکان کہتا ہے کہ مینی اس شاعر کا دیوان دیکھا اور اوس سے بہت کچھہ لکہا ہی یہہ دو شعر ہی اوسکی دیوان مسلم بن الولید انصاری کے مین مینی پائی ہین

لا یمنعنک خفض العیش فی دعة ۔۔۔ نزوع نفس الی اهل و اوطان

تلقی بکل بلاد ان حللت بها ۔۔۔ اهلا باهل و جیرانا بجیران

اور یہہ دو شعر بہی اوسیکے ہین کہتی ہین کہ اگر کسی شخص پر کوئی مصیبت آئی تو وہ یہہ دو شعر پڑہا کرے تو خدا اوس سے وہ مصیبت دور کریگا

و لرب نازلة یضیق بها الفتی ۔۔۔ ذرعا و عند الله منها مخرج

کملت فلما استحکمت حلقاتها ۔۔۔ فرجت و کان یظنها لا تفرج

وله ایضا

الی البیة طرّان تواسیه ۔۔۔ عند السرور الذی واساك فی الحزن

ان الکرام اذا ما اسهلوا ذکروا ۔۔۔ من کان یالفهم فی المنزل الخشن

اوسکا ہر ایک قطعہ اور شعر نادر ہے اختصار بہتر ہے ابراہیم صولی مذکور درمیان

تیسری صدی کی شاعر

نصف ماہ شعبان سن دو سو پتالیس ۲۴۸ کے سر من رای مین فوت ہوا

ابو حاتم

ابو حاتم سہل ابن محمد بن عثمان بن یزید الجشمی سجستانی نحوی لغوی مقری نزیل بصرہ کا اور عالم وہان کا تہا یہہ شخص علوم آداب مین امام تہا اوس کے زمانی کے علماء نی مثل ابوبکر محمد بن درید اور مبرد وغیرہ نے اوس سی علم پڑہا مبرد کہتا ہی کہ مجہسی وہ یہہ بیان کرتا تہا کہ مینی کتاب سیبویہ کے اخفش سے دو دفعہ پڑہے ہی — ابو حاتم مذکور ابو زید انصاری — اور — ابو عبیدہ اور اصمعی سی بہت روایت کیا کرتا تہا — اور وہ علم لغت خوب جانتا تہا اور اشعار اور علم عروض اوس کے نوک زبان پر تہا معمی کے نکالنی کا اوسکو خوب ڈہب آتا تہا اوس کے شعر بہت اچہی ہین مگر علم نحو مین کامل نہ تہا چنانچہ اسلیئے جب کبہی ابو عثمان مازنی اوسکو عیسی بن جعفر کے گہر مین ملجاتا جلدی سی باین خیال کہ مازنی کوئی مسئلہ نحو کا مجہسے نہ پوچہنے پاوی چلاجایا کرتا تہا کیونکہ اگر نہ آوی گا تو ندامت ہوگی — اور نیک و صالح و پارسا آدمی تہا ہر ہفتہ مین ایک قران ختم کرتا اور ہر روز ایک دینار صدقہ کیا کرتا تہا اوس کے نظم بہت اچہی ہے ابو العباس مبرد اوسکا شاگرد نہایت خوبصورت تہا وہ اوسکے پاس بہت رہتا تہا اور اوسی پہرا کرتا تہا اسلیئے اوسنی یہہ اشعار اوسپر بنائی ہین

ماذا لقیت الیوم من ... متمجن خنث الکلام
وقف الجمال بوجہہ ... فسمت لہ حدق الانام
حرکاتہ وسکونہ ... تجنی بہا ثمر الاثام
واذا خلوت بمثلہ ... وعزمت فیہ علی اعتزام
لم اعد افعال العفا ... ف وذالداوکہ للغرام

نفسی فداؤک یا ابا ۔ العباس جل بک اعظم محی
فارحم اخاک فانہ ۔ نذر الکری بادی السقام
وانلہ مادون الحرام ۔ فلیس یرغب فی الحرام ؛ ؛

ابو حاتم مذکور نے اپنی شاگرد کو یہہ لٹکا سکھلایا تہا کہ اگر تیرا ارادہ کسیکو مخفی خط لکھنے کا
ہو اگر ے تو تازہ دودہ سی جیسی جوش نہ دیا ہو نامہ لکھہ دیا کر مکتوب الیہ اوسپر جب
جلے ترا کہہ ڈالکر کاغذ کو جہاڑ ڈالیگا فوراً حرف نمودار ہونگے اور اگر مازاج ابیض سے
لکھیگا تو اوسپر مکتوب الیہ کوئی شی کسیلے ڈالی تا کہ حرف ظاہر ہون اسیطرح بالعکس
اگر کسیلے چیز سی لکھی مازاج ڈال دی — اوس کے تصنیف سے بہت کتابیں ہیں
ازانجملہ کتاب اعراب القران — اور کتاب اغلاط عامہ — اور کتاب الطیر — کتاب
المذکر والمونث — کتاب النبات — کتاب المقصور والممدود — کتاب الفرق
— کتاب القراآت — کتاب المقاطع والمبادی — کتاب الفصاحۃ — کتاب
النخلۃ — کتاب الاضداد — کتاب القسی والنبال والسہام — کتاب السیوف
والرماح — کتاب الدرع والفرس — کتاب الوحوش — کتاب الحشرات
کتاب الہجا — کتاب الزرع — کتاب خلق الانسان — کتاب الادغام —
کتاب اللباء واللبن الحلیب — کتاب الکرم — کتاب الشتاء والصیف —
کتاب النحل والعسل — کتاب الابل — کتاب العتب — کتاب الخصب والقحط
— کتاب اختلاف المصاحف وغیر ذلک یہہ ہے شعر ابو حاتم کا ہے

ابی نبوا وجہہ الجمیل ؛ ولا ہوا من افتتن ؛ ۲۸
لو ارادوا عفافنا ؛ ستروا وجہہ الحسن ؛ ۲۸

اوسکے اشعار بہت ہیں وہ درمیان محرم یا ماہ رجب سنہ کے حسب اختلاف

سن دو سو اٹھتالیس ۲۴۸ہجری مین بصرہ کی درمیان فوت ہوا

حسین بن زکرویہ

یہہ شخص قرمطی اور خارجی ہی اوسکو صاحب الحال بہی کہتی ہین یہہ قوم قرامطہ
کا سردار تہا نام اوسکا اول مین حسین تہا بسبب خارجی ہونی کی اس نام کو بدل
کر احمد بن عبد اللہ رکہا اسکا حال درمیان اخبار یون کے بہت مشہور ہے اسکی
واسطے خلیفہ مقتفی عباسی نے درمیان ۲۹۱ہجری کے لشکر مقابلہ کو بہیجا تہا چنانچہ
وہ لڑا اور شکست کہا کے پکڑا آیا تمام بغداد مین ہمراہ ایک جماعت خوارج کے پہرایا
گیا پہر مقتول ہوا قرامطہ نے بعد اوس کی بہائی کے اوس کی بیعت کر کے مہدی
اوسکا لقب رکہا تہا وہ خونریز و شجاع و شاعر و ادیب تہا بعد اوس کے مقتول
ہونے کی اوس باپ زکرویہ نے خروج کیا اوس کے واسطی بہی لشکر گیا چنانچہ
وہ مجروح ہو کر پکڑا آیا یہہ واقعہ تیسرے صدی مین تقریباً گذرا صاحب حال کی
یہہ شعر برزبانے نقل کئے ہین

متی اری الدنیا بلا کاذب	ولا حروری ولا ناصبی
متی اری السیف علی کل من	عادا ابن ابی طالب
متی یقول الحق اہل النہی	وینصف المغلوب من غالب
ہل لبغاۃ الحق من ناصر	ہل لکوس العدل من شارب

ابن الرومی

کنیت اوس کے ابو الحسن نام علے بیٹا عباس کا پوتا جریح کا بعض جریح کا نام
جورجیس بیان کرتے ہین — یہہ شاعر مشہور بنام ابن رومی ہی وہ اچہا شاعر
ماہر اور مطبوع تہا اوسکو ہجو اور مدح مین بڑی دست قدرت تہے اوس کے

تیسری صدی کی شاعر

یہہ دو شعر المتنبی ہین کہ وہ خود فخر کرکے کہتا تہا کہ مجہسی پہلے اس مضمون مین کسینے سبقت نہین کی وہ یہہ ہین

آرائکم ووجوہکم وسیوفکم فی الحادثات اذا دجون نجوم
منہا معالم للہدی ومصابح تجلو الدجی والاخریات رجوم

یہہ دو شعر بہی بہت نادر ہین

واذا امرؤ مدح امرأً لنوالہ واطال فیہ فقد اراد ہجاءہ
لو لم یقدر فیہ بعد المستقی عند الورود لما اطال رشاءہ

یہہ شعر اوسکی مذمت خضاب مین ہین

اذا دام للمرء السواد واخلقت شبیبتہ ظن السواد خضابا
فکیف یروم الشیخ ان خضابہ یظن سوادا او یخال شبابا

یہہ اشعار اوسکے بعض روساء کے بیان مین ہین جسسی کچہہ حاجت اوسکے پڑی تہی اور اوسکو توقع خیر کے اوسی نہ تہی جب اوسنی وہ حاجت نکالدی یہہ شعر اوسنے کہی

سأشکر فی امر تجدد ببذلہ علی انتی ما خلت انک تفعل
والی منتی بالبذل شکوا وانہ علی من الحرمان ادہی واعضل
وما خلت ان الدہر یثنی بصرفہ الی ان اری فی الناس من لیس یسأل
لئن سرنی ما نلت منک فانہ لقد ساءنی اذ انت ممن تؤمل

یہہ اشعار ابن دکیع تنیسی کے طرف سے منسوب ہین ولادت اوسکے بدہ کی روز بعد طلوع فجر کی دوسرے تاریخ ماہ رجب ۲۲۷ سنہ ہجری کی درمیان بغداد کی موضع معروف بنام عقیقہ اور جبلیّہ کے اوس گہر مین جو سامنی محل عیسے بن جعفر بن منصور

کی تہا ہوسے — اور بدہ کے روز دوسرے تاریخ جمادالاول ۲۸۳ھ یا ۲۸۴ھ یا ۲۷۶ھ
مین حسب اختلاف درمیان بغداد کے وفات پائے مقبرہ باب البستان مین
مدفون ہوا باسٹھ ۶۲ برس کے عمر پائی — ابن خلکان کہتا ہے کہ اوس کے مرنی کا یہہ
سبب ہوا تہا کہ وزیر ابو الحسن قاسم بن عبداللہ بن سلیمان ابن وہب وزیر امام
معتضد نے بسبب اوس کے ہجو اور مونہہ پہٹ ہونے کی زہر کہلوا کر مروا ڈالا تہا وہ
زہر وزیر ہے کی مجلس مین ابن فراس کے ہاتہون دیا گیا جب بہوسلے سی کہا گیا اور
اوسنی معلوم کیا کہ مجکو زہر دیا بارادہ جانے کی کہڑا ہوا وزیر نی کہا کہ کہان جاتے
ہو اوسنی جواب مین کہا کہ جسجا ئی آپنے مجکو بہیجا ہی وہین جاتا ہون وزیر نے
کہا کہ میرے والد کو میرا اسلام کہنا اوسنی کہا کہ مین جہنم کے طرف کو نہین جاؤنگا اگر وہانکو
جاتا تو بیشک کہدیتا غرضیکہ بعد ان لطیفون کے اپنے گہر آکر چند روز بیمار رہا پہر مرگیا

دیک الجن

نام اس شاعر کا عبدالسلام وہ بیٹا رغبان بن عبدالسلام ابن حبیب بن عبداللہ
ابن رغبان ابن زید ابن تمیم کلبی کا ملقب بلقب دیک الجن ہے اصل اوس کے
شہر سلمیہ پیدائش اوس کے شہر حمص کے یہہ شاعر شعراء بنی عباسیہ سے ہی تمیم اوسکا
دادا اول اوس کے سب اجداد سی مسلمان ہوا حبیب ابن سلمۃ الفہری کے ہاتہہ سے
اسلام پایا چنانچہ اسیواسطے وہ فخریہ یہہ کہا کرتا تہا کہ عرب کو ہماری اوپر کچہہ فضل
نہین ہم مسلمان اوسیطرح پر ہوئے جسطرح کہ وہ مسلمان ہوئے — کچہہ خوف اوپر
اور آخرویت کا نہین — غرضیکہ شام مین رہا کرتا تہا اوسجائی کو مطلق نہ چہوڑا
شیعہ مذہب تہا امام حسین کے مرثیے اوسنی بہت کہی ہین اور ظریف اور عقلمند
اور تیز ذہن تہا اور لہو لعب مین بہی رہتا تہا شعر اوس کے نہایت جید ہوتے تہی

۱۲۶ ابن خلکان کہتا ہے کہ دیک الجن کے پاس ایک لونڈی مسماۃ دنیا تہی اوسکو بہت چاہتا
تہا اور ایک غلام تہا اوسکو بہی بہت پیار کرتا تہا اون دونو کو آپسمین زنا کرنے کے
تہمت لگا کر مار ڈالا اور اونکا لاشہ علیحدہ علیحدہ جلا کر ایک ایک پیالہ شراب کا کہا
سی بنوایا جب غلام کا پیار یاد آتا اوس کے پیالہ کو جو اوس کے جثہ کے راکہہ کا بنا ہوا
تہا چومتا اور جب اوس لونڈی کا اشتیاق غالب ہوتا اوس کے پیالی نکالکر چوستا چاٹتا
پہر اوسمین شراب بہر کر پیتا۔ مگر قتل کر کے بہت پشیمان ہوا اور اون دونون کا
مرثیہ بہی لکہا ہی لیکن لونڈی کے حق مین کئی مرثیہ کہی ہین چنانچہ یہہ بہی اوسی لونڈی
کی جوش محبت کا مرثیہ ہے

ما طلعة طلع الحمام علیها :	وجنا لها ثمر الردی بیدیها
رویت من دمها الثری ولطالما :	روی الهوی شفتی من شفتیها :
مکنت سیفی فی مجال وشاحها	ومدامعی تجری علی خدیها
وحق نعلیها وما وطی الحصا	شیء اعز علیّ من نعلیها :
ما کان قتلتها لانی لم اکن	ابکی اذا سقط الغبار علیها :
لکن بخلت علی سوائی بحبها	وانفت من نظر الغلام الیها :

ابن خلکان کہتا ہی کہ پیدایش اوس کے درمیان سنہ ۱۶۱ ہجری کی ہوئے اور کچھہ
اوپر ستتر برس کا ہوا اور ایام متوکل عباسی مین درمیان سنہ ۲۳۵ کی وفات پائی
واضح ہو کہ بعض اشعار اس شاعر کے اسبات پر دلالت کرتی ہین کہ اوسنی اون
لاشون کو جلا کر شراب کی قدح نہین بنوائی ہے ستے واللہ اعلم بالصواب

ابراہیم بن المہدی

کنیت اوس کے ابو اسحاق نام ابراہیم بیٹا مہدی بن منصور ابو جعفر بن محمد

تیسرے صدی کی شاعر

بن علے بن عبد اللہ بن عباس بن عبد المطلب کا یہہ ہاشمی بہائی ہارون رشید کا ہی ۱۲۷ ا
اوسکو علم راگ اور گانے بجانے مین بڑی دست قدرت تہی علم مجلسی بہی اوسکو
اوسکو اچہا آتا تہا رنگ اوسکا سیاہ اسواسطے تہا کہ وہ ایک لونڈی سیاہ شکل مسماۃ
شکلہ کے پیٹ سی تہا (شکلہ بفتح شین اور کسر شین اور سکون کاف اور فتح لام
وسکون ہا سے ہی) باوجود سیاہ رنگ ہونے کے ڈیل ڈول بہی اوسکا بڑا تہا
اسواسطے وہ بنام تنین مشہور ہوگیا تہا (تنین اژدہا کو کہتی ہین) ابن خلکان کہتا ہی
کہ اوسکو علم ادب بہت آتا تہا فصاحت سب سے زیادہ رکہتا تہا ہاتہہ کا سخی تہا کوئی
شخص اولاد خلفا سے پہلے اوسی مثل اوس کے فصیح نہین گذرا اور نہ اوس کیسی
کسی کے شعر ہوتے تہی درمیان شہر بغداد کی بعد دو سو برس کے اوس کے بیعت خلافت
ہوئے اون ایام مین مامون خراسان مین تہا اوسکا قصہ مشہور ہے دو برس تک وہ
خلافت کرتا رہا — طبری اپنی تاریخ مین یہہ کہتا ہے کہ اوسنے ایک برس گیارہ
مہینے بارہ روز خلافت کی واللہ اعلم بالصواب اس کے بیعت ہونی اور مامون کی
خلع ہونے کا سبب یہہ تہا کہ مامون جب خراسان مین تہا اون ایام مین اوسنی
اپنا ولی عہد علی بن موسی رضی کو مقرر کر دیا تہا یہہ بات اون عباسیون پر جو
بغداد مین تہی بہت ناگوار گذرے اسلئے اونہون نے مامون کو خلافت سی معزول
کرکے ابراہیم مذکور سے بیعت کرکے اوسکا لقب مبارک رکہا اوس کے بیعت
منگل کے روز پانچوین تاریخ ماہ ذی الحجہ سنہ ۲۰۱ ہجری مین درمیان بغداد کے
اسطور پر ہوئے کہ اول عباسیون نے پوشیدہ اوس کے بیعت کی پہر تمام باشندگان
بغداد نے اول تاریخ ماہ محرم سنہ ۲۰۲ ہجری مین کی یہہ بات پانچوین تاریخ محرم
کو بروز جمعہ ظاہر ہوئے کیونکہ اسی روز ابراہیم مذکور نے منبر پر چڑہ کر یہہ حکم دیا

تیسرے صدی کی شاعر

۱۳۸ کہ سب عباسی سیاہ لباس حسب دستور سابق پہنا کرین حال یہہ ہے کہ مامون نے
جس روز علے بن موسے کی ولی عہد ہونے کی بیعت لوگون سے کروا دی تہے اوس
روز سیاہ پوشاک پہنی کی جو کہ عباسیو لکا لباس ہمیشہ سے تہا ممانعت کر دی تہے
اور یہہ حکم دیا تہا کہ اج سے سبز پوشاک پہنا کرین یہہ بات عباسیون پر بہت شاق
گذرے تہی جب پہر اوسے پوشاک کی پہنے کا حکم ابراہیم مذکور نے منبر پر چڑھ کر
خلاف حکم مامون کے برسر اعلان دیا سب جان گئی کہ اس کے بیعت خلافت ہو گئے
ہی یہہ شخص مامون کا چچا تہا ماہ ذی قعدہ سنہ ۲۰۲ ہجری تک یہہ حکم جاری رہا اور روہ
خلافت کرتا رہا جب مامون خراسان سے طرف بغداد کے آیا ابراہیم کو اپنی جان
بچانی مشکل ہوئے ڈر کر بدہ کی روز تیرھوین تاریخ ماہ ذی الحجہ سنہ ۲۰۳ ہجری کو چھپ
گیا یہہ واقعہ بعد چند امور کے کہ جنکی شرح طویل ہے وقوع مین آیا تہا غرضیکہ
ہفتہ کے روز چودھوین تاریخ ماہ صفر سنہ ۲۱۰ ہجری مین وہ چھپا تہا ابراہیم کہتا ہی
کہ ایک روز مین مامون کے پاس گیا مجکو اوسنے کہا کہ تو ہی ہے سیاہ خلیفہ مینی
کہ اے امیر المومنین اب تو آپ مجکو میرا جرم عفو کر چکے ہین ایک غلام بنی الحسحاس
نی یہہ کہا ہے

اشعار لہ عبد بنی الحسحاس قمن لہ عند الفخار مقام الاصل والورق
ان کنت عبداً فنفسی حرۃ کرما او اسود الخلق انی ابیض الخلق

پیدایش اوس کے غرہ ذی قعدہ سنہ ۱۶۲ ہجری مین ہوئی بروز جمعہ ساتوین تاریخ
ماہ رمضان سنہ ۲۲۴ ہجری مین درمیان سرمن رای کے وفات پائے اوس کے
بہتیجے معتصم نے اوس کے جنازہ کی نماز پڑھے اشعار اوس کے ہاتہہ نہ آئے

ابو العتاہیہ

تیسرے صدی کی شاعر

۱۲۹ ابو اسحاق اسمعیل بن القاسم بن سوید بن کیسان عنزی اور ولاء کے جہت سے عنزی معروف بنام ابو العتاہیہ شاعر مشہور ہے پیدایش اوسکی عین التمر مین جو کہ ایک چہوٹا سا شہر حجاز مین قریب مدینہ کے ہے ہوئے بعضی کہتے ہین کہ وہ شہر مضافات دریاء فرات سے ہے — اور یاقوت حموی اپنی کتاب مشترک مین یہہ کہتا ہے کہ وہ قریب انبار کے ہے واللہ اعلم بالصواب غرضیکہ کوفہ مین بڑا ہوا اور وہین بغداد مین رہنے لگا وہ چونکہ ٹہلئین بیچا کرتا تہا اسواسطے اوسکو کبہار کہنے لگے تہے ایک لونڈے مسماہ عتبہ پر عاشق و شیدا مشہور ہو گیا تہا یہہ لونڈی امام مہدی کے باندی تہے اکثر اوس اشعار اس لونڈی کے حقمین ہین چنانچہ یہہ ہے اوسکی محبت مین کہی ہین

اعلمت عتبة انني : منها على شرف مطل

وشكوت ما القى اليها : والمدامع تستهل

حتى اذا برمت بما : اشكو كما يشكو الاقل

قالت فاي الناس يعلم ما تقول فقلت كل

اور ایک دفعہ یہہ دو شعر مہدی کو لکہہ کر وہ لونڈی اوس سے مانگے تہے

نفسي بشيء من الدنيا معلقة : الله والقايم المهدي يكفيها

اني لايئس منها ثم يطمعني : فيها احتقارك للدنيا وما فيها

ابو العباس المبرد کتاب کامل مین یہہ بیان کرتا ہے کہ ابو العتاہیہ نے اوس لونڈے کی چہوڑ دینے کی خواہش مہدی سے ہر روز نوروز — اور مہرجان کے کی اور بطور تحفہ یہہ اشعار اوسکے پاس لکہہ کر ایک تہان نرم کپڑے کا شیشہ مین رکہہ کر خوشبودار بطور ہدیہ بہیجا تہا جب بادشاہ مذکور نے ارادہ کیا کہ عتبہ لونڈے اوسکے حوالہ کرے وہ بہت مضطرب ہوئے اور کہنے لگی کہ اے

تیسری صدی کی شاعر

امیر المومنین اشجع عرض کرتا ہے کہ آپ اپنی خدمت سے مجکو محروم رکہکر ایک شخص بہونڈی صورت اور بدہیت کہار کو جو تہیلیان بیچا پہرتا ہے دیتی ہین اوسنے یہہ عرض معروض کرکے اپنی تئین اوسسے بچا لیا بادشاہ نے حکم کیا کہ اوسکو ہنڈیا بہرکر دو وہ منشیون سے کہنی لگا کہ مجکو حکم دینار کا دیا منشیون نے کہا کہ نہین اگر درہم چاہو تو لیجاؤ اسے جہگڑی مین وہ انعام ہے ایک برس تک بندر ہا مساۃ عتبہ نے کہا کہ اگر عاشق ہوتا جیسا کہ وہ کہتا تہا تو درہم اور دینار کے جہگڑے مین نہ پہنستا وہ مدح مین بہی اچہے دست قدرت رکہتا تہا چنانچہ یہہ اشعار اوسکے مدح کی ہین

لما علقت من الامیر حبالا	انی امنت من الزمان و صرفه
لتخذ و له حر الخدود نعالا	لو یستطیع الناس من اجلاله
قطعت الیک سباسبا و رمالا	ان المطایا تشتکیک لانها
واذا صدرن بنا صدرن ثقالا	فاذا وردن بنا وردن خفائفا

یہہ اشعار عمر بن علاء کے حقمین اوسنے کہی ہین عمر مذکور نے ستر ہزار درہم اوسکو انعام مین دئی تہے یہانتک کہ بسبب بوجہ انعام کے کہڑا نہ ہو سکا اور خلعت بہی اوسکو دیا اس انعام کے سبب سے اور شعرا اوس سے حسد کرنی لگے تہی چنانچہ ایک اوسنے ایک مشاعرہ کیا اور سب شعراء کو جمع کرکے کہا کہ ای قوم شعرا بڑے تعجب کے بات ہی کہ تم مین نا اتفاقی بہت ہے بعضی بعضونکے دشمن ہین اگر کوئی چاہی کہ کسی کے مدح مین ایک قصیدہ پچاس شعر کا لکہے اب ہے وہ تا ہنوز پورا بہی نہین پایا کہ لذت اور مزہ اوسکے اشعار کا بسبب حسد دوسرون کے جاتا رہتا ہے — اشجع سلمی شاعر مشہور یہہ کہتا ہے کہ خلیفہ مہدی نے ایک دفعہ سب لوگون کو حاضر ہونے کا حکم دیا اوس روز دربار عام تہا چنانچہ ہم بہی گئے ہم کو حکم ہوا

کہ یہہ جاؤ اتفاق سے میری پاس ہے اشجع بن عمرو بہی بیٹہا ہوا تہا مہدی کی جب جہکا
ہوگیا سب آدمی چپکی ہو رہے بشار کی حس اور حرکت اس شاعر کے معلوم کرکی
مجہسی پوچہا کہ یہہ کون ہے مینی کہا کہ ابو العتاہیہ ہے اوسنی مجہسی پوچہا کہ کیا تجکو
معلوم ہے کہ یہہ شعر اس مجلس مین بادشاہ کے روبرو پڑہیگا مینی کہا کہ یقین تو
ہی ابہی اثنا مین مہدی نے حکم شعر خوانے کا دیا ابو العتاہیہ نے یہہ قصیدہ پڑہا جسکے
اول کا یہہ ایک شعر ہے

الا ما لسیدتی ما لہا :: ادلت فاجمل ادلالہا ::

بشار نے میرے کہنی مار کر کہا کہ دیکہا تونے اپنی مطلب کے شعر پڑہنے لگا ہے
ایسا ہی بیباک اور چالاک آدمی تونے دیکہا ہی کہ ایسی شعر ایسی مقام پر
پڑہتا ہے کچہہ خوف نہین کرتا یہانتک کہ وہ ان شعرون پر پہنچا

اتتہ الخلافۃ منقادۃ :: الیہ تجرر اذیالہا
فلم تک تصلح الا لہ :: ولم یک یصلح الا لہا
ولو رامہا احد غیرہ :: لزلزلت الارض زلزالہا
ولو لم تطعہ بنات القلوب :: لما قبل اللہ اعمالہا ::

بشار نے مجہسی کہا کہ دیکہو ای اشجع بادشاہ اپنے جاگہ سے مارے خوشی کی اوڑ
گیا یا نہین — اشجع کہتا ہے کہ اوس مجلس مین سے اوس روز سب شعرا
محروم گئے کسی کو سوا ابو العتاہیہ کے انعام ہوا — اس شاعر کے زہد اور
ورع مین یہہ شعر ہین یہہ شاعر بشار اور ابو نواس کے طبقہ کے پیدا ہونے
والون مین سے ہی اور اشعار اوسکے بہت ہین پیدایش اوسکی درمیان
سنہ ۱۳۰ ہجری کی ہوئی بروز دوشنبہ اٹہوین یا تیسری جماد الاخر سنہ ۲۱۱ ہجری

ہین وفات پاسنے بعض ۲۳۱ھ بیان کرتے ہین درمیان بغداد کے مراقبراوس کے
نہر عیسیٰ پرسا نے ایک پل کے جسکو قنطرۃ الزیات کہتی ہین بنی ہوئے ہی کہتی ہین
کہ جب وہ مرنے لگا اوسنے کہا کہ مسمی مخارق ڈوم کو بلوا ر میرے دو شعر گادی
چنانچہ وہ آیا یہہ دو شعر اسنے گوا کرسنے

اذا ما انقضت عنی من الدھر مدتی ۔ فان عزاء الباکیات قلیل

سیعرض عن ذکری وتنسی مودتی ۔ ویحدث بعدی للخلیل خلیل

جب یہہ شعر ڈوم مذکور سے سن چکا اوس وقت یہہ وصیت کی یہہ شعر میرے
قبر پر ہے لکہہ دنیا وہ یہہ ہے

ان عیشا یکون اخرہ المو ت لعیش معجل التنغیص

ابو تمام

نام اوسکا حبیب بیٹا اوس بن الحارث بن قیس بن الاشج بن یحیے بن مروان
بن مر بن سعد ابن کاہل بن عمرو بن عدی بن عمر بن الغوث بن طے اسکا نام
حلیمہ تہا وہ بیٹا عدو بن زید کہلان ابن یشجب بن یعرب بن قحطان کا شاعر
مشہور ہے ۔ اور باپ اوسکا نصرانی تہا رہنیوالا جاسم ایک گانو کا جو قریب
دمشق کے واقع ہے اوسکو تدوس العطار بہی کہتی ہین اسی لئی اوسکو اوش
کہنی لگے یہہ شاعر اپنے زمانہ مین سب سے اچہا اور یگانہ بضاعت شعر اور نیک
اسلوبی مین تہا ۔ اوس کے کتاب حماسہ اوس کے فضیلت اور عقل اور علم پر
دلالت کرتے ہی ۔ ایک مجموعہ اور بہی اوس کے تصنیف سے ہی اوسکا نام
فحول الشعراء ہے اس کتاب مین شعراء جاہلیت اور مخضرمین اور اسلامیین
کے بہت اشعار جمع کئے ہین ۔ اور ایک کتاب الاختیارات بہی اوس کے

تیسرے صدی کی شاعر

تالیف کے ہوئی ہے اسمین بہت اچھے پسندیدہ اشعار شعراء عرب کے اوسنے مندرج
کئی ہین ماسواء اسکے اوسکو اتنی اشعار یاد ہے کہ اوس کے سواء اور کسیکو وہ رتبہ
حاصل نہین ہوا بعض کہتے ہین کہ ابو تمام کو چودہ ہزار ارجوزہ عربی زبان کے سواء
قصاید اور قطعون اور مدح کے یاد تہی اوسنے خلفاء کے مدح کرکے انعامات بہی
پائی ہین وہ سفر شہروں کا کرتا ہوا جب بصرہ مین گیا اوس شہر مین عبد الصمد بن
المعذل شاعر مشہور نامے تہا اوسنے ابو تمام کے آنے کی جب خبر سنی یہہ خیال کیا
کہ ایسا نہو بروقت اوس کے آنے کے شہر بصرہ کے رہنی والی میرا اعتقاد چھوڑ کر
اوس کے معتقد ہو جاوین یہہ دل مین خیال لاکر یہہ تین شعر اوس کے پاس لکھہ کر کہ ابہی
وہ شہر مین گہا تہا بہیجے

انت بین اثنتین تبرز للنا — س وکلتا بوجه مذال
لست تنفک راجیا لوصال — من حبیب او طالبا لنوال
ای ماء یبقی بوجهک هذا — بین ذل الهوی وذل السؤال

جب ابو تمام نے یہہ شعر پڑھے اوس کے مطلب اور مقصد پر واقف ہو کر بصرہ مین
نہ گہا اور لوٹا چلا گیا صولی کہتا ہے کہ ابو تمام نے جب محمد بن عبد الملک ابن زیات کی
اس قصیدہ سے جسکا اول یہہ ہے مدح کی

دیمة سمحة القیاد سکوب — مستغیث بها الثری المکروب
لو سعت بقعة لاعظام اخری — لسعی نحوها المکان الجدیب

اوسوقت ابن زیات نے کہا کہ ای ابو تمام تیرے شعر کے جواہر لفظ اور معانی
نادر چمکدار موتیون کے لڑیون پر جو پستان نو خیز عورتون کے گلے مین پڑی
ہوئے ہوتے ہین بہتر ہین اور سچ ہے کہ تیرے اشعار کی عوض مین صلہ اور انعام

نہین ہو سکتا کیونکہ جتنا کچھہ دینگے تیرے اشعار کی برابری نہو سکیگے اوسوقت
ایک فیلسوف بہی وہان حاضر تہا اوسنے کہا کہ یہہ جوان حالت جوانی ہی مین
مرجائیگا حاضرین مجلس نے پوچہا کہ آپکو کیونکر معلوم ہوا اوس حکیم نے کہا کہ بسبب حدت ذہن
اور بسبب ذکی الطبع ہونے اور فطانت کے جو اوسمین معہ لطافت حسن اور جودت
خاطر پائے جاتے ہین یہہ حکم مینے کیا کیونکہ نفس روحانی اوس کی جسم کو اسطرح
ہر کہائیگا جسطرح تلوار تیز اپنے میان کو کہا جاتی ہے اور ایسا ہی ہوا
کیونکہ کچھہ اوپر تیس ۳۰ برس کا ہوکر مرا اشعار اوسکے مدت تک بلا ترتیب پڑی رہی
یہانتک کہ ابوبکر صولی نے ترتیب حروف ہجا پر مرتب کرکے دیوان اوسکا جمع کیا
— بعد ازان علی بن حمزہ اصفہانی نے اوسکے دیوان کی اور طرح پر ترتیب
کی یعنی انواع و اقسام شعر پر اوسکو مرتب کیا حروف کے ترتیب چہوڑ دی
— پیدایش ابو تمام مذکور کے درمیان سنہ ۱۸۸ یا سنہ ۱۷۲ یا سنہ ۱۹۰ یا سنہ ۱۹۲ ہجری مین حسب
اختلاف درمیان ایک گانو کے جسکو جاسم کہتے ہین جو جیدور کے شہرون مین
مضافات دمشق سے درمیان دمشق اور طبریہ کے واقع ہی ہوئی — اور مصر مین
پرورش پائے کہتے ہین کہ ابو تمام درمیان جامع مسجد کی لوگون کو مشک سے
پانی پلایا کرتا تہا سقہ کا کسب کرتا تہا — بعضی یہہ کہتے ہین کہ ایک بڑہی کے پاس رہا
کرتا تہا کچھہ کاروبار لکڑے کا کرتا تہا — اور اوسکا باپ مصر مین شراب بیچا کرتا
تہا — رنگ ابو تمام کا گندم گون اور قد لنبا تہا فصیح و شیرین کلام تہا مگر کچھہ
اوسکے زبان مین لکنت بہی تہی لفظ تا ہکلا کر بولا کرتا تہا — موصل مین
درمیان ذیقعد یا جمادالاول سنہ ۲۳۱ ہجری یا سنہ ۲۲۸ یا سنہ ۲۲۹ مین حسب اختلاف
وفات پائے بعضی یہہ کہتے ہین کہ ماہ محرم سنہ ۲۳۲ ہجری مین مرا واللہ اعلم

شیرے صدی کی شاعر

بحتری نے کہا ہی کہ ابو نہشل بن حمید طوسی نے ایک قبہ اوسکی قبر پر بنا دیا ہی اور ۱۲۵
میں نے بہی موصل مین اوسکی قبر باہر باب المیدان کے خندق مین دیکہی وہانکے
عوام الناس یہہ کہا کرتے ہین کہ یہہ قبر ابو تمام شاعر کی ہی

الخلیع

ابو علی الحسین بن الضحاک بن یاسر شاعر بصری معروف بنام خلیع غلام سلمان
بن ربیعہ الباہلی صحابی کی بیٹے کا اصل اوسکے خراسان ہے وہ شاعر بہت
ظریف ومطبوع اچہا جوان تہا اوسکو اقسام شعر و انواع سخن پر قدرت تام
تہی خلفاء کے ہم صحبت ہونے سی اوسنے وہ رتبہ پایا کہ کسیکو وہ رتبہ میسر بجز اسحاق
بن ابراہیم ندیم موصلی کے نہوا تہا کیونکہ وہہ اوسکے برابر عزت رکہتا تہا پہلی ہے
پہلی وہ امین بن ہارون رشید کی صحبت مین رہا اوسکے بعد خلفاء کے صحبت مین
مستعین کے وقت تک رہا یہہ شاعر طبقہ اولے کی شعراء جید سے شمار کیا جاتا ہی
درمیان اوسکے اور ابو نواس کے کئی لطیفے ہوا کرتے ہتے اوسکا نام خلیع
بسبب بیباکی اور چالاک اور ظریف وبے سامان ہونے کے رکہا گیا ہے
یہہ بات ابن منجم نے اپنی کتاب بارع مین — اور ابو الفرج اصبہانی نے
کتاب الاغانی مین ذکر کرکے اچہی اشعار اوسکے ذکر کئے ہین ازان جملہ

یہہ شعر ہے ہین

صل بخدیک ناظری عجیبا ۔۔۔ من معان یحار فیہا الضمیر

فبخدیک للربیع ریاض ۔۔۔ وبخدی للدموع غدیر

وله ایضاً

ایا من طرفہ سحر ۔۔۔ ویا من ریقہ خمر

تجاسرت فکاشفتک لما غلب الصبر

وما احسن فی مثلک : ان یہتک الستر :

فان عنفنی الناس :: ففی وجہک لی عذر

ولہ ایضاً

لا وحبیک لا اصا فح بالدمع مدامعا :

من بکی شجوہ استرا ح وان کان موجعا

کبدی فی ہواک اسقم من ان تقطعا

لم تدع سورۃ الضنا فیّ للسقم موضعا :

اوسنی درمیان سنہ ۲۵۰ ہجری کے قریب ایکسو برس کے عمر پاکر وفات پائی خطیب درمیان تاریخ بغداد کے کہتا ہے کہ وہ درمیان سنہ ۱۶۲ ہجری کے پیدا ہوا تہا

دعبل

ابن خلکان کہتا ہے کہ کنیت اوس کے ابو علی نام اوسکا دعبل بیٹا علی بن زرین بن سلیمان خزاعے کا شاعر مشہور ہے اور صاحب کتاب اغانی یہہ لکہتا ہے کہ دعبل بن علے بن رزین بن سلیمان بن تمیم بن نہشل بن نہیس بن خراس بن خالد بن دعبل بن انس بن خزیمہ بن سلامان بن اسلم بن اقصے بن حارثہ بن عمرو بن عامر مزیقیا ہے اور کنیت اوس کی ابو علے ہے بعضی یہہ کہتے ہین کہ دعبل اوسکا لقب تہا نام اوسکا حسن تہا بعضی یہہ کہتی ہین کہ عبد الرحمن نام تہا بعضی محمد نام اور کنیت ابو جعفر تبلاتے ہین — کہتی ہین کہ وہ کانون سے بہرہ تہا اور اوسکے گدی مین ایک رسولے تہی شاعر بہت جید تہا مگر مونہہ پہٹ اور ہاجے اور عیب گیر نکتہ چین آدمے تہا خلفاء کے اوسنی ہجو کے ہی عمر بہی بڑے

بڑی پاۓ وہ کہا کرتا تہا کہ پچاس برس کے عرصہ سی مین اپنا کفن ہاتہہ مین لئی
ہوئی اور لکڑی سولی کے کندہی پر یہہ خیال کر کے بسبب میرے ہجو اور بد گفتاری
کی شاید کوئی مجکو سولے دی اور وقت پر اوسکو لکڑے سولی کی ہاتہہ نہ آوے
اٹہائی ہوئی پہرتا ہون آج تک کوئی مجکو ایسا نہ ملا غرض اس کلام سے یہہ ہے
کہ بہت دل چلا اور بڑے گردی کا آدمی تہا تمام خلفا سے اوسنی ہجو کی ہے کسیکو
چہوڑا نہین ایکدفعہ کا ذکر ہے کہ ابراہیم بن مہدے کی اوسنے ہجو کی اوس قصیدہ
کا اول شعر یہہ ہے

نعر ابن شكلة بالعراق واهله ۔۔۔ فهفا اليه كل اطلس مائق

ابراہیم مذکور جو خلیفہ مامون کا چچا تہا یہہ ہجو سنکر مامون کے پاس جا کر اوسکا شاکی
ہو کر کہنے لگا کہ ای امیرالمومنین اللہ سبحانہ و تعالی نے آپکو فضیلت ہمپر دے
اور آپکے دلمین مجرم عفو جرایم اور مہربانی کرنی کا الہام کیا اور ہمارا تمہارا
نسب ایک ہی ہے ۔ دعبل نے میرے ہجو کی ہے اوسسے میرا بدلا لیجئی مامون
نے کہا کہ اوسنے تیری ہجو مین کیا کہی شاید کہ یہہ قصیدہ کہا ہے نعر ابن شكلة
بالعراق واهله الخ اور سب شعر پڑہے ابراہیم
نے کہا کہ قربان شوم ہان یہی شعر کہے ہین مامون نے کہا کہ کچہہ مضایقہ نہین
کیونکہ تیرے ہجو مین بہت کوتاہی کے ہے بہ نسبت میری ہجو کی کچہہ نہین کہا اوسنی
میری ہجو مین بہت کچہہ کہا ہے تو ان چند شعرونکو سنکر جنمین ہجو بہی بہت نہین ہے
میرے پاس کہہر آکر آیا من باوجود ایسی ہجو کے کہ جسکے برداشت نہین ہو سکتے
سنکر چپکے رہا اور برداشت کر گیا اگر تجکو یقین نہ ہو تو یہہ شعر سن اوسنے
میری ہجو مین یہہ کہی ہین

تیسرے صدی کی شاعر

۱۴۸ ایسومنی المامون خطۃ جاھل　　　　اومارای بالامس راس محمد

الی من القوم الذین سیوفھم　　　　فقلت اخاک وشرفتک بمقعد

شادو بذکرک بعد طول خمولہ　　　　واستنقذوک من الحضیض الاوھد

جب مامون نے یہہ شعر اپنی ہجو کے پڑہ کر سنائی ابراہیم متعجب ہوکر دعا دینے اور یہہ کہنی لگا کہ زیادہ کرے ای امیرالمومنین خدا تعالے تجکو رحم اور حلم اور بردباشت ـــ واضح ہو کہ مامون جب یہہ شعر مذکورہ بالا پڑہا کرتا یہہ کہا کرتا کہ جزا ر بد دی خدا تعالے دعبل کو وہ کسطرح سی میری حق مین یہہ شعر کہتا ہے حالانکہ مین خلافت اور بادشاہت کی گودی مین پیدا ہوا امارت کے پستان سی مینی دودہ پیا اوسکے گودی اور پنگہوڑی مین پلا اوس کے اشعار غزل کے یہہ ہین

عششت الھوی حتے تداعت اصولہ　　　　بنا وابتذلت الوصل حتی تقطعا

وانزلت مابین الجوانح والحشا　　　　ذخیرۃ ود طالما قد تمنعا

فلا تعذلینی لیس لی فیک مطمع　　　　تخرقت حتے لم اجد لک مرقعا

فھبک یمینی استاکلت فقطعتھا　　　　وصبرت قلبی بعدھا فتشجعا

پیدایش دعبل مذکور کے درمیان ۱۴۸ کی ہوئے اور ۲۴۶ ہجری مین قصبہ طیب مین وفات پائی یہہ قصبہ درمیان واسط عراق اور اہواز کے واقع ہے (راقی کہتا ہے) میری نزدیک یہہ شخص سے دعبل درباب ہجو کے مثل سودا شاعر کے جو اردو گو گذرا ہے تہا کیونکہ وہ بہی اسی قبیل کا ہاجی اور عیب گیر تہا

ابو العمیثل

ابن خلکان کہتا ہے کہ ابو عمیثل کنیت اور نام اوسکا عبد اللہ بیٹا خلید غلام جعفر بن سلیمان بن علی بن عبداللہ بن عباس رضی بن عبد المطلب کا اصل اوسکے

ہوئی سے تین روز بعد وفات پائی اونکو حضرت امام حسن اور حسین — اور عبد اللہ بن جعفر نے غسل دیا اور حضرت امام حسن علیہ نے نماز جنازہ کے پہڑوائے صبح کو دفن ہوئے — عمر اونکی تریسٹھ یا پینسٹھ — یا ستر — یا اٹھاون برس کی علی حسب الاختلاف تہی بسبب اس کے کہ اکثر کتب اہل اسلام اونکی فضایل لاتعد و لاتحصی سے پر و لبریز ہین صرف حال ضروری جو اور کتابون مین کم ملتا ہے یہی لکھہ دیا ہے — اونکی اشعار کا ایک دیوان ہے مینی بہی دیکھا ہی میری اوستاد مولوی مملوک العلی مدرس اول مدرسہ دہلی کے پاس موجود ہی حضرت علے رض کے اشعار بہت اچھی فصیح اور بلیغ ہین — جب حضرت فاطمہ زہراء رض یعنی اونکے زوجہ نے انتقال پایا حضرت علی رض نے یہہ اشعار اونکی مرثیہ مین فرمائے

لِکُلّ اجتماعٍ من خلیلین فرقۃٌ ؛ وکُلُّ الذی دون الفِراق قلیلُ
وانّ افتقادی فاطماً بعد احمدٍ ؛ دَلیلٌ علی ان لایدُومَ خَلیلُ

اور یہہ اشعار حضرت خدیجہ زوجہ نبی صلعم اور حضرت ابوطالب کے مرثیہ مین فرمائی ہین

اَعینیَّ جُودًا بارکَ اللہُ فیکما ؛ علی ھالکین ما تری لھما مثلا
علی سیّد البطحاء وابن رئیسھا ؛ وسیّدۃ النِّسوان اول من صلّی
مُصابھما ادجی الی الجوّ والھوی ؛ فبتُّ أقاسی منھما الھمّ والثُّکلی
مُھذّبۃ قد طیّبَ اللہُ خیمھا ؛ مُبارکۃ واللہُ ساقَ لھا الفضلا
لقد نصرا فی اللہ دین محمّدٍ ؛ علی من بغی فی الدین قد رعیا إلّا

ام مسلم

یہہ ایک عورت ہی اس کا نام مجکو معلوم نہین ہوا اور بس کیطرف دو شعر منسوب ہینی پائے حال اون شعرونکا یہہ ہے کہ درمیان جنگ جمل کے وہ حاضر تہے جب

تیسرے صدی کی شاعر

زکی ہی وہ پرگو اور ظاہر کنندہ مطالب ومضامین کا اور منشی عبد اللہ بن طاہر کا ١٣٩
تہا اوسیکا شاعر بہی تہا اوسیکے ہان رہتا تہا اون مین اوسکے باپ طاہر کے آگے ہی کار منشی
گری کا کرتا تہا لغت بہت جانتا تہا شاعر جید تہا یہہ اشعار اوسکے عبد اللہ مذکور کے
مدح مین ہین

یا من یحاول ان تکون صفاتہ … کصفات عبد اللہ انصت واسمع
فلانصحنک فی المشورۃ والذی … حج الحجیج الیہ فاسمع اودع
اصدق وعف وبر واصبر واحتمل … واصفح وکاف ودار واحلم واشجع
والطف ولن وتان وارفق واتئد : … واحزم وجد وحام واحمل وادفع
فلقد نصحتک ان قبلت نصیحتی : … وہدیت للنہج الاسد المہیع

یہہ قطعہ بہت اچہا نہایت رتبہ خوب ہے پر ہی سوا ازین اور بہی اشعار اوسکے
بہت اچہے ہین کہتی ہین ایک دفعہ وہ عبد اللہ ابن طاہر کے پاس جانا چاہتا ہے
دربان نے اوسکو روک لیا اوسوقت یہہ شعر اوسنے کہے

ساترک ہذا الباب ما دام اذنہ … علی ما اری حتی یلین قلیلا
اذا لم اجد یوما الی الاذن سلما … وجدت الی ترک اللقاء سبیلا

عبد اللہ نے جب یہہ شعر سنے اوسکو بہت برا معلوم ہوا اور حکم اوسکے آنی کا
دیا کہتی ہین کہ ایک روز ابو تمام طائی نے عبد اللہ ابن طاہر کے سامنے اپنا قصیدہ
پڑہا اوسوقت ابو العمیثل بہی حاضر تہا اوسنی کہا کہ ای ابو تمام ایسی شعر
کیون نہین کہا کرتا تہا جو سمجہہ مین آیا کرین — اوسنے کہا کہ ای ابو عمیثل تو کیون
نہین سمجہا کرتا جو شعر کہے جاتی کرین غرض یہہ ہے کہ نہ سمجہنا تیرا قصور ہے —
اس شاعر نے کئی کتابین تصنیف کی ہین از انجملہ ما اتفق لفظہ واختلف معناہ

تیسرے عہدی کی شاعر

۱۳۰۰ ایک کتاب ہے جسمین ظاہرا معلوم ہوتا ہی کہ بیان اون الفاظ کا جو ظاہر مین متفق اور حقیقت مین از روے معنی کے مختلف ہین ہوگا — اور ایک کتاب النسابہ — اور ایک کتاب الابیات السائرہ اور ایک کتاب معانی الشعر وغیرہ اوسنے تصنیف کے ہی ۳۴۰ھ دو سو چالیس ہجرے مین وفات پائے

ابو العباس عبد اللہ

ابن خلکان کہتا ہے کہ ابو العباس عبد اللہ بن محمد الناشے انباری معروف بنام شہر سیر شاعر ہے وہ شعراء جیدین مین سے ابن رومی اور بحتری وغیرہ کے طبقہ مین تہا یہہ ناشی اکبر ہے کیونکہ ناشی اصغر اور ہے جسکا ذکر آگے انشا اللہ تعالے آویگا یہہ شخص نحو اور عروض اور علم کلام خوب جانتا تہا پیدائش اوسکے انبار کے ہی بغداد مین مدت تک بود و باش کے بعد ازان مصر کے طرف جاکر آخر عمر تک رہا چند علوم یعنے منطق اور علم کلام — اور علم عروض اور علم نحو مین یہہ شخص متبحر اور دریا تہا اوسنی نحویون کی تعلیلین توڑکر قواعد عروض پر چند شبہی کئے ہین یہہ خلیل کو بے نہ سوجہے تہی بسبب تیزی رای اور فطانت عقل کے اوسنے یہہ شبہی نکالی اوسنی ایک قصیدہ حاوی کئی فنون و علوم کا ایک روی پر چار ہزار شعر کا لکہا ہے اوسکے چند تصانیف بہت اچہی ہین اور اشعار بہت ہین اور درباب شکار اور آلات اور صید کے اور جو اوسکی متعلق ہوتا ہے شعر کہی ہین اور اوسکے قصاید اور طردیات ابو نواس کے اسلوب پر بہے ہین — اور قطعے بہی بہت اچہی ہین غرضیکہ جو اوسنے کہا ہے خالے جودت سے نہین ہے یہہ اشعار اوسکے وصف باز مین ہین

لما تعری اللیل عن انبلاجہ — وارتاح ضوء الصبح لانبلاجہ

غدوت الغي الصبية في منهاجه

البسه الخالق من ديباجه ۔ وتنبئا احاط الطرف في اذنه راجه

في نسق منه و في ازعاجه ۔ وذاب في ديه الى مجاجه

بزينة كفته نظم تاجه ۔ منسره ينبئ عن خلاجه

بطعنة يخبي عن علاجه ۔ لو استضاء المرء في ادلاجه

بعينيه كفته عن سراجه

اور یہہ اشعار ایک لونڈی گاین خوبصورت کی حق مین ہین

فديتك لو انهم انصفوك ۔ لردوا النواظر عن ناظريك

تردين اعيننا عن سواك ۔ وهل تنظر العين الا اليك

وهم جعلوك رقيبا علينا ۔ فمن ذا يكون رقيبا عليك

الم يقرأوا ويحهم ما يرى ۔ من وحي حسنك في وجنتيك

شعر اوس کے بہت انتخاب لوگون نے کئی ہین مگر ہم اتنی ہی قدر پر اکتفا کرتی ہین اوسنے درمیان مصر کے سنہ ۹۳ مین وفات پائی ۔ تاشی لقب اوسکا ہے ۔ اور انباری اسواسطے کہتی ہین کہ انبار ایک شہر فرات پر واقع ہی درمیان بغداد کی اور اوس کے دس فرسخ کا فاصلہ ہے اوسجا سے بہت عالم ہوئے ہین ہر ایک انباری کہلاتا ہے ۔ اور اس شہر کا نام انبار اسواسطے رکہا گیا کہ ملوک اکاسرہ اس مقام مین گودام وغیرہ غلہ اور رسد اناج کے جمع کیا کرتے تہی اسواسطے اوس شہر کو انبار کہنے لگے

اللبادی

اس شاعر کے کنیت ابوبکر ہے نام احمد بیٹا محمد کا شاعر مشہور ہے وہ ظریف اور

۱۴۴ تیز عقل اور بے سامان ازاد آدمی نکین گفتار تہا طبیعت اچہی رکہتا تہا اوسکو لبادی اسواسطے کہتی تہے وہ لبادہ بہت پہنا کرتا تہا — ابو علے کہتا ہے کہ ایک روز ہم کچہرے مین بیٹہے ہوئے تہی ایک آدمی سرخ لبادہ پہنی ہوئے سر پر عامہ باندہی ہوئے اور ایک سرخ چہڑے ہاتہہ مین لئی ہوئی آکر کہڑا ہوا اور اپنی شعر پہڑنے لگا وہ یہہ ہین

این کان الاولیة اتفقاد : الی الشعرا فی کرم الضباب

لقد اودته الایام حتی : لقد رام الغراب من الکلاب

مینی پوچہا کہ یہہ کون شخص ہے لوگون نی کہا کہ لبادی شاعر ہی اوسوقت مینے اوسکو اپنے پاس بٹہلا کر حال اوسکا پوچہا خبر پرسی مزاج وغیرہ کی کی

العکوک

کنیت اوس کے ابو الحسن نام علے ابن جبلہ بن مسلم بن عبد الرحمن مشہور بنام عکوک — عبد اللہ ابن معتز بیان کرتا ہی کہ مجہی محمد ابن یزید مبرد نی کہا اور اوسنی علے بن قاسم سی سنا اوسنی علے ابن جبلہ نے یہہ بیان کیا کہ ایک دفعہ ابو دلف سے مین ملول ہوکر بیٹہہ رہا تہا حال یہہ ہے کہ وہ کبہی تندرو ہوکر وہ مجہسے نہین بولا کرتا تہا اور انعام اور احسان اپنا وہ بجہپر کیا کرتا تہا کہ کبہی اوس کے پاس سے خالی نہین آیا جب مین اوس کے پاس گیا ہاتہہ بہرے ہی آیا مینی بسبب حیاء اور شرم کے کہ آدمی کو اتنا ہی ستانا نہ چاہئے جانا چہوڑ دیا جب بہت دن مفارقت کے گذری اوسنی اپنی بہائی معقل کو میری بولانے کو بہیجا اوسنی مجہی آکر یہہ کہا کہ امیرنے یہہ کہا ہے کہ تونی میرے پاس آنا کیون چہوڑ دیا اگر کوئی مجہی تقصیر سرزد ہوئے ہو تو اوسکو معاف کر مین آیندہ کو اوسکا بدلا کچہہ کردونگا مینی یہہ شعر اوس کے بہائی

ہمراہ لکھہ کر بہیج دیئے

ھجوت ذکی لم الھجوانہ کفران نعمۃ	وھل یتجی نیل الزیادۃ بالکفر
ولکنی لما انیتک زایرا	وافر لحن فی بی تعجزت عن الشکر
ھجوتی لا اتیک الا مسلما	ان وردک فی الشہرین یوما والشہر
فان زدتنی برا تزایدت جفوۃ	فلا نلتقی طول الحیوۃ الی الحشر

جب معقل مذکور نے یہہ شعر دیکھے بہت تعریف کی وہ بہی بڑا ادیب اور شاعر مشہور تہا بلکہ ابو دلف سی بہی علم مین زیادہ رتبہ رکہتا تہا اوسنے مجسی کہا کہ بہت اچہی اور جید تونے شعر کہی اور مجکو یقین ہی کہ امیر مذکور جب یہہ شعر دیکہی گا بیشک بہت تعجب کریگا ابو دلف کی پاس جب وہ شعر پہنچے اوسنی یہہ جواب لکھہ کر بہیجا

الا رب ضیف طارق قد بسطتہ	وانستہ قبل الضیافۃ بالبشر
اتانی یرجینی فی حال دونہ	ودون القری والعرف من نائلی نستر
فلم اعدان ادنیتہ وابتدأتہ	ببشر واکرام وبر علی بر
وزودتہ مالا سی یعانفاده	وزودتہ مدحا یقیم علی الدھر

اور ایک لونڈے بری پیکر اور ایک ہزار دینار ان اشعار کے ہمراہ بطور تحفہ بہیجی اس باب مین اٹہاون شعر کا ایک قصیدہ اوسنے لکہا ہی — عبدالله ابن معتز بیان کرتا ہے کہ جب خلیفہ مامون نے یہہ شعر ابو دلف کی حقمین شاعر مذکور یعنی ابن جبلہ کے سنے وہ یہہ ہین

کل من فی الارض من عرب	بین بادیہ الی حضرہ
مستعیر منک مکرمۃ	تکتسیھا یوم مفتخرہ
انما الدنیا ابو دلف	بین بادیہ ومحتضرہ

۱۴۶ فاذا ولی ابو دلف : ولت الدنیا علی اثرہ

بہت خفا ہوا اور ماری غصہ کے سرخ ہو گیا اور کہا کہ اوس حرامزادہ کو میرے
پاس پکڑ کر لاؤ اوسنے کیا خیال کیا ہی ہم لوگ سخاوت اور احسان کیا اوس کے
نزدیک نہیں جانتی ہین ابو دلف ہی سے ساری دنیا نے سخاوت سیکھی ہی اور وہ
بہاگ کر جزیرہ مین چلا گیا خلیفہ مامون نے جزیرہ کے حاکم کو لکہہ کر اوسکو گرفتار کیا
جب سامہنی آکر حاضر ہوا سلطان مامون نے کہا کہ حرامزادہ تو کہتا ہے
کل من فی الارض من عرب (۱) اوسنے کہا کہ ای امیر المومنین یہہ مقولہ آپ کے
حقمین نہیں کیونکہ آپ اہلبیت سی ہین تمکو خدا تعالے نے فضیلت تمام دنیا پر دی ہے
کیونکہ تمہاری خاندان مین نبوت اور کتاب اور حکمت نازل ہوئے اور خلافت اور
حکومت تمکو ملے اور ملک اور مال سب کچہہ تمہاری واسطے موجود ہے — مینی یہہ قول
ابو دلف کے اقران اور امثال اور اوس کے نظرا اور امرا کے حقمین کہا ہے
یہی کہا گیا یہانتک کہ اوسکا جرم معاف ہوا مگر بعضے راوی یہہ بیان کرتے ہین چنانچہ
ابو قترہ یہی کہتا ہے کہ وہ مارا گیا اور سوا اس کے وہ اور سبب اوس کی قتل کا بیان
کرتا ہی وہ کہتا ہی کہ مامون نے اوسکو کہا کہ مین تمکو اسواسطی قتل نہین کرتا کہ تونے
تمام جہان کے بادشاہوں کے مذمت کی بلکہ اسواسطے قتل کرتا ہوں کہ تونے خدا تعالے
کی حقارت کے اور اوسکو ایک بندہ ناپاک کے برابر ملا کر شرک کیا اس شعر کے
مضمون کے موافق وہ یہہ ہے

انت الذی تنزل الایام منزلها | وتنقل الدهر من حال الی حال
وما مددت مدی طرف الی احد | الا قضیت بارزاق واٰجال

اور یہہ فعل خدا تعالے کا ہی یہہ حکم دیا کہ اس کے زبان گدی مین کو نکالکر مار ڈالو

تیسری صدی کی شاعر

یہہ واقعہ درمیان ۲۱۳ھ ہجری کے بغداد مین ہوا پیدایش اس شاعر کی ۱۹۶ھ ہجری مین ہوئی تہی کہتے ہین جب وہ سات برس کا تہا اوس کے چیچک نکلی تہی مگر میری نزدیک یہہ خوب ثابت کری کتابون معتبرسی ہوا ہی کہ وہ اپنی موت مرا اوسکو کسی نے نہین قتل کیا — کہتی ہین ایک دفعہ ابن جبلہ مذکور حمید طوسی کی خدمت مین گیا اور جاکر اجازت اشعار خوانے کی چاہے حمید مذکور سے نے کہا کہ کیا کوئی اور قول ابہی باقی رہ گیا ہی جو ہمارے حقین آپ فرمائین سے گے کیونکہ آپ تو ابودلف کے حقین یہہ کہہ چکے ہین

انما الدنیا ابودلف   بین بادیہ ومحتضرہ
فاذا ولی ابودلف   ولت الدنیا علی اثرہ

اوسنی کہا کہ جو آپ کے حقین بندہ نے شعر کہی ہین اوسی بڑہی جو ابودلف کی حقین کہی ہین اوسنے کہا پڑہ اوسنے یہہ شعر پڑہی

انما الدنیا حمید   وایادیہ الجسام
فاذا ولی حمید   فعلی الدنیا السلام

راوی کہتا ہی کہ حمید ہنس پڑا اور کچہہ نہ بولا متعجب ہوکر چپ ہو رہا حاضرین مجلس کو اوس کے بدیہہ گوئی پر کمال استعجاب ہوا کیونکہ اون لوگون کو یقین ہو گیا تہا یہہ شعر اوسنے ابہی کہے ہین حمید نے اوسکو اچہا انعام دیا اور اوسی وقت سے تمام عوام وخواص مین یہہ شعر مذکورہ بالا حمید کے حقین مشہور ہو گئے — احمد بن محمد بن مظفر کہتا ہی کہ مین نے ایک پیر ضعیف سے جو بنی عجیل مین کا اولاد ابودلف سے تہا یہہ سنا ہے کہ فرقورا سے ایک رہزن تہا ابتدا حال اوسکا یہہ ہی تہا کہ وہ پرگنات ابودلف کے نواحی مین رہزنی بسبب مفلسی کے کرنے لگا تہا لیکن شجاع اور بہادر

اوسکی پیٹھ میں نیزہ مارا سینہ میں نکل آیا فوراً زمین پر گر پڑا ابو دلف نے اپنی گہوڑی پر سے اوتر کر اوسکا سر کاٹ لیا اور نیزہ میں پرو کر شہر کرج میں لا کر تمام کوچہ و بازار میں واسطے عبرت رعایا کے پہروایا اس شجاعت اور بہادری ابو دلف پر اس شاعر ابو جبارہ نے ایک قصیدہ بڑی دہوم دہام سے لکہا ہی وہ قصیدہ مثل شمس کے مشہور و معروف ہو گیا ہی اوسکی صلہ میں روپیہ بہی اوسنے بہت پایا

الظاہری

ابن خلکان کہتا ہی کہ کنیت اوسکی ابوبکر اور نام اوسکا محمد ہی وہ بیٹا داؤد بن علی بن خلف کا اصفہانی ہی مگر معروف و مشہور بنام ظاہری ہی یہہ شخص فقیہ اور ادیب اور شاعر اور ظریف تہا ابو العباس بن شریح سی مناظرہ کیا کرتا تہا جب اوسکا باپ مر گیا بعد اوسکی وفات کی اوسکی جا ہی پر مسند نشین ہوا عہدۂ افتا کا اوسی متعلق ہوا اپنی باپ کے مذہب پر تہا جب وہ مفتی ہوا لوگوں نے اوسکو کم حقیقت تصور کر کے ایک آدمی کو یہہ سکہلا کر اوسکی پاس بہیجا کہ تو جا کر اوسی یہہ پوچہہ کہ نشہ کی حد کیا ہی اوس آدمی نے آکر اوسی پوچہا کہ سکر کی حد کیا ہی اور کب آدمی سکران یعنی متوالا تصور کیا جاتا ہی اوسنے کہا کہ جب سب ہموم اور رنج اوسکی جاتے رہیں اور اپنی خوشی خاطر کو جو پوشیدہ ہی ظاہر کرے اوسوقت جانا چاہئی کہ وہ متوالا ہی یہہ جواب سبکو پسند آیا اور بہت خوش ہوئی اور سبکو معلوم ہو گیا کہ یہہ شخص بڑے رتبہ کا عالم ہی — اوسنے اپنی عنفوان شباب میں ایک کتاب علم ادب میں تصنیف کری اوسکا نام زہرہ رکہا ہی اس کتاب میں عجیب و غریب اور نادرات اور بہت اچہی شعر جمع کئی ہیں ایک روز وہ ابو العباس ابن شریح درمیان مجلس وزیر ابن الجراح کے حاضر ہوتے دونو نکا مناظرہ عطار اور احسان میں ہونی لگا ابن شریح نے کہا کہ ایکا وہ قول جسکی یہہ معنی ہیں کہ جو شخص بہت دیر باز میں کرتا

گویا وہ نفاربت اور نزدیکی کر چکا ہی کافی ہی اسباب ہیں اب گفتگو نہ کیجے ابو بکر نے
کہا کہ اگر آپ یہہ فرماتے ہیں تو مین بہی یہہ کہتا ہون ؎

افـــزہ فی روض المحاسن مقلتی | وامنع نفسی ان تنال محرما
واحمل من ثقـــل الھوی ما لو انہ | یصب علی الصخر الاصم تھدما
وینطق طـــرفی عن مترجم خاطری | فلولا اختلاسی ردہ لتکلما
رایت الھوی دعوی من النّاس کلھم | فما ان اری حبا صحیحا مسلما

ابن شریح نے کہا کہ آپکو اسکا کیا فخر ہی اگر مین چاہون تو مین بہی یہہ کہون ؎

ومساھر بالغنج من لحظاتہ | قد ابت امنعہ لذیذ سناتہ
صبا بحسن حدیثہ وعتابہ | واکرر اللحظات فی وجناتہ
حتی اذا ما الصبح لاح عمودہ | ولی بخاتم ربہ وبراتہ

ابو بکر نے کہا کہ اے وزیر دو گواہ عادل اوسپر گواہی کرنے چاہئین یعنے اسی دو گواہ
برأت اور معصومیت کے جیسا کہ وہ اخیر شعر مین دعوی کرتا ہی اور کہتا ہی کہ ولی بخاتم
ربہ وبراتہ طلب کیجئی جب گواہی دے چکین اوسوقت اوسکو چہوڑیئی ابو العباس نے
ہنسکر کہا کہ جو آپنے میری واسطے تجویز کی ہی وہی آپ پر لازم آتی ہے کیونکہ آپ بہی
کہہ چکین ہین کہ ؎

انزہ فی روض المحاسن مقلتی | وامنع نفسی ان تنال محرما

یہہ بہی دعوی ہی اپنی برأت کے آپ بہی گواہ دیجئے یہہ کلام وزیر سنکر ہنسا
اور کہا کہ تم دونو شخص ظریف اور فہیم اور علیم ہو ابن خلکان کہتا ہی کہ کسی مجموعہ مین
یہہ اشعار اوسکی طرف منسوب پائی ہین وہ یہہ ہین ؎

لکل امرأ ضیف یسر بقربہ | ومالی سوی الاحزان والھم من ضیف

تیسری صدیکی شاعر

له مقلة ترمی القلوب باسهم | اشد من الضرب المدارك بالسيف
یقول خلیلی کیف صبرك بعدنا | فقلت وهل صبر فاسال عن کیف

یهه شخص علم فقه خوب جانتا تہا اوسکی تصنیفات سے چند کتابین ہین ازانجمله ایک کتاب الوصول الی معرفة الاصول اور ایک کتاب الانکار – اور ایک کتاب الاعذار اور ایک کتاب الانتصار یهه کتاب محمد بن جریر اور عبد الله ابن شیر – اور عیسی ابن ابراهیم ضریر کے طور پر لکھی ہے بروز دوشنبه نوین تاریخ ماه رمضان سنه ۲۹۰ دو سو نوین ہجری مین وفات پائی عمر اوسکی بیالیس برسکی ہوئی

ابو عبد الرحمن محمد المعروف بالعتبی

کنیت اوسکی ابو عبد الرحمن نام محمد بیٹا عبد الله بن عمر بن معویه بن عمرو بن عتبه بن ابی سفیان صخر بن حرب بن امیه بن عبد شمس کا قوم سے قریش خاندان سے اموی مشہور بنام عتبی یهه شاعر مشہور ومعروف بڑا شاعر بصرہ کا رہنیوالا ہی وہ ادیب اور فاضل اور جید شاعر تہا اوسکو بہت اخبار اور روایات اور ایام عرب کا حال یاد تہا بعد اوسکے مرنے کے اوسکی اولاد نے اوسکی میراث پائی جب وه بغداد مین آیا وہان حدیث کی روایت کی باشندگان بغداد نے اوسی علم حدیث سیکہا وہ بہت مشہور شاعر اور محدث تہا اکثر اشعار اوسکے عشقیه حال مین ہین اوسکی تصانیف سے ایک کتاب الخیل ہی جسمین گہوڑونکا بیان ہی – اور ایک کتاب اوسنے اشعار عرب کے جمع کی ہی اس کتاب مین اون عورتون کے شعر ہین جو اول مین محبت کرتی تہین پہر دشمنی

تیسری صدی کی شاعر

رسنے لکہیں تہیں یعنے بعد ملاقات اور محبت کے عداوت کی حالت مین جو انہون
نے اپنے عاشقون کے حال مین شعر تصنیف کئے ہین وہ اوسمین مندرج ہین
اوس کتاب کا نام یہہ ہی کتاب اشعار الاعاریب واشعار النّساء اللاتی
احببن ثم ابغضن اور ایک کتاب الذبح ہی اوسکی تصنیف سے ہی اور ایک علم
اخلاق مین کتاب الاخلاق اوسنے لکہی ہی سوا اسکی اور بہی اوسکی تصانیف ہین اس
شخص کا حال ابن قتیبہ نے درمیان کتاب المعارف کے اور ابن منجم نے درمیان
کتاب البارع کے لکہا ہی اور یہہ شعر اوسکے روایت کئے ہین

رأین الغوانی الشیب لاح بعارضی	فاعرضن عنّی بالخدود النواظر
وکنّ متی ابصرتنی وسمعن بی	سعین ورفعن الکوی بالمحاجر
فان عطفت عنّی اعنّه اعلب	نظرن باحداق المها والجاذر
فانّی من قوم کرام ثناؤهم	لاقدامهم صیغت رؤس المنابر
خلائیف فی الاسلام فی الشرک قادة	بهم والیهم فخر کل مفاخر

شعر اوسکی بہت ہین سب اچہے ہین یہہ شخص شعرا متاخرین مین سے نامی شاعر ہی
درمیان ۲۲۸ھ دوسو اٹہائیس ہجری کے فوت ہوا عتبی بضم عین وسکون تا ر فوقانی
ابعد او سکے با موحدہ ہی یہہ نسبت طرف اوسکے جد عتبہ ابن ابی سفیان مذکور
کے ہی

ابو عبادة الولید بحتری

یہہ ولید بن عبید بن یحیی عبید بن شملال اولاد یعرب بن قحطان سے طائی بحتری ہی
یہہ شاعر مشہور منبج مین پیدا ہوا بعضے کہتے ہین زر وقیہ مین پیدا ہوا تہا یہہ ایک گانوئی تہا
منبج کی ادہی گانو مین بڑا ہوا بعد ازان طرف عراق کے گیا اوسمین جاکر ایک

تیسری صدیکی شاعر

جماعت خلفاء کی مدح کی جنمیں کا اول خلیفہ متوکل علی اللہ ہی اور بہت امیرون کبیرون کی
مدح کی اور مدت دراز تک بغداد مین رہا پہر شام کی طرف مراجعت کی اوسکے
اشعار بہت ہین اونمین ذکر حلب اور اوسکی نواحی کا ہی کچہہ اشعار وہانکی عورتون کے
بیانمین بہی بطور غزل کہے ہین — ابوبکر صولی نے اپنی کتاب مین جو ابوتمام طائیکے اخبار مین
اوسنے لکہی ہی یہہ لکہا ہی کہ بحتری یہہ کہتا تہا کہ ابتداء حال مین جب مین شعر کہنے اور ترقی
پانے لگا مین ابوتمام کے پاس حمص مین گیا اور اپنی شعر اوسکو سنائے ابوتمام کا
دستور تہا کہ ایک جائی واسطے ملاحظ اشعار شعرا کے بیٹہا کرتا تہا اور تمام شاعر حلقہ
باندہ کر اوسکی خدمت مین حاضر ہوکر بیٹہتی اور اپنی شعر اوسکے سامنے پیش کرتے
جب اوسنے میرے شعر سنے سبکو چہوڑ میری طرف متوجہ ہوگیا جب سب شاعر
چلے گئے اوسوقت ابوتمام نے مجہسے کہا کہ تو ان سب شاعرونسے بڑا شاعر ہی
اپنا حال بیان کر مینے مفلسی کا حال ذکر کیا اوسنے ایک رقعہ باشندگان معرۃ النعمان
کو لکہکر میرے حوالہ کیا اوسمین لکہا تہا کہ یہہ شاعر بہت تیز ذہن اور عقیل اور
بڑے پایہ کا شاعر ہی وہ رقعہ لیکر وہان گیا اونہون نے بسبب اوسکے
رقعہ کے میرا اکرام اور اعزاز بہت سا کیا اور چار ہزار درہم میرے واسطے مقرر
کردیئے یہہ اول نعمت تہی جو میری ہاتہہ لگی بحتری یہہ کہتا ہی کہ اول ہی اول
ابوتمام کو اسی دفعہ مینے دیکہا تہا کبہی اوس سے پہلے ملاقات میری نہ تہی پہر مین
ابوسعید محمد بن یوسف کی مجلس مین گیا یہہ قصیدہ جسکے اول کا یہہ شعر ہی اوسکے مدح
مین مینے لکہا وہ یہہ ہی

افاق صب من هوی فافیقا   ام خان عهد ام اطاع شفیقا

ابوالعلاء معری سے پوچہا گیا تہا کہ ان تین شخصونمین سے کونسا بڑا شاعر ہی

تیسری صدیکی شاعر

ابوتمام یا بحتری یا متنبی اوسنے کہاکہ ابوتمام اورمتنبی دونو حکیم ہین اورشاعر بحتری ہی یہہ فرق ان تینونمین ہی — ایک مرتبہ بحتری موصل مین یا راس عین مین جاکر بہت بیمار ہوا طبیب ہرروز اوسکا حال دیکہنے آیا کرتا تہا ایک روز اوس طبیب نے مزورہ کہانیکو بحتری سے کہا مزورّہ ایک غذا ہوتی ہی جسمین گوشت نہ پڑکر پکتا ہی بحتری کے پاس سوا ایک لڑکے کے اورکوئی خادم نہ تہا اوس لڑکے سے کہاکہ تو آج مزورہ بنا ایک رئیس اوس شہرکا بہی اوسوقت حاضر تہا وہ مزاج پرسی کے واسطے آیا ہوا تہا اوس رئیس نے کہاکہ یہہ لڑکا اچہا نہ پکا سکیگا میرے پاس ایک باورچی ہی وہ بہت اچہا کہانا پکاتا ہی اوسکی بہت مدح کی اورکہاکہ مین اوس باورچی کے ہاتہہ پکواکر بہجوا دونگا بحتری نے کہا اچہا لڑکے نے بسبب اعتماد اوس رئیس کے نہ پکایا اوروہ گہرجاکر بہول گیا جب دیر ہوئی اوروہ مزوّرہ نہ آیا اور اوسکے کہانیکا وقت ٹل گیا اوسوقت یہہ شعر اوس رئیس کے پاس بحتری نے لکہہ کر بہیجے

وجدت عهدك زورًا في مزوّرة	حلفت مجتهدا احكام طاهيها
فلا شفى الله من يرجوا الشفاء بها	ولا علت كفّ ملق كفه فيها
فاحبس رسولك عنّى ان يجئ بها	فقد حبست رسولي عن تقاضيها

اخبار بحتری کے اورنیکوئیان اورمحاسن اورفضایل اوسکی بہت ہین حاجت طول کلام کی نہین اوسکے شعر مدت تک غیرمرتب پڑے رہے یہانتک کہ ابوبکر صولی نے اونکو ترتیب حروف پر جمع کیا — اورعلی ابن حمزہ اصبہانی نے بہی جمع کئے ہین مگر ترتیب حروف پر مرتب نہین کئے بلکہ انواع اوراقسام شعر پر ترتیب کی ہی جیسی کہ ابوتمام کے شعرونکی ترتیب کی ہی — ایک کتاب حماسہ بحتری کی بنائی حماسہ ابوتمام

تیسری صدی کی شاعر

کی ہی اور ایک کتاب معانی الشعر بہی اوسکی تصنیف سے ہی پیدائش اوسکی درمیان سنہ ۲۰۵ یا دوسو
چھہ کی ہوئی اور بعضے یہہ کہتی ہیں کہ درمیان دوسو ہجری کے پیدا ہوا ایسا ہی اختلاف اوسکی
وفات میں ہی بعضے کہتے ہیں کہ سنہ ۲۸۴ ہجری میں مرا بعضے کہتے ہیں سنہ ۲۹۵ بعضے سنہ ۲۹۳
بیان کرتے ہیں مگر قول اول صحیح ہی ابن خلکان نے لکھا ہی

ابو العباس عبد اللہ

ابن معتز ابن متوکل بن معتصم بن ہارون رشید عباسی اور ہاشمی ہی قاضی احمد ابن خلکان
کہتا ہی کہ اس شخص نے ابو العباس مبرد اور ابو العباس ثعلب سی علم ادب سیکہا اور
سوا اُنکی اور بہی اوستاد ہیں وہ ادیب اور بلیغ اور شاعر ذی قدر اور قادر ہر قسم کی
سخن پر تہا الفاظ اوسکی بہت سہل طبیعت جید رکہتا تہا علما اور ادبا کی صحبت
میں رہتا تہا اوسکو خلیفہ مقتدر نے بروز پنجشنبہ بارہوین ربیع الاول سنہ ۲۹۶ میں قتل کیا
اپنی گہر کے سامنے ایک کہنڈر مین مدفون ہوا چونکہ اوسکے حال میں تواریخ بہت
کچہہ بیان کرتے ہی اسلئے ضروری حال لکہہ دیا ابن خلکان کہتا ہی کہ نادر شعر اوسکا
یہہ ہی مگر میں اوسکے دیوان میں نہیں پایا راوی بیان کرتے ہیں کہ یہہ شعر اوسیکے
ہیں واللہ اعلم

ومقرطق یسعی الی الندماء	بعقیقۃ فی درۃ بیضاء
والبدر فی افق السماء کدرہم	ملقی علی دیباجۃ زرقاء
کم لیلۃ قد سرنی بمبیتہ	عندی بلا خوف من الرقباء
ومهفهف عقد الشراب لسانہ	فحدیثہ بالرمز والایماء
حرکتہ سحرا فقلت لہ انتبہ	یا نزہۃ الجلساء والندماء
فاجابنی والسکر یخفض صوتہ	بتلجلج کتلجلج الفاء فاء

چوتہی صدی کی شاعر

انّی لا نفهم ما تقول وانّما غلبت علیّ سلافة الصّهباءِ

حصّہ چوتہا

صدی چوتہی

اسمین اون شاعرونکا بیان ہی جو چوتہی صدی ہجری مین فوت ہوے

ابن السّراج

ابوبکر محمد بن السّری نحوی معروف بکنیت ابن السراج یہہ شخص بہی ایک ائمہ مشاہیر مین سے ہی جنکے فضل اور علم اور جلالت قدر پر سب متفق ہین دست قدرت علم نحو اور ادب مین اچہی رکہتا تہا ۔ ابو العباس مبرد سے اوسنے علم ادب پڑہا اور اوس سے ایک جماعت اعیان نے تعلیم پائی اوسکی تصانیف مشہورہ مین سے ایک کتاب الاصول ہی یہہ کتاب بہت تحفہ اور جید اس فن مین ہی وقت اضطراب اور اختلاف نقل کے اوسکی طرف رجوع کیا جاتا ہی اور کتاب جمل الاصول ۔ اور کتاب موجز صغیر ۔ اور ایک کتاب الاشتقاق ۔ اور ایک کتاب شرح کتاب سیبویہ ۔ اور ایک کتاب الریاح والہوار والنار اور ایک کتاب الجمل ۔ اور ایک کتاب المواصلات یہہ کتابین اوسکی تصنیف سے مشہور و معروف ہین ۔ ابن خلکان کہتا ہی کہ مینے کسی مجموعہ مین اوسکے شعر دیکہے تہے مگر اوسکی صحت کی مجکو تحقیق نہین مگر لوگون مین وہ شعر مشہور ہین ازانجملہ تین شعر اوسکے ایک پریزاد معشوقہ کے حق مین اوسنے کہی ہین جس عورت کو کہ وہ چاہتا تہا ان اشعار کا عجیب اور غریب ایک قصہ ہی وہ یہہ ہی کہ ابوبکر مذکور جس لونڈی حور وش کو چاہا کرتا تہا اوسنے اوس پر جفا اور ظلم کیا تہا اتفاقاً اون ایام مین امام مکتفی رقہ سے وہان آگیا لوگ اوسکے دیکہنے کو مجتمع ہوے جب ابوبکر مذکور نے خلیفہ مذکور کو دیکہا اپنے معشوقہ جفا شعار کے ظلم و ستم کو یاد کرکے

چوتھی صدی کی شاعر

یہہ شعر بنا کر لوگوں کے سامنے پڑہے پہر ابو العباس محمد بن اسماعیل بن زنجی کاتب نے یہی شعر سنکر ابو العباس بن الفرات کے سامنے پڑہ کر یہہ کہدیا کہ یہہ شعر ابن معتز کے ہیں — ابو القاسم بن عبد اللہ وزیر مکتفی نے خلیفہ کے سامنے پہر کر یہہ کہدیا کہ یہہ شعر عبید اللہ بن عبد اللہ بن طاہر کے ہیں بادشاہ نے حکم دیا کہ ایک ہزار دینار اوسکو دو — ابن زنجی نے یہہ حال دیکھکر کہا کہ کیا تعجب کی بات ہی ابو بکر سراج شعر بناوے اور عبید اللہ ابن عبد اللہ بن طاہر انعام پاوے وہ شعر یہہ ہیں

میزت بین جمالها وفعالها ... فاذ الملاحة بالخیانة لا تفی
واللہ لا کلمتها ولو انها ... کالبدر او کالشمس او کالمکتفی
حلفت لا ان لا تخون عهو نها ... فکانما حلفت لنا ان لا تفی

بروز یکشنبہ تیسری تاریخ ماہ ذیحجہ سنہ ۳۱۶ ہجری میں اوسنے وفات پائی

ابو الحسن محمد ابن ہانی

یہہ شاعر مشہور ہی ابن خلکان کہتا ہے کہ وہ مذہب حکما کا رکھتا تہا لوگ اوسکو متہم بمذہب فلاسفہ کیا کرتے تہے مگر شاعر ماہر نیک معنی و نیک طبیعت آدمی تہا اوسکے اچھی قصاید ہیں سے ایک قصیدہ نونیہ بہت خوب ہی جو ملک معز حاکم مغرب کی مدح میں اوسنے لکہا ہی جسکا اول یہہ ہی

هل من اعفة عالج یبرین ... ام منهما بقر الحدوج العین
ولمن لیالی ما دمنا عهدها ... مذکن الا انهن شجون
المشرقات کانهن کواکب ... والناعمات کانهن غصون

یہہ قصیدہ بہت بڑا ہی اوسکے مرنے کے باعث میں ابن خلکان یہہ کہتا ہی کہ وہ اسطرح مرا ایک روز شراب پی کر مست ہو کر رات کو گہر سے باہر چلا گیا صبح کو ایک حوض میں پڑا

ہوا پایا اوسکے گلے مین اوسکا ازار بند بندھا ہوا تھا شاید کسی نے پھانسی دیکر مارکر اوسس حوض مین ڈال دیا ہوگا وہ بدہ کا روز ساتوین تاریخ رجب ۳۶۲ سنہ ہجری کے تھے عمر اوسکی چھتیس برسکی تھی بعضے بالیس بیان کرتے ہین

ابو القاسم وزیر مغربی

وہ ابو القاسم حسین بن علی بن الحسین بن علی بن محمد بن یوسف بن بحر بن بہرام بن المرزبان بن ماہان بن باذان بن ساسان بن الحرون بن بلاش بن جاماس بن فیروز بن یزدگرد معروف بنام وزیر مغربی کے ہی — ابن اثیر کہتا ہی کہ باپ اس شخص کا سیف الدولہ بن حمدان کے مصاحبونمین سے تھا یہہ شاعر درمیان مصر کے ۳۷۰ سنہ ہجری مین پیدا ہوا اوسکے تمام شعر بہت اچھی ہین یہہ ابیات اوسکے بہت اچھی ہین

وماظبیہ اذ ماتحنو علی طلاد	تری الانس وحشا وھی تانس بالوحش
غدت فارتعت ثم انثنت لرضاعہ	فلم ترشیئا من قوایمہ الجمش
وطافت بذاك القاع ولھا فصادفت	سباع الفلا ینهشنہ ایا نهش
باوجع منی یوم ظلت انا مل	تودعنی باللہ من شبك النعش
واجمالھم تحدی وقد خیل الھوی	کان مطایاھم علی ناظری تمشی
واعجب مافی الامران عشت بعدھم	علی انھم ماخلفوالی من بطش

ابن اثیر کہتا ہی کہ وہ میافارقین مین مرا اور جب مرنے لگا اپنی طرف سے تمام روساء اس شہر کو جنسی ملاقات تھی رقعہ لکھکر یہہ کہلا بھیجا کہ بعد میرے مرنے کے درمیان مشہد امیر المومنین علی ابن ابیطالب رضی اللہ عنہ کے مجکو دفن کرنا چنانچہ جب وفات پائی اوسکے دوستون نے اوسکا مشہد مقدس مین دفن کیا وہ سال مین اوسنے وفات پائی ۴۱۸ سنہ ہجری تھی عمر اوسکی چھیالیس برسکی تھی وہ صاحب تصنیفات اور نظم بدیع اور نثر فایق کا تھا

ابو علی

ابو علی ہارون بن عبد الصمد اوارجی جسکی مدح ابو الطیب متنبی نے اوس قصیدہ سے جسکا اول یہہ ہی کی ہی

امن ازدیارک فی الدجی رقباء | اذ حیث کنت من الظلام ضیاء

وہ ابو القاسم مذکور کا ماموں تہا اوسکی تصنیفات سے کتاب الایناس درمیان انساب عرب کے ہی باوجودیکہ اوسکا حجم چہوٹا ہی لیکن بڑی فایدہ کی ہی اوسی معلوم ہوتا ہی کہ اس شخص کو انساب عرب کی بہت اطلاع تہی — اور کتاب ادب الخواص — اور کتاب المأثور فی ملح الخدور وغیرہ یہہ ہی اوسیکی تصنیف سے ہین ایک رسالہ منطق مین بہت مختصر اوسنے لکہا ہی — ابن خلکان کہتا ہی کہ بروقت مرنے کے اوسنے وصیت کی تہی کہ مجکو کوفہ مین درمیان مشہد مقدس کے دفن کریو یہہ اشعار میری قبر پر لکہہ دینا چنانچہ لکہے گئے وہ شعر یہہ ہین

کنت فی سفرة الغوایة والجهل | مقیما فحان منی قدوم
تبت من کل ماثم فعسی یمحی | بهذا الحدیث ذاك القدیم
بعد خمس واربعین لقد ما | طلت الا ان الغریم کریم

وزیر مذکور بڑے داناؤن مین سے شمار کیا گیا ہی اکثر مورخین نے یہہ لکہا ہی کہ جب حاکم مصر نے اوسکے باپ اور چچا اور دونو بہائیون اوسکی کو قتل کیا وزیر مذکور بہاگ کر رملہ مین گیا وہان کے حاکم متغلب سے جو حسان بن مفرج بن دغفل بن الجراح الطائی تہا اوسے ملکر حاکم مصر مذکور پر اوسکو چڑہائی کے واسطے برانگیختہ کیا پہر حجاز مین جاکر حاکم مکہ سے کہا کہ دیار مصریہ اور وہان کے مملکت بہت خوب ہی تم چڑہائی کرو اور اسباب مین بہت کوشش کرکے اوسنے وہ تدبیرین کرین تہین جنکے باعث سے حاکم مصر کو اپنی سلطنت تہامنی مشکل ہو گئی تہی قصہ اسکا

طویل ہی آخر کار یہہ ہوا کہ حاکم مصر نے بنی الجراح کو بہت مال دیکر منقاد کیا
ہے اور ابو الفتوح حسن بن جعفر علوی کو لوگو نے بلا کر اوسکی خلافت کی بیعت
کرکے لقب اوسکا رشید رکھہ دیا تھا یہہ بدانتظامی ابو القاسم کی تدبیر سے
عمل مین آئی تھی حاکم مصر ہر روز تدابیر اور حیلون مین تھا آخر کو بنی الجراح کو اپنی طرف
مایل کیا اور ابو الفتوح کی بیعت خلافت جاتی رہی وہ مکہ کو بھاگ گیا اور وزیر مذکور حاکم
سے ڈر کر عراق کو بھاگ گیا اور فخر الملک ابو غالب بن خلف نے وزیر مذکور کا
تعاقب کیا اور امام قادر باللہ کو یہہ لکھہ بھیجا کہ یہہ شخص سلطنت عباسیہ کو برباد
کرنے کے واسطے عراق مین آیا ہی اسکو وہان سے نکال دو پہر فخر الملک بغداد سے
طرف واسط کے گیا وہان جاکر ابو القاسم کو معہ اوسکے ہمراہیون کے پکڑ کر واسط
مین ڈیرا کیا مگر اوسکے ساتھہ رعایت اور عنایت کرتا رہا یہانتک کہ فخر الملک مقتول
ہوا اور ابو القاسم نے امام قادر باللہ کو اپنی طرف مایل کرنا اور تالیف قلوب کرنی
شروع کی یہانتک کہ کچھہ مزاج صلاحیت پر بادشاہ کا آگیا تہا کہ وزیر مذکور نے
وزیر مذکور نے بغداد کیطرف مراجعت کی وہان چند سے ٹہر کر موصل مین آیا بہجای
ابو الحسن بن ابی الوزیر منشی معتمد الدولہ ابو المنیع قرواش امیر بنی عقیل کا مرگیا تہا
اوسکی جاے عہدہ منشی گری پر مامور ہوا پہر اوسنے ملک مشرف الدولہ بویہی کے
سرکار مین عہدہ وزارت کی سعی کی ہمیشہ سعی اور کوشش کرتا رہا آخر کو وزیر ابو [illegible] نے مذکور
سوید الملک یعنی اوسکے وزیر کو گرفتار کیا اوسکے نام پروانہ ہوا کہ موصل سے یہان آکر
حاضر ہو وزارت ملیگی چنانچہ وزیر ہوا اوسی حالت مین مدت تک ٹہر کر آخر کو جو حال اوسپر
بیتے وہ تاریخ مین مفصل مذکور ہین حاجت تطویل کی نہین

چوتھی صدیکی شاعر

بن جلیس السلامی

ابوالحسن محمد بن عبد اللہ بن محمد بن یحیی بن جلیس مخزومی سلامی شاعر مشہور ہی وہ شعراء مجیدین مین شمار کیا جاتا ہی بیس برسکی عمر سے اوسکو شعر گوئیکا شوق ہوا اول شعر جو اوسنے مکتب مین کہے تہے یہہ ہین

بدایع الحسن فیہ مفترقہ — واعین الناس فیہ منفقہ
سہام الحاظہ مفوقہ — فکل من رام نظرہ رشقہ
قد کتب الحسن فوق وجنتہ — ہذ ملیح وحق من خلقہ

بعد اوسکے ہوش سنبہالا اور وہان سے حالت سیاحی مین نکلکر موصل مین آیا اور یہان آکر اوسنے ایک جماعت شعراء کے دیکہی جنمین یہہ لوگ تہے ابو عثمان خالوی اور ابو الفرج اور ابو الحسن تلعفری وغیرہ جب ان شعراء نے اوسکو دیکہا بسبب براعت اور علمیت اوسکی بہت تعجب کیا کیونکہ وہ کم سن تہا چنانچہ اسلئے اونہون نے ہرگز یقین نہ کیا کہ یہہ شعر آپ کہتا ہی بلکہ اونہونے اوسے کہا کہ یہہ تیری شعر نہین ہین — خالوی نے کہا مین اوسکا امتحان کر لونگا چنانچہ اوسنے ایک محفل آراستہ کر کے سلامی مذکور کو بلوایا اور محفل مین شراب رکہی گئی ہر ایک شاعر اپنی طبیعت کا امتحان کرنے لگا تہوڑے ہی عرصہ مین مینہہ اور ابر آیا اور اولے برسنے لگے خالوی نے اگ اوٹہاکر اولون پر ڈالی اور کہا اي يارو اس آگ ڈالنے کیے بیان مین تم مین سے کوئی شعر کہے سلامی نے سب سے اول جلدی سے یہہ شعر کہے

للہ در الخال الذی الا و — حد الندب الخطیر
اہدی نار الزن عند — جمودہ نار السعیر
حتی اذا اصعدت العتاب — الیہ عن حر الصدور

بعثته الیه هدیة — عن خاطري ایدی السرود
لانقد لوه فانه — اهدی الحدود الی الثغور

جب سب شعراء حاضرین مجلس نے یہہ شعر سنے سر کو جہکا کر چپ ہو رہے اور اوسکے
فضل کے تعریف کرنے لگے اور سب معتقد اسبات کے ہوئے کہ سلامی مذکور بڑا جید شاعر
اور دانا اور عقلمند آدمی ہی مگر تلعفری اپنی قول اول ہی پر رہا وہ اوسکی فضل کا انکار
ہی کرتا رہا یہانتک کہ سلامی نے یہہ شعر تلعفری کے حق مین کہے

سما التلعفری الی وصالی — ونفس الکلب تکبر عن وصاله
ینافی خلقه خلقی وانی — تعالی ان نصاف الی فعاله
فصنعتی التنفیه فی لسانی — وصنعته الخسیسة فی قذاله
فان اشعر فما هو من رجالی — وان یصفع فما انا من رجاله

اس شخص کے حق مین اوسنے بہت ہجو کہی ہین — سلامی ایک روز ابو ثعلب کے پاس گیا
شاید کہ حمدانی بیٹہا تہا اور اوسکے سامنے ایک زرہ رکہی ہوئی تہی اوسنے کہا
تعریف کرا اوسنے جلد سے یہہ شعر پڑہے

یا رب سابغه حبتنی نعمة — کافاتها بالسوء غیر مفند
اضحت تصون عن المنایا مهجتی — وظللت ابذلها لکل مهند

ہمیشہ سلامی مذکور صاحب کے پاس بڑی رتبہ اور نعمت مین رہا یہانتک کہ عضد الدولہ
بن بویہ کے پاس جانیکا شیراز کو قصد کیا صاحب نے اوسکو وہان بہیجوا دیا جب
پہنچا عضد الدولہ نے اوسکی بڑی خاطر اور مدارات کی اور کنجی مطلب کی اوسکو دی
اور اپنی خدمت مین بجائی ابو القاسم عبد العزیز ابن یوسف منشی کے مقرر کر کے
رکہا یہہ شخص بہی ایک بلیغ با بنا رین سے اور نزدیک عضد الدولہ وزرا رین سے

شمار کیا گیا ہی ــ اور رتبہ اوسکا یہہ تہا کہ عضد الدولہ کہا کرتا تہا کہ جب مینی
سلامی کو اپنی مجلس مین دیکہتا ہون یہہ گمان کرتا ہون کہ عطارد آسمان سے
اوترکر میری سامنے آبیٹہا ہی جب عضد الدولہ مرگیا سلامی کی طبیعت مین
بہی جو . . نی جو پہلے تہی تری اور مفلس ہوگیا اسی حال مین وفات پائی ــ
سلامی مذکور بغداد مین جمعہ کے آخر دن چہٹی تاریخ رجب کو درمیان ۳۳۶ھ
ہجری کے پیدا ہوا اور جمعرات کے روز چوتہی جمادی الاول کو ۳۹۳ھ مین
فوت ہوا سلامی مین یا نسبت ہی وہ دارالسلام بغداد کی طرف منسوب ہی

ابوالحسن محمد

بن عبد اللہ معروف با بن سکرہ ہاشمی بغدادی شاعر مشہور یہہ شاعر
ماہر تہا اوسکا ایک بڑا دیوان ہی اپنی اشعار نہایت خوبی کے ساتہہ اوسنے
جمع کئے ہین کہ اوسکی دیوان مین کچہہ اوپر پچاس ہزار شعر مین یہہ شعر اوسکے
کسی کے ہجو مین مشہور ہین

تهت علینا ولست فینا	ولی عهد ولا خلیفه
فته ورد دما علی حار	یقطع عنی ولا وظیفه
ولا تقل لیس فی عیب	فته یقذف الحرة العفیفه
والشعر نار بلا دخان	وللقوافی رقا لطیفه

اوسنے بروز چہارشنبہ گیارہوین ربیع الآخر ۳۸۵ھ ہجری مین وفات پائی

ابن القوطیہ

ابوبکر محمد بن عمر بن عبد العزیز ابن ابراہیم ابن عیسی ابن مزاحم معروف با بن القوطیہ
اندلسی اشبیلی الاصل قرطبی المولد اپنی زمانہ مین لغت عربیہ سے خوب واقف تہا

شعر بہت جید لکہتا او لیکن لاتا سریع البدیہہ تہا یعنے بدیہہ گو تہا — حکایت کی ہی ادیب اور شاعر ابو بکر ابن یحیی ابن ہذیل تمیمی نے کہ مین ایک روز اپنی زمین پر جو پہاڑ قرطبہ کے سامنے واقع ہی گیا تہا اوسجا ئی ابو بکر ابن قوطیہ سامنے آتا ہوا دیکہا وہ مجکو دیکہکر بہت خوش ہوا مینے اوسے ازروی ہنسی کے یہہ شعر کہا ــ

من این اقبلت یا من لا شبیہ لہ ومن ہو الشمس والدنیا لہ فلک

اوسنے ہنسکر یہہ شعر فی البدیہہ کہا

من منزل یعجب النساک خلوتہ وفیہ ستر علی الفتاک ان فتکو

وہ راوی کہتا ہی اوسنے ہی زیادہ کیا مینے دوڑکر دونون ہاتھ اوسکے چوم لئے کیونکہ وہ میرا اوستاد بہی تہا ابو بکر محمد مذکور بروز سہ شنبہ ساتوین تاریخ ماہ ربیع الاول کو ۳۶۷ سنہ ہجری مین درمیان شہر قرطبہ کے فوت ہوا اور اوسجا ئی مدفون بوقت نماز عصر درمیان مقبرہ قریش کے ہوا

القرافی

وہ شہاب احمد بن محمد بن علی بن محمد قرافی قاہرہ کا رہنیوالا شافعی المذہب اور ادیب فاضل عالم کامل مناظرہ اور مدرس تہا اوسکو شاب التائب سے یعنے جوان تائب کہا کرتے تہے اوسکے شعر بہت اچہے ہین ازانجملہ یہہ دو شعر برای نمونہ کافی ہین ــ

سبقت لمیدان الفواد بحبہا سفراتجذب مہجتی بعنان

فتراکمت حمر الدموع وشہبہا مذ جالت الشعراء فی المیدان

درمیان ماہ شعبان ۶۱ سنہ ہجری کے اوسنے وفات پائی

ابن دريد

چوتھی صدی کی شاعر

ابن درید

وہ محمد بن الحسن بن درید بن عتاہیہ ابو بکر ازدی لغوی بصرہ کا رہنیوالا تہا یہہ شخص اپنی زمانہ کا
امام درمیان لغت اور ادب اور شعر فایق سب سے تہا مصنف تاریخ بغداد کہتا ہی
کہ وہ درمیان کوچہ صالح کے بصرہ مین ۲۲۳ ہجری مین پیدا ہوا اور عمان مین پلا
اور بڑا ہوا اور جزایر اور بصرہ اور فارس مین جا کر علم ادب اور علم نحو اور علم لغت سیکہا
اوسکا باپ بڑے امیرون و دولتمندون مین سے تہا بعد بڈہے ہونے کی بغداد مین آکر
قیام کیا آخر عمر تک وہین رہا اور عبد الرحمن برادر زادہ اصمعی سے روایت
کرتا تہا اور ابو حاتم ریاشی سے بہی اکثر روایت کرتا ہی علم لغت مین یہہ شخص سب سے
مقدم تہا اور اشعار عرب اور انساب اوسکو خوب یاد تہے اور اوسکے شعر بہت ہین —
ابو سعید سیرافی اور ابو بکر ابن شاذان اور ابو عبد اللہ مرزبانی وغیرہ نے
اوسی روایت کی ہی کہتے ہین یہہ کہا کرتے تہے کہ ابو بکر ابن درید سب شعرا اور
علما سے بڑا شاعر اور عالم ہی — ابن درید مذکورہ کی تصنیفات مشہورہ سے
ایک کتاب الجمہرہ ہی یہہ کتاب علم لغت مین کتب معتبرہ سے ہی — اور
ایک کتاب الاشتقاق ہی اور ایک کتاب السرج واللجام — اور کتاب الخیل
الکبیر — اور کتاب خیل الصغیر — اور کتاب الانواء — اور کتاب المقتبس
— اور کتاب الملاحن — اور کتاب زوار العرب — اور کتاب اللغات
— اور کتاب السلاح — اور کتاب غریب القرآن — اور کتاب المجتبی یہہ
کتاب باوجود صغیر حجم کے بہت فایدہ کی ہی — اور ایسی ہی ایک کتاب
الوشاح بہت چہوٹی ہی مگر مفید ہی اتنی کتابین اوسکی تصنیف سے مشہور
ہین ابو منصور ازہری کہتا ہی کہ ابن درید کے پاس ایک دفعہ مین گیا تہا

چوتھی صدی کی شاعر

اوسکو حالت نشہ مین متوالا پایا پھر مین اوسکی پاس کبھی نہ گیا — ابو منصور فرما
کہتا ہی کہ مجکو خبر دی احمد ابن علی نے اوسکو ابو لدو ہردی نے یہہ کہا کہ
مینی سنا شاہین وہ یہہ کہتا تہا کہ مین ابو بکر ابن درید کے پاس جایا کرتا تہا
مگر مجکو بڑی حیا آتی تہی کیونکہ عمر اوسکی نوّے برس کی تہی اور کوئی وقت نہوتا
تہا جو اوسکے سامنے شراب مصفا اور ستار اور باجی مثل عود وغیرہ
کے نہ باتے تہے اسلئے ہمکو اوسکے پاس جاتے شرم اور حیا آیا کرتی
تہی وہ باوجود ایسے علم اور فضل و عمر کچہہ حیا نکرتا تہا شراب پیتا راگ
سنتا عیاشی کرتا دسوین تاریخ ماہ شعبان ۳۲۱ھ تین سو اکیس ہجری مین
وفات پائی جس روز اوسکا جنازہ اوٹہایا اوسی روز ابو ہاشم جبائی کا
جنازہ راہ مین ہمکو ملا اوسدن یہہ حالت تہی کہ تمام لوگ یہہ کہتے تہے کہ ابن
درید اور جبائی کے مرنے سے علم لغت آج مرگیا دونون کو ایک مقبرہ مین
جو درمیان بغداد کے معروف بنام مقبرہ خیزرانہ ہی ہمنے دفن کیا ابن درید مذکور کے
شعر بہت اچھے اور نادر تہے اوسکے اچھے قصاید مین سے ایک قصیدہ مقصورہ
وہ ہی جسکا اول قول یہہ ہی ؎

یا ظبیہ اشبہ شئے بالمہا	رابعة بین السریرفاللوی
اما تری راسی حاکا لونہ	طرۃ صبح تحت اذیال الدجی

یہہ قصیدہ بہت بڑا ہی تمام شعر اوسکے دو سو چہین ہین اگر خوف طوالت دامنگیر
قلم نہ ہوتا تمام قصیدہ لکہتا اور نادر شعر اوسکے یہہ ہین ؎

غراء لو جلت الخدود شماعہا	للشمس عند طلوعہا لم تشرق
غصن علی دعص تاد فوقہ	قمر تالق تحت لیل مطبق

لو قیل للحسن احتکم لم یعدہا　　　او قیل خاطب غیرہا لم ینطق

ابن مقلہ

محمد بن علی بن الحسن بن عبد اللہ معروف بابن مقلہ صاحب تاریخ بغداد لکھتا ہی کہ وہ درمیان شوال سنہ ۲۷۲ ہجری مین پیدا ہوا اور ترقی مدارج اوسکو ہوتی رہی یہانتک کہ بادشاہ مقتدر کی سرکار کا وزیر درمیان سنہ ۳۱۶ ہجری کے ہوا — اور قاہر بعد کا درمیان سنہ ۳۲۳ ہجری کے وزیر ہوا پہر گرفتار ہوا اور بہت مصائب اوسپر گذرے یہانتک کہ دہنا ہاتہہ اوسکا کاٹا گیا پہر وزیر ہوا مگر اپنی ہاتہہ کے ٹھنڈ پر قلم بندہوا رکہا تہا اور احکام نافذہ اپنی ہاتہہ سے لکہا کرتا تہا پہر معزول ہوا اور زبان کاٹی گئی یہہ شخص اول ناقل خط کوفیین سے خط نسخ کا ہی اور اوسنے اس خط کی بنا ڈالی ہے اور اوسکے بعد ابن البواب نے آکر اوسکا طریقہ مہذب اور آراستہ کر کے خوب رونق اور تازگی اوسکو دیدی مگر ابن مقلہ کو فضیلت سبقت کی ہی کہ اوسنے سب سے اول ایجاد کیا اسمات پر سب متفق ہین کہ ابن مقلہ نے ایجاد کیا مگر اوسکے طور پر پچھلون نے چل کر اوسکو آراستہ کرلیا اور زیبائش اوسمین دی — ابن مقلہ اپنی ہاتہہ کے کٹ جانے سے بہت رویا کرتا تہا اور کہا کرتا تہا کہ مین بادشاہون کی خدمت اس ہاتہہ سے مینی کی تہی اور دو مرتبہ اس ہاتہہ سے مینی قران شریف لکہا ہی اوسکا ہاتہہ ایسا کاٹا گیا تہا جیسا کہ چورونکا کاٹا جاتا ہی اور اکثر یہہ شعر پڑہا کرتا تہا —

اذا ما مات بعضک فابک بعضاً　　　فانّ البعض من بعض قریب

ابن مقلہ کے شعر بہت اچھی ہین یہہ شعر اوسنے اپنے ہاتہہ کاٹے جانے مین کہی ہین —

ما سئمت الحیوۃ لکن توثقت　　　بایمانہم فبانت یمینی

چوتھی صدی کی شاعر

بعث زینبی بھم بدنیای حتی | حرمونی دنیاھم بعد دینی
ولقد حطت ما استطعت بجھدی | حفظ ارواحھم فما حفظونی
لیس بعد الیمین لذۃ عیش | یا حیاتی بانت یمینی فبینی

ماہ شوال سنہ ۳۲۸ ہجری مین اوسنے وفات پائی اور بادشاہ کی گھر مین دفن کیا گیا پھر اوسکے اہل وعیال نے بادشاہ سے عرض کی اوسکا لاشہ ہمکو ملجائے چنانچہ اوکھڑا کر اونکو دیگیا ابوالحسین نے جو اوسکا بیٹا تہا اپنے گہر مین لاکر اوسکو گاڑا پھر اوسکی جورو سماۃ دینار یہ نے وہان سے بھی اکھڑوا کر اپنی گہر مین گڑوایا عجائبات سے ہی کہ تین دفعہ یہ شخص عہدہ وزارت پر مامور ہوا ایک دفعہ موصل مین دو دفعہ شیراز مین اور تین ہی دفعہ تین جا ئی گاڑا گیا بعد وفات کے

الصابی

ابو اسحاق ابراہیم بن ہلال بن ابراہیم بن زہرون بن حبون حرانی صابی صاحب رسالہ مشہورہ اور نظم بدیع کا وہ منشی بادشاہی تہا بغداد مین پھر عزالدولہ بختیار بن معزالدولہ ابن بویہ دیلمی کے پاس عہدہ منشی گری پر رہا پھر سنہ ۳۴۹ ہجری مین میر منشی ہوا وہ ہمیشہ عضدالدولہ بن بویہ کے پاس خطوط مسؤلمہ بھی کرتا تہا یعنے جنسے رنج پیدا ہوتا تہا وہ خطوط لکہا کرتا تہا اسلئے وہ اسکا دشمن ہو رہا تہا جب عزالدولہ مقتول ہوا اور بغداد اوسنے فتح کر لی اوسکو درمیان سنہ ۳۶۷ کے قید کیا اور حکم دیا کہ ہاتہی کے پیرون سے اسکو کچلوا و سب نے اوسکے واسطے شفاعت چاہی چنانچہ سنہ ۳۷۱ مین چہوڑ دیا گیا کہا کہ ایک کتاب تاریخ دولت دیلمیہ کی میری واسطے تصنیف کر چنانچہ اوسنے کتاب تاجی تصنیف کی کسینی عضد کو خبر دی کہ ایک دوست صابی کا اوسکے گہر گیا تہا وہ مسودہ صاف کر رہا تہا اوسی اوسنے پوچہا کہ آپ کیا کرتے ہین اوسنے کہا کہ واہیات اور اباطیل لکہہ رہا ہون اور جہوٹی

چوتھی صدی کی شاعر

باتین آراستہ کرتا ہون وہ تاریخ دیلمہ کو جو آپ کے حکم سے تصنیف کرتا ہی واہیات
سمجھتا ہی یہہ سنکر اوسکا غصہ جو بیٹہہ گیا تہا پہر بہڑک اوٹہا اور تمام عمر اوسکو
پاس نہ آنے دیا یہہ صابی مذکور دیندار قوی تہا اپنی مذہب کا تشدد بہت
رکہتا تہا عز الدولہ نے بہت چاہا اور کوشش کی وہ کسیطرح مسلمان ہوجاے
ہرگز نہ مانا مگر ہمراہ مسلمانون کے روزہ رکہتا تہا قران شریف حفظ کرتا تہا
اوسکو قران شریف بہت خوب یاد تہا اکثر آیات کا استعمال اپنے خطوط
اور رسایل مین کرتا تہا۔ ایک اوسکے پاس سیاہ غلام مسمی یمن تہا اوسکو
وہ چاہتا تہا اوسکے حقمین بہت شعر اوسنے کہے ہین ازانجملہ یہہ چند شعر ثعالبی
نے یتیمۃ الدہر مین لکہے ہین

قد قال یمن وھو اسود للذی	ببیاضه استعلی علوّ الخائن
ما فخر وجهك بالبیاض وهل ترے	ان قد افدت به مزید محاسن
ولو انّ منّی فیه خالاً زانه	ولو انّ منه فیّ خالاً شانني

اوسکی نظم اور نثر دونون اچہی ہین بروز دوشنبہ بارہوین تاریخ ماہ شوال کو
سنہ ۳۸۴ ہجری مین درمیان بغداد کے اکہتر برس کی عمر پاکر فوت ہوا

القرطبی

ابوعمر احمد بن عبد ربہ بن حبیب بن خدیر بن سالم قرطبی غلام ہشام بن عبد الرحمن
بن معویہ بن ہشام بن عبد الملک بن مروان بن حکم اموی کا یہہ شخص بڑا
عالم کثیر الاطلاع اور بڑا حافظ اخبار و تواریخ کا تہا اوسنے کتاب عقد
تصنیف کی ہی اس کتاب مین بہت نفع اور ہر ایک شی جو کثیر الفایدہ ہی مندرج
ہی اوسکا ایک دیوان شعر کا بہی ہی یہہ شعر اوسکے ہین ؎

چوتھی صدی کی شاعر

یا ذا الذی خطّ العذار بوجهه — خطّین هاجا لوعة وبلا بلا
ما صحّ عندی ان لحظك صارم — حتّی لبست بعارضیك حمائلا

وله ایضاً

ودعتنی بزفرة واعتناق — ثم قالت متی یکون التلاق
وبدت لی فاشرق الصّبح منها — بین تلك الجیوب والاطواق
یا سقیم الجفون من غیر سقم — بین عینیك مصرع العشّاق
انّ یوم الفراق افظع یوم — لیتنی مُتّ قبل یوم الفراق

سوا اسکے اور اشعار رنگین بہی اوسکے لوگون نے لکہے ہین — پیدایش اوسکی دسوین تاریخ رمضان دوسو چہالیس ہجری کے ہوئی اور ہفتہ کے روز اٹھائیسوین جمادی الاولی سنہ ۳۲۱ ہجری کو فوت ہوا دوشنبہ کے روز درمیان مقبرہ بنی عباس کے جو قرطبہ مین ہی مدفون ہوا اوسکو بیماری فالج کی ہو گئی تہی — قرطبہ ایک بڑا شہر بلاد اندلس کا ہی وہی دار السلطنت اندلس کی ہی اوسکی طرف وہ منسوب ہوکر قرطبی کہلاتا ہی

ابو الحسین

ابو الحسین احمد بن فارس بن زکریا بن محمد بن حبیب رازی لغوی کئی علمون مین امام تہا خصوصاً علم لغت اوسکو خوب یاد تہا اوسنے کتاب مجمل علم لغت مین تالیف کی ہی باوجود مختصر ہونے کے اوسمین بہت کچہہ اوسنے جمع کیا ہی ایک کتاب اوسکی تصنیف سے حلیة الفقہا ہی سوا ازین اور رسایل انیقہ اور مسایل علم لغت ہین اوسکے بہت ہین اوسکے مسایل لغویہ و فقہیہ سے حریری نے اقتباس کرکے مقامات حریری مین درمیان مقامہ طیبیہ کے مسایل فقہیہ تعداد مین

چوتھی صدیکی شاعر

بدیع الزمان ہمدانی
ایک سو وضع کئی ہیں یہہ شخص ہمدان میں رہا کرتا تھا اسی شخص سے
صاحب مقامات بدیع نے علم پڑہا اوسکے اشعار بہت جید ہیں از انجملہ یہہ اشعار بطور نمونہ لکھے جاتے ہیں

مرت بنا هيفاء مجدولة ... تركية تنمى لتركى
ترنو بطرف فاتر فاتن ... اضعف من حجة نحوى

وله ايضا

اسمع مقالة ناصح ... جمع النصيحة والمقة
اياك واحذر ان تبيت ... من الثقات على ثقة

وله ايضا

اذا كنت فى حاجة مرسلا ... وانت بها كلف مغرم
فارسل حكيما ولا توصه ... وذاك الحكيم هو الدرهم

اوسکے اشعار بہت اچھے ہیں وہ درمیان سنہ ۳۹۰ ہجری کے رےمیں فوت ہوا مقابل
شہر قاضی علی بن عبد العزیز جرجانی کے مدفون ہوا بعضے کہتے ہیں کہ ماہ صفر سنہ ۳۷۵ ہجری میں
درمیان شہر محمدیہ کے فوت ہوا اول قول بہت مشہور ہی رازی منسوب طرف رے کے
ہی یہہ شہر دیلمیون کے شہروں میں سے مشہور و معروف ہی تو اسمیں زاید ہی

متنبی

ابو الطیب احمد بن حسین بن حسن بن عبد الصمد جعفی کندی کوفی معروف بنام متنبی شاعر
مشہور ہی بعضے اوسکا نسب یون بیان کرتے ہیں کہ وہ بیٹا احمد بیٹا حسین بن مرہ بن عبد الجبار
کا ہی واللہ اعلم الغرض وہ شہر کوفہ کا ہی لڑکپن میں درمیان ملک شام کے اور اطراف
شام میں بہت سفر کیا علم ادب پڑہا اور خوب اوسمیں ماہر ہوا یہہ شخص لغت خوب جانتا تھا اوسکو

تمام لغت عربیہ اور عجیبہ کی اطلاع رکھتے تھے جوبات اوسی پوچھتے تھے حلد بتا دیا کرتا تھا
کلام عرب میں یعنے نظم و نثر دونوں میں مہارت رکھتا تھا چنانچہ کہا گیا ہی کہ شیخ
ابو علی فارسی صاحب کتاب الیضاح اور تکملہ نے ادسے ایک روز کہا کہ کتنی جمع اوپر وزن فعلی کے
کلام عرب میں آئی ہیں متنبی نے فی الفور جواب میں کہا کہ حجلی اور ظربی شیخ ابو علی
کہتا ہی کہ مینے کتب لغت کا تین رات تک مطالعہ کیا کہ کوئی وزن تیسرا بھی سوا ان دو کے
پاؤن مطلق نہ پایا جب ابو علی فارسی اس شخص کے حق مین یہہ کہتا ہو بس اوسکے کہنے
کی کیا حاجت ہی اشعار اسکے بہت ہین اور بسبب شہرت کے اونکے ذکر کی کچہہ حاجت نہین
ہی لیکن دو شعر تاج الدین کندی نے متنبی سے روایت کئے ہین وہ دونو اوسکے
دیوان مین نہین پائے جاتے اور روایت باسناد صحیحہ متصلہ ہی اسلئے وہ دو شعر
مین لکہتا ہون وہ یہہ ہین ؎

ابعین مفتقر الیک نظرتنی فاھنتنی وقذفتنی من حالق
لست الملوم انا الملوم لانني انزلت اما لي بغير الخالق

متنبی کے اشعار مین لوگونکی کئی مذہب ہین بعضے اوسکو ابو تمام اور تمام متاخرین پر ترجیح دیتے ہین
اور بعضے ابو تمام کو اوسپر ترجیح دیتے ہین — ابو العباس احمد بن محمد نامی شاعر جسکا ذکر آتا ہی
یہہ کہتا ہی کہ شعر گوئی مین ایک کونا باقی رہ گیا تھا اوسمین متنبی گہسا اور وہ راہ متنبی کے
ہاتھہ آگئی مین چاہتا تھا کہ اوسمین اور دو مضمونون سے سبقت لیجاؤن جو اوسنے یہہ کہے ہین ؎

رماني الدهر بالارزاء حتى فوادي في غشاء من نبال
فصرت اذا اصابتني سهام تكسرت النصال على النصال

دوسرا مضمون یہہ ہی

في جحفل ستر العيون غباره فكانما يبصرن بالاذان

چوتھی صدی کی شاعر

لیکن یہہ وہ مضمون بہی اوسنے نہ چہوڑے علماء نے اوسکے دیوان کی بہت خدمت کی
چنانچہ بہت شرحین اوسکے دیوان کی ہو چکیں ہیں اور دیوان اوسکا بہت مشہور و معروف
ہی حتی کہ ہندوستان میں بہی ہمارے زمانہ یعنے سنہ ۱۲۶۳ ہجری میں داخل درس ہو کر
مدرسوں میں لوگوں کو پڑہایا گیا اور طلباء اوسکے بہت اور اوسکے حل اور مطالب فہمی کیطرف اس زمانہ میں
بہت مائل ہیں — ایک شخص مشایخ میں سے نقل کرتا ہی کہ میں نے چالیس شرحیں مطول و مختصر دیکھے
ہیں ایسی خدمت کسی کے دیوان کی نہیں ہوئی اور سچ ہی بیشک وہ شخص بہت نیک
بخت تہا اور خداتعالی نے اوسکو سعادت تامہ شعر گوئی کی نصیب کی تہی —
دو شرح ہمارے زمانہ میں ایک عکبری کی کلکتہ میں درمیان زبان عربی کے چہپی ہی
اور ایک شرح فارسی کی مسمی بحی شرح دیوان متنبی ایک مدرس مدرسہ کلکتہ مولانا ابراہیم
بن مولوی محمد مدین اللہ ابن فخر المدرسین مولانا محمد امین اللہ انصاری الوردائی ثناد
البہاری وطنا فی دار الامارت کلکتہ میں اپنی تصنیف سے فارسی میں درمیان ماہ شوال
سنہ ۱۲۶۱ ہجری میں چہپوائی ہی — متنبی کو متنبی اسواسطے کہتے ہیں کہ اوسنے درمیان
بادیہ سماوہ کے دعوی نبوت کا کیا تہا اور اوسکے متبع بہی بہت خلق بنی کلب وغیرہ سے
ہو گئی تہی جب مسمی لولو امیر حمص نایب اخشیدی نے یہہ حال سنا اوسنے
متنبی پر چڑہائی کی اوسکے متبعین جو امت میں اوسکے داخل ہوئی تہی بہاگ
گئے متنبی کو اوسنے پکڑ کر قید کیا پہر توبہ کرواکر چہوڑ دیا سوا اسکے اور تاویلیں
بہی اوسکی وجہ تسمیہ میں کی گئی ہیں چنانچہ ایک یہہ ہی کہ اوسنے شعر گوئی میں
دعوی نبوت کا کیا تہا یعنے اوسنے کہا تہا کہ میں شعر کہنے میں نبی ہوں
ابن خلکان کہتا ہی تاویل اول یعنے دعوی نبوت کا کرنا صحیح ہی دوسری
تاویل غلط ہی بعد ازان متنبی امیر سیف الدولہ ابن حمدان کے پاس درمیان سنہ ۳۳۷

چوتہی صدی کی شاعر

ہجری کے مصر مین داخل ہوا وہان جاکر کافور اخشیدی کی مدح کی اور انوجور بن اخشید کی بہی مدح کی
کہتے ہین کہ کافور کے سامنے متنبی اس حیثیت سے جاکر کہڑا ہوا تہا اوسکے دونو پیر وزنین موزے
تہے اور کمر مین تلوار لٹکتی تہی اور سر کا بندہا ہوا تہا اور دو اوسکے غلام بہی پٹکے باندہے ہوئی تلوارین لٹکائی
ہوئے کہڑے تہے جب دربار مین اوسنے جاکر کہڑا ہوا مدح پڑہی کافور نے متنبی کو خوش نہ کیا اوسوقت
اوسنے ہجو اوسکی کی اور بروز عید الضحی درمیان ۳۵۰ ہجری کے وہان سے بہاگ گیا ہرچند کہ کافور
نے اوسکے پکڑنے کے واسطے قافلے کئی طرف روانہ کئے مگر وہ ہاتہہ نہ آیا کہتے ہین کہ کافور
نے اوسے یہہ وعدہ کیا تہا کہ بعضے پرگنات کی حکومت تجکو دونگا جب کافور نے اوسکے اشعار
مین یہہ حال دیکہا کہ وہ اپنی بہت تعریف کرتا ہی اور اپنے تئین دور کہینچتا ہی اوسکو
یہہ خوف لاحق ہوا کہ ایسا نہو یہہ شخص چونکہ دلاور ہی پہر نہ بیٹہے اسلئے اوسکو
حکومت نہ دی کہتے ہین کہ سیف الدولہ کی مجلس مین ہر رات کو علما حاضر ہوکر آپس مین
کلام کیا کرتے تہے ایک روز ابن خالویہ نحوی اور متنبی مین کلام ہو گئے
ابن خالویہ نے متنبی پر کود کر ایک ہاتہہ مارا اوسکے ہاتہہ مین کنجی تہی وہ
متنبی کے موہنہ پر ایسی لگی کہ خون بہنے لگا اور تمام کپڑے اوسکے لہو
لہان ہو گئے اسلئے متنبی خفا ہوکر مصر کیطرف نکل گیا وہان جاکر
کافور کے مدح کئے پہر وہان سے کوچ کرکے بلاد فارس مین گیا
وہان عضد الدولہ بن بویہ دیلمی کے تعریف کے اچہا انعام
پایا پہر وہان سے مراجعت کرکے بغداد مین آیا پہر درمیان کوفہ
کے اٹہوین تاریخ ماہ شعبان کو پہر آیا اثنا راہ مین فاتک بن ابوجہل
اسدی جمعیت سپاہ اوسے ملاقی ہوا متنبی مذکور کے بہی
ساتہہ ایک جماعت کثیر اوسکے اصحاب اعداد یارون کے تہے

چوتھی صدی کی شاعر

دونون فریقون مین لڑائی ہوئی اس لڑائی مین متنبی اور اوسکا بیٹا محمد اور غلام اوسکا مفلح قریب
ایک مقام کے جسکو نعمانیہ کہتے ہین موضع صافیہ مین مارے گئے بعضے
کہتے ہین کہ جبال صافیہ جانب غربی سواد بغداد سے نزدیک دیر عاقول کے واقع
ہی اون دونون مین مسافت دو میلون کی ہی — ابن رشیق نے ایک کتاب بنام
عمدہ درباب منافع اور مضار شعر کے جو تصنیف کی ہی اوسمین یہہ لکھا ہی
کہ متنبی نے جب غلبہ طرف ثانی کا دیکھا اوسوقت بھاگنے کا ارادہ کیا
ایک غلام اوسکا جو حاضر تہا اوسنے کہا کہ آپ کو بھاگنا مناسب نہین کیونکہ متاخرین
ہمیشہ بنا کر کینگے اور یہہ شعر تمہارا پڑہ کر قہقہہ کیا کرینگے کیونکہ آپ تو یہہ فرماتی ہین

فالخیل واللیل والبیداء تعرفنی — والسیف والرمح والقرطاس والقلم

یہہ سنکر متنبی کو ڈہارس ہوئی اور پہر حملہ کیا اوس حملہ مین مارا گیا اسی معلوم ہوا
کہ باعث اوسکے مقتول ہونے کی یہہ بیت تہی کیونکہ وہ یہہ شعر یاد دلاتا نہ مارا جاتا
جس روز متنبی مقتول ہوا وہ بدہ کا دن چھٹی یا تیسری یا دوسری تاریخ ماہ
رمضان سنہ ۳۵۴ ہجری کی تہی اور بعضے یہہ کہتے ہین کہ بروز دوشنبہ آٹھوین تاریخ
ماہ رمضان سنہ مذکور کو قتل ہوا پیدایش اوسکی درمیان تین سو تین کے کوفہ مین درمیان
اوس محلہ کے کہ جسکو کندہ کہتے ہین ہوئی اسواسطے اوسکو کندی کہتے ہین
وہ اوس محلہ کیطرف منسوب ہی قبیلہ کندہ کی طرف منسوب نہین کیونکہ وہ جعفی
قبیلہ کا ہی — کہتے ہین کہ متنبی کا باپ سقا تہا کوفہ مین پانی پلایا کرتا تہا پہر ملک
شام کی طرف اپنی بیٹے کے ہمراہ چلا گیا اوسجائی ابو الطیب نے پرورش پائی
چنانچہ کسی شاعر نے جو متنبی کی ہجو کی ہی اسکی طرف اشارہ کیا ہی وہ شعر
یہہ ہین سہ

اىّ فضل لشاعر يطلب الفضل	من النّاس بكرة وعشيّا
عاش حينا يبيع فى الكوفة الماء	وحينًا يبيع ماء المحيّا

حاصل کلام یہہ ہی کہ متنبی کی علومیت کی باتین اور اخبار اور ماجری بہت ہین اختصار بہتر ہی اوسکے بیٹے کا نام محسد بضم میم وفتح حاء مہملہ اور شین مہملہ مشددہ بعد اوسکے دال مہملہ تہا

ابو العباس نامی

ابو العباس احمد بن محمد دارمی مصیصی معروف بنام نامی شاعر مشہور یہہ شاعر شعراء نامور اور اپنی زمانہ کے جیدین مین سے گذرا وہ بہی سیف الدولہ بن حمدان کے مداحون مین سے ہی یہہ شخص بعد متنبی کے اوسکی نزدیک رتبہ مین تہا وہ فاضل اور ادیب بارع اور عارف و عالم لغت اور علم ادب کا ماہر تہا اوسکے مکتوبات جو حلب کیطرف اوسنے لکہے ہین بہت ہین اچہے شعر اوسکے قصیدہ مین سے یہہ ہین

امير العلى انّ العوالى كواسب	علاك فى الدّنيا وفى جنّة الخلد
يمرّ عليك الحول سيفك فى الطّلى	وطرفك ما بين الشّكيمة واللبد
ويمضى عليك الدهر فعلك للعلى	وقولك للتّقوى وكفك للرّفد

یہہ شاعر متنبی کے ساتھہ بہت معارضہ اور جواب وسوال اشعار مین رکہا کرتا تہا ابو الخطاب بن عون حریری نحوی شاعر کہتا ہی کہ ایک روز مین ابو العباس نامی کے پاس گیا وہ بیٹہا ہوا تہا اوسکا تمام سر سفید ہو گیا تہا مگر ایک بال اوسکے تمام سر مین کالا بہی تہا مینے اوسے کہا کہ حضرت آپ کے سر مین ایک بال سیاہ ہی اور تمام سفید لگنے کی حالت ہو رہا ہی اوسنے کہا کہ ہان ای ابو الخطاب یہہ بال میری جوانی کا یادگار ہی مین اسی سے بہت خوش ہون چنانچہ مینی اسکے حق مین شعر بہی کہے ہین میںنے کہا کہ مجکو بہی سنائی اوسنی یہہ شعر پڑہے

چوتہی صدیکی شاعر

رابت فی الراس شعرة بقیت | سواد تہوی العیون رویتہا
فقلت للبیض اذ تروعہا | باللہ الا رحمت غربتہا
فقل لبث السوداء فی وطن | یکون فیہ البیضاء ضرتہا

یہہ شعر پڑہ کر اوسنے کہا کہ ای ابو الخطاب ایک بال سفید ہزار سیاہ بالون کو ڈرا دیتا ہی اور جب ایک سیاہ ہزار سفید وںمین ہو اوسکا کیا حال ہوگا یہہ شاعر درمیان ۳۹۹ سنہ ہجری کے یا ۴۰۰ سنہ ہجری کے یا ۴۰۱ سنہ کے درمیان حلب کے نوی برس کا ہوکر مرا

بدیع الزمان

ابو الفضل احمد بن حسین بن یحیی بن سعید ہمدانی حافظ معروف بنام بدیع الزمان مصنف رسالون عجیبہ اور مقامات غریبہ مسمی مقامات بدیع کا ہی اسی سکے طور پر حریری نے اپنی مقامات تصنیف کی ہی وہ بالکل پیرو اسیکا اور قدم بقدم اسیکے چلا ہی اور مقامات کے خطبہ مین اوسکے فضل اور سبقت کا معترف ہوا ہی یہہ وہ شخص ہی جسنے حریری کو اس راہ کے چلنے کی طرف ہدایت کی وہ بڑا فاضل اور فصیح آدمی تہا وہ ابو الحسین احمد بن فارس مصنف کتاب مجمل سے جو علم لغت مین اوسنے تصنیف کی ہی روایت کرتا ہی اوسکے رسالے بہت نادر اور نظم بلیغ اور نادر ہی ہرات مین جو بلاد خراسان سے ایک شہر ہی رہا کرتا تہا اس شخص کے شعر بہت عمدہ اور خوب ہی اوسمین لحاظ اختصار اور سجع اور خوبی کا اور لطایفات اور صنعتون کا اسنے بہت کیا ہی اشعار اوسکے یہہ مین سے

وکاد یحکیک صوب الغیث منسکبا | لو کان طلق المحیا یمطر الذہبا

چوتھی صدی کی شاعر

الدھر لو لم یخن والشمس لو نطقت — واللیث لو لم یصل والبحر لو عذبا

اوسکے اشعار ہمدان کے ذم مین بھی ہین مگر یہہ سینے وہی شعر ابو العلا محمد بن حسول ہمدانی کے طرف منسوب پائے وہ یہہ ہین ؎

ھمذان لی بلد اقول بفضلہ — لکنّہ من اقبح البلدان

صبیانہ فی القبح مثل شیوخہ — وشیوخہ فی العقل کالصبیان

اوسکے سب مضامین ملیح اور نادر ہین کیا نظم اور کیا نثر اوسکو درمیان شہر ہرات کے ۳۹۸ھ ہجری مین زہر دیکر مار ڈالا تہا بروز جمعہ گیارہوین جمادی الآخر ۳۹۸ھ ہجری مین اوسینے وفات پائی ابن خلکان کہتا ہی کہ بعض ثقون کی زبانی یہہ سُننے مین آیا کہ وہ سکتہ کی بیماری مین مبتلا تہا لوگون نے اوسکو مردہ تصور کرکے جلد ہی دفن کر دیا قبر مین اوسکو افاقہ ہوا رات کو قبرستان مین اوسکی آواز سینے گئی صُبح کو اوسکی قبر کہو دی گئی دیکہا کہ داڑہی ہاتہہ مین پکڑے ہوئے مردہ تہا شاید قبر کے خوف اور ہول مین آکر اوسینے جان دی

الشریف الحُسینی

وہ ابو القاسم احمد بن محمد بن اسمعیل بن ابراہیم طباطبا بن اسمعیل بن ابراہیم بن حسن بن حسین بن علی ابیطالب رض شریف حسینی رسّی مصری وہ نقیب الطالبین درمیان مصر کے تہا بڑا رئیس اور وہانکا سردار شمار کیا جاتا ہی اوسکے شعر زہد اور گوشہ نشینی وغیرہ مین بہت ہین ابو منصور ثعالبی نے کتاب یتیمۃ الدہر مین اوسکے قطعہ ذکر کئی ہین از انجملہ ایک یہہ قطعہ ہی ؎

خلیلیّ انّی للثریّا لحاسد — وانی علی ریب الزمان لواجد

ایبقی جمیعاً شملها وھی ستۃ | وافقد من احببتہ وھو واحد

سوا اسکے اور بھی اوسکے بہت شعر ہین یہہ دو شعر طول شب مین بہت نادر اوسنے کہے ہین ؎

کان نجوم اللیل سارت نھارھا | فوافت عشاء وھی انضاء اسفار
وقد خیمت کی یستریح رکابھا | فلا فلک جار ولا کوکب سار

تاریخ مصر مین مذکور ہی کہ وہ درمیان ۳۹۴ھ ہجری کے فوت ہوا اور سوا اوسکے اورون نے بھی یہہ کہا ہی کہ منگل کے روز پانچوین تاریخ ماہ شعبان کو وفات پائی اور پچھواڑے عیدگاہ جدید کے جو مصر مین ہے مدفون ہوا عمر اوسکی چونسٹھ برس کی تہے

ابو حامد

وہ ابو حامد احمد بن محمد انطاکی مشہور بکنیت ابو الرقعمق شاعر مشہور ہی ثعالبی نے یتیمۃ الدہر مین اوسکا اسطور ذکر کیا ہی کہ یہہ شخص نادر او عجوبہ زمانہ کا ہی یہہ بھی اون لوگون مین سے جنہون نے ہزلی اور بیہودہ اشعار مین کوشش کی ہی تھا وہ شخص تمام خصلتون کا حاوی تھا اچھے مداحین مین سے ایک یہہ بھی مداح ہی وہ درمیان ملک شام کے ایسا تھا جیسا کہ ابن حجاج عراق مین گذرا ہی یہہ چند شعر اوسکے بہت نادر ہین ابیات ابو الفرج یعقوب بن کلس وزیر عزیز معز عبیدی حاکم مصر کی تعریف کرتا ہی وہ یہہ ہین ؎

قد سمعنا مقالہ واعتذارہ | واقلناہ ذنبہ وعثارہ
والمعانی لمن عنیت ولکن | بک عرضت فاسمعی یا جارہ
من تراد یہ انہ ابد الدھر | تراہ محللا ازرارہ
عالم انہ عذاب من اللہ | متاح لاعین النظارہ
ھتک اللہ سترہ فلکم | ھتک من ذی تستر استارہ

سحرتني لحاظه وكذا	كل مليح لحاظه سحارة
ما على مؤثر التباعد والاعراض	لو آثر الرضا والزيارة
وعلى انني وان كان قد عذب	بالهجر مؤثر ايثاره
لم ازل لا عدمته من حبيب	اشتهي قربه والي نفاره

اسجائی ہیے مدح شروع کی

ولربيع للعزيز في سائر الأرض	عدواً الا واخمد ناره
كل يوم له على نوب الدهر	وكر الخطوب بالبذل غارة
ذو يد شأنها الفرار من البخل	وفي حومة الندي كراره

چنئہ شعر واسطے نمونہ کے کافی ہیں اوسیکے سب شعر بہت جید ہیں اس شاعر کا طریق صریح الدلا انصار بصری کے اسلوب پر ہی مصر میں مدت تک وہ رہا اکثر اشعار اوسکے مدح پادشاہوں اور روسا میں ہیں — معز ابو تمیم معد بن منصور بن قایم بن مہدی عبید اللہ کی مدح بہی اوسنے کی ہی اور اوسکے بیٹی عزیز اور حاکم بن عزیز اور سیالار سمی جوہر اور وزیر ابو الفرج بن کلس وغیرہ روساء مصر کے بہت مدح اوسنے کی ہی اسکا ذکر امیر مختار سیحی نے در بیان تاریخ مصر کے یون کیا ہی کہ وہ سنہ ۳۹۹ ہجری میں فوت ہوا اور ایک اور شخص نے دن جمعہ کا آٹھوین تاریخ ماہ رمضان کے یہہ بہی ٹہرایا ہی — اور بعضے ماہ ربیع الآخر تبلاتے ہیں ابن خلکان یہہ کہتا ہی کہ مجکو یہہ گمان ہی کہ وہ مصر میں مرا

ابو علی تمیم

ابو علی تمیم بن معز بن منصور بن قایم بن مہدی باپ اوسکا حاکم بلاد مصر اور مغرب کا تہا یہہ وہ ہی جسنے قاہرہ مغرب میں بسایا ہی — تمیم مذکور فاضل اور شاعر اور نہایت لطیف اور ظریف تہا اوسکو سلطنت نہین نصیب ہوئی کیونکہ ولیعہد اوسکا بہائی عزیز تہا بعد اوسیکے باپ کی

والی ہوا ۔ عزیز کی بہت اچھے اشعار ہین ابو منصور ثعالبی نے یتیمۃ الدہر مین اوسکے شعر اور قطعے لکھے ہین ۔ یتیمہ مذکور سے یہہ شعر ہین

همّت تقبّله عقارب صدغه | فاستل ناظره عليها خنجرا
والله لولا ان يقال تغيرا | واصبا وانكان التصابي اجدرا
لأعدت تفاح الخد ود بنفسجا | لثما وكافور الترائب عنبرا

وله

اساوا الذي لا يملك الامر غيره | ومن هو بالسر المكتم اعلم
لئن كان كتمان المصائب مؤلما | لاعلانها عندي اشد والم
وبي كل ما يبكي العيون اقله | وان كنت منه دائما اتبسم

یہہ شعر بھی اوسکی طرف منسوب کیا گیا ہی

وكلما ملّ الدهر من اعطائه | فكذا ملالته من الحرمان

شعر اوسکے سب اچھے ہین اوسنے ماہ ذیقعدہ ۳۸۰ہجری مین وفات درمیان مصر کے پائی

ابو فراس

حارث بن ابو العلا سعید بن حمدان بن حمدون حمدانی چچازاد بھائی ناصر الدولہ اور سیف الدولہ کا جو دونو بیٹے حمدان کے ہین تہا ثعالبی نے اس شخص کی تعریف مین یہہ بیان کیا ہی کہ وہ اپنے زمانہ مین یگانہ اور اپنے وقت کا شمس از روی ادب اور فضل اور بلاغت اور دانائی اور شجاعت اور شعر گوئی کے تہا شعر اوسکے جودت اور حسن اور سہولت اور شیرین گفتار اور حلاوت اور کثرت اور تیز مضمون ہونے مین شہرت رکھتے ہین اسطرح کی خصلتین بجز اوسکے شعرون کے قبل اوسکے کسیکے شعرونمین نہین مجتمع ہوئین مگر عبد اللہ بن معتز کے اشعار مین بھی یہہ صفات پائی جاتی ہین لیکن اہل صنعت کے نزدیک ابو فراس مذکور بڑا شاعر شمار کیا جاتا ہی ۔ اور صاحب ابن عباد کا یہہ مقولہ ہی کہ شعر کہنا

چوتھی صدی کی شاعر

ایک بادشاہ سے شروع ہوا یعنے امرا القیس سے اور ایک بادشاہ پر تمام ہوا یعنے ابو فراس پر
ــ متنبی بھی اس شخص کے تقدم اور شرافت شعر و بلندپایگی کا قایل تھا اور اوسکی مدح
متنبی نے بسبب اوسکے جلیل القدر ہونے کے نہیں کی یعنے اوسنے کسر نفسی کی سبب سے
اوسکی مدح نہ کی سوا اوسکے اور لوگون کی جو آل حمدان سے تھے اونکی مدح کی — اور سیف
الدولہ ممدوح متنبی کا ابو فراس کے خوبیون اور خوش گفتاری سے بہت تعجب کیا کرتا تھا اور
اپنے تمام قوم پر اوسکی بزرگی اور عزت کرتا رہتا تھا لڑائیون مین اوسکو اپنی ہمراہ رکھتا
اور برکات پر اپنا خلیفہ اوسکو کر دیا کرتا تھا — رومیون نے کسی لڑائی مین اوسکو
اس حالت مین کہ وہ مجروح تھا قید کیا تھا اوسکی ایک تیر ایسا لگا تھا کہ پھال
اوسکی ران مین بیٹھ گئی تھی — پہلے خرشنہ مین گیا پھر قسطنطنیہ مین مقید رکھا
یہہ واقعہ سنہ ٣٤٨ھ مین گذرا یہہ حال ابو الحسن زراد دیلمی نے بیان کیا ہی اوسکو لوگو
نے بغلطی منسوب کیا ہی اور کہا ہی کہ ابو فراس دو دفعہ قید ہوا اول دفعہ درمیان
سنہ ٣٤٨ ہجری کے مغارۃ الکحل مین قید ہوا تھا خرشنہ مین قید نہین ہوا خرشنہ ایک
قلعہ ہی درمیان بلاد روم کے نہر فرات اوسکے نیچے جاری ہی — اور دوسری
دفعہ رومیون نے درمیان ماہ شوال سنہ ٣٥١ ہجری کے منبج مین اوسکو قید کیا اور
قسطنطنیہ مین اوسکو لیگئے چار برس تک وہان مقید رہا اوسنے اوس قید مین
شعر بہت کہے ہین اوسکے دیوان مین لکھے ہوئے ہین یہہ شہر منبج اوسکے جاگیر
مین تھا اوسکے حق مین یہہ شعر اوسنے کہے ہے

قد كنت عدتي التي اسطو بها ‏ ‏ ‏ ویدی اذا اشتد الزمان وساعدی
فرمیت منك بضد ما املته ‏ ‏ ‏ والمرء یشرق بالزلال البارد

وله ایضاً

چوتھی صدی کی شاعر

اساءَ فزادته الاساءة حظوة | حبیب علی ما کان منه حبیب
یعدّ علیّ الواشیان ذنوبه | ومن این للوجه الجمیل ذنوب

وله

سکرت من لحظه لا من مدامته | ومال بالنوم عن عینی تمایله
فما السلاف دهتنی بل سوالفه | ولا الشمول ازدهتنی بل شمائله
الوی بعزمی اصداغ لوین له | وغال قلبی بما تحوی غلائله

اوسکے شعر بہت اچھے ہین اوس لڑائی مین جبکہ اوسکو رومیان نے ۳۴۸ھ ہجری کے غلامون نے قید کیا مار اگیا ابن خلکان کہتا ہی کہ مین نے اوسکے دیوان مین یہہ شعر لکہے ہوے پائے ہین حال انکا یہہ ہی کہ جب وہ مرنے لگا اپنی دختر نیک اختر کو مخاطب کرکے یہہ شعر اوسنے پڑہی

ابنیّتی لا تجزعی | کلّ الانام الی ذهاب
نوحی علیّ بحسرة | من خلف سترك والحجاب
قولی اذا كلّمتنی | فعییت عن ردّ الجواب
زین الشباب ابوفراس | لم یمتّع بالشباب

ابن خالویہ یہہ کہتا ہی کہ جب سیف الدولہ مرگیا اوسوقت ابوفراس نے یہہ ارادہ کیا کہ شہر حمص پر تغلب کرکے اپنا عمل دخل کرلون یہہ خبر ابو المعالی بن سیف الدولہ اور اوسکے غلام مسمی قرغویہ کو پہونچی اوسنے ایک آدمی کو سکہلا کرا وسکے پاس بہیجا اوسنے ابوفراس کو راہ مین قتل کیا ۔ اور ابن خلکان کہتا ہی کہ بعض حواشی مین مین نے لکہا پایا ہی کہ ابوفراس بروز چہارشنبہ اٹہوین تاریخ ماہ ربیع الاخر ۳۵۷ھ ہجری کو بیچ ایک گانون کے جو معروف بنام صدد ہی درمیان ایک لڑائی کے کہ ابو المعالی بن سیف الدولہ اور ابوفراس سے ہوئی تہے مار اگیا بعد مقتول

ہونے کے اوسکا سر کاٹ کر ابو المعالی اپنی ساتھہ لے آیا اور لاشہ اوسکا اوسجا ئی
جنگل مین پڑا رہا یہانتک کہ عربون نے آکر اوسکو کفن دیکر دفن کیا — ابو فراس
ابو المعالی مذکور کا ماموں تھا کہتے ہین کہ جب ابو فراس کی والدہ کو اوسکے
مقتول ہونیکی خبر پہونچی اوسنے ماتم مین ایسی کُلّی اپنے موںہہ پر مارے
کہ ایک آنکہ اوسکی نکل پڑی بعضے یہہ کہتے ہین کہ قرعویہ غلام نے جب ابو فراس
کو قتل کر لیا اوسوقت ابو المعالی کو خبر ہوئی مگر بہت افسوس کیا اور ندامت
اوٹھائی کہتے ہین کہ پیدایش اوسکی درمیان ۳۲۰ھ ہجری کے ہوئی تھے
واللہ اعلم بالصواب

علی ابن محمد

وہ علی بن محمد بن محمود غازی المعلا ابو الحسن بن کامل حنفی ہی وہ بکنیت ابن شحنہ مشہور
ہی سخاوی کہتا ہی کہ وہ فاضل اور ادیب بارع تھا اوسکے اچھے اشعار اوسکے
بھتیجے نے میری سامنے یہہ پڑہی تھے ایک بلّی کی حقین یہہ شعر اوسنے ہنسی
کے طور پر کہے ہین ؎

وقط کلیث کامل الحسن صائد | وفی عزمہ واللون یشبہ عنترا
یفوق علی قط الزباد تفضلا | ومن سمتہ نشرہ المسک عنبرا

اور یہہ دو شعر اوسکے بھتیجے نے پڑہ کر یہہ کہا کہ اوسنے یہہ شعر تصنیف کر یہہ وصیت کی
تھی کہ میری قبر مین لکھکر رکھہ دینا وہ یہہ ہین ؎

الٰھی قد نزلت بضیق لحدٍ | باوزار ثقالٍ مع عیوب
وعفوک واسع وحماک حصن | وانت اللہ غفار الذنوب

سخاوی کہتا ہی کہ یہہ شخص درمیان ۸۰۴ھ ہجری کی پیدا ہوا باوجودیکہ وہ علم عربی

چوتھی صدی کی شاعر

پڑھتا بڑا تا تھا اوسپر بہی غلطی زبان مین نہ کرتا تھا وہ کہتا تھا مین نے نبی صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کو خواب مین دیکھا بعد زیارت کے مینے عرض کی کہ یا حضرت میری
زبان فصیح اور درست ہو جاوے حضرت نے اپنا لعاب دہن مجکو کہلا دیا
جسکے اثر سے فاضل بارع ہو گیا درمیان ۳۸۳ہجری کے فوت ہوا

صاحب ابن عبادہ

یہہ وہ شخص ہی جسنی خوارزمی رافضی کی دو شعرو نمین ہجو کی ہی وہ ابو القاسم
اسماعیل بن عباد ملقب بلقب کافی الکفاۃ وزیر موید الدولہ کا تہا مصنف
تاریخ بغداد کہتا ہی کہ صاحب ابن عباد بہت فنون جانتا تہا اور علم
ادب اوسکو خوب آتا تہا اوسکی تصانیف اوسکے فضل اور نثر بلیغ
اور نظم فصیح اور براءت پر اوسکے فضیلت گواہی دیتی ہی اوسکے پاس بہت بڑا کتب
خانہ تہا کہتے ہین کہ اگر اون کتابون کو لیجانا کہین چاہتا تو چار سو اونٹ
کی اونکی باربرداری کے واسطے ضرورت ہوتی تہی اور فضلاء اور ادبا
اور عقلا کی صحبت مین رات کو رہتا تہا اوسکا یہہ مقولہ تہا کہ صبح
کو مین بادشاہ ہون اور رات کو ایک بہائی مسلما کا مثل اوسکے بہائیون
کے ہون یعنے رات کو اونکی صحبت مین بیٹھنے سے کچھہ تکلف نہ کرتا تہا
اوسکی تصنیفات سی ایک رسالہ سنجریہ بہی ہی جسمین بعض بہائیون نے
ہنسی کی ہی صاحب ابن عباد کے یہہ اشعار ہین ؎

لقد صدقوا والراقصات الی منی ... بان مودات العدی لیس تنفع
ولو انني داريت دهري حيّاتہ ... اذا استمكنت يوما من اللسع تلسع

ولہ ایضا

عیشاً لنا بالابرقین فابدت ایامه وتجددت ذکراه
والعیش ما فارقته فذکرته لهفا ولیس العیش ما تنساه

ہمدان ویلمیہ سے یہہ بہت اچھا مونی بی بہا گذرا ہی بروز جمعہ نزدیک غروب شمس کے
چھٹی تاریخ ماہ صفر ۳۴۳ھ ہجری مین فوت ہوا

ابو محمد الحسن

ابن خلکان کہتا ہی کہ وہ ابو محمد حسن بن علی بن احمد بن محمد بن خلف بن حیان
ابن صدقہ ابن زیاد ضبی معروف بکنیت ابن وکیع تنیسی شاعر مشہور ہی اصل
اوسکی بغداد کی اور پیدایش تنیس کی ہی ابو منصور ثعالبی نے یتیمۃ الدہر مین
اوسکے حق مین یہہ کہا ہی کہ وہ شاعر بڑے رتبہ کا اور عالم جامع تھا
اپنے زمانہ مین سب سے زیادہ قدرت سخن کی رکھتا تھا اوسکے وقت مین
کوئی اوس سے رتبہ زیادہ نہ رکھتا تھا اوسکے شعر بہت نادر ہین تمام شعراء اوسکے
ذہن اوسکے ذہن کے مقابلہ مین مثل غلامون اور تابعدارون کے تھے اوسکا
دیوان بہت اچھا ہی اور ایک کتاب بہت اچھی اوسکی تصنیف سی ہی
جسمین متنبی کے سرقات اوسنے ثابت کئے ہین اوس کتاب کا نام منصف
رکھا ہی اوسکی زبان مین عجمیت بہی تھی اسواسطے اوسکو عاطس کہتے تھے
یہہ اوسکی شعر بہت نادر ہین ~

سلا عن حبك القلب المشوق فما یصبو الیك ولا یتوق
جفاء لك كان عنك لنا عزاء وقد یسلی علی الولد العقوق

ولہ ایضاً

لئن كان قد بعد اللقاء فودنا باق ونحن علی النوی احباب

چوتہی صدیکی شاعر

کم قاطع للوصل یؤمن ودہ — وموصل یودہ مرتاب

واله ایضاً

لقد شمت بقلبی — لا فرج الله عنه
لوملته فی هوای — فقال لا بد منه

ابوبکر الحسن

ابن خلکان کہتاہی کہ وہ ابوبکر حسن بن علی بن احمد بن بشار بن زیاد معروف بکنیت ابن العلاف
انکہو نسی اندہا رہنیوالا نہروان کاشاعر مشہور وہ شعراء مجیدین سی ہی ابو عمر دوری مقری
— اور عبید ابن سعدہ بصری — اور نصر بن علی جہضمی اور محمد بن اسماعیل
حسانی سی اوسنے حدیث سیکہی — اور عبد الله بن حسن بن نحاس — اور
ابوالحسن خراجی قاضی اور ابو حفص بن شاہین وغیرہ سنے اوسسے روایت کی ہی
امام معتضد بالله کی صحبت مین وہ رہا کرتا تہا اوسکی مدح مین اوسنے اشعار بہی
بہت کہی ہین اور ایک بلا اس شاعر کا پلا ہوا تہا اوسکو بہت پیار کیا کرتا تہا لیکن وہ
بلا ہمسایون کے کبوتر پکڑ کر کہا جاتا تہا اسلئے کسینی اوسکو پکڑ کر مار ڈالا اس
شاعر نے اوسکا مرثیہ بڑی دہوم دہام کا لکہا ہی چونکہ وہ قصیدہ بہت بڑا ہی
اسلئے چند شعر اوسکے لکہتا ہون — بعضے یہہ بیان کرتے ہین عبد الله ابن
معتز کا اوسنے مرثیہ لکہا ہی لیکن بسبب خوف امام مقتدر بالله کی بلّی کیطرف
اوسکو نسبت دی ہی کیونکہ امام مقتدر بالله نے اوسکو قتل کیا تہا — اور
صاعد لغوی اپنی کتاب فصوص مین یہہ بیان کرتا ہی کہ محسنی ابوالحسن مرزبانی
نے یہہ بیان کیا کہ ایک لونڈی علی بن عیسی کے ایک غلام کو جو ابوبکر بن علاف
مذکور کا تہا چاہنے لگی تہی علی بن عیسی کو یہہ بات معلوم ہوگئی اوسنے دونون کو قتل

کر کے اوسکے چمڑوں میں بھس بھروایا تہا اسلیے ابوبکر نے اپنے غلام کا مرثیہ کہا اور اوسکو بلّی کی طرف منسوب کیا واقع میں وہ مرثیہ غلام کا ہی واللہ اعلم بالصواب حاصل کلام یہہ ہی کہ مرثیہ بہت نادر ہی غیر متہم شعر اوسکے ہیں بسبب طویل ہونے کے سب نہیں لکہہ سکتا نہیں تو تمام لکہتا کیونکہ ہر ایک شعر اوسکا خالی حکمت سے اور عقل سے نہیں ہی اول اوسکا یہہ ہی ؎

یا هرّ فارقتنا ولم تعد	وکنت عندي بمنزلة الولد
فکیف ننفك عن هواك وقد	کنت لنا عدّة من العدد
تطرد عنا الاذي وتحرسنا	بالغیب من حیّة ومن جرد
وتخرج الفار من مکامنها	ما بین مفتوحها الی السّدد
یلقاك في البیت منهم مدد	وانت تلقاهم بلا مدد

اوسنے درمیان ۳۱۸ یا ۳۱۹ ہجری کے وفات پائی عمر اوسکی سو برس کی تہی

المهلبی

ابو محمد حسن بن محمد بن ہارون بن ابراہیم بن عبد اللہ بن یزید بن حاتم بن قبیصہ بن مہلب بن ابی صفرۃ الازدي مہلبی وزیر معز الدولہ ابو الحسین احمد بن بویہ دیلمی کا ہی بروز دوشنبہ تیسری تاریخ ماہ جمادي الاولی ۳۳۹ ہجری کو وہ عہدہ وزارت پر مامور ہوا ـ وہ رفیع القدر اور فراخ سینہ اور عالی ہمت اور ہاتہہ کا سخی مشہور تہا اور نہایت ادب اور قاعدہ دان اور اپنی کنبہ اور اہل وعیال سے محبت کرنیوالا شخص تہا قبل اسکے کہ وہ وزیر سرکار معز الدولہ کے ہو نہایت تنگی اور مفلسی میں تہا کہتے ہیں کہ ایک دفعہ اوسنے سفر کیا اوسکو سفر میں بہت مشقت اور تعب لاحق حال ہوا کہیں جاکر گوشت کہانے کے واسطے اوسکی طبیعت نے چاہا مگر اوسکے پاس چونکہ پیسا نہ تہا

چوتھی صدی کی شاعر

بہت تنگ اور مفلس تھا اسلئے اوسنے یہہ شعر فی البدیہہ کہے ؎

الا موت یباع فاشتریہ — فہذا عیش ما لا خیر فیہ

الا موت لذیذ الطعم یاتی — یخلصنی من العیش الکریہ

اذا ابصرت قبراً من بعید — وددت لو انّنی مما یلیہ

الا رحم المہیمن نفس حرّ — تصدق بالوفاة علی اخیہ

ایک شخص اوسکے ہمراہ مسمی عبد اللہ صوفی بھی مسافر تھا بعضے کہتے ہین کہ ابو الحسن عسقلانی تھا بہر کیف کوئی ہو غرضکہ جب اوس دوسرے مسافر نے یہہ دو شعر اوسکے سنے اوسکے واسطے ایک درہم کا گوشت خرید کے پکا کر اوسکو دیا اور کہلایا بعد ازان جب مہلبی وزیر ہوا اور بغداد مین آکر اوسکے عزت اور نصیب نے پھر ترقی پائی کہ معز الدولہ کی سرکار مین وزیر ہوا اور وہ رفیق اوسکا جسنے اوسکو گوشت ایک درہم کا حالت مفلسی مین کہلایا تھا مفلس ہو گیا جب اوسنے سنا کہ مہلبی وزیر ہوا اوسکے پاس آیا اور یہہ دو شعر لکھہ کر اوسکے پاس بھجوا دیئے ؎

الا قل للوزیر فدتہ نفسی — مقالة مذکر ما قد نسیہ

اتذکر اذ تقول لضنک عیش — الا موت یباع فاشتریہ

جب یہہ شعر مہلبی نے پڑھے فوراً وہ مصیبت اپنی اور سخاوت اوسکی یاد آئی حکم دیا کہ اسیوقت اوسکو سات سو درہم دو اور پشت پر اوس رقعہ کے یہہ آیت لکھہ بھیجی

مثل الذین ینفقون اموالہم فی سبیل اللہ کمثل حبة

مثال اون لوگون کی جو خرچ کرتے ہین اللہ کی راہ مین مال اپنا — مثل ایک دانہ جسنے

انبتت سبع سنابل فی کل سنبلة مائة حبة واللہ یضاعف لمن یشاء

اگین سات بالین ہر بال مین ایک سو دانہ ہین اور اللہ دو چند کرتا ہے جسکے واسطے چاہتا ہے

پھر بلا کر اوسکو خلعت اور حکومت دی کہتے ہین کہ جب مہلبی بعد اس مفلسی اور تنگی کے وزیر ہوا یہہ شعر بنائے ؎

رقّ الزّمان لفاقتی ورثا لطول تحرّقی
فانالنی ما ارتجیه وحاد عمّا اتّقی
فلاصفحن عمّا اتاه من الذنوب السّبق
حتّی جنایته بما صنع المشیب بمفرقی

ولہ ایضا

قال لی من احبّ والبین قد جدّ وفی مهجتی لهیب الحریق
ما الذی فی الطریق تصنع بعدی قلت ابکی علیک طول الطریق

فضیلتین وزیر مہلبی کی بہت ہین پیدایش اوسکی چوتھی تاریخ محرم کی سنگل کی رات کو سنہ ۲۹۱ ہجری مین درمیان بصرہ کی ہوئی ہفتہ کے روز تیسری شعبان سنہ ۳۵۲ ہجری کو واسط کے راہ مین انتقال پایا وہان سے اوسکا جنازہ اوٹھا کر بدھ کی رات کو پانچوین تاریخ ماہ رمضان سنہ مذکور کو بغداد مین پہنچایا درمیان مقابر قریش کے ایک مقبرہ نوبختیہ مین مدفون ہوا

ابوعبداللہ

ابوعبداللہ حسین ابن احمد بن محمد بن جعفر بن محمد بن حجاج کاتب و شاعر صاحب ظرافت شوخ مزاج ہزل گو آدمی تھا لیکن اپنی فن مین یگانہ آفاق تھا کوئی اوسپر اس طریقہ مین سبقت نہ لی گیا تھا باوجود اس ہزل گوئی کے الفاظ شیرین اور بے تکلف اوسکے اشعار مین ہوتے تھے — اوسنے خلیفہ مامون — اور امراء — اور وزراء — وروساء کی مدح کی ہی اوسکا دیوان بہت بڑا اکثر دس جلد مین پایا جاتا ہی اور سب مین ہزل

چوتہی صدی کی شاعر

اور بیہودگی پائی جاتی ہی مگر جید شعرونمین خوبی اور مضمون عاشقانہ بہی ہی — وہ محتسب بغداد کا تہا مدت تک اس عہدہ پر رہا بعد ازان وہ معزول ہوا اوسکی جائی ابوسعید اصطخری فقیہ شافعی مامور ہوا اپنی معزول ہونے مین شعر جو اوسنے کہے ہین مشہور ہین اونکے لکہنے کی اسجائی کچہہ ضرورت نہین کہتے ہین کہ وہ شعرگوئی مین مثل امرأ القیس کے رتبہ رکہتا تہا مثل اون دونون کے درمیان زمانہ ان دونون کے کوئی نہین گذرا کیونکہ ہر ایک ان دونون مین سے اپنے طریقہ کا مخترع اور موجد ہی اوسکے جید شعرونمین کے یہہ شعر ہین ؎

یا صاحبیّ استیقظا من رقدۃ	تزدي علی عقل اللبیب الاکیس
هذي المجرّۃ والنجوم کانّها	نهر تدفق في حدیقۃ نرجس
وارای الصبا قد غسّلت بنسیمها	فعلام شرب الراح غیر مغلّس
قوما اسقیاني قهوۃ رومیۃ	من عهد قیصر دنّها الرئیس
صرفا تضیف اذا تسلط حکمها	موت العقول الی حیاۃ الانفس

یہہ شاعر بروز شنبہ ستائیسوین جمادی الآخر سنہ ۳۹۱ مین شہر نیل مین فوت ہوا نیل ایک چہوٹا سا شہر فرات پر درمیان بغداد اور کوفہ کے ہی اس قصبہ مین سے بہت علما اور فضلا نکلے ہین اصل مین بات یہہ ہی کہ اس شہر مین ایک نہر حجاج بن یوسف نے کہدوائی ہی اوسمین پانی فرات سے آتا ہی اوس شہر کا نام نیل مصر کی نام پر رکہا اوسپر بہت گانو بستے ہین ایک قصبہ بہی بنام نیل ہی اس قصبہ مین یہہ شاعر فوت ہوا جنازہ اوسکا وہانسے لاکر بغداد مین نزدیک مشہد موسی بن جعفر رض کے دفن کیا اوسنے یہہ وصیت کی تہی کہ حضرت علی موسی رضا کے پاؤن کیطرف دفن کرنا اور یہہ آیت میری قبر پر لکہہ دینا وَکَلْبُهُمْ بَاسِطٌ ذِرَاعَیْهِ بِالْوَصِیدِ

چنانچہ ایسا ہی ہوا یہہ شخص بڑا شاعر شعرا شیعہ مذہب سے گذرا ہی ابن خلکان لکہتا ہی کہ بعد اوسکی مرنیکے اوسکے یاروں نے خواب مین دیکہا چنانچہ اوسے پوچہا کہ کہو اب کیا حال ہی اوسینے یہہ شعر پڑہے ؎

افسد سوء مذهبی — فی الشعر حسن مذهبی
لو لیس بعن مولای علی — سبی لاصحاب النبی

ابو سلمان

ابن خلکان کہتا ہی کہ وہ ابو سلمان احمد بن محمد بن ابراہیم بن خطاب خطابی اور بستی ہی وہ فقیہ اور ادیب اور محدث تہا اوسکی تصنیفات بہت نادر ہین از انجملہ ایک کتاب غریب الحدیث — ایک معالم السنن شرح سنن ابو داؤد کی — اور ایک اعلام السنن شرح بخاری کی — اور ایک کتاب السجاح — اور ایک کتاب شان الدعا — اور ایک کتاب اصلاح غلط المحدثین وغیرہ اوسکی تصانیف سے ہین عراق مین ابو علی صفار — اور ابو جعفر زراز وغیرہ سے اوسنے سماعت کی اور حاکم ابو عبد اللہ بن بیع نیشاپوری اور عبد الغفار بن محمد فارسی اور ابو القاسم عبد الوہاب بن ابی سہل خطابی وغیرہ نے اوسی روایت کی ہی مصنف یتیمۃ الدہر نے اوسکا حال مع ان اشعار کے لکہا ہی ؎

وما غمۃ الانسان فی شقۃ النوی — ولکنہا واللہ فی عدم الشکل
وانی غریب بین بست واہلہا — وان کان فیہا اسرتی وبہا اہلی

(نام شہر)

ولہ ایضاً

شر السباع العوادی دونہ وزر — والناس شرہم ما دونہ وزر
کم معشر سلموا لم یؤذہم سبع — وما تری بشرا لم یؤذہ بشر

ولہ ایضاً

چوتہی صدی کی شاعر

نسامح ولا تستوف حقك كله   وابق فلم يستقص قط كريم
ولا تغل في شيء من الامر واقتصد   كلا طرفي قصد الامور ذميم

سوا اسکے اور بہی شعر صاحب تتیمۃ الدہر نے لکہے ہیں اپنے زمانہ میں وہ ابو عبید قاسم بن سلام
علم اور ادب اور زہد میں مشابہ تہا اور تدریس اور تالیف میں بہی مثل اوسیکے تہا - اوسنے
درمیان ماہ ربیع الاول ۳۸۴ھ کی شہر بست میں انتقال پایا

الشبلی

ابن خلکان کہتا ہی کہ وہ ابو بکر دلف بن جحدر یا موافق قول بعض کے جعفر بن یونس ہی
اسیطرح پر اوسکی قبر پر کتبہ لکہا ہوا ہی یہہ شبلی صالح اور نیک آدمی مشہور خراسانی
اصل کا بغداد کی پیدائش ہی اوسمین پیدا ہوا اوسیمین پلا وہ جلیل القدر مالکی مذہب
کا شیخ تہا ابو القاسم جنید کی صحبت میں بہت رہا ہی اور جو اوسکے وقت میں صلحا رہتے
اونکے پاس رہتا تہا ابتدا حال میں دنیاوند کا حاکم تہا آخر کو درمیان مجلس خیر النساج کے
حکومت سے توبہ کرکے فقیہ ہوا کہتے ہیں کہ اوسنے جاگنے کے واسطے اپنی آنکہوں میں
نمک کی سلائیاں ڈالیں تا کہ عادت بیداری کی پڑجاوے یہہ شخص شرع شریف کی
بہت تعظیم کرتا تہا جب رمضان شریف آتا وہ بہت کوشش نماز اور روزہ رکہنے میں
کرتا اور یہہ کہا کرتا تہا کہ یہہ مہینہ ایسا ہی جسکو میری پروردگار نے معظم کیا ہی مجکو بہی
ضرور ہی کہ میں اسکی تعظیم کروں آخر عمر میں یہہ شعر بہت پڑہا کرتا تہا

وکم من موضع لومت فيه   لكنت به نكالا في العشيرة

ایک روز اپنی پیر شیخ جنید کی خدمت میں جاکر یہہ شعر تہہ کی تالیاں بجاکر سنائی سے

عودوني الوصل والوصل عذب   ورموني بالصد والصد صعب
زعموا حين انعموا ان ذنبي   فرط حبي لهم وما ذاك ذنب

چوتھی صدی کی شاعر

لا وحق الخضوع عند التلاقي — ما جزا من يحب الا يحب

حضرت جنید نے یہہ جواب دیا ہے

وتمنيت ان اراك فلما رايتكا — غلبت دهشة السرور فلم املك البكا

خطیب اپنی تاریخ میں لکھتا ہی کہ ابو الحسن تمیمی نے مجھسے یہہ کہا کہ ایک روز ابو بکر کی پاس اوسکی گھر میں گیا تہا وہ شوق میں آیا ہوا یہہ شعر پڑہ رہا تھا ے

على بعدك لا يصبر — من عادته القرب

ولا يقوى على هجرك — من تيمه الحب

وان لم تراك العين — فقد يبصرك القلب

اور خطیب نے درمیان بیان ابو سعید اسماعیل بن علی واعظ کی یہہ بیان کیا ہی کہ اوسنے کہا کہ مجھسے ابو سعید نے کہا اوسنے کہا کہ مجھسے طاہر خشعمی نے بیان کیا اوسنے کہا کہ سلیمیں شبلی نے اپنی شعر یہہ پڑہ کر سنائے ہے

مضت الشبيبة والحبيبة فانبرى — دمعان في الاجفان يزدحمان

ما انصفتك الحادثات رمينني — بمودعين وليس لي قلبان

شبلی مذکور نے بروز جمعہ دوسری تاریخ ماہ ذیحجہ ۳۳۴ھ کو بغداد میں وفات پائی اور مقبرہ خیزران میں مدفون ہوا عمر اوسکی ستاسی برس کی ہوئی کہتے ہیں کہ پیدایش اسکی سرمن رائے میں ہوئی ہے شبلی بکسر شین منسوب طرف شبلہ کے ہی جو کہ ایک گانو دیہات اشروسنہ کا ہی یہہ شہر عظیم بری سمرقند کے بلاد ماوراء النہر اور دنیا وند کے واقع ہی

ابو الحسن

ابو الحسن سری بن احمد بن السری گندی رفاء موصلی شاعر مشہور ہی لڑکپن میں درمیان شہر موصل کے ایک دوکان میں رفوگری کیا کرتا تہا باوجود اس پیشہ کے علم ادب کا بہت

شایق تہا نظم و شعر کا اوسکو بہت خیال رہتا تہا اسیلیئ اوسکی شعر بہت اچہے ہونے لگے
اور اوسنے اس علم مین مہارت تامہ پیدا کی — سیف الدولہ ابن حمدان کے پاس حلب مین
ایا وہان اکر اوسکی مدح کی تا عین حیات سیف الدولہ کے اوسکا ہی غیم رہا بعد اوسکی وفات کے
کے بغداد مین جا لبسا اس شہر مین جاکر وزیر مہلبی کی اور روسا اوس شہر کی مدح کی اس سبب سے
شعر اوسکا رایج اور مشہور ہوگیا درمیان اوسکی اور درمیان ابوبکر محمد اور ابوعثمان سعید کی بہت
جہگڑے رہا کرتے تہے یہہ دو شخص ہی بغداد مین شاعر مشہور تہے سری نے ان دونون پر
ثابت کی اور کہا کہ یہہ دونو شاعر میری شعر کا سرقہ کرتے ہین چنانچہ شعر اور استادون کے اوسنے
پڑہکر لوگون کو سنائی اونکی چوری کرنی خوب طرح ثابت کی اسیلیئ اون دونو سے نہ بنتی تہے
— اون ایام مین ایک شاعر مشہور مسمی کشاجم ہی اون اطراف مین بہت فروغ رکہتا تہا سری
اوسکی شعر بہت پسند کرتا تہا چنانچہ سری مذکور نے ایک دیوان کشاجم کا فراہم کیا اور
دیوان مین اون دو شاعرون مذکورہ بالا کی چوری اکثر جاہی پر چونکہ ثابت کی ہی اسلئی ضخامت
اوس دیوان کی بڑہ گئی ہی والا نہ وہ اصل مین اتنا بڑا نہ تہا — شاعر مذکور بہت سے نکات
شیرین گفتار نمکین گفتگو شاعر دلپسند تہا تشبیہات اور اوصاف بہت بیان کیا کرتا تہا
اسکی سوا اوسکو دو طرح پسند نہ تہے اور سوا شعر گوئی کے کسی فن کو پسند نہ کرتا تہا —
قبل وفات پانی کے اوسنے تین سو ورق شعرون کے طیار کلئے تہے بعد اوسکی مرنے کے
جب اور شعر ہی اوسکی تصنیف سے لوگون کی ہاتہہ آئی اوسوقت کسی ادیب ولبیب نے جو متاخرین
مین سے تہا ترتیب حروف پر اوسکا دیوان مرتب کیا یہہ شعر سری مذکور کے ہین —

یہہ دو شعر بیان صنعت مین ہین

وکانت الابرۃ فیما مضی	صائنۃ وجہی واشعاری
فاصبح الرزق بہا ضیقا	کانہ من ثقبہا جاری

یہہ کسی کی مدح مین ایک قصیدہ کہا ہی جسکی یہہ دو شعر ہین ۔

فاذا التقی الجمعان عاد صفیقا	یلقی الندی برقیق وجہ مسفر
فی جحفل ترک الفضاء مضیقا	رحب المنازل ما اقام فان سری

یہہ دو شعر اوسکی ثعالبی نے کتاب منتحل مین بیان کیی ہین ۔

صبحا وکنت لدی الصباح بہیا	البستنی نعما رایت بہا الدجی
ند کان یلقانی العدو رحیا	فغدوت یحسدنی الصدیق وقبلہا

اسشاعر کا دیوان تمامہ بہت اچہا ہی ایک کتاب اوسکی تصنیف سی کتاب المحب والمحبوب والمشموم والمشروب ہی ۔ اور ایک کتاب الدیرہ اوسنے کچہہ اوپر تین سو ساٹہہ ۳۶۰ سنہ ہجری مین درمیان بغداد کے وفات پائی یہہ حال خطیب بغدادی نے اپنی تاریخ مین لکہا ہی اوسیسے ابن خلکان نے اپنی کتاب تاریخ وفیات الاعیان مین نقل کیا اوسی سے مین نے اسکا ترجمہ کیا ۔ بعضے کہتے ہین کہ درمیان ۳۶۲ سنہ ہجری کی مرا ۔ اور بعضے کہتے ہین کہ درمیان ۳۴۴ سنہ ہجری کے وفات پائی واللہ اعلم بالصواب مگر ابن اثیر جو معتبر مورخ ہی یہہ کہتا ہی کہ اوسنے درمیان ۳۶۲ سنہ ہجری کی وفات پائی تہی

ابو احمد عبید اللہ

وہ ابو احمد عبید اللہ بن عبد اللہ طاہر بن حسین بن مصعب بن زریق بن ماہان خزاعی ہی یہہ عبید اللہ مذکور ابتدا مین اپنی بہائی محمد بن عبد اللہ کے عوض کوتوال بغداد ہوا بعد اوسکی مرنے کے پہر مستقل ہوگیا تہا وہ قوم کا سید تہا اور امیر آدمی تہا اسی پر اوسکی خاندان کے ریاست پوری ہوئی کیونکہ اخیر رئیس اپنی خاندان کا یہی شخص تہا اوسکی تصنیفات سی کتاب الاشارۃ فی اخبار الشعرا اور کتاب رسالہ فی السیاسۃ الملوکیہ انتظام و بندوبست رعایا مین اور ایک انشا جسمین اوسنے خطوط جو عبد اللہ ابن معتز

چوتہی صدیکی شاعر

کو نہایت سچے لکہی ہوئی ہین — اور ایک کتاب البراعة والفصاحة ہی وہ شاعر لطیف نیک مقاصد تہا شعر بناتا اوسکو خوب آتا تہا اوسکی یہہ شعر ہین —

واحربا من فراق قوم	هم المصابیح والحصون
والأسد والمزن والرواسي	والأمن والخفض والسکون
لم تتنکر لنا اللیالي	حتی توفتهم المنون
فکل نار لنا قلوب	وکل ماء لنا عیون

وله ایضاً

ان الامیر هو الذي	یضحی امیرا یوم عزله
ان نال سلطان الولایة	لم یزل سلطان فضله

اسکا ایک دیوان شعر کا ہی پیدایش اوسکی درمیان سنہ ۳۲۳ ہجری کی ہوئی اور ہفتہ کی رات بارہوین تاریخ ماہ شوال سنہ [illegible] ہجری مین درمیان بغداد کے وفات پائی مقابر قریش مین مدفون ہوا — بسبب چہپ چکنے تیسری صدیکی چوتہی صدی مین اسکا حال لکہا گیا ورنہ مناسب یہہ تہا کہ تیسری صدی مین مندرج کیا جاتا

الزبیدي

وہ ابوبکر محمد بن حسن ابن عبد اللہ بن مذحج بن عبد اللہ بن بشر زبیدي اشبیلي ہی یہہ شخص اپنی زمانہ مین درمیان علم نحو اور لغت کی یگانہ روزگار تہا اور علم اعراب اور معانی اور نوادر بہت زیادہ جانتا تہا اور علم تواریخ اور اخبار مین سب سے زیادہ خبردار تہا — اوسکی زمانہ مین درمیان ملک اندلس کی کوئی نظیر اوسکی نہ تہا اوسکی تصنیفات سی اوسکی زیادتی علم کا حال معلوم ہوتا ہی ایک اوسکی تصنیف سے ایک مختصر کتاب مسمی کتاب العین ہی — اور ایک کتاب طبقات النحویین واللغویین ہی اس کتاب مین اون نحویون اور لغویون کا

ہی جو شرق کی جانب اور اندلس مین ابو الاسود دولی کے زمانہ سے اوسکی اوستاد ابو
عبد اللہ نحوی ریاحی تک گذری ہین سب لکھے ہین ـــ اور ایک کتاب اوسنے ابن
مسرۃ کے اوپر اور جو لوگ اوسکی قول کے قایل تہے اونکی بطلان پر لکھی ہی اوسکا
نام ہتک ستور الملحدین رکھا ہی ـــ اور ایک کتاب مسمی واضح عربیہ مین اوسکی تصنیف سے
ہی یہہ کتاب بہت مفید ہی ـــ اور ایک کتاب الابنیۃ علم نحو مین اوسنے تصنیف کی ہی
ایسی کتاب کسینے نہین بنائی حکم مستنصر باللہ حاکم اندلس نے اپنی لڑکے ولی عہد
ہشام مؤید باللہ کو اسی شخص سے تعلیم دلوائی تہی اوسنے علم حساب اور عربیہ اوسکو
پڑہائی اور ہی اوس لڑکی کو بہت نفع ہوا ابوبکر زبیدی نے بہی اوسکی تعلیم کی سبب
بہت دنیا اور دولت پائی چنانچہ اشبیلیہ کا اسیواسطے وہ قاضی ہوا زبیدی مذکور بڑا
شاعر تہا ابو مسلم ابن فہر کے حق مین اوسنے یہہ شعر کہے ہین ؎

ابا مسلم ان الفتی بجنانہ	ومقولہ لا بالمرکب واللبس
ولیس ثیاب المرء یغنی قلامۃ	اذا کان مقصورا علی قصر النفس
ولیس یفید العلم والحلم والحجی	ابا مسلم طول القعود علی الکرسی

ایک دفعہ کا ذکر ہی کہ زبیدی مذکور حکم مستنصر باللہ کی ہمراہ تہا لیکن ایک لونڈی خوبصورت
کو جو اشبیلیہ مین تہی بہت چاہتا تہا اوسکا شوق دیدار جب غالب ہوا مستنصر باللہ سی
رخصت وہان جانیکی چاہی اوسنے اجازت نہ دی اوسوقت اوسنے یہہ شعر لکھے
اور اوس لونڈی کے پاس بہیجدے ؎

ویحک یا سلم لا تراعی	لا بد للبین من زماع
لا تحسبی حبوت الا	کصبر میت علی النزاع
ما خلق اللہ من عذاب	اشد من فرقۃ الوداع

ما بينها والحمام فرق	لولا المناجات والنواع
ان يفترق شملنا وشيكا	من بعد ما كان واجتماع
فكل شمل الى افتراق	وكل شعب الى انصداع
وكل قرب الى بعاد	وكل وصل الى انقطاع

جمعرات کے دن پہلی تاریخ جمادی الاخر ۳۷۹ھ تین سو اناسی مین وفات پائی اوسی روز بعد نماز عصر مدفون ہوا اوسکے بیٹے نے نماز جنازہ کی پڑہائی تہے تریسٹھہ برس کی اوسنے عمر پائی

ابوبکر الخوارزمی

ابن خلکان کہتا ہی کہ وہ محمد بن عباس خوارزمی شاعر مشہور ہی اوسکو طبرخوئی بہی کہتے ہین کیونکہ باپ اوسکا خوارزم کا اور مان اوسکی طبرستان کی تہی اسواسطی دونو سے ملاکر اوسکا نام طبرخوری رکہا گیا یہہ ابن سمعانی نے لکہا ہی — یہہ شخص علم لغت اور انساب مین درمیان ملک شام کے امام تہا مدت تک شام مین رہا اور حلب کے آس پاس رہا کیا اپنی زمانہ مین یگانہ آفاق تہا — کہتے ہین کہ ایکدفعہ یہہ شخص صاحب بن عباد کے پاس ارجان مین گیا جب اوسکے ڈہوڑی پر پہونچا ایک دربان سے کہا کہ تو امیر سے جاکر کہہ کہ ایک ادیب دروازہ پر کہڑا منتظر اجازت کا ہی اگر حکم ہو تو خدمت مین حاضر ہو چنانچہ وہ دربان گیا اوسنے سب حال کہہ سنایا صاحب ابن عباد نے کہا کہ تو جاکر اوسے کہہ کہ مینے یہہ التزام کیا ہی کہ کوئی ادیب میری پاس نہ آوے مگر وہ جسکو شعراء عرب کے ایک ہزار شعر یاد ہون دربان نے وہان سے نکلکر اوسی کہا کہ امیر اسطور پر فرماتے ہین کہ جس ادیب کو شعراء عرب کے ایک ہزار اشعار یاد ہون وہ میری پاس آوے والا نہ کچہہ ضرورت نہین — ابوبکر مذکور نے اوس دربان سے کہا کہ اپنے

زوا ہے پوچھا آکہ اسقدر شعر عورتوں کی تصنیف سے یا دھون یا مردون کی تصنیف سے
دربان پھر گیا جواوسنے کہا تہا امیر کی خدمت مین عرض کیا صاحب ابن عباد نے کہا کہ وہ شخص مشک
ابوبکر خوارزمی ہوگا حکم دیا کہ اندر لاؤ چنانچہ ابوبکر اندر گیا صاحب بہت خوش ہوا — ابوبکر
ابوبکر کا ایک دیوان شعر کا بھی ہی اور چند رسالے بھی اوسکی تصنیف سے ہین اوسکا ذکر
ثعالبی نے یتیمۃ الدہر مین کیا ہی اوسکے یہہ شعر مین سے

یا من یحاول شرب الراح یشربها ولا یفلک لما یلقاہ قرطاسا
الکاس والکیس لم یقض انتلافہما ففرغ الکیس حتی تملاء الکاسا

اوسکی اشعار رنگین اور نادر بہت ہین جب ملک شام سے اوسنے مراجعت کی نیشاپور مین اقامت
کی پھر کہیں نہین گیا اوسیجا ہی جان بحق درمیان نصف ماہ رمضان شریف ۳۸۳ ہجری کی ہوا

ابوالفرج المعالی

ابن خلکان کہتا ہی کہ وہ ابوالفرج معالی بن ذکریا ابن یحیی بن حمید بن حماد بن داود مشہور
بنام ابن طراری کے حریری نہروان کا رہنیوالا ایک فقیہ اور ادیب اور شاعر اور عالم ہی
وہ ہر فن جانتا تہا — ابن جبیر کے عوض بغداد کا قاضی ہوا وہ بہت اماموں سے روایت
کرتا ہی اور اوسی بہت اماموں نے روایت کی ہی احمد بن روح بیان کرتا ہی کہ ابوالفرج
مذکور ایک دفعہ کسی امیر کی مجلس مین حاضر ہوا تہا اوسجا ئی علما اور ادبا کا اکہاڑہ
ہو رہا تہا سب نے اوسے پوچہا کہ کونسے علم مین ہم تجہسے بحث اور تذکرہ کرین ابوالفرج
مذکور نے اوس امیر سے مخاطب ہوکر کہا کہ آپکے کتب خانہ مین سیکڑون قسم
و نوع کی کتابین ہین ایک شخص کو اندر اوسکے بہیجدیجئے وہ ایک کتاب کوئی سی جسپر
اوسکا ہاتہہ جا پڑے اوٹھا لاوے اور ہمکو دیدے ہم دیکہین کہ کس علم مین وہ کتاب
ہی اوسی علم مین ان علما اور ادبا سے بحث ہونے لگے کی یہہ بیان کرکے ابن روح

چوتہی صدیکی شاعر

یون کہتاہی کہ اس دعوی سے ثابت ہوتاہی کہ ابوالفرح مذکور کو تمام علوم مین دستقدرت تہے
لیکن اس بندہ ... الدین مولف اس تذکرہ کی رائی ناقص مین یہہ آتا ہی کہ شاید ابن روح نے
تمام حال اس شاعر کا جو اوس روز مباحثہ کی تجویز ہوتی تہے اور اوسینے یہہ دعوی
کیاتہا دیکہا ہوگا مگر ابن خلکان نے نہین لکہا والانہ ابن روح سے یہہ بعید تہا کہ فقط
ابوالفرح کے دعوی کرنیسے اوسکی مہارت جمیع علوم پر گواہی دیدیتا اوسکے
یہہ شعر ہین سه

الا قل لمن كان لي حاسدا | اتدري على من اساءت الادب
اساءت على الله في حكمه | لانك لم ترض لي ما وهب
فجازاك عنه بان زادني | وسد عليك وجوه الطلب

ابوالفرح مذکور کی چند تصانیف علم ادب وغیرہ مین ہین پیدایش اوسکی ہجرت کے روز
ساتوین تاریخ ماہ رجب سنہ ۳۰۳ ہجری کی ہی اور بروز دوشنبہ اٹہارہوین تاریخ ذی الحجہ سنہ ۳۹۰
مین درمیان نہروان کے وفات پائی

الخبازی

ابن خلکان کہتاہی کہ وہ قاسم نصر ابن احمد بن نصر بن مامون بصری معروف بنام خبازی
یعنے نان بائی کے مشہور تہا یہہ شخص امی محض تہا اوسینے حروف ہجا بہی نہ پڑہی تہے
درمیان بصرہ کی ایک دوکان مین روٹیان پکایا کرتا تہا اور اپنی دل سے شعر بناکر
لوگون کو سنایا کرتا بہت لوگ اوسکی غزلین سننے کے واسطے جایا کرتے تہے
اور بڑی مشتاق اسکی شعر خوانی کے ہوکر اوسکی دوکان پر جمع رہتے تہے اور سب
تعجب کرتے ابوالحسین محمد بن محمد معروف ابن لنکک جو کہ ایک شاعر مشہور و معروف
ہی وہ باوجود علو قدر اور رتبہ کی اوسکی دکان پر اوسکی شعر سننے کے شوق مین بیٹہا کرتا تہا

چوتہی صدی کی شاعر

اوسنے اس شاعر کا دیوان بہی جمع کیا ہی ۔ نصر مذکور بغداد مین اکر مدت دراز تک رہا ۔ خطیب نے اپنی تاریخ مین بیان کیا ہی کہ اوسے لوگون نے اوسکا دیوان بہی پڑہا ۔ اور مقطعات اوسکی معافا ابن زکریا جریری ۔ اور احمد بن منصور بن محمد بن حاتم نوشیری نے روایت کئی ہین اور بہت شاعرون نے اوسکی شعرون کی روایت کی ہی ثعالبی نے یتیمہ مین اوسکی کئی قطعی لکہے ہین از انجملہ یہہ ہی ؎

خلیلی هل ابصرتها او سمعتها	باکرم من مولی تمشّی الی عبد
اتی زائرًا من غیر وعد وقال لي	اعیدک من تعلیق قلبک بالوعد
فما زال نجم الوصل بیني وبینه	یدور بافلاک السّعادة والسعد
فطورا علی تقبیل نرجس ناظر	وطورا علی تعضیض تفاحة الخد

اخبار نصر مذکور کے بہت ہین درمیان ۳۱۰ ہجری کے وفات پائی اوسکی مرنیکے تاریخ مین اختلاف ہی اسلئے چہوڑ دي گئی

البغا

ابن خلکان کہتا ہی کہ کنیت اس شاعر کی ابو الفرج اور نام عبد الواحد بن نصر ابن محمد مخزومي شاعر مشہور ہی وہ بنام البغا کی بہت معروف ہی ثعالبی نے درمیان تیمیۃ الدہر کے اوسکا ذکر کیا ہی اور کہا ہی کہ وہ باشندگان نصیبین سے ہی اور تعریف اوسکی بہت کی ہی اور کچہہ اوسکے رسالون اور نظم کا حال اور وہ ماجري جو اوسمین اور اسحاق صابی مین گذرا تہا ذکر کیا ہی حال تمامہ ذکر کرنے سے خوف طوالت ہی اوسکي شعر یہہ ہین ؎

ومهفهف لما اکتبت وجناته	خلع الملاحة طرّرت بعذاره
لما انتصرت علی الیم جفایه	فالقلب کان القلب من انصاره

کی

کملت محاسن وجهه فکانما | اقتبس الهلال النور من انواره
واذا الحّ القلب فی هجرانه | قال الهوی لا بد منه فداره

اکثر شعر ابوالفرج مذکور کے جید ہین اوسکا قصد اوسکی اچھی ہین سیف الدوله
بن حمدان کی خدمت مین بہت مدت تک رہا بعد اوسکی وفات کے اور شہرون مین گیا
بروز ہفتہ سلخ شعبان سنہ ۳۹۰ ہجری کو وفات پائی

القاضی ابوالحسن

علی ابن عبدالعزیز جرجانی فقیه شافعی ہی یہہ شخص عالم فقہ مین کامل اور علم ادب اور شعر مین فاضل تہا
شیخ ابو اسحاق شیرازی نے درمیان کتاب طبقات فقہاء کے اسکا حال لکہا ہی وہ کہتا ہی
کہ دیوان شعر کا بہی اوسکی تصنیف سے ہی اور وہ یگانہ آفاق اعجوبہ روزگار مرد تک علم
شہسوار لشکر شعر کا تہا بلاد عراق اور شام وغیرہ کو اوسنے قطع کیا اور علوم متفرقہ اور
ادب اثنا کچہہ سیکہا کہ تمام علوم مین مشہور عالم کامل اور فاضل بے بدل ہوگیا اوسکی قطعی
بہت ہین سب تحفہ ہین یہہ دو شعر اوسکے ہین سے

قد برّح الحبّ بمشتاقك | فاوله احسن اخلاقك
لا تجفه واربع له حفظه | فانه احسن عشاقك

اوسنے ایک کتاب تصنیف کی ہی جسمین متنبی کے مخاصمونکا حال بیان کیا ہی اوسکا نام کتاب
الوساطه بین المتنبی وخصومه ہی اس کتاب کے دیکہنے سے اس شخص کا فضل اور علم معلوم ہوتا ہی
اور یہہ دریافت ہوتا ہی کہ کتنی اطلاع اوسکو کتب قدما پر تہی — حاکم ابن عبداللہ نے
درمیان تاریخ نیشاپوری کے یہہ ذکر کیا ہی کہ وہ درمیان سلخ ماہ صفر سنہ ۳۶۶
ہجری کے شہر نیشاپور مین فوت ہوا — اور بعضے سنہ ۳۳۶ بیان کرتے ہین اور کہتے ہین کہ وہ بہتر برس کا
تہا جب فوت ہوا اکثر قول اول صحیح ہی تابوت اوسکا وہان سے جرجان مین لاکر دفن کیا

چوتھی صدی کی شاعر
البسامی

ابو الحسن علی بن محمد منصور بن نصر بن بسام شاعر جو کہ معروف بنام بسامی ہے یہہ شاعر مشہور و
معروف ہی والدہ اوسکی امامہ بنت حمدان ندیم تھی وہ شعرا اور ظرفا سے گذرا ہی
یہہ شخص بہت شوخ طبع مونہہ پھٹ اور ہاجی تھا اسکی ہجو سے کوئی امیر وزیر اور چھوٹا بڑا طلق
نہین بچا ہی اوسنے تمام زمانہ کی ہجو کی ہی چنانچہ اپنے باپ کیے بھی اوسینے ہجو کی ہی
اور بھائیون اور بہنون اور تمام کنبی اور اہلبیت اپنی کے ہجو کی ہی یہہ دو شعر اس شاعر
ہاجی نے اپنی باپ کی ہجو مین کہے ہن ؎

هبك عمرت عمر عشرين نسرا — اتری انني امرت و تبقی
فلئن عشت بعد موتك يوما — لاشقن جيب مالك شقا

ولہ

اقصرت عن طلب البطالة والصبا — لما علاني للمشيب قناع
لله ايام الشباب و لهوه — لوان ايام الشباب تباع
فدع الصبا يا قلب واسل عن الهوى — ما فيك بعد مشيبك استمتاع
وانظر الى الدنيا بعين مودع — فلقد دنا سفر وحان وداع
والحادثات موكلات بالفتى — والناس بعد الحادثات سماع

ابن بسام مذکور نے درمیان ماہ صفر ۳۰۲ یا ۳۰۳ ہجری کی وفات پائی اور کچھہ اوپر
ستر برس کی اوسکی عمر ہوئی

ابو الحسن علی

بن عبد اللہ بن وصیف معروف بنام ناشی اصغر الحلا شاعر مشہور وہ اچھی عمر و شاعر تھا
سیے ہی اس شاعر نے اہلبیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے حالین بہت قصیدی

چوتہی صدی کی شاعر

لکہے ہین وہ علم کلام بہت جانتا تہا اوسنے علم کلام یعنے عقاید ابو سہل اسماعیل
ابن علي بن نوبخت متکلم سے پڑہا تہا ساتہ متکلم بڑي جلیل القدر جو گذري ہین ایک
اونمین سے یہہ شخص ہي جسکي تصنیف سے کتابین بہی بہت ہین دادا اوسکا ایک
غلام مملوک تہا حلّا اوسکو اسواطي کہتے ہین کہ وہ زیور بنایا کرتا تہا ہندي اسکی
سُنار ہي ایک دفعہ دربار سیف الدولہ ابن حمدان مین درمیان حلب کے
وہ گیا جب اوسي رخصت ہونے لگا یہہ شعر اوسکو لکہہ کر دئي اوسنے اوسکي ساتہہ
بہت کیا تہا ؎

اودع لا انی اودع طایعاً	واعطیت الدہر ما کنت مانعا
وارجع لا القی سواد الوجہ حبا	لنفسی وان القیت بالنفس راجعا
تحملت عنا بالصنایع والعلا	فنستودع اللہ العلا والصنایعا
رعاك الذي یرعی بسیفك دمہ	ولقاك روض العیش اخضر یانعا

اس شاعر کے مضامین بہت دلچسپ ہوتے ہین درمیان ۳۶۶ سنہ ہجري کے اوسنے وفات
پائی پیدایش اوسکي درمیان ۲۸۱ سنہ دوسو اکہتر کے ہوئي تہے

الزاہي

ابو القاسم علي بن اسحاق بن خلف بغدادي معروف بنام زاہي شاعر مشہور ہي یہہ شاعر
مداح بہت خوب ہي اوسکے نوادرات بہت ہین خطیب نے درمیان تاریخ بغداد کے
یہہ کہا ہي کہ یہہ شاعر تشبیہات مین بڑا کمال رکہتا تہا اور وہ ذات کا قصائی تہا
اوسکي دوکان گوشت کی درمیان قطیعۃ الربیع کے تہے — اور عبید الدولہ ابو سعد
عبد الرحیم نے طبقات شعرا مین لکہا ہي کہ یہہ شاعر بروز دوشنبہ دسوین تاریخ
ماہ صفر ۳۱۸ سنہ ہجري مین پیدا ہوا اور بروز چہارشنبہ دسوین جمادي الاخر ۳۵۲ سنہ ہجري کو

پانچوین صدیکی شاعر

فو[illegible] درمیان مقابر قریش کے مدفون ہوا چار بیت اوسکی بہت مشہور ہیں اکثر اوسکی اشعار اہلبیت کے حق مین ہین — اور سیف الدولہ وزیر مہلبی وغیرہ روساء کیلیے بہی مدح مین ہین یہہ شعر اوسکی ہین ~

صددت لك للهوى هتك استتاري ... وعاونه البكاءُ على اشتهاري

ولو اخلع عذاري فيك الا ... لما عاينت من حسن العذارِ

وكم ابصرت من حسن ولكن ... عليك لشقوتي وقع اختياري

ولہ ایضاً

ومدامة اصبابها في كاسها ... نور على فلك الاصابع بازغ

دقت وغاب عن الزجاجة لطفها ... فكانما الابريق منها فارغ

ولہ ایضاً

وبيض الحاظ والجفون كانما ... هززن سيوفاً واستللن خناجرا

تصدين لي يوماً بمنعرج اللوى ... فغادرن قلبي بالتصبر غادرا

سفرن بدوراً وانتقبن اهلة ... ومسن غصوناً والتفتن جاذرا

واطلعن في الاجياد بالدر انجما ... جعلن لحبات القلوب ضرايرا

یہہ مضمون بہت عجیب ہی مرتبہ [illegible] اوسکی اوان شعراء سے نے اوسکو باندہا ہی لیکن اسصورت اورا [illegible] کسی کا شعر نہین کیونکہ اوسنے ابداع اور اختراع کیا ہی — زاہ ایک گانو ہے نیشاپور سی ہی اوسکی طرف اوسکو منسوب کرکے زاہی کہتے ہین اور لوگ بہی اوسکی طرف بہت منسوب ہین — تمام ہوا صدی چوتہی کے شعرا کا بیان تا

حصہ پانچوان

صدی پانچوین

پانچوین صدی کی شاعر

اسمین اون شعرا کا بیان ہی جنہون نے پانچوین صدی مین وفات پائی ہی یا انکہ اس صدی مین
زندہ تہے اور اونکی وفات کا حال نہین معلوم کہ کب پائی

ابو الوفاء المافروخی

باخرزی درمیان اپنے تذکرہ دمیتہ القصر کی کہتا ہی کہ وشتاسف اصفہانی نے میرے
سامنے یہہ شعر پڑہی اور اوسنے یہہ کہا کہ ابو الوفا نے میری سامنے یہہ شعر مسمی بہرام
طباخ کے حقمین پڑہ کر سنائی تہے درمیان سنہ ٤٥٢ ہجری کے وہ یہہ ہین سہ

اتقل عن صلف لم توت عن سلف ۔۔۔ والق الانام علی قدر و معرفة
فان والدك الطباخ اعرفه ۔۔۔ فانشر حدیثك عن قدر و معرفة

واضح ہو کہ دمیتہ القصر ایک تذکرہ ذیل یتیمة الدہر کے تصنیف ابو الحسن علی بن الحسن کی ہی
جسکا ذکر آگی آویگا اس مولف نے اپنی ہم عصرونکا ذکر اوسمین بہت لکہا ہی وہ تذکرہ مینی
بہی دیکہا اور اوسسے چند شاعرون کے شعر جنکی ضرورت تہی لکہے میری اوستاد جناب
مولوی مملوک علی مدرس اول مدرسہ دہلی کی پاس وہ تذکرہ دہلی مین موجود ہی گو کہ
خط اوسکا بہت خوب اور پرانا لکہا ہوا ہی لیکن غلط بہت ہی

ابن بابا

یہہ ایک شاعر ہی جسکا نام معلوم نہین ہوا باخرزی نے صرف اسکی حال مین یہہ لکہا ہی کہ باب
ادب کا اوسپر کہلا ہوا اور مسند فضل کے اس شاعر کی واسطے بچہی ہوئے اور حقائق
شعر کی اوسکی لیے شعلہ زن یہہ شاعر صاحب نظام الملک کے مداحون مین سے ہی
اوسنے اوپر دروازہ شہر قنسرین کے جو کہ ایک شہر شام کا ہی درمیان سنہ ٤٦٣
ہجری کے یہہ مدح کہی تہے سہ

یمینك ابدی العارضین سحابا ۔۔۔ وعزمك امضی الصارمین ذبابا

واطیبهم حجر ثومة ونصابا | وانت اعم الناس طولا وسوددا
واسرعهم یوم العطاء حبابا | واسرعهم فی النائبات اغاثة

یهه قصیده بهت بڑا هی تین شعر بطور نمونه بهت هین

الحسین

بن الحسن الخطیبی ارموی آپنے یهه نظام الملک کی مدح اسکی کی دروازه پر ماه ذالحجه سنه ٤٦٢ هجری مین اس قصیده سیے کی تهے یهه شاعر بهی معاصرین باخرزی سے هی - اوس قصیده کے یهه دو شعر هین ؎

تقاطر منها النصل والحین والردی | إذا عام خضراء الوغی لطریده
لیسقی ظماها فی نجیع من العدی | وَاِن ظَمِئَت لِلّٰهِ خیل اخاضها

یهه قصیده بهت بڑا هی

عبد الله

باخرزی کهتا هی که عبد الله ابن محمد بن بکر جعفری نظام الملک کے خدمت مین جب وه درمیان ملک شام کے تها ماه صفر سنه ٤٦٦ هجری مین آیا اور یهه قصیده نونیه اوسکی سامنے اوسنے پڑها جسمین کا ایک شعر یهه هی ؎

والسقم اثر فی روحی و بدنی | الشوق فوق بین الجفن والوسن

نظامی تبریزی

کیفیت اوسکی ابو القاسم عزیزان بن محمد ہی آنشخص کی حاکم رحبه سینے بڑی عزت اور قدر کی چنانچه اوس سبب نهایت اوسکو بهی محبت ہوگئی اور اوسکی سرکار مین چین اوڑایا گیا پهر تنگ اور مفلس ہوگیا پهر دولت مند ہوا پهر اوس مدرسه مین جو نیشاپور مین بنایا تها درس دہی اطفال پر مامور کیا گیا اوسکی بهت اچهی طرح عیش مین وه رہا کرتا تها

پانچوین صدی کی شاعر

باخرزي کہتا ہی کہ اوسنے نظام الملک کے روبرو مجکو یہہ اپنی شعر پڑہ کر سنائی تہے

وہ یہہ ہین ؎

ان من ایقن ان لم تجده ... زخرف الدنیا سوی الذکر الحسن
کان سبط الکف طلقاه ... کالاجل الصاحب القرم الحسن

اور یہہ بہی پڑہی تہے

احن الی ارضی وغیر عجیب ... فکم حن للاوطان قلب غریب
وحبب لی تباشیر الصباح کانها ... لقد اخذت من غربتی بنصیبی

الموفق

باخرزي کہتا ہی کہ موافق ابن خلیل بن احمد شیبانی ایک شاعر ہی جو صاحب نظام الملک حسن طوسی کی مدح کرتا ہی یہہ شاعر باخرزي کی معاصرین مین سے تہا اوسکی یہہ

شعر ہین ؎

دعتنی وعلمی والتقی ومناسکی ... وانا فی دهری انیس العوانک
وان لتشتهی عرفا وقصفا ولذة ... فنیری الی غیری فلست هنالک
ولست اروم الروم والریو والدهی ... واورامها غیری فلست کذلک
الی الله لی الا التمسک بالتقی ... ومدح نظام الملک صدر الممالک

احمد بن محمد

باخرزي کہتا ہی کہ احمد بن محمد موري ادیبی ہی یہہ بہی نظام الملک کی مداحین سے شمار کیا گیا ہی اوسکا قصیده رائیة دیکہنے مین آیا اچہا ہی اوسکی شعر یہہ ہین ؎

اطلع الناس وجهه قمرا ... بطرفه قلب ذی التقی قمرا
لسنان حسن ارسلت مبسمه ... لسم فی صحن حدة الزهرا

ما خلق الله مثله بشرا	يبشره ظل تعين المبشرا

ناصر بن بلمه

باخرزی کہتا ہی کہ اس شاعر نے ایک قصیدہ جو نظام الملک کے مدح مین لکھا تھا اوسمین کے یہہ مین شعر مینے لکھہ لئے ہین — یہہ شاعر اوسکا معاصر ہی مگر افسوس کہ ان شاعرون کے حالمین نہ نسب اور نہ انکا حال اور نہ پیدایش یا وفات کچھہ نہین باخرزی لکھتا ہے سطور کا تذکرہ کبھی مفید نہین ہوتا ہے

فلاقطعن الیک کل تنوفة	زوراء ذات سهولة وحزون
تشکو النعام بها حفی اظلافها	والعین جدب مسارح وعیون
بوصف مامون الکلاله شملة	موسومة بالطی الهجیر امون

فنا خسرو

باخرزی کہتا ہی کہ فنا خسرو بن ابی طاہر بن بہاء الدولہ — میری سامنے ابوالفضل یحیی بن نصر بن سعدی بغدادی نے اس شاعر کی شعر پڑھے ہی اور کہا کہ وہ ابہی زندہ ہی سیف الدولہ ابراہیم بن نیال کی سرکار مین رہتا تہا یہہ روایت درمیان سنہ ۴۲۳ ہجری کی مجہے پہنچی تہی اوسکی شعر یہہ ہین

ما علتی والشباب یسعدنی	ان لا اکون المقنع البطلا
احی تقبل الاعراب سنتنا	وکن کشافور فی الذی فعلا
ولا تخف والسماء لو علمت	اِنا غضاب لا مطرت نصلا
فخلها والفجاج خابطة	براکبیها الوهاد والقللا
حتی تنال العلی فتخبطها	بوخدها او تصادف اجلا
وکل من بات دون بغیته	مشمرا نحوها فقد وصلا

پانچوین صدی کی شاعر

ابو علی محمد

بیٹا حسن بصری کا باخرزی کہتا ہی کہ ابو عامر مجبی کہتا تہا کہ اس فاضل سے مین نے ملاقات کی تہی بہت خوب نیک خصایل اور عقل مند آدمی تہا اوسنے یہہ شعر اپنی پڑہ کر سنائی تہی وہ یہہ ہین —

یا علی بن عبد اللہ بالله العظیم ۔۔۔ وضعت فی الکون اخلاقك من در النسیم

تکونت ابا الطیب من ماء النعیم ۔۔۔ فلهذا انت كالارواح تجری فی الجسوم

ابو علی

بن شبل بغدادی — باخرزی کہتا ہی کہ اوسکو مین نے بغداد مین دیکہا تہا وہ سنہ ۴۵۵ہجری کے ادیب بڑی درجہ کا فاضل سب سے زیادہ اوسنے چند سطر اپنی تصنیف سے مجہے مستعار دین ہرچند کہ مین بہت چاہتا تہا کہ اس خوش خو عالم نیک کی صحبت مین رہون مگر حوادثات زمانہ نے اوسکی پاس مجکو نہ چہوڑا جدائی کروادی اوسنے جواب اپنی شعر مجکو پڑہ کر سنائی تہے یہہ ہین —

قالوا المشیب فقلت صبح ۔۔۔ قد تنفس فی غیاهب

اذ کان کافور التجارب ۔۔۔ دری مسك الذوائب

فاللیل احسن ما یکون ۔۔۔ اذا ترصع بالکواکب

ابو الفضل

یحیی بن نصر سعادی بغدادی وہ درمیان سنہ ۴۴۳ ہجری کے بیچ زوال کے تہا جس ہزار شعر سے زیادہ اوسکی تصنیف کی ابیات بموجب قول باخرزی کے موجود ہین جن ایام مین کہ نظام الملک باتسامد بر ڈیرا ڈالی ہوئی تہا اوسنے اوسکی مدح مین یہہ قصیدہ جسکا اول یہہ ہی —

هوى الا له خبيرة للمؤمل | والسير خير مطية المتحمل
ولقد خلعت خلاعتي ودفنتها | وعقال لهوي مطلق لم يعقل
وهجرت خلان الصبابة والصبى | وهوي مغازلة الغزال الاكحل

ابو طالب

حمزه بن عمارة الاسدي باخرزي يهه کهتا هی که یهه شخص سفر کرتا هوا بوشنج پر پهونچا وهان جا کر وطن اوسکو اپنا بنا کر رہنے لگا اور اوسمین ایک مدرسه موافق اوسکی خواهش کی طیار هوا اطراف ونواح سے تمام طلبا ذی استعداد واسطے تحصیل علم کے اوس مدرسے مین اوسکی پاس اکر حاضر ہوئے جو آیا سو فاضل هو گیا جنے اوسے بڑا کمال کو پہونچا مقوله باخرزي کا یهه هی که بوشنج پر درمیان سنه ۴۴۳ هجری کے میری سامنے یهه شعر پڑھ کر سنائی تهے

اضعت الشباب وخنت المشيب | برفض الوقار وخلع الرسن
ولم ترع سمعا الى واعظ | نحتى متى ذا اما آن ان

ابو سعيد

باخرزي نے دمية القصر مین لکها هی که نام اوس شاعر کا محمد بن حمزة الموصلی هی مسافرت اختیار کر کے خراسان مین گیا اوسجا ئی رہنے لگا پیدایش اوسکی موصل کے هی باخرزي کہتا هی که وه میرا دوست اور پیارا هی دو برس سی مجلین اور اوسمین ربط پیدا تها سب طرح کے علوم اور فنون وه جانتا تها مثل اوسکے مینے کوئی ذوفنون نهین دیکها اسپر تحفه تر یهه هی که فلک ناهنجار نے اوس نا تجربه کار پر ظلم کر کے اوسکی فضل اور علم پر بٹا لگا یا یهه قصیده نظامیه جو نظام الملک کی مدح مین اوسنے تصنیف کیا تها میری پاس اوسنے بهیجا مینے بعینه مندرج کتاب دمية القصر کیا کیونکه یهه هی

ہا رہے اور اوسکے شعر تھے وہ یہہ ہی

وهل تركت في الحوادث منة	بها استميل الخل او استزيدة
والسير خطب عاق عزمي عن الصبي	مشيب تداعت في العذار وفودة
اذا لم يكن عقل الفتى دار عاله	فكل يد من كل حو تقوده
اذا عدم المرء الكمال فانه	سواء علينا فقده ووجوده
اذا المرء لم تستانف المجد نفسه	فلا خير فيما اورثته جدوده
اذا رنق العذب الفرات فانه	عزيز على نفس الكريم وروده

یہہ قصیدہ بڑا ہی اختصار اولی ہی

ابو العلاء

ابو العلا کہ محمد بن علی بن حسول بڑا فاضل اور واقف جمیع فنون سے اور ماہر سب علوم سے گذرا ہی
باخرزی کہتا ہی کہ یہہ شخص نیک طبیعت اور خوش نویس تہا اور صحبت سے بلغاء اور فضلاء
کی صحبت اوسکو بہاتی تہے اتفاق سے مین بہی درمیان ری کے اوسکے گہر مین جا کر اوسی
ملا تہا ز امہر ان کی کہاتی پر ملاقات ہوئی اوسنے اپنا قصیدہ مجکو پڑہ کر سنایا جسکے یہہ دو
شعر ہین ــــ

یا هادي العير رفقا بالقوارير	وقف فليس بها رونقة العير
واطلب ماء في عين طالما قصرت	حمر الدموع على بيض المقاصير

باخرزی کہتا ہی کہ یہہ مضمون اسطرح کا ہی اگر میرے گہٹنونمین سنتے ہوئی البتہ مین بسبب
فرحت اور سرور کے ناچنے لگتا یہہ تمام کلام طیب ہی لیکن میری کہٹنی کے بیمار کیلئے
طبیب نہین ہی اس فاضل نے ایک رسالہ ادب مین لکہا ہی اوسمین حرارت کو برودت پر
فضیلت دی ہی ــــ باخرزی کہتا ہی کہ مین نے بہی ایک رسالہ اوسکی ضد پر تصنیف کیا

پانچوین صدی کی شاعر

وسمین بر و دتہ او فضیلت حرارت پروی کتب خانہ رئی مین درمیان ۱۱۰ سنہ ہجری سکے آ
میری سامنے یہہ شعر پڑہی تہے

دخلت علی الشیخ فیمن دخل | فدر بل عصعصة وانتحل
واظهر من نحوه الكبرياء | ما لم اقدر وما لم احل
فقلت له موثرا نصحه | وقد يقبل النصح ممن نخل
اذا كنت سيدنا سدتنا | وان كنت للخال فاذهب فخل

ابن البديع الاصفهانی

باخرزی کہتا ہی کہ شیخ ابو محمد حمدانی نے میری سامنے یہہ شعر پڑہ کر یہہ کہا کہ مینے ابن البدیع کی زبان سے یہہ شعر سنے تہے

نسيم الصبا كيف السبيل الى نجد | وكيف هم بعدي نزي ومرادي بعد
نزي حفظوا العهد الذي كان بيننا | فاني الى يوم المعاد الى العهد
سلام عليكم سلام مودع | ولكن سلام لا يزال على البعد

ابو نصر

باخرزی کہتا ہی کہ محمد بن عمر بن محمد اصفہانی یہہ جوان ظریف بڑا شاعر نظام الملک کی خدمت مین درمیان نیشاپور کی آیا اور جبیر او سنے بہت احسان و اکرام کیا یہہ شعر اسنے میرے سامنے اوسنے پڑہے

یا نظام الملك يا ذا طلعة | من جبين الشمس ابهى مشرفه
الموالي كلهم في نعمة | ما انتي منك عليهم فعدفه
لا تذر عبدك من جملتهم | خارجا كالحمة المسرفه

اسماعیل

پانچوین صدیکی شاعر

باخرزي کہتا ہی کہ وہ استاذ مہذب ابو الفضل اسماعیل بن علي العبدلي سہروردی ہی میری اوسکی ملاقات ایام صاحب ابو عبد اللہ حسین میکال غزنوي مین ہوئی اون ایام مین دربار کامین منشی تہا اور یہہ شخص امیر قتلمش بن معز الدولہ کا وزیر کا تہا جرجان مین ملاقات ہوئی میری گمان مین بہی یہہ بات نہ ہتی کہ سہیل اور ثریا دونو ملجاوینگے اوسجائی بیري اور اوسکی یہہ ذکر آیا تہا کہ اللہ تعالی کے نزدیک یہہ بات بہت آسان ہی کہ پہر بہی ہمارے اور آپ کی ملاقات ہوگی انشاء اللہ تعالی چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ نیشاپور مین وہ بہی سرکار نظام الملک مین منسلک ہوا اور مین بہی اوسی جای نوکر تہا اوسکی یہہ شعر ہین

انا الحسام مہیبا في القراب کذا ... وفی الرقاب عذاري یجتلي القصر

لابد ان انتفی فالدهر ذو غیر ... یحتاج فیه الي الصمصامة الذکر

مہیار

یہہ شاعر اول مین مجوسی تہا پہر درمیان سنہ ۳۹۴ ہجری کے مسلمان ہوگیا اور شریف رضی کے صحبت مین رہا کرتا تہا ایک روز اوسکو ابو القاسم بن برہان نے کہا کہ ای مہیار تو آگ سے بچکر امن چمن مین ہوگیا گویا ایک کونہ سے دوسری کونہ مین آبیٹہا اوسنے کہا کیونکہ ابو القاسم نے کہا اسطرح سے کہ تو اول مین مجوسی تہا اصحاب نبی صلعم کو اپنے اشعار مین گالیان دیا کرتا تہا اب مسلمان ہوگیا آتش جہنم سے بچا اس شاعر کا حال ابن خلکان اور ابو الفدا اور مورخین متاخرین نے لکہا ہی یہہ بڑا شاعر گذرا ہی یہہ چند شعر اوسکے وہ ہین جنمین مذمت بہت ملکان عرب کے جو قبل پیغمبر خدا صلعم سکے تہے اوسنے بیان کی ہی وہ یہہ ہین

ما بر حت مظلمة دنیاکم ... حتی اضاء کوکب في هاشم

پانچوین صدی کی شاعر

نسبتم به وکنتم من قبله　　سراً یموت فی ضلوع کاتم

ثم قضی مسلماً فی دینه　　فلم یکن من غدرکم بسالم

نقضتموا عهوده فی اهله　　وجزتم عن سنن المراسم

وقد شهدتم مقتل ابن عمه　　خیر مصل بعده وصائم

وما استحل باغیاً امامکم　　یزید بالطف من ابن فاطم

وها الی الیوم الظبا خاضبة　　من نعهم مناسر القشاعم

اشعار اوسکے بہت مشہور ہیں ابو الفدا کہتا ہی کہ مہیار مذکور درمیان سنہ ۴۲۸ ہجری کے فوت ہوا

المحسن الصوری

تذکرہ ارج الشمیم مین لکھا ہی کہ کنیت اوسکی ابو محمد نام عبد المحسن بیٹا محمد بن احمد بن محمد بن غالب بن غلبون صوری کا شاعر مشہور ہی یہہ شاعر ہی ایک شعراء جیدین اور محسنین سے ہی شعر اوسکی بہت اچھی الفاظ نادر معانی بہت خوب کلام عجیب نمکین و شیرین گٹھاوٹ اور جوڑ توڑ بہت خوب اوسکا ایک دیوان شعر کا ہی سه

وحبیبة احبابی ببیداء دکدک　　تولت فحلت عروة المتمسک

وقد کنت ابکی ان تکنت وانما　　انا الیوم ابکی انها لیس لیتک

صوری مذکور نے درمیان سنہ ۴۱۹ ہجری کے وفات پائی عمر اوسکی اسّی برس کی ہوے

احمد بن کلیب

احمد بن کلیب اندلسی شاعر مشہور ہی وہ ایک غلام مسمی اسلم کو بہت پیار کرتا تہا اوسکا قصہ اس غلام کے ساتھہ بہت مشہور ہی اور اوسکے شعر بہی اس غلام کے حقین بہت ہین کیونکہ وہ اوسکا عاشق زار تہا ازانجملہ یہہ شعر ہین اسی غلام کی حقین

اور

اوس نے کہے ہین ؎

اسلمنی فی ھواہ	اسلو ھذی الوشاۃ
غزال لہ مقلۃ	یصیب بھا من یشاء
وشانینا حاسد	سیسال عما وشاء
ولوشاء ان یرتشی	علی الوصل روحی ارتشاء

اس غلام کی محبت مین رنج کہا کر یہہ شخص مرگیا ابن اثیر کہتا ہی کہ درمیان ۴۲۰ ھ ہجری کے فوت ہوا تہا

القاضی عبد الوہاب

قاضی عبد الوہاب بن علی ابن نصر ابن احمد بن حسین بن ہرون بن مالک بن طوق ہی یہہ شعر اوسکی تصنیف سے مشہور ہین جن ایام مین بغداد اوسنے چہوڑی یہہ شعر مفارقت بغداد کی نسبت کہے تہے ؎

سلام علی بغداد فی کل موطن	وحق لہ منی سلام مضاعف
فواللّٰہ مافارقتہا عن قلی لہا	وانی لبسطی جانبیہا لعارف
ولکنہا ضاقت علیّ باسرھا	ولم یکن الارزاق فیہا تساعف
وکانت کخل کنت اھوی دنوہ	واخلاقہ تنای بہ وتخالف

ابن لسام اپنی تذکرہ مین یون لکہتا ہی کہ یہہ فقیہ گویا اصحاب عباس کی زبان تہا اسکی شعر مین نے ایسی پائی ہین کہ اوسکی معانی بہت شیرین اور الفاظ پاکیزہ ہین وہ درمیان ۳۶۲ ھ ہجری کے پیدا ہوا اور ۴۲۲ ھ ہجری مین فوت ہوا عمر اوسکی ساٹھہ برس کی تہی ؎

قابوس

شمس المعالی ابو الحسین قابوس ابن ابی طاہر یہہ بادشاہ شاعر اور ماہر فنون اور ناظم و ناثر

گذرا ہی اوسکی رسالی بہت مشہور ہین اور شعر اوسکے بہت اچھی ہین ایک دفعہ جب اوسکے
رعایا بہرکے تہے اور وہ گہر مین اپنے محصور ہوا تہا اوسوقت یہہ شعر اوسنے بنائے

قل للذي بصروف الدهر عيرنا — هل عاند الدهر الا من له خطر
اماترى البحر يطفو فوقه جيف — وتستقر باقصى قعره الدرر
فان تكن عبثت ايدي الزمان بنا — ونالنا من تمادي بؤسه ضرر
ففي السماء نجوم لها عدد — وليس تكسف الا الشمس والقمر

ان شعرون کا قصہ یہہ ہی کہ قابوس مذکور بردبار نہ تہا اوسکی یہہ خو تہی جو کوئی جرم خفیف
بہی کرتا اوسکو سزا سنگین دیتا اسیواسطی اون لوگون کو بہت غصہ آیا اور سب نے
خفا ہوکر یہہ ارادہ کیا کہ اس بادشاہ جابر کو مار ڈالنا چاہئے جب بادشاہ
نے دیکہا کہ میری مصاحبون کی نظر بدی پر ہی بہاگ کر گہر مین جا چہپا اور گہر مین
بیٹہا رہا کرتا تہا کہ کوئی مار نہ ڈالے — اوسکا بیٹا منوچہر تخت پر بیٹہا ایک دن لشکریون
نے منوچہر سے کہا کہ آپ اپنے باپ کے قتل کا حکم فرماوین اوسنے جواب نہ دیا
جب لشکریون نے دیکہا کہ منوچہر نے کچہ جواب نہ دیا سب یکدفعہ بطور یلغار اوسکے
گہر پہ جا چڑہے محل شاہی مین داخل ہوتے ہی بادشاہ کا سب لوازمہ عیش و زندگانی کا
چہین لیا یعنے کپڑے بدن پر جو پہن رہا تہا وہ بہی اوتار لئے اس خیال کہ ماری جاڑے
کے آپ ہی مر رہیگا چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ سردی کہا کر درمیان سنہ چار سو مین ہجری کے
فوت ہوا

ابن شہید

احمد بن عبد الملک بن شہید ادیب اندلسی شاعر مشہور ہی اوسکے شعر بہت اچھے
ہوتے ہین یہہ شعر اوسکے ہین —

حکیت

کتبت لها اشکو عاشق | علی موقع اللثم بالناظر
فزوقت الی جواب الهوی | باجور فی مایة حابر
منعة نطقت بالجفون | فدلت علی رقة الخاطر
کان فوادی اذا اعرضت | تعلق فی مخلبی طائر

یہہ شعرا ماہ جمادی الاول سنہ ۴۹۶ چارسو چھیانوے ہجری مین فوت ہوا

ابن الحاجب

ابو الحسین ہبة اللہ بن الحسن المعروف بابن الحاجب یہہ شخص عالم و فاضل نحوی اور شاعر گذرا ہی اوسکی شعر بہت اچھے ہوتے ہین یہہ شعرا اوسکے ہین رات سکے وصف کرتا ہی ؎

یا لیلة سلک الزمان | بطیبها فی کل مسلک
اذا لم تقی دون المسرة | مدرکا ما لیس یدرک
واللیل قد فضح الظلام | فستره عنه تهتک
وکانما زهر النجوم | بلمعها شعل تحرک

یہہ قصیدہ بہت بڑا ہی اور تتمہ یتیمہ مین لکھا ہوا ہی یہہ شاعر آخر ماہ رمضان سنہ ۵۱۲ ہجری مین درمیان خلافت قایم بامر اللہ عباسی کے فوت ہوا

ابو الفتح

ابو الفتح علی بن محمد بستی شاعر مشہور ہی حاکم نے درمیان تاریخ نیشاپور کے لکھا ہی کہ وہ فاضل اور ادیب ماہر یگانہ آفاق تہا اس نے امام شافعی کی مدح مین بہت قصیدے لکھے ہین اوسکی نظم اور نثر دونو بہت اچھے ہین نثر اوسکی کا یہہ نمونہ ہی

من اصلح فاسده ارغم حاسده ومن اطاع غضبه اضاع ادبه
عادات السادات سادات العادات

پانچوین صدی کی شعرا

اور قرنا ـــ ہم اوسکی مین یہہ شعر بطور نمونہ لکہتا ہون ـــ

وقد یلبس المرء حیر الثیاب ... ومن دونہا حالۃ مغضبۃ
کمن یکتسی خدہ حمرۃ ... وعلتہا ورم فی الرئیۃ

ولہ

زیادۃ المرء فی دنیاہ نقصان ... وربحہ غیر محض الخیر خسران

یہہ ساٹہہ شعر کا قصیدہ ہی اوسمین حکمتین اور نصائح بہری ہین ـــ اسنوی نے کتاب طبقات الفقہاء الشافعیہ مین لکہا ہی کہ یہہ شاعر سنہ مین فوت ہوا ہی ذہبی نے درمیان کتاب عبر کی لکہا ہی اور کہا ہی کہ بخارا مین فوت ہوا ابن خلکان نے بہی ان دونوں کے موافقت کی ہی مگر یہہ کہا ہی کہ سنہ مین فوت ہوا ـــ اور مصنف تاریخ بغداد یہہ کہتا ہی کہ درمیان سنہ ۴۶۳ ہجری کے فوت ہوا یہہ بہت فرق ہی اوسکی یہہ شعر ہین ـــ

تحمل اخاک علی مابہ ... فما فی استقامتہ مطمع
وانی لہ خلق واحد ... وفیہ طبایعہ الاربع

رافع ابن الحسین

ابن معن ـــ ابن اثیر اپنی تاریخ مین لکہتا ہی کہ یہہ شخص بہت استوار اور شجاع تہا شہر تکریت کا وہ حاکم تہا بعد اوسکی جمیس ابن تغلب اوسکی چچا کا بیٹا مالک ہوا اور سکے شعر بہت اچہے ہوتے تہے ـــ اور ملک اسمعیل ابو الفدا اپنی تاریخ مختصر فی احوال البشر مین یہہ کہتا ہی کہ یہہ شاعر مرد استوار اور شجاع تہا اوسکا ایک ہاتہہ بیہوشی نشہ شراب مین کٹ گیا تہا اوسکی شعر بہت اچہی ہین یہہ اوسکی شعر ہین ـــ

لہا ریقۃ استغفر اللہ انہا ... الذ واشہی فی النفوس من الخمر
وصارم طرف لا یزایل جفنہ ... ولم ار سیفا قط فی جفنہ یفری

اعدّنی لفقری ما استطعت من الصبر فقلت لها والعیش تخدع بالضحی

علی طلب العلیا او طلب الاجر سانفق ریعان الشبیبة انفا

تمرّ بلا وصل وتحسب من عمر الیس من الخسران ان لیالیا

ان اشعار کو ابن اثیر — اور ابو الفدا نی بہی موافق قول ابن اثیر کی رافع مذکور کی طرف نسبت کیی ہین — لاکن ابن خلکان نے یہہ کہا ہی کہ یہہ شعر وزیر مغربی کے ہین واللہ اعلم — رافع مذکور کے ہاتہہ کٹنے کے حالمین یہہ لکہا ہی کہ اوسکی چچا کی کسی غلام نے دہنا ہاتہہ کاٹ ڈالا تہا — حقیقت حال یہہ ہی کہ اوسکی ہمراہ شراب پییا تہا اثنا شراب نوشی مین درمیان اوسکی اور اوسکی چچا کی بیٹی کے فساد ہوپڑا اوسنے تلوار کہینچی رافع واسطے صلح کروانے کے کہڑا ہوگیا غلام نے اوسکے ہاتہہ پر تلوار ماری مغالطہ مین اوسکا ہاتہہ کٹ گیا — درمیان ۴۷۵ ہجری کی فوت ہوا

شکر اللہ

شکر اللہ علوی حسنی امیر مکہ مشرفہ کا شاعر ماہر تہا اوسکی یہہ شعر ہین سہ

وجانب الذل ان الذل یجتنب قوّض خیامك عن ارض تهان بها

فالمندل الرطب فی اوطانه حطب وارحل اذا کان فی الاوطان مبغضة

ماہ رمضان ۴۵۳ ہجری مین فوت ہوا

باخرزی

کنیت اوسکی ابو الحسن نام علی بیٹا الحسن بن علی ابو الطیب کا رہنی والا باخرز کا شاعر مشہور ہی — استوی نے طبقات مین لکہا ہی کہ یہہ شخص فقیہ شافعی اور ادیب تہا علم فقہ شیخ ابو محمد جوینی سے اوسنے پڑہا بعد ازان علم ادب اور شعر خوانی اور نظم اوسپر غالب ہو گیا — اوسنے ایک تذکرہ دمیة القصر تصنیف کیا ہی اوسمین تذکرہ

پانچوین صدیکی شاعر

اپنے معاصرین کی شعر لکھے ہیں مگر کسی کی عمر یا ولادت یا سن تعین شمس پر آگاہی نہیں کی اور نہ حال اچھا لکھا ہی اکثر شاعرونکا نام لکھکر اونکی شعر لکھہ دیتی اسلئے یہہ تذکرہ بہت مفید نہیں اوسنے دیباچہ مین یہہ دعوی کیا ہی کہ تتمۃ الدہر ثعالبی نے مردون کے حالمین لکھا ہی مین زندونکا ایک تذکرہ بناتا ہون اسیواسطے اوسکو ذیل تتمۃ الدہر کہتے ہین اس کتاب پر ایک اور کتاب ابو الحسین ابن زید بیہقی نے مسمی وشاح الدمیۃ تصنیف کی ہی وہ دمیۃ القصر کا ذیل کہلاتا ہی — باخرزی کی تصنیف سی ایک دیوان شعر کا بھی بہت بڑا لوگون کی پاس موجود ہی یہہ شعر اوسکی ہین سے

یا فالق الصبح من لالا غرته	وجاعل اللیل من اصداغه سکنا
بصورة الوثن استعبدتنی وبها	فتنتنی وقدیما هجت لی شجنا
لا غرو ان احرقت نار الهوی کبدی	فالنار حق علی من یعبد الوثنا

وله

وانی لاشکو لسع اصداغك التی	عقاربها فی وجنتیك تحوم
وابکی لدر الثغر منك ولی اب	یدیر علی الضحاك وهو یتیم

وله

عرانی زکام فابتلانی مکرها	بهجر ملیح فی ملاحته فرد
زکمت لشمی ورد خدیه لاثما	وقد یعتری داء الزکام من الورد

یہہ اوسکی شعر بیان شدت جاڑی مین ہین سے

کم مؤمن لسبته اصغار الشتا	فغدا لسکان الجحیم حسودا
وتری طیور الماء فی وکناتها	تختار حر النار والسفودا
واذا رمیت بفضل کاسك فی الهوی	عادت الیك من العقیق عقودا

یا صاحب العودین لا تهملا هما   حرّک لنا عودا وحرّق عودا

درمیان باخرز کے شہر قتیل مین بیچ مجلس انس کے ماہ ذیقعدہ ۴۶۷ہجری مین مقتول ہوا سبب اسکا یہہ تہا کہ اوسکا خون ہدر کیا گیا تہا کیونکہ اوسنی ایسی ہی خطا کی تہی یہہ امام السنوی نے اپنی کتاب طبقات مین لکہا ہی اور ابن خلکان نے یہہ کہا ہی کہ باخرزی مظلوم ہوکر مقتول ہوا ۔ باخرز ایک شہر ہی مضافات نیشاپور سے

ابوالرضی

ابوالرضی فضل بن منصور ظریف فارقی امیر آدمی تہا شعر اچہا کہتا تہا اوسکا ایک دیوان شعر کا بہت اچہا ہی اچہی اشعار مین سے اوسکی یہہ ہین ۔

ومعطف الخصر مطبوع علی صلف   عشقته ودواعی العین یعشقه
وکیف اطمع منه فی مواصلة   وکل یوم لنا شمل یفرقه
وقد تسامح قلبی فی مواصلتی   علی السلو ولکن من یصدقه
اهابه وهو طلق الوجه مبتسم   وکیف یطمعنی فی السیف رونقه

درمیان ۴۳۰ھ چارسو تیس ہجری کی فوت ہوا

ابن البواب

علی ابن ہلال معروف بکنیت ابن البواب منشی مشہور ہی کوئی شخص متقدمین اور متاخرین مین سے اوسکی برابری کتابت مین نہین کرسکتا ۔ گرچہ ابن مقلہ نے اول ہی اول خط کوفیین سے طریقہ نسخ کا نکالا اس ایجاد مین وہ اوسسے بیشک سابق ہی لیکن ابن البواب مذکور نے اوس طریقہ کو زینت اور رونق ایسی دی کہ کسی نے ایسی ترمیم نہ کی تہی ۔ بروز جمعرات دوسری جمادی الثانی ۴۲۳ھ ہجری مین درمیان بغداد کے فوت ہوا ۔ امام احمد بن حنبل کی قریب مدفون ہوا یہہ حال

خلکان نی لکھا ہی اور کہا ہی کہ ابن البواب نے ان دو شعرون سے مرثیہ کسیکا کہا ہی وہ یہہ ہین سے

استشعر الکتاب ذکرك سابقا — وقضت نصيحة ذلك الايام
فلذلك سودة الدواة كآبة — اسفا عليك وشقت الاقلام

ابن مہران

اوستاذ ابو اسحاق ابراہیم بن محمد بن ابراہیم بن مہران اسفراینی لقب اوسکا رکن الدین فقیہ شافعی المذہب متکلم اصولی گذرا ہی — حاکم ابو عبد اللہ نے اپنی تاریخ مین اوسکی حال مین یہہ لکھا ہی کہ اکثر شیوخ نیشاپور نے اس شخص سے علم اصول اور علم کلام پڑہا ہی — اور اہل خراسان اور اہل عراق سب اوسکی علم کی مقر ہین اوسکے تصنیفات سے بہت ہین بڑی کتابین ہین از انجملہ ایک بہت بڑی کتاب ہی جسکا نام جامع الجلی فی اصول الدین والرد علی الملحدین ہی ابن خلکان کہتا ہی کہ اس کتاب کو پانچ جلدون مین مینے دیکہا ہی — اسی شخص سے قاضی ابو طیب طبری نے اصول فقہ سیکہے تہے اور اسی شخص کی واسطے نیشاپور مین مدرسہ بنایا گیا تہا — اور ابو الحسن عبد الغافر فارسی نے درمیان کتاب سیاق تاریخ نیشاپور کے اس شخص کا یہہ ذکر کیا ہی کہ یہہ شخص رتبہ اجتہاد کا بسبب تبحر علوم کی اور بسبب مجتمع ہونے تمام شرایط امامۃ کی رکہتا تہا — اور اوسکا یہہ مقولہ تہا کہ مین چاہتا ہون کہ نیشاپور مین مرون تاکہ سب باشندگان نیشاپور میری جنازہ کی نماز پڑہین چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ بروز عاشورا ۴۱۸ھ ہجری مین درمیان نیشاپور کے فوت ہوا وہان سے اوسکا جنازہ اسفراین مین لیجاکر شہر مین دفن کیا — جب نظام الملک نے درمیان بغداد کے ایک مدرسہ بنایا اسکی کہ

کہ آپ مدرّسی اس مدرسہ کی اختیار کیجئی اوسنے ہرگز قبول نہ کی جب اوسنی نمانا تو نظام الملک ابو نصر بن صباغ مصنف کتاب شامی کو تہوڑی دنون کے واسطے مدرس مقرر کیا پہر اوسنے مان لیا اوسوقت وہ مدرس ہوئے اوسی مدرسہ مین تعلیم طلبا کو دیتا رہا یہانتک کہ فوت ہوا اسحاق بن شیخ ابو نصر کی حالمین ابن خلکان نے بہت کچہہ لکہا ہی جسکو منظور ہو اوسکے بیانمین دیکہ لے — اوسکی تصنیفات سے بہت کتابین بابرکت اور مفید ہین از انجملہ — کتاب مہذب مذہب ہی — اور کتاب تنبیہ علم فقہ مین ہی — اور کتاب اللمع اور شرح اوسکی علم اصول مین ہی — اور کتاب النکت علم خلاف مین — اور کتاب التبصرہ — اور معونہ — اور کتاب تلخیص مناظرہ مین ہی سوا انکی اور بہی تصنیف سی ہین لوگون کو ان کتابون سے نفع ہوا ہی خلق کثیر نے وہ کتابین پڑہی ہین شعر بہی اس شخص کے بہت اچہی ہین از انجملہ دو شعر بطور نمونہ لکہتا ہون ؎

سالت الناس عن خلّ وفيٍّ	فقالوا ما الى هذا سبيل
تمسك ان ظفرت بذيل حرٍّ	فانّ الحرّ فى الدّنيا قليل

عاصم

وفیات الاعیان مین ابن خلکان نے لکہا ہی کہ یہہ شخص عاصم درمیان بغداد کی گذرا ہی اوسنی شیخ ابو اسحاق قدس سرہ کی بہت مدح کی ہی — یہہ لطیفہ اوسکا ہی

تراه من الذكاء نحيف جسم	عليه من توقّده دليل
اذا كان الفتى ضخم المعانى	فليس يضره الجسم النحيل

بہت پارسا اور بڑا دیندار یہہ شخص تہا نیکیان اس شخص کی تعداد سی خارج ہین پیدا اشر اوسنے درمیان ۴۹۳ سنہ ہجری کے فیروزآباد مین بائی بروز یکشنبہ الکیویں جمادی الآخر کو فوت ہوا یہہ بیان سمعانی نے کتاب الذیل مین کیا ہی — اور بعضی کہتے ہین درمیان

پانچوین صدی کی شاعر

جمادی الاول سنہ ۴۷۶ ہجری مین صبح کی وقت بغداد مین دروازہ ابرز کے پاس انتقال ہوا
— اور محب الدین ابن نجار نے تاریخ بغداد مین اس شخص کے حق مین یہہ لکہا ہی
کہ اصحاب شافعی کا وہ امام تہا اور یہہ وہ شخص ہی جسکا علم اور فضل تمام بلاد اور شہرون مین
مشہور ہوا اور اپنی اہل زمانہ پر فوقیت اوسنے حاصل کی اور اکثر علما اوس وقت کے
اسکی شاگرد ہوئین یہہ فیروزآباد ایک شہر فارس مین ہی وہان پیدا اور پرورش
پائی شیراز مین آکر علم فقہ ابوعبداللہ بیضاوی اور ابواحمد عبدالوہاب سے پڑہا —
بعد ازان بصرہ مین آکر جوزی سے علم تحصیل کیا پہر درمیان ماہ شوال سنہ ۴۱۵ ہجری کے
بغداد مین گیا وہان ابوطیب طبری سے علم سیکہا پیدایش اوسکے درمیان سنہ ۳۹۳
ہجری کی ہوئی — اور ابوعبداللہ حمیدی یہہ کہتا ہی کہ مینے اوسی پوچہا تہا کہ آپکا
سن تولد کونسا ہی اوسنے ایسی دلایل بیان کیے کہ اونسے معلوم یہہ ہوا کہ سنہ ۳۹۶
مین پیدا ہوا اور یہہ بہی اوسنے کہا تہا کہ شیراز مین طالب علمی کرنی درمیان سنہ ۴۱۰
ہجری کی کیا تہا بعضے کہتے ہین کہ پیدایش اوسکی سنہ ۳۹۵ مین ہوئی واللہ اعلم صحیح کونسا
قول ہی بعد اوسکے مرنے کے اوسکے یارون نے مدرسہ نظامیہ مین بیٹہہ کر اوسکا
ماتم کیا جب ماتم ہوچکا اور سب کا سوگ جاتا رہا اوسوقت مؤید الملک بن نظام
نے ابوسعید کو بجائی اوسکے مدرس کیا جب نظام الملک کو اس بات کی خبر پہونچی
اوسنے بہت برا مانا اور اپنے بیٹی کو لکہا کہ ایسی فاضل اجل کی تونے کچہہ ماتم داری
نہ کی مناسب یون ہی کہ برس روز تک اوسکی خاطر مدرسہ بند پڑا رہی اور سب اوس
فاضل کی ماتم مین غمگین رہو — اور ابوسعید جو بجائی اوسکے مدرس ہوا تہا اوسکو
موقوف کیا بجائی اوسکے شیخ ابونصر عبدالسید بن صباغ کو مدرس بنایا اور
برس روز تک ماتم داری کروائی

الحمد

پانچوین صدی کی شاعر
الحصری القیروانی

ابو اسحاق ابراہیم بن علی بن تمیم معروف حصری قیروانی شاعر مشہور ہی اوسکا ایک دیوان شعر کا بہی ہی — اور کتاب زہر الادب — اور ثمر الالباب یہہ دو تو کتابین اوسی کی تصنیف ہین ان کتابون مین ہر ایک نادر شئی اوسنی جمع کی ہی اور ایک کتاب المصون فی سر الہوی المکنون ایک جلد مین اوسکی تصنیف ہی اس کتاب مین لطیفی اور آداب کی طور اور علم ادب کے لطایف وظرایف بہری ہوئی ہین — ابن رشیق نے اپنی کتاب الموذج مین اسکا ذکر کیا ہی اور کچہہ اخبار بہی اوسکی بیان کئی ہین وہ کہتا ہی کہ تمام جوانان قیروان اوسکے پاس جمع ہوکر اصلاح شعر کی لیا کرتے تہے وہ اون سبکا سردار اور استاذ تہا جب اوسکی تصنیفات مشہور ہوئین تمام زمانہ مین واہ واہ اور تعریف ہونے لگے اسطرح پر اسنی نام نیک پیدا کیا تہا اوسکی شعر یہہ ہین ؎

انی احبک حبا لیس یبلغہ	فہم ولا ینتہی وصفی الی صفتہ
اقصی نہایۃ علمی فیہ معرفتی	بالعجز منی عن ادراک معرفتہ

ولہ

اورد قلبی الردی	لام عذار قد بدا
اسود کالکفر فی	ابیض مثل الہدی

ابو اسحاق مذکور درمیان قیروان کی سنہ ۴۱۳ہجری مین فوت ہوا ابن بسام جوکہ ابو الحسن حصری کی خالہ کا بیٹا ہی درمیان ذخیرہ کی بیان کرتا ہی کہ مجکو یہہ خبر پہونچی کہ سنہ ۴۵۳ ہجری مین وہ فوت ہوا مگر قول اول اصح ہی — قاضی رشید بن زبیر نے درمیان کتاب الجنان کے جزو اول مین یہہ لکہا ہی کہ حصری مذکور نے کتاب زہر الاداب در

پانچوین صدی کی شاعر

میان سنہ ۵۰۰ ہجری کی تالیف کی یہہ بات اوپر صحیح ہونے قول ابن بسام کی دلالت کرتی ہے

ابو العلاء

ابو العلاء احمد بن عبد اللہ بن سلیمان بن محمد بن سلیمان بن احمد بن سلیمان بن داود
بن مطہر بن زیاد بن ربیعہ بن الحرث بن ربیعہ بن انور بن اسحم بن ارقم بن نعمان بن عدی
بن غطفان بن عمرو بن بریح بن جذیمہ بن تیم اللہ بن اسد بن وبرۃ بن تغلب بن حلوان
بن عمران بن الحاف بن قضاعہ تنوخی معری لغوی شاعر مشہور ہی اوسکو علم ادب
سب سی اچھا آتا تھا علم نحو اور علم لغت اپنی باپ سی معرہ مین اوسنی تحصیل کیا پھر
علی محمد بن عبد اللہ بن سعد نحوی سی حلب مین جاکر تحصیل علم کیا اوسکی تصانیف بہت
مشہور ہین اور رسالی اوسکی منقول ہین — ایک کتاب اوسنی نظم مین لزوم مالا یلزم
تصنیف کی ہی یہہ کتاب بہت اچھی نافع ہی پانچ جزو اوسکی ہین — اور سقط الزند بھی اوسکی
تصنیف سی ہی اوسنی آپ ہی اوسکی شرح کی ہی اوسکی شرح کا نام ضوء السقط رکھا ہی
ایک کتاب اوسکی الایک والغصون ہی اس کتاب کا نام ہمزہ والردف مشہور ہوگیا ہی
اسکی سو جزو مین علم ادب مین یہہ کتاب ہی — اپنی زمانہ کا علامہ تھا — اوسی سی
ابو القاسم علی بن محسن تنوخی نی اور خطیب ابو زکریا تبریزی شارح کتاب حماسہ نی علم
پڑھا ہی پیدایش اوسکی بروز جمعہ وقت غروب آفتاب تیسری تاریخ ماہ ربیع الاول
سنہ ۳۶۳ ہجری مین درمیان شہر معرہ کی ہوئی بسبب چیچک کی اندھا ہوگیا درمیان سنہ ۳۶۷
ہجری کی اوسکی دہنی آنکھ کی سفیدی بسبب پھلی کی ڈھنک گئی تھی اور بائین آنکھ بالکل
جاتی رہی تھی حافظ سلفی کہتا ہی کہ مجکو ابو عبد اللہ بن ولید بن غریب الایادی نی
یہہ کہا کہ مین اپنی چچا ابو العلاء مذکور کی پاس گیا تھا اوسکو حجرہ مین اوسکی مصلی پر
بیٹھی ہوئی مینی پایا وہ بڈھا تھا مجکو بلاکر میری سر پر ہاتھ پھرایا اون دنون مین

بچہ تہا مین نے اوسوقت اوسکی آنکہون کی طرف دیکہا آنکہہ سفید ومنہ اور ایک اندر گہس گئی
تہی بدن اوسکا دبلا تہا — جب ابو العلاء مذکور نے کتاب لامع عزیزی شرح دیوان
متنبی کی تصنیف سے فراغت پائی اور ایک جماعت نے اوسی اوس شرح کو پڑہا اوسوقت
ابو العلاء نے یہہ کہا کہ مجکو گویا متنبی غیب کی آنکہونسے دیکہہ کر میری حق مین یہہ شعر
کہا ہی وہ یہہ ہی ؎

انا الذي نظر الاعمی الی ادبي — واسمعت کلماتي من به صمم

اسی شاعر مذکور نے ابو تمام کی دیوان کو مختصر کر کی اوسکا نام ذکری حبیب رکہا ہی —
اور دیوان بحتری کا بہی خلاصہ کر کی اوسکا نام عبث الولید رکہا اور دیوان متنبی کا خلاصہ
کر کی اوسکا نام معجزہ احمد رکہا ان لوگون کے شعرون پر کلام بہی کئی ہین اور جو اونسی خطا
یا صواب ہوا ہی وہ سب اوسنے بیان کر دیا ہی بغداد مین درمیان ۳۹۸ھ ہجری کے آیا
اور دوسری دفعہ ۳۹۹ھ مین آکر ایک برس سات مہینی قیام کر کے پہر معرہ کی طرف مراجعت
کی معرہ مین آکر اپنی گہر مین بیٹہہ رہا اور کتابین تصنیف کرنی شروع کین اوسی بہت آدمیون
نے علم سیکہا اور دور دور سے طالب علمون نے اوسپر آکر ہجوم کیا اور علماء اور وزراء
اور اہل اقتدار یعنے ذی رتبہ آدمیون نے اوسی مکاتیب کی ہی — اس فاضل نے اپنا نام
بسبب خانہ نشینی کی رہین المحبین رکہا تہا پنتالیس برس تک بسبب دینداری کے اوسنے
گوشت نہین کہایا کیونکہ اوسکا عقیدہ مثل حکماء متقدمین کے تہا کیونکہ وہ لوگ گوشت
اسواسطے نہ کہاتے تہے تاکہ لوگون کو عادت جانورون کی ذبح اور قتل کرنے
کی نہو جاوی اون لوگونکا یہہ مذہب تہا کہ کسی جانور اور جاندار کو رنج
اور تکلیف نہ دیا کرتی تہے جیسا کہ ہندو لوگ اکثر بہی استعمال مین لاتے
ہین — گیارہ برس کی عمر سے شعر کہنا اس شخص نے اختیار کیا تہا یہہ شعر

درباب لزوم اوسکے ہیں سے

لا تطلبن بالة لك رتبة ... قلم البليغ بغير جد مغزل
سكن السماء كان السماء كلاهما ... هذا له رمح وهذا اعزل

یہہ روز جمعہ تیسری تاریخ ربیع الاول یا تیرھوین تاریخ کو درمیان سنہ ۴۴۹ ہجری اوسنے وفات
پائی مگر مرتی وقت اوسنے یہہ وصیت کی تہی کہ میری قبر پر یہہ لکہہ دینا سے

هذا جناه ابي علي ... وما جنيت على احد

یہہ مضمون بہی حکماء متقدمین کی مذہب کے موافق ہی کیونکہ اونکا یہہ مقولہ ہی کہ پیدا
کرنا اور جنوانا بیٹی کا شکم عورت سے یعنے اوسے جماع کرکے حمل رکہوانا اور پہر
پیدا کروانا یہہ بڑا گناہ ہی کیونکہ وہ پیدا ہوکر ہزارہا عذاب اور رنج مین گرفتار
ہوجاتا ہی اوسکا گناہ باپ کی گردن پر ہونا چاہیئے جسنے اوسکو جنوایا کیونکہ
وہ نہ جنواتا نہ وہ معرض رنج والم کا ہوتا — تین دن بیمار رہا چوتہے دن وفات
پائی اوسکی پاس سوائی اوسکے چچا کی اولاد کی اور کوئی نہ تہا جب مرنے لگا
اپنی رشتہ داروں سے کہا کہ دوات قلم میری سامہنے لیکر آؤ جو مین بتلاؤن
وہ لکہو پہ اوسس ٹرٹراٹ ہین درحالت نزع جو دل مین آیا لکہوایا گیا جب مرگیا
ابوالحسن علی بن ہمام نے اوسکی مرنے کا بڑا مرثیہ لکہا تہا شعر مین اوسکا عقیدہ
یعنے جانوروں کے ایذا دی دینی بیان سکے پہر اور اخلاق ذکر کیئے — قبر اوسکے
سکے اہل وطنی کے لوگون سکے [illegible] طیار ہوئی

ابو عامر احمد

ابو عامر احمد بن مروان عبد الملک بن مروان بن ذي الوزارتين الاعلي احمد بن عبد
الملک بن عمر بن محمد بن عیسی بن شہید اشجعی اندلسی قرطبی یہہ شخص اولاد وضاح بن رزاح
کی ہ

کی سیے ہی جو بروز مرج راہط ہمراہ ضحاک بن قیس فہری تہا ـ ابن لبسام اوسکا ذکر در
میان ذخیرہ کی کیا ہی اور بہت تعریف اوسکی کی ہی اور بہت اوسکی نظم اور توقایع اور
رسالون کا ذکر کیا ہی یہہ شخص اہل اندلس مین سب سے زیادہ عالم تہا اپنی فنون اور
علم مین نامی تہا ـ درمیان اوسکی اور درمیان ابوحزم ظاہر ی کے بہت ظرافت
اور لطافت اور گفتگو ہا کرتی تہے اوسکی تصانیف بہت اچہی نادر ہین انمجملہ کتاب
کشف الدک وایضاح الشک ہی اور ایک توابع اور زوابع اور ایک عانوت عطار
وغیرہ ہی باوجود ان فضلون کی کریم اور سخی بہت تہا اوسکی اسباب مین بہت
حکایات اور نوادر ہین اوسکی اچہی شعرونمین سے یہہ شعر ہین ـ

اذا القیت صید الکماۃ سباع ... وندی سباع الطیران کاتہ

طباۃ الی الاوکار وہی شباع ... تطیر جیاعاً فوقہ وتردہا

کرچہ یہہ معنی اچہی ہون اس مضمون کو شعراء جاہلیت اور اہل اسلام قبل اوسکی بہت باندہ
چکی ہین اکثر شعر اوسکی بہت اچہی ہین پیدایش اوسکی درمیان ۳۸۲ھ ہجری مین
ہوئی ـ جمعہ کی روز دوپہر کی وقت سلخ جمادی الاولی ۴۲۶ھ ہجری کی درمیان قرطبہ
فوت ہوا دوسری روز بمقبرہ ام سلمہ مین مدفون ہوا

ابو عمر

ابو عمر احمد بن محمد بن عاصی بن احمد بن سلیمان بن علیبی بن دراج اندلسی قسطلی شاعر
اور کاتب ہی ـ منصور ابن عامر کی سرکار مین عہدہ منشی گری اور شاعری پر
مامور تہا درمیان اندلس کے اور شعراء جیدین سی یہہ بہی شمار کیا جاتا ہی ـ ابو
منصور ثعالبی نے تذکرہ تیمۃ الدہر مین اسکی حقین یہہ لکہا ہی کہ یہہ شاعر اندلس مین
ایسا تہا جیسا متنبی شام مین گذرا ہی جو نظم وہ لکہتا تہا خالی جودت سے

پانچوین صدی کی شاعر

ہوتی تہے — ابو الحسن ابن بسام نے کتاب ذخیرہ مین بعد اوسکی تعریف اور بیان
رسایل اور نظم اوسکی کی یہہ کہا ہی کہ اس شاعر کا دیوان دو جلد مین ہی — منصور بن
ابی عامر نے ایک دفعہ اوسکو حکم دیا کہ قصیدہ ابو نواس حکمی نے جو خصیب بن عبد
المجید عامل مصر کی مدح مین لکہا ہی اوسکا تو معارضہ کر اوس قصیدہ کا اول یہہ ہی —

اجارۃ بیتینا ابوک غیور — ومیسور ما یرجی لدیک عسیر

اوسنے اوسپر ایک قصیدہ بہت اچہا تصنیف کیا وہ یہہ ہی —

الم تعلمي ان الثواء هو النوى — وانّ بيوت العاجزين قبور
تخوّفني طول السفار وانّه — لتقبيل كفّ العامري سفير
دعيني ارد ماء المفاوز اجنا — الى حيث ماء المكرمات نمير
فانّ خطيرات المهالك ضمّن — لراكبها انّ الجزاء خطير

یہہ قصیدہ بہت بڑا ہی اسکے ذکر کرنیکی کچہہ حاجت نہین — پیدایش اوسکی ماہ
محرم سنہ ٣٤٧ ہجری مین ہوئی بروز یکشنبہ چودہوین جمادي الاخر سنہ ٤٢١ مین
فوت ہوا

ابو الولید

احمد بن عبد اللہ بن احمد بن غالب بن زیدون مخزومی اندلسی قرطبی شاعر مشہور ہی
— ابن بسام مصنف ذخیرہ نے اوسکی حق مین یہہ کہا ہی کہ ابو الولید پر نظم
اور نثر تمام ہو گئی یہہ شخص گرم و سرد زمانہ چکہا ہوا تہا بیان نظم اور نثر مین
سب سے فوقیت لیگیا اوسکے دریاے علم کا کنارہ نہین پایا جاتا — اور نہ چاند قوت
تالیف کو گہن لگا اور نہ اوسکی سحر بیانی کا جادو مقابلہ کر سکا اور نہ اوسکی نجوم کو
افتراق ہوا قرطبہ مین جو اور فقیہ رہتے تہے اونمین سے یہہ سردار تہا اوسکا ادب

بہت اچھا اور شعر جید بڑی شان و شوکت کا فاضل گذرا ہی اوسکی مدح مورخون نے بہت
کی ہی ابن خلکان اوسکا بہت بڑا مادح ہی — قرطبہ سے معتضد بن عباد حاکم اشبیلیہ کے
پاس درمیان سنہ ۴۴۱ ہجری کی گیا اوسنے اپنے خواصون مین اوسکو بھرتی کیا اوسکی
پاس بڑی عزت اور شان مین رہتا تہا جو یہہ کہا کرتا وہی ہوتا خلوت مین اور اسرار و نیز
اسی سے باتین ہوا کرتین بہت رسالی اوسکی واسطے اوسنے تحریر کئے اور نظم بہت
اوسکی حق مین اوسنے تصنیف کی ہین ازانجملہ یہہ اشعار ہین —

بيني وبينك ما لو شئت لم يضع — سرّ اذا ذاعت الاسرار لم يذع
يا بايعاً حظّه منّي ولو بذلت — لي الحيوة بحظّي منه لم ابع
يكفيك انّك ان حمّلت قلبي — ما لا يستطيع قلوب النّاس يستطع
ته أحتمل واستطل أصبر وعزّ أهن — وول اقبل وقل اسمع ومر أطع

شروع ماہ رجب سنہ ۴۶۳ ہجری مین درمیان شہر اشبیلہ کے اوسنے وفات پائی اور وہین
مدفون ہوا — اور ابن بشکوال نے کتاب الصلہ مین بعد اوسکی مدح کی یہہ کہا ہی کہ
اوسکی کنیت ابو بکر تہی اور وہ بیرہ مین درمیان سنہ ۴۰۵ ہجری چارسو پانچ ہجری کے فوت
ہوا جنازہ اوسکا قرطبہ مین لاکر بروز دوشنبہ چھٹی ماہ ربیع الاخر سنہ مذکور کو دفن کیا
پیدایش اوسکی درمیان سنہ ۴۰۳ ہجری کی ہوئی تہی

ابوجعفر

ابوجعفر احمد بن محمد خولانی اندلسی اشبیلی معروف بابن الابار شاعر مشہور ہی معتضد
عباد بن محمد لخمی حاکم اشبیلیہ کی شعرا مین سے یہہ بہی ایک شاعر ہی وہ عالم وفاضل تہا
اوسکو صناعت نظم مین سب پر فضل ہی اوسکی یہہ شعر ہین —

لو تدر ما خلّدت عيناك في خلدي — من الغرام ولا ما كابدت كبدي

افدیه من زائر رام الدنو فلم | یسطعه من غرق فی الدمع متقد
خاف العیون فوافانی علی عجل | معطلا جیدہ الا من الجید
عاطیته الکاس فاستحیت مدامتها | من ذلك الشنب المعسول والبرد
حتی اذا غازلت اجفانه سنة | وصیرته ید الصهباء طوع یدی
اردت توسیده خدی وقل له | فقال کفك عندی افضل الوسد
فبات فی حرم لا غدر یذعره | وبت ظمآن لم اصدر ولم ارد
بدر الم وبدر التم ممتحق | والافق محلولك الارجاء من حسد
تحیر اللیل منه این مطلعه | اما دری اللیل ان البدر فی عضد

اسی اسلوب پر اوسکی قطعی اور نادر لطیفه بهت هین ایک دیوان بهی اسکی تصنیف سے
هی ابن بسام ذخیره مین کهتا هی که وه درمیان سنه ۴۳۳ هجری کی فوت هوا

ابونصر

ابونصر احمد بن یوسف السلیکی منازی بڑی فاضلون اور شعراونمین سے ایک
فاضل وشاعر گذرا هی — ابونصر احمد بن مروان کردی حاکم میا فارقین ودیاربکر کے
سرکار مین عهده وزارت پر ماسور تها وه فاضل جید اور شاعر کامل تها ایک دفعه قسطنطنیه
مین اوسنے جاکر بهت کتابین جمع کرکے خریدکین جب بهت بڑا کتب خانه هو گیا
اوسوقت جامع مسجد میا فارقین — اور جامع آمد پر دو کتب خانه بناکر وه کتابین
وهان رکهه کر وقف کردین وه کتابین آج کی دن تک موجود هین دونو کتب خانونکو
جنکو کتب منازی کهتے هین — ابوالعلاء معری سے درمیان معره کی یهه فاضل ملاقی
هوا ابوالعلاء نے اپنا حال اوسسے بهت بیان کیا که لوگ مجکو بهت ستاتی هین
یا وجودیکه مینے اونسے گوشه نشینی اختیار کی هی اوسنے جواب مین کها که لوگون کو

خبط ہوگیا ہی مینے تو دنیا اور دین دونو اوسکے واسطے ترک کر دیا ہی — ابو العلا کو
آخرت کا کلمہ سنکر بہت تعجب ہوا دمبدم ابو العلا یہہ کہتا جاتا تہا کہ ای آخرت آخرت
بہی ترک کی آخرت بہی ترک کی اور افسوس بہی کرتا جاتا تہا پہر سر نیچی کر لیا
اور اوس سے کلام نہ کیے یہانتک کہ وہ چلا گیا — وادی بزاعان مین جب یہہ
شاعر گیا وہان کے حسن اور رنگ وروپ کو دیکہہ کر سب کچہہ بہول گیا اوس وقت
یہہ شعر بنایے

وقانا لفحة الرمضاء واد — وقاه مضاعف النبت العميم
نزلنا دوحة فحنا علينا — حنو المرضعات على الفطيم
وارشفنا على ظماء زلالا — الذ من المدامة للنديم
يراعي الشمس انى قابلته — فيحجبها ويأذن للنسيم
يروع حصاه حالية العذارى — فتلمس جانب العقد النظيم

یہہ شعر بہت اچہی اور نادر ہین اس شاعر کا دیوان بہت کمیاب ہی مگر قطعے بہت پای
جاتے ہین — ابن خلکان کہتا ہی کہ قاضی فاضل نے بغداد بار کو جو سیاح آدمی
تہے یہہ وصیت کر دی تہی کہ اس شاعر کا دیوان جہان پاؤ لکہہ لاؤ اونہون نے
بہت شہرون مین تلاش کی کہین دستیاب نہوا — اوسنے ۴۳۷ ہجری مین وفات پائی

ابن طباطبا

ابو القاسم ابن طباطبا شریف علوی ایک سید جلیل القدر عالی حسب ونسب شاعر جید گذرا ہی کسی نے
ایک رقعہ اوسکو لکہا تہا جسکی جواب مین اوسنے یہہ شعر لکہے ہین اور حال اوس بزرگوار کا میری
ہاتہہ نہین آیا ارج شمیم مین یہہ شعر اوسکے بابت تہے وہ یہہ ہین

وقرأت الذي كتبت فما زا — ل نجي ومؤنسي وسميري

وعد البال بامتزاج السطور | شاهداً بامتزاجنا فی الضمیر
واقتران الکلام لفظاً وخطاً | حاکماً باقتران ود الصدور
وتبرکت باجتماع الکلامین | رجاء اجتماعنا فی السرور
ونعافت بالظهور علی الواشی | نصارت اجابتی فی الظهور

ابن اثیر کہتاہی کہ یہہ شخص درمیان سنہ ۵۱۶ ہجری کے فوت ہوا یعنے ایک ہزار دو عیسوی مین

الوزیر ابو السعادات

محمد بن جعفر بن خرج ملقب بلقب ابو السعادات ابن قسانجر اوسکے خطوط و مکاتبات بہت اچھی ہین اور شعر بہی اچھی ہین ازانجملہ نمونہ یہہ ہین سے

اودعکم وانی ذوا کتاب | وارحل منکم والقلب آبی
وان فراقکم فی کل حال | لاوجع من مفارقة الشبابی
اسیر وما ذممت لکم جوار | ولا ملت منازلکم رکابی
واشکر کلما اوطیت داراً | لیالینا القصار بلا اجتنابی
واذکرکم اذا هبت جنوب | فیذکرنی عرارات التصابی
لکم منی المودة فی اغترابی | وانتم الف نفسی فی اقترابی

یہہ شخص مقتول ہوکر فوت ہوا حال اوسکا مختصر یہہ ہی کہ ابو کالیجار نے اوسکو پکڑ کر قید کیا تہا جیسا کہ ابو الفدا مین اسکا حال لکہہ چکا ہون ماہ رمضان مین وہ قتل کیا گیا — بعضے کہتے ہین کہ قیدخانہ مین لوگون کو بہیج کر قتل کروادیا تہا عمر اوسکے اکاون برس کے تہے وہ سنہ ۴۸۴ ہجری مین مقتول ہوا

ابو الخطاب الجبلی

ابن اثیر نے اپنے تاریخ کامل مین لکہا ہی کہ یہہ شخص یعنے ابو الخطاب جبلی شام مین جاکر معری سے

پانچوین صدی کی شاعر

ملا مگر جب ملک شام سے اوسنے مراجعت کی تہے اندہا ہوگیا تہا اور سکے شعر بہت اچہے ہین درمیان سنہ ۴۶۹ ہجری مین اوسنے وفات پائی تہے اور سکے یہہ دو شعر اریج الشمیم سے نقل کئے جاتے ہین سے

ما حکم الحب فہو ممتثل ۔ وما جناح الحبیب محتمل

نہوی ونشکوی الظباء وکل ہوی ۔ لایحل الجسم فہو منتحل

ابو علی الحسن

ابو علی حسن بن رشیق مشہور قیروانی ایک فاضل ہی بلیغ اوسکی تصنیفات سی ایک کتاب العمدہ ہی اس کتاب مین حال شعر کا بہت بیان کیا ہی اوسی آدمی کو اچہے اور بری شعر کے سمجہنے کے اور عیوب شعری کے جاننے کے ہوجاتے ہی — اور کتاب الانموذج بہی اسکی تصنیف سے ہی — اور سوا اسکی اور رسالی بہت ہین اور نظم بہت اچہے سے ابن بسام نے کتاب ذخیرہ مین لکہا ہے کہ مجکو یہہ خبر پہونچی کہ یہہ شخص درمیان سنہ پیدا ہوا اوسیجا ئی علم ادب تہوڑا سا پڑہا — بعد ازان وہانسی قیروان مین درمیان سنہ ۰۶ ہجری کے آیا وہان علم ادب پڑہتا — اور سوا اسکی اور لوگون نے یہہ بیان کیا ہی کہ یہہ شاعر مہدیہ مین درمیان سنہ ۳۹۰ ہجری کے اوسکا باپ ایک غلام رومی غلامان ازد سے تہا اور سنہ ۴۶۳ ہجری مین اس مصنف نے وفات پائی اوسکا باپ شہر مہدیہ مین سُنار کا پیشہ کرتا تہا جب یہہ پیدا ہوا اوسوقت اوسکی باپ نے اوسکو علم ادب اور پیشہ اہل علم کا سکہلایا شعر کہنا اپنے وطن ہی مین سیکہا تہا لیکن اوسکی نفس نے ترقی چاہی اور ارادہ کیا کہ اہل ادب مین سے شمار کیا جاؤن اسلیئے وہ قیروان مین آیا وہان آکر اوسنے شہرت پائی وہان کے حاکم کے مدح کی اسلیئی اوسکی خدمت مین مشرف ہوا اور وہین رہا کیا یہان تک کہ عربون نے قیروان پر حملہ کیا جب عرب قیروان مین

آئی اور اونہونے وہان کے باشندون کو قتل کرکے اوس شہر کو ویران کیا اوسوقت وہ جزیرہ صقلیہ مین ایک شہر مازرین جا بسا وہین فوت ہوا اوسکے یہہ شعر ہین سه

احب اخی وان اعرضت عنه | وقلّ علی مسامعه کلامی
ولی فی وجهه تقطیب راض | کما قطبت فی وجه المدام
ورب تقطّب من غیر بغض | وبغض کامن تحت ابتسام

اور یہہ شعر ابن لسام نے ذخیرہ مین اوسکے لکھے ہین کیا اچھی شعر ہین سه

اسلمنی حب سلیما نکم | الی هوی الیسره القتل
قالت لنا جند ملاحاته | لما بدا ما قالت النمل
قوموا ادخلوا مسکنکم | قبل ان یحطمکم اعینه النجل

اوسکی تصنیفات سے قراضة الذهب ایک کتاب کرچہ چہوتی جلد کی ہی لیکن اوسمین فایدے بڑا ہی — اور کتاب الشذوذ ہی اوسکی تصنیف سے علم لغت مین ہی اس کتاب مین ہر ایک کلمہ شاذ کا ذکر ہی

الشیخ المجید

ابو علی حسن بن عبد الصمد بن شنجبا عسقلانی مصنف خطبون مشہورہ کا ہی اوسکی تصنیف سے رسالی بہی بہت ہین — شرکی لکہنے مین اوستاذ کامل تہا قاضی فاضل کو اس شخص کے حافظہ اور کلام کا بڑا اعتماد تہا اور اکثر اوسکے کلام قاضی مذکور کو حفظ تہے — عماد الدین اصفہانی نے اس فاضل کے حق مین درمیان کتاب خریدہ کے لکہا ہی کہ مجید مذکور مثل اپنے نام کے مجید تہا اوسکو کلام کے اختراع اور ابداع کرنے کی طاقت تہی — اوسکی خطبی بہت نادر اور رنگین ہین ابن لسام نے بہی درمیان ذخیرہ کے اوسکا حال اچہا لکہا ہی اور یہہ شعر اوسکے نقل کئے ہین سه

ما زال یجتاد الزمان ملوکه — حتی اصاب المصطفی المتخیرا
قل للاولی ساس الوری وتقدموا — قدما وهلموا شاهد والمتاخرا
تجدوه اوسع فی السیاسة منکم — صدرا واحمد فی العواقب مصدرا
ان کان نائی بشاوہیوہ احنفا — ان کان باس نازلوه عنترا
یقد ضام والحسنات مل کتابه — وعلی مثال صیامه قد افطرا
ولقد تحوقك العدو بجهده — لوکان یقدر ان یرد مقدرا

یہہ شعر بہت اوسنے لکہے ہین بسبب خوف طوالت اتنی ہی پر اکتفا کیا اور یہہ بہی ابن لبسام نے لکہا ہی کہ وہ درمیان خزانة النبود کے جوکہ درمیان قاہرہ کی ایک قید خانہ ہی بنایا ہوا معز کا ۴۶۳ ہجری مین مقتول ہوا

ابو الجوائز

ابو الجوائز حسن بن علی بن محمد بن باری کاتب واسطی جوکہ فاضلون مین سے گذرا ہی مدت تک بغداد مین رہا — اور خطیب اپنی تاریخ مین یہہ کہتا ہی کہ مینی اوسکی اخبار اور حکایات اور اشعار اور خطوط اور مسودات ابن سکوة ہاشمی کی پاس دیکہے تہے یہہ شخص ثقة نہ تہا قابل اعتبار نہین ہی — مگر ابن سکرہ کہتا ہی کہ وہ ادیب اور شاعر نیک فکر آدمی تہا اوسکے یہہ شعر ہین جو ابن سکرہ کے سامنے اوسنے خود پڑہ کر سنائی تہے ؎

دع الناس طرا واصرف الود عنهم — اذا کنت فی اخلاقهم لاتسامح
ولا تبغ من دهر تظاهر نقله — صفاء بنیه فالطباع جوامح
وشیئان معدومان فی الارض — درهم حلال وخل فی الحقیقة ناصح

ابو الجوائز مذکور کی تالیفات بہت اچہی ہین اور خط بہی بہت خوب ہین اور شعر بہی

بہت اچھی ہین ابن خلکان کہتا ہی کہ مینے اوسکی قطعے بہت دیکھے ہین مگر دیوان اوسکا کوئی نہین دیکہا اور یہہ بہی معلوم نہین کہ اوسکے اشعار بہی مدون ہوئی ہین یا نہین اوسنے درمیان سنہ ۴۹۶ ہجری کے وفات پائی

ابو المطاع

ابن خلکان کہتا ہی کہ یہہ ابو المطاع ذو القرنین بن ابو المظفر حمدان بن ناصر الدولہ ابو محمد حسن بن عبد اللہ بن حمدان تغلبی ملقب بلقب وجیہ الدولہ ہی یہہ شاعر خوش فکر نیک عقل آدمی تہا اوسکے یہہ شعر ہین ؎

انی لاحسد لا فی اسطر الصحف	اذا رایت اعتناق اللام للالف
وما اظنہما طال اعتناقہما	الا لما لقیا من شدۃ الشغف

ولہ

افدی الذی زرتہ بالسیف مشتملا	ولحظ عینیہ امضی من مضاربہ
فما خلعت نجادی فی العناق لہ	حتی لبست نجادا من ذوائبہ
فکان اسعدنا فی نیل بغیتہ	من کان فی الحب اشقانا بصاحبہ

اوسکے شعر بہت اچھی ہین درمیان سنہ ۴۲۸ ہجری کی ابو المطاع مذکور فوت ہوا جن ایام مین کہ درمیان مصر کی ظاہر بن حاکم عبیدی حاکم تہا یہہ بہی اوسکی پاس گیا تہا اوسنے شہر سکندریہ کا اوسکو صوبہ دار کر دیا تہا یہہ شہر معہ مضافات ماہ رجب سنہ ۴۱۴ ہجری مین اوسکے زیر حکومت ہوا برس روز تک وہان رہا پہر دمشق کو مراجعت کی یہہ حال مسبحی نے اپنی تاریخ مین لکہا ہی

ابو طیب طبری

ابن خلکان کہتا ہی کہ کنیت اس فاضل کی ابو طیب نام طاہر بیٹا عبد اللہ بن طاہر بن عمر طبریکا قاضی اور فقیہ شافعی ثقہ آدمی تہا سچ بہت بولتا تہا ادیب عارف

پانچوین صدی

اصول فقہ کا جاننے والا محقق سلیم الفکر نیک پیدایش صحیح المذہب تہا شعر بہی
فقیہون کے طور پر کہتا تہا ابو طاہر احمد بن محمد سلفی کہتا ہی کہ مینے یہہ شعر
ابو العلاء معری کی پاس جو درمیان بغداد کی بازار غالب مین اوترا ہوا تہا
لکہہ کر بہیجے تہے ؎

وما ذات در لا یحل لحالب — تناوله واللحم منها محلل
لمن شاء فی الحالین حیا ومیتا — ومن رام شرب الدر فهو مضلل
اذا طعنت فی السن فاللحم طیب — واکله عند الجمیع مغفل
وخرفانها للاکل فیها کزازة — فما لحصیف الرای فیهن ماکل
وما یجتنی معناه الا مبرز — علیم باسرار القلوب محصل

جب اوسکی پاس پہونچی ابو طیب طبری نے یہہ جواب لکہہ بہیجا اوسکے شعر
یہہ ہین ؎

جوابان عن هذا السوال کلاهما — صواب وبعض القائلین مضلل
فمن ظنه کرما فلیس بکاذب — ومن ظنه نخلا فلیس یجهل
لحومهما الاعناب والرطب الذی — هو الحل والدر الرحیق المسلسل
ولکن ثمار النخل وهی غضیضة — تمر وغض الکرم یجنی ویوکل
یکلفنی القاضی الجلیل مسائلا — هی النجم قدرا بل اعز واطول
ولو لم اجب عنها لکنت بجهلها — جدیرا ولکن من یودک مقبل

طبری مذکور کی عمر ایک سو دو برس کی ہوئی باوجود اس کبر سن ہونی کے
اوسکی عقل یا حواس مین کچہہ تغیر نہ آیا تہا فتوی دیتا اور فقہاء کی غلطیان

پکڑنا اور خطا مین نکالنا بعد ادکا قاضی تہا سب فقہاء اوسکی زیر رہتے تہے یہانتک کہ اوسینے وفات پائی پیدائش آمل مین درمیان سنہ ۳۴۸ ہجری کے ہوئی ماہ ربیع الاول مین بروز ہفتہ دسوین تاریخ سنہ ۴۵۰ ہجری مین وفات پائی صبح کے وقت مقبرہ باب حرب مین مدفون ہوا — جامع منصور مین اوسکے جنازہ کی نماز پڑہی گئی — طبری طرف طبرستان کی منسوب ہی

ابو زید

ابو زید عبد اللہ بن عمر بن عیسی الدبوسی فقیہ حنفی بڑا دوست اور اصحابی اصحاب ابو حنیفہ مین سے شمار کیا جاتا ہی کہ آج تک ضرب المثل ہی ہر ایک کوئی در باب علم اور فقاہت کی اوسکے نام سے بطور ضرب المثل ابو زید کہا کرتا ہی — یہہ وہ شخص ہی جسنے اول ہی اول علم خلاف کی بنیاد دنیا مین ڈالکی پردہ خفا سے ظاہر کیا — اوسیکی تصنیف سے کتاب الاسرار والتقویم للادلہ ہی اور بہت حاشئی اور رسالی اور کتابین اوسینے تصنیف کی ہین — کہتے ہین کہ ایک دفعہ ابو زید مذکور کا کسی فقیہ کے ساتہہ مناظرہ ہوا جب ابو زید اوس فقیہ کو الزام دیتا تہا وہ ہنس پڑتا تہا کئی دفعہ یہی نوبت ہنسی کی ہوئی ابو زید نے اوسوقت یہہ شعر تصنیف کرکے پڑہے ؎

مالي اذا الزمته حجّة ۔ قابلني بالضحك والقهقهه
ان كان ضحك المرء من فقهه ۔ فالدب في الصحراء ما افقهه

شہر بخارا مین درمیان سنہ ۴۳۰ ہجری کے فوت ہوا

ابو محمّد

ابو محمد عبد اللہ بن القاسم بن المظفر بن علي بن القاسم السهروردي مشہور بنام مرتضی

پانچوین صدیکی شاعر

قاضی کمال الدین کا بہت دیندار اور فاضل آدمی تہا وعظ اچہے تقریر اور خوبی کے ساتہہ کہتا تہا مدت تک بغداد مین رہ کر علم حدیث اور فقہ سیکہے بعد ازان موصل کیطرف مراجعت کر گیا وہان جاکر اوس شہر کا قاضی ہوا اور حدیث کی روایت بہت کی اوسکی شعر بہت اچہی ہین از انجملہ ایک قصیدہ اس شخص کا طریقہ صوفیہ پر بہت اچہا ہی چونکہ یہہ قصیدہ بہت کمیاب ہی اور اوسکا لکہنا پر ضروری لہذا اتمامہ درج کتاب واسطے ضرورت فایدہ کے اور کمیاب ہونی کے کرتا ہون وہ قصیدہ یہہ ہے

لمعت نارهم وقد عسعس الليل — ومل الحادي وحار الدليل

فتأملتها وفكري من البين — عليل ولحظ عيني كليل

وفؤادي ذاك الفؤاد المعنى — وغرامي ذاك الغرام الدخيل

ثم قابلتها وقلت لصحبي — هذه النار نار ليلى فميلوا

فرموا نحوها لحاظاً صحيحات — فعادت خواسئاً وهي حول

ثم مالوا الى الملام وقالوا — خلب ما رأيت ام تخييل

فتجنبتهم وملت اليها — والهوى مركبي وشوقي الزميل

ومعي صاحب اتى يقتفي الآثار — والحب شرطه التطفيل

وهي تعلو ونحن ندنوا الى ان — حجزت دونها طلول محول

فدنونا من الطلول فحالت — زفرات من دونها وعويل

قلت من بالديار قالوا جريح — واسير مكبل وقتيل

ما الذي جئت تبتغي قلت ضيف — جاء يبغي القرى فاين النزول

فاشارت بالرحب دونك فاعقرها — فما عندنا لضيف رحيل

پایخوین صید یکی شاعر

من اتانا الفتى عصى الصبر عنه ... قلت من لي بها وابن السبيل

فخططنا الى منازل قوم ... صرعتهم قبل المذاق الشمول

درس الوجد منهم كل رسم ... فهو رسم والقوم فيه حلول

منهم من عفى ولم يبق للشكوى ... ولا للدموع فيه مقيل

ليس الا الانفاس تخبر عنه ... وهو عنها مبرأ معزول

ومن القوم من يشير الى وجد ... تبقى عليه منه القليل

ولكل منهم رايت مقاما ... شرحه في الكتاب مما يطول

قلت اهل الهوى سلام عليكم ... لي فؤاد عنكم بكم مشغول

وجفون قد افرحتها من الدمع ... حثيثا الى لقاكم سيول

لم يزل حافزي من الشوق حادي ... اليكم والحادثات تحول

واعتذاري ذنب فهل عند من ... يعلم عذري في ترك عذري قبول

جئت كي اصطلي فهل لي الى ... ناركم هذه الغداة سبيل

فاجابت شواهد الحال عنهم ... كل حد من دونها مفلول

لا يروقنك الرياض الانيقات ... فمن دونها ربا ودحول

كم اتاها قوم على غرة منها ... وراموا امرا فعز الوصول

وقفوا شاخصين حتى اذا ... ما لاح للوصل غرة وحجول

وبدت راية الوفا بيد الوجد ... ونادى اهل الحقائق جولوا

اين من كان يدعينا فهذا اليوم ... فيه صبغ الدعاوي يحول

حملوا حملة الفحول ولا يصرع ... يوم اللقاء الا الفحول

بذلوا انفسا سخت حين شحت ... بوصال واستصغر المبذول

توغلوا بواسر بعد ما اقتحموها | بين امواجها وجاءت سيول
فقذفتهم الى الرسوم فكل | دمة في طلولها مطلول
نارها هذه تضئ لمن يسري | بليل لكنها لا تنيل
منتهى الحظ ما تزود منه | اللحظ والمدركون ذاك قليل
جاءها من عرفت يبغي اقتباسا | وله البسط والمنى والسئول
فتعالت عن المنال وعزت | عن دنو اليه وهو رسول
فوقفنا كما عهدت حيارى | كل عزم من دونها مخذول
ندفع الوقت بالرجاء وناهيك | بقلب غذاؤه التعليل
كلما ذاق كاس ياس مرير | جاء كاس من الرجاء معسول
واذا سولت له النفس امرا | حيد عنه وقيل صبر جميل
هذه حالنا وما وصل العلم | اليه وكل حال تحول

ابن خلکان کہتا ہی کہ کسی بزرگ نے خواب مین یہہ دیکھا کہ ایک شخص کہہ رہا تہا کہ کوئی قصیدہ آج تک مثل اس قصیدہ کے طریقت مین نہین ہوا اور واقع مین یہہ قول درست ہی اسیواسطے مینے بہی یہہ قصیدہ تمام لکہہ دیا کہ ہر ایک شخص کو ستیاب ہوسکی اس قصیدہ کو موصلیہ کہتے ہین ہرچند اس شاعر کی اور اشعار بہی لوگون نے بہت اچہے اچہے اپنی کتابون مین منتخب کرکے لکہے ہین لیکن چونکہ ایک قصیدہ بڑا لکہہ چکا ہون اب کچہہ ضرورت اونکے لکہنے کی نہین — اکثر شعرا اوسکی اسی اسلوب پر ہین — پیدایش اوسکے درمیان ماہ شعبان سنہ ۴۶۵ ہجری کی ہوئی اور ماہ ربیع الاول سنہ ۱۱ ہجری مین وفات پائی درمیان موصل کے اور اوسکی قبر بنام قبر بہم آج کی دن تک اس شہر مین مشہور ہی

پانچوین صدی کی شاعر

ابوالولید

ابن خلکان کہتا ہی کہ ابوالولید عبد اللہ بن محمد بن یوسف بن نصر الازدی اندلسی قرطبی ہی اوسکو ابن فرضی کہا کرتے تھے وہ فقیہ اور عالم جمیع فنون حدیث اور علم رجال کا تہا علم ادب مین بڑی دست قدرت رکھتا تہا ۔ اوسکی تصنیفات سے تاریخ علماء اندلس ہی جسپر ابن بشکوال نے ایک کتاب تصنیف کرکے اوسکا نام صلہ رکھکر اوس تاریخ کی ذیل مقرر کی ہی ۔ اور ایک کتاب بہت اچھی مختلف اور موتلف حدیث کی بیان مین اوسکی تصنیف سے ہی اور ایک کتاب بیان احادیث مشتبہ النسبہ اور ایک کتاب اخبار شعراء اندلس وغیرہ کی ہی درمیان ۳۸۲ سنہ ہجری کے اندلس سے طرف مشرق کی وہ گیا اور حج کیا پہر بہت علماء سے اوسنے علم تحصیل کیا اور اوسنے بہی لوگون سے حدیث کی سماعت کی اور اشعار کہے ہیں اوسکے شعر مین سے

اسیر الخطایا عند بابک واقف	علی وجل مما به انت عارف
یخاف ذنوبا لم یغب عنک عیبها	ویرجوک فیها وهو راج وخائف
ومن ذا الذی یرجو سواک ویتقی	وما لک فی فصل القضاء مخالف
فیا سیدی لا تخزنی فی صحیفتی	اذا نشرت یوم الحساب صحائف
وکن مونسی فی ظلمة القبر عندما	یصد ذوو القربی ویجفو الموالف
لئن ضاق عنی عفوک الواسع الذی	ارجی لاسرافی فانی لتالف

اوسکی بہت اشعار لوگون نے لکھے ہین بسبب خوف اطالت کلام ترک کئی گئی پیدائش اوسکی ماہ ذیقعدہ ۳۵۱ سنہ ہجری مین ہوئی شہر بلنسیہ کا حاکم ہوگیا تہا جب بربریون نے قرطبہ کو فتح کیا اوسی دن اوسکو بہی شہید کیا وہ یکشنبہ چہٹی تاریخ ماہ شوال ۴۰۳ سنہ ہجری کی تہی تین دن تک گہر مین اپنی بدون غسل اور کفن کے پڑا رہا کسینے دفن نہ کیا بعد

تین دن کے مدفون ہوا

حسین

بن عبد الله العبادو ہے باخرزی کہتا ہی کہ اوسکی شعر سیمیہ میری پاس آئی ہیں اونہیں سے
مینے یہہ انتخاب کرلئی ہیں وہ نظام الملک کی مادحین میں سے ہی ؎

قد مر نقد ایادیه بکل ید — ولذ نشر معالیه بکل فم
یمضی اوامره فی کل محتشم — ویتبع الحق فیهم غیر محتشم
یذل کل عزیز عند سطوته — ویکتفی منه قبل الکلم بالکلم

محمد ابن الجراح بکری

باخرزی نے اسکی شعر دمیۃ القصر میں لکھے ہیں اور حال کچھہ نہیں لکھا مگر اتنا معلوم ہی
کہ نظام الملک کی وقت میں وہ موجود تھا اوسکی یہہ شعر ہیں ؎

انا لنبنی علی ما شیدته لنا — اباؤنا العز من مجد ومن کرم
لا یرفع الضیف عینا فی منازلنا — الا الی ضاحک منا ومبتسم
انی وان کان قومی فی الوری علما — فاننی علم فی ذلک العلم

محمد ابن احمد

باخرزی کہتا ہی کہ وہ محمد بن احمد بن حسین شطرنجی حلبی شاعر نظام الملک کا ہی وہ یہہ
قصیدہ جسکا اول لکھتا ہوں دروازہ حلب پر درمیان سنہ ۴۶۳ ہجری کی لکھہ کر لایا تھا
وہ یہہ ہیں ؎

اما علاک فدونها الجوزاء — قدراً فاز انیظم الشعراء
یرتد عنها الفکر وهو مهند — ویضیق فیها القول وهو فضاء
شرف اناف علی السماک وهمة — ضاقت بمسرح عزمها الدهناء

یہہ قصیدہ بہت بڑا ہی

پانچوین صدی کی شاعر

سعید بن علی

یہہ شاعر بہی نظام الملک کی مداحوں مین سے ہی ــ دروازہ شہر قل الثوریہ یہہ قصیدہ اونسے پڑہا جب نظام الملک نے یہہ شہر ماہ ربیع الآخر سنہ ۴۹۳ ہجری مین فتح کیا وہ قصیدہ یہہ ہی ــ

الی الضّیم قلب بین جنبیّ قلب	وعزم من الشّہب الثّواقب اثقب
وکلفنی خوض الدّجی طلب العلی	ولولا المعالی ما اطبانی کرکب
فمالی وللاحی یطیل ملامتی	کانّی لغیر المجد اسعی وادأب
ویوم کانفاس المشوق قطعتہ	وانفاسہ من حرّہ تتلہّب

یہہ بڑا قصیدہ ہی باخرزی نے سب لکہا ہی مینے بہہ فرائد الدہر مین اوسکی نقل کی ہی

شریف رضی

ابو الحسن محمد بن طاہر ذی المناقب ابو محمد بن علی زین العابدین ابو الحسن ابن علی بن ابیطالب رضی معروف موسوی ابن خلکان کہتا ہی کہ یہہ صاحب دیوان ہی اس بزرگوار کا حال ثعالبی نے یتیمۃ الدہر مین خوب لکہا ہی ثعالبی کہتا ہی کہ جب وہ دس برس سے اوسکی عمر نے تجاوز کیا اوسوقت سے اوسکو شعرگوئی کا شوق دامنگیر ہوا پہر انجام کار تمام زمانہ کی شاعرون پر فوقیت لی گیا اور جتنے گذری ہین سب سے اچہا شاعر ہوا اگر اس شخص کے حالمین یہہ کہون کہ وہ قریش کے قوم کے تمام شعرا سے اچہا تہا تو بعید نہین ہی اس دعوی پر اوسکی اشعار دال ہین کو طاقت دلیل کے نہین ہی نادر اشعار اوسکے یہہ ہین ــ

عطفا امیر المؤمنین فاننا	فی دوحۃ العلیاء لا نتفرق
ما بیننا یوم الفخار تفاوت	ابدا کلانا فی المعالی معرق

الا الخلافۃ

الا المخلافة میّتک فانّنی   اناعاطل منها وانت مطوّق

دیوان اس شاعر کا بہت بڑا ہی چار جلدونمین لکھا جاتا ہی یہہ دیوان بہت مشہور ہی اور بہت دستیاب ہوتا ہی اسلئے بہت شعر لکہنے کی حاجت نہین بہت تیز ذہن اور دانا شخص تہا یہہ اتش اوسکے سنہ ۴۵۹ ہجری مین درمیان بغداد کی ہوئی مسجد انبار کے نیچی مدفون ہوا

محمد بن عمّار

یہہ شاعر اندلسی ہی اوسکو ذوالوزارتین بہی کہتے ہین شاعر مشہور ہی ابن خلکان کہتا ہی کہ یہہ شخص اور ابن زیدون قرطبی دونوا ہی اس زمانہ کی شاعر بی بدل عالم فنون شعر وسخن اور علم بیان کی یکانۂ افاق تہے - بادشاہان اندلس — اس شخص ابن عمار سے بہت ڈرتی رہا کرتے ہتے کیونکہ وہ بہت تیز زبان اور چالاک آدمی تہا خصوصاً جبکہ معتمد علی الله ابن عباد حاکم غرب اندلس کا جب اوسی ملگیا اور اوسکو اپنا ہم صحبت اور قصہ خوان بنا کر اپنا وزیر بنایا پہر یہانتک اوس سی کہلا ملا اور پہر حکومت بہی کیے بادشاہ نے اوسکو دیدی اور امیر کبیر بنا کر شہیر اوسکی کی وہ زمانہ بہی اوسپر ایسا ہین کا گذرا کہ پہر اوسکا سخت عذاب اٹہایا اوسی زمانہ مین گہوڑی اور اونٹ لشکر فوجین جہنڈی اوسکی سواری کی ہمراہ چلتے ہتے غرضکہ اوسینے سشہر تدبیر پر حکومت پائی مگر یہہ بیوقوفی کی کہ تخت پر جا بیٹہا اور منبر پر چڑہ کر خطبہ پڑہا یہہ اوسکی بدانتظامی اور بی تدبیری کی نشان تہے - بعدازان رقہ مین جاکر نکلے اور بدسلوکی سزا دی بہت غدر مچائی جو فرنگ مین آیا سو کیا یہہ شہ دولت کا چہایا - سلطان معتمد علی الله نے جب یہہ حال دیکہا کہ اسکو سنانی نہین لاچار ہو لڑا اوسکی فریب اور دغا سی بچ کر پکڑ لیا بہت علم وحیلہ ادسیت اپنی چہوڑ دانی کے واسطے کیا کوئی صورت خلاصی نے نکلی آخر معتمد نے

پانچوین صدی کی شاعر

اپنے محل مین اوسکو رات کی وقت قتل کیا اور راتون رات ہی کاٹ داب کی برابر کردیا
یہہ واقعہ سنہ ۷۷ہ ہجری مین درمیان شہر اشبیلیہ کے ہوا پیدایش اوسکی سنہ ۲۲ہ ہجری مین
ہوئی تہے قصہ اوسکا مشہور ہی سب مورخون نے لکہا ہی ابو الفدا نے بہی اوسکا ذکر
کیا ہی — باوجود ان بدذاتیون کے پہر بہی اوسکے فضل اور علم کا انکار نہین ہوسکتا
— صاحب تذکرہ قلاید عقیان اسی کتاب مین اوسکی بہت تعریف کرتا ہی اور ذکاوت
ذہن اور جودت طبع کا تو کوئی منکر نہین مسلم الثبوت اوستاد کامل تہا یہہ غزل اوسکی
ایک رومی لڑکے کے حق مین ہی جو زرہ پہن رہا تہا ـ ف

واعید من ظباء الروم عاط ... لبا الفتیه من دمعي فرید
قسا قلبا وسن علیه درعا ... فظاهره وباطنه حدید
بکیت وقد دنا ونای رضاه ... وقد یبکي من الطرب الجلید
وان فتی تملکه بنقد ... واحرز رقه لفتی سعید

ابن حیوس

ابو الفتیان محمد بن سلطان بن محمد بن حیوس بن محمد مرتضی ابن محمد ابن ہثیم ابن عدی
غنوی ملقب بلقب صفی الدولہ شاعر مشہور ہی وہ بنام امیر مشہور تہا سب لوگ اوسکو
میر کہہ کر پکارتے تہے ملک شام کے شاعرون مین یگانہ اور وحید تہا ایک دیوان بہی
اوسکا بڑا ہی بہت بادشاہون اور امرا اور روسا کو اوسنے دیکہا جنسی ملاقات
کی ہی اوسکی مدح کی ہی اور انعام پایا ہی مگر بنی مرداس یعنے حاکمون حلب کے خاندان
کی بہت مدح کرتا رہتا تہا اسیواسطی اکثر اوسکی بہت تحفہ قصیدہ ہی اونہین لوگون کی
مدح مین ہین اوسکا حال اسطور پر بیان کرتے ہین — کہ امیر شبل الدولہ نصر بن صالح
بن مرداس کلابی حاکم حلب کا باپ یعنی محمود جسنے کہہ اس شاعر کو بابت انعام مدح کی ایک ہزار

پانچوین صدی کی شاعر

دنیار دئی ہتے جب بجانبی ابنی باپ کی قایم مقام ہوا اوسوقت ابن حیّوس نے ایک قصیدہ اس نصر مذکور کی مدح مین کہا وہ قصیدہ یہہ ہی اسمین اوسکی باپ مسمی محمود کا ماتم ہے کرتا جاتا ہی

کفی الدین عزا ما قضاہ لک الدھر	فمن کان ذا نذر فقد وجب النذر
ثمانیۃ لو تفترق مذ جمعتھا	فلا افترقت ما ذب عن ناظر شفر
یقینک والتقوی وجودک والغنی	ولفظک والمعنی وعزمک والنصر

اوران شعرونمین اوسکی باپ کی مرنے اوراوسکی والی ہونیکا حال بیان کرتا ہی ؎

صبرنا علی حکم الزمان الذی سطا	علی انہ لولاک لم یکن الصبر
عزانا بیوسی لا یماثلھا الاسی	یقارب نعمی لا یقابلھا الشکر

یہہ شعر بہی اوسی قصیدہ کی ہین

تباعدت عنکم حرفۃ لا زھادۃ	وسرت الیکم حین مسنی الضر
فلاقیت ظل الامن ما عنہ حاجز	یصد وباب العز ما دونہ ستر
وطال مقامی فی اسیر جمیلکم	فلا منت معانیکم ودام الی الاسر
وانجزلی رب السموات وعدہ	الکریم بان العسر یتبعہ الیسر
فجاد ابن نصر لی بالف تصرمت	وانی علیم ان سیخلفھا نصر

جب تمام قصیدہ پڑہ چکا اوسوقت نصر نے کہا کہ تو اس شعر اخیر مین جو سب کے نیچے لکھا ہوا ہی سیخلفھا کہتا تو مین بیشک تجکو دو ہزار روپیہ دیتا کیونکہ مین وجنہ عطا کرنیکو موجود ہون — ایک چاندی کے طبق مین رکہکر ہزار دینار دیئے اشعار اس قصیدہ کے بہت ہین سب نادر ہین — پیدایش ابن حیّوس مذکور کے درمیان ۳۹۴ ہجری کے دمشق مین ہوئی تہی اور ۴۷۳ مین فوت ہوا

پانچوین صدیکی شاعر

ابو الصقر

ابن خلکان کہتا ہی کہ ابو الحسن محمد بن علي ابن عمر معروف بکنیت ابن ابو الصقر واسطی فقیہ شافعی تہا اوسنے شیخ ابو اسحاق شیرازي سے علم فقہ پڑہا تہا لیکن علم ادب اوسپر غالب آگیا تہا اور شعر کا بہت شوق غالب ہوگیا تہا اسواسطی شاعر ہی مشہور ہوگیا اوسکو جاعت مذہب شافعیہ کا بہت تعصب تہا شیخ ابو اسحاق کی حقمین اوسنے بہت مرثیہ کہے ہین بلاغت اور فصاحت اور فضل وکمال اور خوشنویسی اور جودت شعر مین اوسکی شہرت ہے ابو المعالي حظیری نے اپنی کتاب زینۃ الدہر مین اوسکا ذکر کیا ہی اور جید قطعی بہی اوسکی لکہے ہین از انجملہ ایک یہہ قطعہ ہی ~

كلّ رزق ترجوه من مرزوق	يعتريه ضرب من التعويق
وانا قائل واستغفر الله	مقالى المجاز لا التحقيق
لست ارضى من فعل ابليس شيئًا	غير ترك السجود للمخلوق

اور یہہ قطعہ اوسکا بہت مشہور ہی

وحرمة الود مالى عنكم عوض	لانني ليس لى في غيركم غرض
اشتاقكم ولودي ان يواصلني	لكم خيال ولكن ليس اغتمض
وقد شرطت على قوم صحبتهم	بان قلبى لكم من دونكم ورضوا
ومن حديثي بكم قالوا به مرض	فقلت لا زال لا زايل المرض

اوسکا جو قطعہ ہی وہ بہتر ہی اوسنے یکشنبہ کی روز تیرہوین ۱۳ ماہ ذیقعدہ ۴۰۹ سنہ ہجری مین درمیان واسط کی پیدایش پائی ابن خلکان نے تاریخ وفات اوسکی کہی نہین لکہی اور کسینے بہی نہین لکہی اسیواسطی ترک کی گئی

المتنبي على الله

پانچوین صدیکی شاعر

ابوالقاسم محمد ابن معتضد باللہ ابو عمرو عباد بن ظافر المؤید باللہ ابوالقاسم محمد قاضی اشبیلیہ کا
ابن ابوالولید اسماعیل ابن قریش — بن عباد — بن عمرو — بن اسلم — بن عمر — بن عطاف
— بن نعیم لخمی اولاد نعمان بن منذر لخمی سے جو کہ پچھلا بادشاہ سلاطین ملک حیرہ
مین سے گذرا ہی — معتمد مذکور جسکا ہم حال لکھتے ہین ایک حاکم قرطبہ اور اشبیلیہ کا اور چند
شہرون جزیرہ اندلس کا تھا — علی ابن قطاع درمیان کتاب لمح الملح کی معتمد مذکور کے
حق مین یہہ کہتا ہی کہ یہہ شخص سب بادشاہان اندلس سے زیادہ سخی گذرا ہی اسیو اسطی
ہر چہار طرف کی آدمیو نکا اوسکے مکان پر اجتماع رہتا تھا اور شعرا زمانہ کے اور چند
اوسکی پاس پڑی رہتے تھے اور فاضل اتنے کثرت سے اوسکی مجلس مین ہوتے تھے
کہ کسی بادشاہ کے دربار مین اتنی فاضل یا شاعر نہ تھے — اور ابن بسام درمیان
ذخیرہ کی لکھتا ہی معتمد مذکور کی شعر ایسی ہین جیسا کہ غلاف شگوفہ کو چیر کر کلی نکل آتا ہی
یہہ دو شعر اوسکے ہین سے

اکثرت هجرک غیر انک ربما	عطفتک احیانا علی امور
فکانما زمن التهاجر بیننا	لیل وساعات الوصال بدور

اخبار معتمد کی مثل اوسکے اشعار کے بہت ہین ابو نصر خاقان مصنف قلاید عقیان نے
بہت شعر لکھے ہین اور حال اوسکا مستوعب اوسنے لکھا ہی اسی سے ابن خلکان نے
اپنی تاریخ مین نقل کر دیا ہی مگر حال بہت عجیب اور غریب ہی جسکا دل چاہی اوسکو جا
دیکھہ لے اور سوا اوسکے اور تاریخون مین بہی کچھہ کچھہ حال اوسکا ذکر کیا ہی کیونکہ وہ ایک
بادشاہ جلیل الشان تہا — پیدایش اوسکی ماہ ربیع الاول ۴۳۱ ہجری مین درمیان شہر باجہ کی جو کہ ایک
شہر بلاد اندلس کا ہی ہوئی — گیارہوین شوال ۴۸۸ ہجری کو قیدخانہ اغمات مین قید ہوا اور وہین فوت ہوا

ابو جعفر مسعود البیاضی

الشریف ابوجعفر مسعود ابن عبد العزیز ابن الحسن بن عبد الرزاق البیاضی شاعر مشہور ہی وہ شعرا حیدین مین سے تہا اوسکے شعرونکا دیوان بہت چہوٹا ہی مگر بہت اچہی مضمون لطافت کے ہین اوس دیوان مین مدایح بہت کم ہین ایک اچہی قصیدہ سکے یہہ شعر ہین ؎

ان غاض دمعك والركاب تساق	مع ما بقلبك فهو منك نفاق
لا تحبس ماء الدموع فانه	لك يا لديغ هوا هم درياق
واحذر مصاحبة العذول فانه	مغر وظاهر عذله اشفاق
لا يبعدن زمن مضت ايامه	وعلى متون غصونها اوراق
ايام نرجسنا العيون وورد نا	الغض الخدود وحزنا الاحداق
ولنا بزوراء العراق مواسم	كانت لقام لطيبها الاشواق
فلئن بكت عيني دما شوقا الى	ذاك الزمان ومثله ليشتاق

بیاضی مذکور بروز منگل سولوین ذلیقعدہ ۶۸ ہجری کو درمیان بغداد کی فوت ہوا اب ابروز کی مقبرہ مین مدفون ہوا ــ اسکو بیاضی اسواسطی کہتے ہین کہ عباسیون کے تمام گروہ سوار اسکی ایک روز سیاہ کپڑے پہنے ہوئے تہے وہ سفید پہن رہا تہا بادشاہ نے اسکی طرف دیکہکر کہا کہ یہ بیاضی یعنے سفید کپڑون والا کون ہی یہی نام اوسکا اوسیدن سے پڑ گیا سب بیاضی کہنے لگے جب شہرت ہوگئی یہی نام مشہور رہا

الرمادی

ابوعمر یوسف بن ہرون کندی معروف بنام رمادی شاعر مشہور ہی حافظ عبد اللہ حمیدی نے اوسکا ذکر کیا ہی اور کہا ہی کہ مجکو ایسا خیال ہی کہ تمام اوسکی اجداد سب باشندہ رمادہ کی ہین یہہ شاعر قرطبی ہی وہ بہت شعر کہتا تہا اور بدیہہ گو بہی تہا ــ اوسنے شعروسخن مین

پانچوین صدیکی شاعر

وہ راہ اختیار کی تہے جو سب استادون کی نزدیک پسند تہی اور اکثر اوسکی زمانہ کی استادونکا
یہہ قول تہا وہ کہا کرتے تہے کہ امرأ القیس — اور متنبّی — اور اس یوسف بن ہارون ان تین
شخصون کی سبب کندہ مین شعر و سخن نے فروغ پایا — پہر حمید نے چند وقایع اور کئی قطعی
اوسکی ذکر کئے ہین — جانورون کی حال مین ایک کتاب بہی اوسنے تالیف کی ہی — ابو
منصور ثعالبی نے یہہ یتیمۃ الدہر مین چند شعر اسکی لکہے ہین اور یہہ شعر بہی ذکر کئے ہین ؎

فی ای جارحة بصون معذ لی ۔۔۔ سلمت من التعذیب والتنکیل
ان قلت فی بصری فثم مدامعی ۔۔۔ او قلت فی کبدی فثم علیلی

یہہ شعر اوسکے ایک توتلی لڑکے کی حقین ہین ؎

لا الراء یطمع فی الوصال انا ۔۔۔ الہجر یجمعنا فنحن سواء
فاذا خلوت کتبتہا فی راحتی ۔۔۔ وبکیت منتحبا انا والراء

ابن حیان کہتا ہی کہ اوسنے درمیان ۴۰۳ سنہ ہجری کی وفات پائی

ابو نصر عبد العزیز

بن عمر بن محمد بن احمد بن نباتہ تمیمی سعدی باقی نسب اوسکا مشہور ہی وہ شاعر جید تہا اوسکی
شعر و نمین خوش اسلوبی اور جودت پائی جاتی ہی بہت شہر و نمین پہرا سلاطین اور
وزرا اور روسا کی مدح کی اوسکی مدایح سیف الدولہ ابن حمدان کی حقین بہت اچہی ہین
ایک دفعہ اوسنے ایک گہوڑا سبزہ بچکلیان اوسکو دیا تہا یہہ شعر اوسنے لکہکر بہیجے ؎

یا ایہا الملک الذی اخلاقہ ۔۔۔ من خلقہ وزوارہ من دائہ
قد جاءنا الطرف الذی اہدیتہ ۔۔۔ ہادیہ یعقد ارضہ بسمائہ
اولایۃ ولیتنا فبعثتہ ۔۔۔ رمحا سبیب العرف عقد لوائہ
یختال منہ علی اغر محجل ۔۔۔ ما الدیاجی قطرۃ من مائہ

فکانما لطم الصباح جبینه ۔ فاقتص منه فخاض فی احشائه

متمهلاً والبرق من اسمائه ۔ متبرقعا والحسن من اکفائه

ما کانت النیران یکمن حرها ۔ لوکان بالنیران بعض ذکائه

لا تعلق الالحاظ فی اعطافه ۔ الا اذا کفکفت من غلوائه

لا یکمل الطرف المحاسن کلها ۔ حتی یکون الطرف من اسرائه

ابن خلکان کہتا ہی کہ اس شاعر کا دیوان بہت بڑا ہی پیدایش اوسکی درمیان سنہ ۳۲۷ ہجری کے ہوئی بروز یکشنبہ بعد طلوع شمس تیسری تاریخ ماہ شوال سنہ ۴۰۵ ہجری مین درمیان بغداد کی فوت ہوا مقبرہ خیزران مین جانب شرقی کو مدفون ہوا

ابو القاسم عبد الصمد

ابن منصور حسن بن بابل شاعر مشہور ہی وہ بہی ایک شاعر شعرا مجیدین پر گوؤن مین سی تہا ابن خلکان کہتا ہی کہ دیوان اوسکا تین جلدوین مینے دیکہا ہی اوسکا طریقہ شعر کہنے کا خوب ہی بہت شہرون مین پہرا اسر دار وشی ملاقات کی اونکی مدح بہی کی انعام بہی اوسنے بہت پائی جب صاحب ابن عباد کی پاس آیا اوسی کہا کہ تو ابن بابک ہی اوسنے جواب مین کہا کہ نہین مین ابن بابک ہون پہر کہا کہ مین ابن بابک ہون مکرر اوسکا کہنا پسند آیا اور انعام دیا اوسکے یہہ شعر ہین سہ

واعین معسول الشمائل زارنی ۔ علی فرق والنجم حیران طالع

فلما جلی صبغ الدجا قلب حاجب ۔ من الصبح اوقرن من الشمس لامع

الی ان دنا والسحر زاید طرفه ۔ کما ریع ظبی بالصریمة راتع

فبارعته الصهباء واللیل لامسی ۔ رقیق حواشی المبرد والنسر واقع

عقار علیها من دم الصب نقطة ۔ ومن عبرات المستهام فواقع

ندیا ذا سمعت غیرنا کانّها — عیون العدا دی شف عنها البراقع

وہ درمیان سنہ ۴۲۲ہجری کی فوت ہوا شہر بغداد مین

التهامی

ابن خلکان کہتا ہی کہ وہ ابو الحسن علی بن محمد تہامی شاعر مشہور ہی صاحب دیوان ہی
اکثر شعر بہت اچھی اور منتخب ہین یہہ دو شعرا وسکے بہت اچھی لطیف ہین سے

قل للخلی وثغور الربی — مبتسمات وثغور الملاح

ایّهما احلی تری منظرا — فقال لا اعلم کلّ اقاح

اوسکا چھوٹا بیٹا بچہ ہی مرگیا اوسکے حق مین یہہ مرثیہ نہایت اچھا ہی از انجملہ یہہ دو شعر ہین

انّی لارحم حاسدی لحرّ ما — ضمت صدورهم من الاوغار

نظروا صنیع الله بی فعیونهم — فی جنة وقلوبهم فی نار

یہہ شعر دنیا کی مذمت کی ہین سے

طبعت علی کدر وانت تریدها — صفوا من الاقذاء والاکدار

ومکلف الایام ضدّ طباعها — متطلب فی الماء جذوة نار

واذا طلبت المستحیل فانّما — تبنی الرجاء علی شفیر هار

ومنها

تلهب الاحشاء شیب مفرقی — هذا الشعاع شواظ تلک النّار

شہر قاہرہ مین مقید ہوا چوتہی ربیع الاخر سنہ ۴۱۶ہجری کو اور نوین جمادی الاول سنہ
مذکورہ کو مقتول ہوا زرد رنگ اوسکی چہرہ کا تہا

ابو محمد علی

ابن احمد بن علی معروف بابن خیران کاتب وشاعر ہی عہدہ پروانہ نویسی پر سرکار
ظاہر بن حاکم حاکم مصر کے دربار مین مامور تہا اوسکا ایک دیوان شعروں کا بہت چھوٹا ہی

اوسکی اشعار میں کی یہہ دو شعر بہت مشہور ہیں ؎

سعی الیک بی الواشی فلم تر نی | اھلا لتکذیب ما القی من الخبر
فلو سعی بک عندی فی الذکری | طیف الخیال لبعت النوم بالسھر

ماہ رمضان سنہ ۴۳۱ ہجری میں فوت ہوا

ابوالحسن علی

بن عبد الواحد فقیہ بغدادی معروف بصریع الدلا ـ کتاب الجنان میں لکھا ہی کہ یہہ شخص بہت اچھی اسلوب پر شعر کہتا تہا ابوالرقعمق کے طور پر چلتا تہا اوسکے قصیدہ اور غزلیں مشہور ہیں ـ یہہ ایک شعر بہت اچہا اور مطابق حال فضلا کے ہی ؎

من فاتہ الحظ واخطاہ الغنی | فذاک والکلب فی حال سواء

درمیان ۴۱۲ ہجری کی مصر میں گیا الظاہر لاعزاز دین اللہ کی مدح غالب ظن یہہ ہی کہ وہ مصر ہی میں فوت ہوا وفات اوسکے ساتویں رجب سنہ ۴۱۲ ہجری کو بطور مرگ ناگہانی ہوئی

الصردر

رئیس ابو منصور علی ابن الحسن بن علی الفضل منشی مشہور بنام صردر شاعر مشہور ہی اوسکی شعر بہت جید پاکیزہ مضمون اچھے ڈہنگ کی ہوتے ہیں چھوٹا سا دیوان شعر کا اوسکا ہی وہ دیوان بہت لطیف ہی یہہ اوسکی شعر ہیں ؎

لوا بک ان رحل الشباب وانما | ابکی لان یتقارب المیعاد
شعر الفتی اوراقہ فاذا ذوی | جفت علی آثارہ الاعواد

ایک لونڈی سیاہ رنگ کی تعریف میں یہہ شعر اوسنے کہے ہیں ؎

علقتہا سوداء مصقولۃ | سواد قلبی صفۃ فیہا

ما انکسف البدر علی تمّہ — ونوده الا لیحکیہا
لاجلہا الازمان اوقاتہا — موّرخات بلیا لیہا

اسکو صردر اسواسطی کہتے ہین کہ اوسکی باپ کا نام صربعر بسبب بخل اورخست کی مشہور ہوگیا تہا جب کہ بیٹا اوسکا ہی تابع اوسیکا ہوا اورشعراچہے کہنے لگا اوسکو صردر کہنے لگے اپنی وقت کی شعرارکی ہجوین بہت کی ہین چنانچہ جعفرمسعودمعروف نبام بیاضی شاعرمشہور کی حقمین یہہ کہا ہی سہ

لانّ لقب النّاس قدما اباکا — وسمّوه من شحّة صربعرا
فانّک تنثرما صرّه — عقوقاله وتسمیہ شعرا

کیا انصاف کیا ہی اس ہجو مین سبحان اللہ ہی چاہئے — شعراوسکی بہت نادر ہین ماہ صفر ۴۶۵ہجری مین وفات پائی باعث اوسکی موت کا یہہ ہوا تہا کہ لوگون نے ایک گڑہا شیرکی پکڑنے کے واسطی کہود کرمٹی سی خراسان کی راہ پر ڈہانپ رکہا تہا یہہ اوسمین جاپڑا کرتے ہی فوراً مرگیا پیدایش اوسکی قبل ۴۰۰ہجری کی ہوئی تہے اسیجا ئی تمام ہوئی پانچوین صدی اب چہٹے صدی شروع ہوتی ہی انشاء اللہ تعالی

حصہ چہٹا

صدی چہٹی

واضح ہو کہ چہٹے صدی مین بہت شاعرنامور گذری ہین لیکن جنکی تاریخ وفات ہمکو معلوم ہی اونہین لوگونکا حال ہم اس کتاب مین لکہتے ہین اور جو لوگ زیادہ بہی مشہور ہوئین

شہرزوری

ابوالفضل ابن ابومحمد بن عبداللہ بن احمد قاسم شہرزوری ملقب بلقب کمال الدین بتقدیمہ سنہ ہی یہہ شخص بہت ادیب کامل اور فاضل ماہر تہا پیدایش اوسکی ۴۹۲ہجری مین درمیان موصل کے

ہوئی اوسکی شعر بہت اچھی ہین اوسنے بروز جمعرات چھٹے محرم الحرام ۵۳۶ھ ہجری مین دربیان
دمشق کی موافق بیان مصنف ارج شمیم کی وفات پائی شعر اوسکی یہہ ہین ؎

ولقد انیتاک والنجوم رواکد | والفجر ولھم فی ضمیر المشرق
وركبت ملا ھوالک کل عظیمۃ | شوقا الیک لعلنا ان نلتقی

ابن الدّہان

ابو الفرج عبد اللہ بن سعد بن علی ابن عیسی معروف بنام ابن دہان موصلی کی اوسکو حمص بھی
کہتے ہین وہ فقیہہ شافعی تہا اوسکی اخلاق کی بہت تعریف ہی ابن خلکان کہتا ہی کہ وہ فقیہہ
او فاضل اور ادیب اور شاعر ایسا تہا کہ اوسکی شعر بہت لطیف ہوتے تہے ڈہالنا مضمون کا
اوسکو خوب آتا تہا مطلب بہی اچھی طرح بر بیان کرتا تہا مگر شعر گوئی اوسپر غالب نہی ایک دیوان
چھوٹا سا اوسکا مشہور ہی مگر سب شعر اوسکی جید ہین وہ باشندہ موصل کا ہی جب تنگ ہوکر
مفلس ہوگیا اوسوقت اوسنے ارادہ کیا اوسوقت اوسنے ارادہ کیا کہ صالح بن رزیک حاکم
مصر کی خدمت مین جاؤن لیکن جورو کو ساتہہ لیجانی کے طاقت نرکہتا تہا اسلئے اوسنے یہہ
شعر شریف ضیاء الدین ابو عبد اللہ زید بن محمد بن محمد بن عبد اللہ حسینی نقیب علویین کے
پاس ہو صلاح مین لکہہ بہیجے وہ یہہ ہین ؎

وذات شجو اسال البین عبرتھا | کانت تؤمل بالتفنید امساکی
لجت فلما راتنی لا اصیخ لھا | بکت فاقرح قلبی جفنھا الباکی
قالت وقد راعت الاجمال محدجۃ | والبین قد جمع المشکوۃ والشاکی
من لی اذا غبت فی ذا المحل قلت لھا | اللہ وابن عبید اللہ مولاک
لا تجزعی بانحباس الغیث عنک فقد | سالت نوء الثریا جود مغناک

جب یہہ شعر شریف مذکور نے سنے حکم دیا کہ اوسکی جورو کی خرچ اور ما یحتاج کی خبر لو جب تک کہ
وہ نہ آئے

چھٹی صدی کی شاعر

خاطر آ وہ رہی خبر گیری میں کرونگا بعد ازان جب اوسکی خاطر جمع ہوگئی مت لوگیا وہ ابن صالح بن رزیک کی مدح کی اس قصیدہ سی کہ جسکا اول یہہ ہی سہ

اماکفاک تلافی فی تلافیکا ولست تنقم الا فرط جبیکا

اوسنے اچھا انعام دیا بعد ازان پہر وہ شہر حمص کا مدرس ہوا اسیجا ئی آقامت کی اسیواسطی اس شہر کی طرف منسوب ہی عماد کاتب درمیان خریدہ کی کہتا ہی کہ جب سلطان صلاح الدین یوسف بن ایوب رح نی شہر حمص کی باہر آیا اور ڈیرا کیا ہماری پاس ابو الفرج مذکور آیا اوسکو بیٹی سلطان صلاح الدین کی روبرو لیجا کر کہا کہ ای خداوند یہہ شخص اپنی قصیدہ کافیہ میں ابن رزیک کی حق مین یہہ شعر کہتا ہی سہ

اامدح الترک ابغی الفضل عندهم والشعر ما نال عند الترک متروکا

سلطان مذکور نی ہنسکر انعام دیا — بعد ازان سلطان صلاح الدین کی قصیدہ عینیہ سی مدح کی جسکی یہہ شعر ہین سہ

قل للبخیلة بالسلام تورعا کیف استبحت دمی ولم تتورع

وزعمت ان تصلی بعام قابل هیهات ان ابقی الی ان ترجعی

ابن خلکان کہتا ہی کہ شہر حمص مین درمیان ماہ شعبان ۵۹۲ھ ہجری کی فوت ہوا اسا تہہ برس کا ہوکر مرا

الشریف عبد الله

یہہ شخص مذکور بڑا سخی رئیس صاحب فضیلت اور نیک خصلت تہا اوسکا ذکر عماد الدین کاتب نی درمیان خریدہ کی کیا ہی اور بہت تعریف کی ہی اور کہا ہی کہ مینی بغداد مین چند گیت شعر اوسکی سنے تہے وہ شعر اس شریف عبد الله کی طرف لوگ منسوب کرتے ہین از انجملہ یہہ شعر ہی

یا بانة الوادی التی سفکت دمی بلحاظها بل یا فتاة الاجرع

چھٹی صدی کی شاعر

لی ان ابث الیك ما القاه من	الا لسهوی وعلیك ان لا تنمعی
کیف السبیل الی تناول حاجة	فصرفت یدی عنها ککف الاقطع

درمیان ستہر موصل کی سنہ ۶۲۳ھ مین فوت ہوا

الرفا

محمد بن غالب مشہور بنام رفا اندلسی اصافی شاعر مشہور ہی وہ اچھی جید شعرا مین سے ہی — ایک لڑکا تہوک انکہون سے نکالکر روتے شکل اپنی بناکر اوسکی سامنے تشورا کرتا تہا اور واقع مین روتا کہی نہ تہا اسنے یہہ شعر اوسکی واسطے کہے سے

غدیری من خذلان یبکی کا به	واضلعه مما یجاوله صفر
یبل ما تی زهرتیه بریقه	ویحکی البکا عمدا کما ابتسم الزهر
ولیوهم ان الدمع بل جفونه	وهل عصرت یوما من الخشب الخمر

یہہ شعر بھی اوسکی ہین سے

ومهفهف کالغصن الا انه	تغیر الباب عند لقائه
اضحی بنام وقد تکلل خده	عرقا قلت الورد رش بمائه

ماہ رمضان ۵۷۲ھ مین درمیان شہر مالقہ کی فوت ہوا — رصافی منسوب طرف رصافہ کی جو کہ ایک چہوٹا شہر اندلس کا ہی

ابن الخیاط

ابو عبد اللہ احمد بن محمد بن علی بن یحیی بن صدقہ تغلبی معروف بکنیت بن الخیاط شاعر دمشقی وہ منشی تہا اوسکی شعر اور عبارت دونو اچھی ہوتے تہے بہت شہر و نمین پہرا اور لوگون کی مدح کی پہر بلاد عجم مین آیا وہان آکر مدح لوگون کی کی ایک دفعہ حلب مین گیا بہت تنگ حال تہا اوسکو قدرت کسی شی کی نہ تہی لاچار ہوکر ابن حیوس مذکور کی پاس یہہ دو شعر لکہکر بہیجی سے

چہٹی صدیکی شاعر

لم یبق عندي ما یباع بحبة وکفاك عني منظري عن مخبري
الا بقیه ماء جه صنتها عن ان تباع واین این المشتري

ابن حیوس نی دیکهکر کہاکہ اگر کہتا وانت نعم المشتري اچہا ہوتا یہہ اصطلاح بجای این این المشتري
کی دي اور حاجت اوسکی شعرون کی ذکر کرنیکی نہین کیونکہ دیوان اوسکا مشہور ہی پیدائش
اوسکی درمیان سنہ ۴۹۴ ہجری کی دمشق مین ہوئی گیارہوین تاریخ رمضان سنہ ۵۰۱ ہجری مین
درمیان دمشق کی فوت ہوا بعضی کہتے ہین کہ سترہوین رمضان کو فوت ہوا قول اول
اصح ہی

جمال الملک

علی ابن افلح شاعر مشہور ہی یہہ شاعر بہت ماہر اور ظریف خوش اسلوب کثیر الہجا یعنی
ہاجی تہا خلفاء کی اسنی بہت مدح کی ہی بہت شہرونمین پہرا ہی بڑی بڑی سردارونسی
ملاقات کی ابن خلکان کہتا ہی کہ مینی اوسکا دیوان دیکہا ہی متوسط ہی نہ بڑا ہی نہ چہوٹا
یہہ دیوان آپ جمع کیا ہی اور خطبہ بہی اپنی آپ ہی اوسکا لکہا ہی یہہ تین شعر اوسکی شعرونمین
ہجومین ہین سے

استغفر الله من نظم القریض فقد اقلعت عنه فما لی فیه من ارب
اذ لست انفك من نظم ذا فرغ اما ینغص عندي لذة الادب
اذا صدقت بهجو الناس خفتهم وان مدحت حسبت الله من کذب

درمیان سنہ ۵۳۳ یا سنہ ۵۳۵ یا سنہ ۵۳۶ ہجری مین فوت ہوا اوسکی بہت اچہی اچہی شعر ہین

ابو الحسن بصري

اسد الله بن سنان ابن سلیمان ابو الحسن بصري اسماعیلی باطنی مدعی خلافت اور حاکم چند
قلعجات اسماعیلیہ کا تہا ـ ذہبی کہتا ہی کہ یہہ شخص ادیب اور متفنن اور عالم علم فلسفہ کا

چہٹی صدی کی شاعر

اخباری اور شاعر و شیطان انسانون مین تہا اوسکی حال مین پانچ ورق درمیان تاریخ کبیر کی
یگرہین قلعہ کیف مین درمیان محرم ۵۹۷ ہجری کی فوت ہوا اوسکی شعر وہ جو اوسنے ملک ناصر
صلاح الدین یوسف ابن ایوب کی حقمین لکہے تہے یہہ ہین سہ

ما للرجال لامر هال مفضعه ما مر قط علی قلبی توقعه
یا ذا الذی یفزاع السیف هددنا لا قام مصرع جبنی حین تصرعه
قام الحمام الی البازی یهدده واستصرخت باسود البر اصبعه
ومن لبیدم الا فعا باصبعه فهو العلیم بما یلقاه اصبعه

الحرانی

محمد بن عبد اللہ بن عباس ابن عبد الحمید ابو عبد اللہ حرانی اوسنے حدیث کی بہی سماعت
کی ہی بہت لطیف وظریف آدمی تہا اوسنے ایک کتاب مسمی وحیۃ الادبا جمع کی ہی ابن جوزی
کہتا ہی کہ اوسنے ایک روز مینی ملاقات کی بہت دیر تک بیٹہا رہا آخر کو لاچار ہو کر مینی کہا کہ بہت
دیر ہوئی اب مین جاتا ہون اوسنے یہہ شعر اپنی میری سامنے پڑہی سہ

لئن سمیت ابراما وثقلا زیارته رفعت بهن قدری
فما ابرمت الاحبل ودی ولا ثقلت الا ظهر شکری

کسی مہینے ۵۹۷ ہجری مین فوت ہوا

الآبلہ

ابو عبد اللہ محمد بن بختیار معروف بنام ابلہ شاعر بغدادی ہی وہ ادیب کامل اور ظریف
اور بالاک آدمی ہی لشکریون کا سا لباس پہنا کرتا تہا اوسکی شعر بہت اچہی مشہور مین
دیوان اوسکا لوگون کی پاس موجود ہی آبلہ اوسکو لسبب فرط ذکا کی باعتبار اسم مفعول کی
کہ بر عکس نہند نام زنگی کافور کہا کرتے تہے کیونکہ کتاب کشف الحال فی وصف الحال مین

چھتی صدی کی شاعر

شیخ صلاح الدین صفدی نی کہا ہی کہ ابہ اوسکو لسبب فرط ذکاوت کلمندی کی کہا کرتے تہے ۔ ایک لونڈی کو وہ چاہا کرتا تہا ایک روز اوسکی گہر گیا گہر مین نہ پایا اوسکی دروازہ پر یہہ شعر لکہہ آیا ؎

دارك یا بدر الدجی جنه | نغیر بہا نفسی ما تلهو ا
وقد روی فی خبر انه | اکثر اهل الجنة البله

ذہبی نے کتاب عبر مین لکہا ہی کہ یہہ شخص مذکور جادی الاخر ۵۷۹ ہجری مین فوت ہوا

عماد کاتب

وزیر وعلامہ عصر ابوعبد اللہ محمد ابن محمد حامد بن محمد اصبہانی معروف بکنیت ابن اخی العزیز ذہبی کہتا ہی کہ درمیان ۵۱۹ کی اصفہان مین پیدا ہوا بغداد مین علم فقہ ابن زراز سے پڑہا علم فقہ اور علم خلاف ۔ اور عربیہ مین بہت مہارت پیدا کی ۔ اور علی بن الصباغ سے حدیث کی سماعت کی بعد ازان انشا کی طرف توجہ کرکے خطوط اور مراسلات و نظم لکہنے مین استعداد معقول بہم پہونچائی اسباب مین وہ فوقیت حاصل کی کہ کوئی اوسکی زمانہ مین اوسکے لگانہ کہاتا تہا بعد ۵۶۲ ہجری کی دمشق مین آیا یہہ منشی مقرر ہوا اوسکی نظم و نثر سے تمام سلطنت کو رونق حاصل ہوگئی اور اوسنے بہی بہت ترقی حاصل کی صلاح الدین کی خاندان مین بڑا مرتبہ اوسکا ہوا بعد ازان اوسنے کتاب دیبہ تصنیف کین اول تاریخ ماہ رمضان ۵۹۷ ہجری مین فوت ہوا قبرستان صوفیو مین مدفون ہوا اوسکی تصنیف سی خریدہ ہی جسمین اکثر شعرا کا حال لکہا ہی ۔ اور ایک کتاب برق شامی اوسمین ملک عادل شاہ ہی سلطان الدین کی مدح مین جو شروع رجب ۵۷۴ ہجری مین قصیدہ لکہا ہی اوسمین کی یہہ شعر ہین ؎

لولو بجد بالروح قال حبیبه | مات المحب من السماح نصیبه

ماشح ذو کلف علی احبابہ ... بالروح الا فانہ مطلوبہ
انتم عددتم من ذنوبی شکرہ ... ما کان اسعد من تعد ذنوبہ

علی ابن عبید

علی ابن عبید بن عبد الرحمن العار شکوری معروف بابن مرین اسکا ذکر سخاوی نی ضو رین کیا ہی وہ کہتا ہی کہ بعد ایک قرن کی تہوڑی ہی عرصہ بعد وہ پیدا ہوا اور نظم لکہنے کا اوسکو شوق ہوا جو لکہتا تہا سوا نظم کی اور کچھہ نہ ہہاتا تہا یہہ دو شعر اوسکی ہین سہ

اقول لظبیۃ ملکت فوادی ... طوال الدہر وہی بہ مقیمہ
قتلت الصب بالہجران قالت ... انقتل بالجفا وانا سلیمہ

اسکی شعر بہت مشہور ہین شروع ماہ رمضان ۸۰۹ ہجری مین ستاسی برس کا ہوکر فوت ہوا

ابو اسحاق

ابراہیم بن ابی الفتح بن عبد اللہ بن خفاجہ اندلسی شاعر ہی اوسکا ذکر ابن بسام نے درمیان ذخیرہ کرکی بہت تعریف اوسکی کی ہی اور کہا ہی کہ وہ اندلس کی شرق مین رہتا تہا اوسکا ایک دیوان شعر کا بہت اچہا ہی یہہ شعر اوسکی ہین سہ

وعشی انس اضجعنی نشوۃ ... فیہ تمہد مضجعی وتدمث
خلعت علی بہ الاراکۃ ظلہا ... والغصن یصغی والحمام یحدث
والشمس تجنح للغروب مریضۃ ... والرعد یرقی والغمامۃ ینفث

ولہ

اقوی محل من شبابک اہل ... فوقفت اندب منہ رسما عافیا
مثل العذار ہناک نؤیا دائرا ... واسودت الخیلان فیہ اثافیا

ابو اسحاق مذکور جزیرہ شقر مین جو مضافات بلنسیہ سی ہی بلاد اندلس کی متعلقات مین

چوتھی صدی کی شاعر

واقع ہی درمیان سنہ ۴۴۱ھ ہجری کی پیدائش اوسکی ہی اوسمیں درمیان سنہ ۵۲۴ھ ہجری کے چوتھی ماہ شوال روز یکشنبہ کو فوت ہوا

الغزّی

ابو اسحاق بن ابراہیم بن یحیی بن عثمان بن محمد کلبی اشہبی ہی ابن نجار نے تاریخ بغداد مین لکھا ہی کہ ابراہیم مذکور شاعر مشہور ہی — حافظ ابن عساکر نے بھی تاریخ دمشق مین اوسکا حال لکھا ہی وہ کہتا ہی کہ شاعر مذکور نے دمشق مین داخل ہوکر علم فقہ نصر مقدسی سی سنہ ۴۸۱ھ مین سیکھا اور بغداد مین داخل ہوکر مدرسہ نظامیہ مین بہت برس اقامت کی وہان مرثیہ اور مدح مدرسین وغیرہ کی بہت کی ہی — پہر خراسان مین آیا وہان کی سردارون کی مدح کی اس سبب سی بہت جا بجا اوسکا شعر پہیل گیا چند قطعی اوسکی لکھکر اور تعریف کرکے کلام تمام کی — شاعر مذکور کا ایک دیوان شعر کا ہی آپ اوسنے جمع کیا ہی اور خطبہ مین بیان کیا ہی کہ ایک ہزار شعر اسمین موجود ہی — اور عماد کاتب اوسکی حال مین یہہ لکھتا ہی کہ اوسنے بہت ملکون کا سفر کیا گرد نواح خراسان کے پہرا کرمان مین گیا بہت لوگون سے ملاقات کی ناصر الدین مکرم بن علاء وزیر کرمان کی مدح قصیدہ بائیہ سی کی جسمین کا یہہ ایک شعر ہی ؎

حملنا من الایام ما لا نطیقہ — کما حمل العظم الکسیر العصائبا

اور چہوٹی ہونی رات کی مین یہہ شعر بہت لطیف ہی ؎

ولیل رجونا ان یدب عذارہ — فما اختط حتی صار بالفجر شائبا

یہہ قصیدہ بہت بڑا ہی اوسکی قصیدی بہت اچہی اور نادر ہین ازانجملہ یہہ شعر ایک قصیدہ کے بہت خوب ہین ؎

اشارۃ منک تغنینی واحسن ما — رد السلام غداۃ البین بالعنم

حتی اذا طاح عنہا المرط من دهش | وانحل بالضم عقد السلک فی الظلم
تبسمت فاضاء اللیل فالتقطت | حبات منتثر فی ضوء منتظم

غزہ ہی مذکور درمیان غزہ جو ایک بحر شام کی کنارہ پر اعمال فلسطین سے واقع ہی اور جسمین ہاشم جد نبی صلعم کی قبر ہی پیدا ہوا ۵۴۱ھ مین اوسکی پیدایش ہوئی اور ۵۲۴ھ ہجری مین درمیان مرو اور بلخ کی جو کہ بلاد خراسان ہی فوت ہوا وہان سے اوسکا تابوت لاکر بلخ مین دفن کیا وقت وفات کی یہہ شخص کہتا تہا کہ تین سبب سے مین اپنی مغفرت کا خدا سے امیدوار ہون ایک یہہ کہ مین ہم وطن امام شافعی کا ہون — دوسری یہہ مین بڑا اور بڈہا استاد ہون تیسری یہہ کہ اوسکی بخشش کا امیدوار ہون — قول مولف میری نزدیک دو دلیلین اوپر پایہ ہین البتہ تیسری وجہ صرف امیدواری کی بیشک موجب مغفرت ہی

ابن خازن

ابو الفضل احمد بن محمد بن الفضل بن عبد الخالق معروف بکنیت ابن خازن کاتب اور شاعر مشہور ہی بغداد مین پیدا ہوا اوسی شہر مین وفات پائی یہہ شخص فاضل اور بڑی قسمت والا اپنی زمانہ کا یگانہ تہا وہ باپ ابو الفتح نصر اللہ کاتب مشہور کا ہی اور مقامات کی بہت نسخے لکھی ہین وہ نسخے لوگون کے پاس موجود ہین اپنی باپ کی بہی اوسنے شعر جمع کرکی ترتیب دیوان کی وہ بہت اچہی شعر مین ازانجملہ یہہ شعر مین —

من لیستقم یحرم مناہ ومن یزغ | یختص بالاسعاف والتمکین
انظر الی الالف استقام ففاتہ | عجم وفاز بہ اعوجاج النون

ولہ ایضاً

من لی باسمر یحبوہ بمثلہ | فی لونہ والقد والعسلان
من رامہ دلیلہ ربع صبرا | علی طرف السنان وطرفہ الوسنان

راح الصبی نشنیة لاریح الصبا　　سکران بی من حبه سکران

طرفی کطرف جامح مرح منی　　ارسلت فضل عنانه عنانی

یہ شعر اوسکی سفینہ ابتدا تک سی ہین اور اوسنے ماہ صفر ۵۱۱ہجری مین وفات پائی شعر اوسکی سفینہ الیس ہے سکی تہی حافظ ابن جوزی اپنی کتاب منتظم مین کہتا ہی کہ ۵۱۲ہجری مین وہ فوت ہوا

ابو بکر احمد

ابو بکر احمد بن محمد بن حسین ارجانی ملقب بلقب ناصح الدین قاضی تستر اور لشکر مکرم کا تہا اوسکی شعر بہت نادر اور خوب ہوتی تہے عماد کاتب اصبہانی کتاب خریدہ مین اوسکا ذکر یہہ کیا ہی کہ ارجانی مذکور عنفوان شباب مین درمیان مدرسہ نظام الملک کے اصفہان مین تہا اور شعر کہتا اوسنے آخر وقت عہد نظام الملک مین اختیار کیا شاید کہ وہ سال حسین اوسنے شعر گوئی کی رغبت کی ۵۴۰ذالحجہ اور اوبرہ ہوان آخر عہد نظام الملک تک یعنی ۵۴۴ہجری تک اوسکو شوق رہا وہ عہدہ قضات پر درمیان لشکر مکرم کے مامور تہا وہ خود بہی نیک بخت اور بڑا شریف تہا شعر اوسکی بہت ہین وہ دیوان جو اوسکا جمع ہوا ہے دسوان حصہ بہی اوسکی اشعار مین سے نہین ہی — پیدائش اوسکی ارجان مین ہوئی تہا — مقام اوسکی بود و باش کا تستر ہی — یہہ شعر اوسکی دیوان سے ابن خلکان نے نقل کی ہی جو لکہے جاتی ہین ــ

من النوائب ان فتی　　فی مثل هذا الشغل نائب

ومن العجائب ان لی　　صبرًا علی هذی العجائب

چونکہ وہ فقیہ تہا اور شعر بہی کہتا تہا اسلئے اپنی تعریف اور بیان اوصاف کرتا ہی ــ

انا اشعر الفقهاء غیر مدافع　　فی العصر وانا افقه الشعراء

شعر
اذا ما قلت دونه الورى / بالطبع لا يتكلف الا لقاء
كالصوت في ظلل الجبال اذا علا / للسمع هاج تجاوب الاصداء

وله ايضاً

شاور سواك اذا نابتك نائبة / يوماً وان كنت من اهل المشورات
فالعين تنظر منها ما دنا ونأى / ولا ترى نفسها الا بمرآت

اوسکا ایک دیوان بھی ہی پیدایش اوسکی درمیان ۴۶۰ ہجری کی ہے اور وفات ماہ ربیع ۵۴۸ درمیان شہر تستر کی بالشکر مکرم کی ہوئی

ابن منیر

ابو الحسین احمد بن منیر بن احمد بن مفلح طرابلسی لقب اوسکا مہذب الدین ہی یہہ شخص انکہ زمانے کے اور شاعر مشہور اپنی وقت کا تہا صاحب دیوان ہی اوسکا باپ غزلین بازار مین طرابلس کے گایا کرتا تہا جب یہہ پیدا ہوا اسکو قران حفظ کروایا اور علم لغت سکہلایا اور ادب پڑہایا اور شعر کہنا اوسنے سیکہا پہر وہ دمشق مین جاکر رہا مگر یہہ شخص عقیدہ رفض کا رکہتا تہا ہجو بہت صحابہ کی کرتا تہا زبان اوسکی بہت گندی تہی جب یہہ اوصاف اوسکی مشہور ہوی بوری بن اتابک طغتکین حاکم دمشق نے اوسکو قید کیا پہر بعد مدت کی ارادہ کیا کہ زبان اوسکی کاٹ ڈالون لوگون نے اوسکی واسطے شفاعت چاہی چنانچہ اوسنے مان لیا اور اس حرکت سے باز رہا۔ درمیان اوسکی اور درمیان ابو عبد اللہ بن نصر بن صغیر معروف بکنیت ابن قیسرانی کی مکاتبات اور مہاجات جیسی کہ برابر کی یار ویسن ہوا کرتی ہین چہل رہتے تہے یہہ اوسکی شعر ایک قصیدہ کی ہین سے

واذا الكريم رأى الخمول نزيله / في منزل فالحزم ان يترحلا
كالبدر لما ان تضاءل جد / في طلب الكمال فحازه متنقلا

سفہا لحلمک ان رضیت لشرب | رنق و رزق اللہ قد ملأ الملا
ساھمت عیسک مر عیشک قاعدا | افلا فلیت بھن ناصیۃ الفلا

ولہ ایضا

انکرت مقلتہ سفک دمی | وعلا وجنتہ فاعترفت
لا تخالوا خالہ فی خدہ | قطرۃ من دم جفنی نطفت
ذاک من نار فوادی جذوۃ | فیہ ساخت وانطفت ثم طفت

اشعار اوسکی بہت لطیف اور سب سی بہتر ہیں پیدایش اوسکی ۵۴۰ہجری مین درمیان طرابلس کی ہوئی — وفات اوسکی ماہ جمادی الآخر ۶۰۶ہجری مین ہوئی قبر اوسکی جبل جوشن ایک پہاڑ ہی اوسکی مشہد مین ہی ابن خلکان کہتا ہی کہ مینی اوسکی قبر پر یہہ شعر لکھی ہوئی دیکھے ہین —

من زار قبری فلیکن موقنا | ان الذی القاہ یلقاہ
فیرحم اللہ من زار نی | وقال لی یرحمک اللہ

قاضی رشید

قاضی رشید ابو الحسین احمد بن قاضی رشید ابو الحسن علی قاضی رشید ابو اسحاق ابراہیم بن محمد بن حسین بن زبیر غسانی اسوانی فاضل و عالم اور رئیس آدمی تہا اوسنے ایک کتاب الجنان اور ریاض الاذہان تصنیف کی ہی اس کتاب مین بہت فضلا اور ادبا کا حال لکہا ہی — ایک دیوان بہی اوسکا ہی وہ درمیان قاہرہ کی ۵۶۲ہجری ماہ رجب مین فوت ہوا اوسکی بدن کا چمڑہ سیاہ تہا اپنی زمانہ مین علم ہندسہ اور ریاضی اور علم شرعیہ مین اور ادب اور شعر گوئی مین اپنا نظیر نرکہتا تہا یہہ اوسکی شعر ہین —

جلت لدی الرزایا بل جلت ہمتی | وہل یضر جلاء الصارم الذکر

غیری یغیّره عن حسن شیمته | صرف الزمان وما یاتی من الغیر
لو کانت النار للیاقوت محرقه | لکان یشتبه الیاقوت بالحجر
لا تغرون یا طاری وقیمتها | فانما هی اصداف علی درر
ولا تظن جفاء النجم من صغر | فالذنب فی ذالک محمول علی البصر

ابو الصّلت

امیه بن عبد العزیز بن ابی الصلت اندلسی دانی فاضل علوم ادبیه اور عربیه کا گذرا ہی اوسنے ایک کتاب مسمی حدیقه اسلوب تیمیة الدهر پر تصنیف کی ہی فن حکمت چونکہ بہت جانتا تھا اسلیے اوسکو ادیب حکیم کہا کرتے تہے علوم متقدمین جانتا تھا اندلس سے نقل کرکی ثغر الاسکندریه مین جا بسا تھا اوسکی شعر ہین سه

اذا کان اصلی من تراب فکلها | بلادی وکل العالمین اقاربی
ولا بد لی ان اسال العیش حاجة | تشق علی شم الذری والغوارب

ولهُ

ومهفهف ترکت محاسن وجهه | ما مجه فی الکاس من ابریقه
ففعالها من مقلتیه ولونها | من وجنتیه وطعمها من ریقه

شعر اوسکی بہت اچہی ہین آخر وقت زندگی مین دربیان شہر مهدیه کی جا کر رہا اسی شہر مین بروز دوشنبه شروع سال ۵۲۹ھ دسوین ماه محرم کو فوت ہوا

تقیّه

یہه عورت والده علی کی مسماة تقیه بیٹی ابو الفرح غیث بن علی بن عبد السلام بن محمد بن جعفر سلمی ارمنازی صوری کی آبا واجداد اس عورت کی رہنی والا صور کی ہین یہه عورت بڑی فاضله تہی اسکی شعر او قصاید اور قطعی بہت اچہی ہین — وه حافظ ابو طاہر

چھٹی صدی کی شاعر

احمد بن محمد سلفی اصفہانی کی صحبت میں مدت تک ثغر اسکندریہ میں ہی اوسنے ایک اس عورت کا ذکر کیا ہی اور اپنی مسودات میں لکھا ہی کہ ایک روز میری گھر میں وہ آئی میری اونگلی چاکو سی کٹ گئی تہی اوسمیں سے لہو نکلنے لگا ایک لونڈی سے نے جلد لیسی اپنی اوڑہنی میں سی ایک ٹکڑا کپڑا نکالا جلد لیسی پہاڑ کر مجکو دیا اوسنے وہ کپڑا میںے باندہا سماۃ تقیہ بہی دیکہہ رہی تہے اوسنے یہہ شعر بنا کر فی البدیہہ پڑہی سے

لو وجدت السبیل جدت بخدی	عوضا عن خمار تلک الولیدہ
کیف لی ان اقبل الیوم رجلا	سلکت دہرہا الطریق الحمیدہ

سوا اوسکی اور بہی اوسکی شعار بہت اچھی ہیں پیدائش اوسکی ماہ صفر ۵۰۵ھ ہجری میں درمیان دمشق کی ہوئی — ابن خلکان کہتا ہی کہ مینے حافظ مذکور کی ہاتہہ کا لکہا ہوا دیکہا ہی وہ کہتا ہی کہ ماہ محرم سنہ مذکور میں پیدا ہوئی اور اول ماہ شوال ۵۷۹ھ ہجری میں فوت ہوئی

ابو المیمون

ابو المیمون مبارک ابن کامل بن علی ابن تغلبہ بن نصر ابن منقذ کنانی ملقب بلقب سیف الدولہ مجد الدین سلطان صلاح الدین کی وقت امرا میں سے تہا اور بڑا شاعر ماہر و ظریف تہا قلعہ شیزر میں درمیان ۵۲۶ھ ہجری کی پیدائش اوسکی ہوئی اوسکی یہہ دو شعر ہیں سے

ومعشر یستحل الناس قتلهم	کما استحلوا دم الحجاج فی الحرم
اذا سفکت دما منهم فما سفکت	بدای من زمره المسفوک غیر دم

ابن التعاویذی

ابو الفتح محمد بن عبید اللہ کاتب جوہری معروف بکنیت ابن التعاویذی باپ اوسکا ابن مظفر کا غلام تہا اوسکا نام نشتکین تہا اوسکے باپ سے نے اوسکا نام عبید اللہ رکہا اوسکی اشعار میں شیرین الفاظ اور رقت و باریکی مضامین اور جوش الفاظ بہت ہی تمام جہان میں اوسکی نظم مشہور ہوئی

اور سب عراق پر اوسنے حاصل کی نوبت اوایل چھٹے قرن ہیں درمیان عراق کی پیدا ہوا سنہ ۴۹۰ ہجری میں
پینسٹھ ۶۵ کا ہوکر فوت ہوا اوسکی شعر یہہ ہیں — ۹

لو يبق فيك لمشتاق اذا وقفا	الا اذكا زمان يبعث الاسفا
ونظرة ربما ارسلت رابدها	والطرف ينكر من معنالك ما عرفا
يا منزلا باللوى اقوت معالمه	لو يعيف شوقى الى سكانه وعفا
لولاك ما هاجني نوح الحمام ولا	هفا بي الشوق علويا اذا اخطفا

تعاویذی اسکو اسواسطے کہتے ہیں کہ وہ تعویز بہت لکھا کرتا تہا اور اوسکا باپ منتر اور جادو کیا
کرتا تہا ابن سمعانی کہتا ہی کہ مینے اوسیے پوچہا کہ تو کب پیدا ہوا تہا اوسینے کہا کہ درمیان
سنہ ۵۰۹ ہجری کی کرچ پیدا ہوا تہا

ابن المعلّم

یکانہ روزگار ابو الغنایم بن معلم شاعر عراق کا ہی نام اوسکا محمد بیٹا فارس واسطی کا ملقب بلقب نجم
الدین وہ بہت نیک بخت تہا یہہ بہی ایک شخص اون شعرا میں سے جنکا شعر مشہور ہوکر پہیل گیا
تمام عمر اوسینے نظم شعر ہیں ہی کہوئی اکثر غزل کہتا تہا اور مدح بہی ابن خلکان کہتا ہی کہ میں
مشایخ بطایح سے یہہ سنا ہی کہ اس شخص کو غزلیں اون فقیرون کی جنکو سید رفاعی کی فقیر کہتے
ہیں وہ گرز لگایا کرتے ہیں یاد تہیں چنانچہ یہہ حالت تہی کہ کوئی غزل ایسی نہ ہوتی تہی جو یہہ شخص
کہتا تہا اور وہ یاد نہ کرتے تہے اوسکا بہت اعتقاد وہ فقیر کیا کرتے تہے — درمیان ابن معلم
مذکور اور ابن تعاویذی کی ہمسری و چہل اور کینے اور ہجو ہوا کرتی تہے سنہ ۵۹۲ ہجری میں شاعر مذکور فوت
ہوا نوی برس سے زیادہ عمر پائی پیدایش اوسکی ستروین تاریخ جمادی الآخر سنہ ۵۰۱ ہجری میں
ہوئی تہے — ہرات نصم ہا ایک گانو ہی اعمال نہر جعفر سے درمیان اوسکی اور درمیان
واسطی کی دس فرسنگ کا فاصلہ ہی وہ گانو اوسکا وطن اور مسکن تہا یہانتک کہ اوسیجای مذکور میں

وفات پائی یہہ شعر اوسکے ہیں

مایرید العذال و اللوام / امقلما فی العواد لا مقام

مل الی رامة فلا الاجرع الاجرع / حسنا ولا البشام البشام

کیف یحی معالم الحب والاثار / فیہا کانہا اعلام

فلان کانت المعانی کما قیل / فاین الهوی واین الخیام

ولعمری ان الوقوف علی غیر / دیار بہا الحبیب حرام

ابو علي

ابو علي حسن بن سعيد بن عبيد الله بن بندار بن ابراہيم الشاتاني ملقب بلقب علم الدين فقيہ آدمی تہا مگر علم ادب اور شعر اوسپر غالب ہوگیا تہا اوسیکی سبب شہرت بہی پائی اپنا وطن چہوڑکر موصل میں آرہاتہا بغداد میں بہت آیا جایا کرتاتہا وزیر ابو المظفر ابن ہبیرہ اوسکا بہت اکرام اور اعزاز کیاکرتاتہا — عماد کاتب نے اوسکا ذکر درمیان خریدہ کی کیاہی چند شعر اوسکی ذکر کئی ہیں اور کہاہی کہ سلطان صلاح الدین کی مدح اوس قصیدہ کہ جسمین کی یہہ شعر ہیں سے

ادی النصر معقود ابرایتک الصفر / فسر وافتح الدنیا فانت بہا اجری

از آنجملہ

یمینک فیہا الیمن والیسر فی الیسری / فبشری لمن یرجو الندی منہما بشری

یہہ الشیخ اوسکی درمیان سنہ ۵۱۰ ہجری کی ہوئی ماہ شعبان سنہ ۵۹۹ ہجری میں درمیان موصل کے فوت ہوا

بارع

ابو عبد الله حسين بن محمد بن عبد الوہاب بن احمد بن محمد بن حسین بن عبد الله بن قاسم

چہٹی صدیکی شاعر

بن عبید اللہ بن سلیمان بن وہب وزیر حارثی — اولاد حرث بن کعب بن عمر الدیا سے مذحجی مشہور بنام بارع شاعر مشہور اور ادیب بغدادی ہی وہ نحوی اور لغوی اور مقری ادیب بہت لوگون کو اوسکی ذات سی فایدہ ہوا خصوصًا قران شریف پڑہانی سی وہ خاندان وزارت سیی تہا کیونکہ دادا اوسکا قاسم سینے وزارت خلیفہ معتضد اور خلیفہ مکتفی بعد اوسکی کی ہی یہہ وہی شخص ہے جسنے اپنا نام ابن رومی شاعر رکہا تہا اور عبید اللہ بہی معتضد کا وزیر تہا — اور سلیمان ابن وہب بہی وزیر تہا اوسکی شہرت اوسکی حال کے لکہنے سے مخبر ہی اور بارع مذکور بہی فضلا مین سے گذرا ہی اوسکی تصنیفات بہت اچہی ہین اور تالیفات بہت نادر ہین ایک دیوان شعر کا بہی بہت تحفہ ہی — درمیان اوسکی اور درمیان شریف ابو علی ہبار یکی نوک جوک رہا کرتی تہے کیونکہ وہ دونو رفیق اور ہم صحبت تہے ایک دفعہ کا ذکر ہی کہ بارع مذکور کسی امیر کی سرکار مین ملازم ہوکر حج کرنے گیا جب حج کرکی مراجعت کی کئی دفعہ شریف مذکور اوسکے ملاقات کو گیا جب نہ پایا ایک بڑا قصیدہ خفگی امیز اوسکی پاس لکہہ کر بہیدیا اوس قصیدہ مین اگر فحش نہوتا تو ذکر کیا جاتا لیکن صرف ایک شعر اوسکا لکہا جاتا ہی وہ یہہ ہی سے

یا ابن ودی و ابن صنی و ابن ودی — غیّرت طرفہ الرّیاسۃ بعدی

جب بارع نے وہ قصیدہ پڑہا اوسکا جواب لکہا اوس جواب مین بہی فحش ہی لیکن اول یہہ شعر ہین سے

وصلت رقعۃ الشریف ابی یعلی — فحلّت محل لقیاہ عندی

فتلقّیتہا باھلاً و سہلاً — ثمّ الصقتہا بطرفی و خدّی

نفضض الختام عنہا فما — ظنک بالصّاب اذ یشاب لشہد

بیں

چھٹی صدی کی شاعر

بین حلو من العتاب ومر | هو اولی به وهزل وجد
وتجن علی من غیر جرم | علام یکاد یخرق جدی
یدعی اننی حجبت وقد دار | مرارا احاشاه من قبح رد
ثم دع ذا اما للریاسة والمج | این لی من حل انف وعقد
فیماذا اعلمت بالله انی | قد تنکرت او تغیر عهدی
من ترانی ام عامل ام وزیر | لامیر ام عارض للجند

یہہ قصیدہ بہت بڑا ہی پیدا ایش اوسکی دسوین تاریخ ماہ صفر ۴۳۶ ہجری مین ہوئی بغداد مین پیدا ہوا — بروز شنبہ ستروین تاریخ جمادی الاخر یا پہلی کو ۵۲۴ ہجری مین فوت ہوا آخر عمر مین اندہا ہو گیا تہا

العمید طغرائی

عمید فخر الکتاب ابو اسماعیل حسین بن علی بن محمد بن عبد الصمد ملقب بلقب موید الدین اصفہانی منشی معروف بنام طغرائی تہا یہہ شخص بہت فضل اور علم اور لطافت طبع رکہتا تہا اپنی ہم عصرون سے نظم بنانی مین فوقیت لیگیا تہا اور نثر بہی خوب لکہتا تہا — سمعانی نے اوسکا ذکر کتاب الانساب مین کیا ہی بہت تعریف اوسکی لکہی ہی اور ایک قطعہ بہی اوسکی شعر و نکا لکہا ہی وہ کہتا ہی کہ یہہ شاعر ۵۱۵ ہجری مین مقتول ہوا طغرائی مذکور کا دیوان بہت اچہا ہی اچہی اشعار مین سے اوسکی ایک قصیدہ اوسکا لامیۃ العجم مشہور ہی یہہ قصیدہ درمیان بغداد کی ۵۰۵ ہجری مین بنایا تہا اپنی حال کو اوسمین بیان کرتا ہی اور زمانہ کا شکوہ بہت کیا ہی اوسکا اول یہہ ہی

اصالة الرای صانتنی عن الخطل | وحلیة الفضل زانتنی لدی العطل

یہہ بہت بڑا قصیدہ ہی ۶۰ شعر اسمین ہین ہر ایک شعر مین بہت تحفہ کیفیت ہی اگر بڑا نہوتا تو اوسکا ذکر کیا جاتا مگر لوگون کی پاس بہت موجود ہین ہر ایک شعر اوسکی یہہ ہین سے

چھٹی صدی کی شاعر

یا قلب مالک والهوی من بعدها | طاب السلو وانصر العشاق
او ما بدالک فی الافاقة والاولی | نازعتهم کاس الغرام افاقوا
مرض النسیم وصح والداء الذی | تشکره لا یرجی له افراق
وهدا خفوق البرق والقلب الذی | تطوی علیه اضالعی خفاق

و له ایضاً

اجما البکا یا مقلتی فاننی | علی موعد للبین لا شک واقع
اذا جمع العشاق موعدهم غدا | فوا خجلتا ان لم تعنی المدامع

عماد کاتب نے درمیان کتاب نصرة الفترة او عصرة القطرة کی جو ایک تاریخ دولت سلجوقیہ کی
بیان میں ہی یہہ ذکر کیا ہی کہ طغرائی مذکور بنام استاذ مشہور ہو گیا تہا اور وہ سلطان مسعود بن محمد
سلجوقی کا موصل میں وزیر تہا۔ جبکہ درمیان مسعود اور اوسکی بہائی سلطان محمود کی قریب
ہمدان کی لڑائی ہوئی اور محمود نی فتح پائی اول سب سے وزیر مذکور یعنی استاذ ابو اسماعیل
وزیر مسعود کا پکڑا گیا سلطان محمود کی وزیر کو خبر کی گئی کہ مسعود کا وزیر گرفتار ہوا اوس محمود کے
وزیر کا نام نظام الدین ابو طالب علی بن احمد بن حرب سمیری تہا اسی شہاب اسعد نے جو کہ
اوس وقت میں بطور نیابت منشی نصیر کی کار طغرائی کرتا تہا یہہ عرض کی کہ یہہ شخص ملحد یعنی وزیر
مذکور کافر ہی۔ محمود کی وزیر نے حکم دیا کہ جو ملحد ہوا اوسکو قتل کرو خود المقتول ہی اسپہہ
اوسپر واقع میں ظلم ہوا کہ بدون تحقیق مارا گیا لوگ بہی بسبب اوسکی خوف کی کچہہ نہ کہہ
سکے کیونکہ وہ ایسا ہی ظالم تہا یہہ واقع ۵۱۳ھ ہجری میں ہوا بعضے ۵۱۴ھ بیان کرتے ہیں
بعضے ۵۱۸ھ ہجری کہتے ہیں بہر تقدیر اوسکی عمر ساٹہہ برس کی تہی اور ایک شعر سے اوسکی
یہہ معلوم ہوتا ہی کہ ستاون برس کی عمر پائی اوسکی بچہ پیدا ہوا تہا جب اوسنے یہہ شعر کہا تہا

هذا الصغیر الذی وافی علی کبری | اقر عینی ولکن زاد فی فکری

سبع

چھٹی صدی کی شاعر

سبع وخمسون لو مرّت علی حجرٍ	لبان تاثیرہ فی ذلک الحجر

مگر یہہ نہین معلوم کہ بعد اسکی کتنے روز یا کئی برس زندہ رہا۔ طغرائی اوسکو کہتے ہین جو طغرا لکھنے پر مامور ہو۔ کہتے ہین کہ بروز سہ شنبہ سلخ صفر ۵۱۶ ہجری مین سلطان محمود کی وزیر کو قتل کیا اوسکی ایک غلام نے کیونکہ اوسنے اوسکی آقا کو مروا یا تہا اوسکا بدلا لی لیا

حیص بیص

ابو الفوارس سعد بیٹا محمد کا وہ بیٹا سعد بن صیفی تمیمی کا ملقب بلقب شہاب الدین معروف بنام حیص بیص شاعر مشہور ہی یہہ شخص فقیہ شافعی مذہب تہا قاضی محمد بن عبد الکریم وزان سی علم فقہ اوسنے پڑہا اور مسایل الخلاف مین بہی اوسنے کلام کئی ہین الا علم ادب اور نظم نثر اوسکو بہت مرغوب تہا لیکن اسمین بہی بڑا رتبہ پیدا کیا الفاظ پاکیزہ مضامین مرغوب باندہتا تہا اوسکی رسایل بہت فصیح اور بلیغ ہین حافظ ابو سعید سمعانی نی کتاب ذیل مین اوسکا ذکر کیا ہی اور تعریف بہت کی ہی وہ کہتا ہی کہ اوسسے لوگون نے بہت روایتین سُنے ہین دیوان اوسکا پڑہتا ہی اور رسایل اوسیسے لکہے ہین بہت لوگون نی علم ادب سیکہا وہ اشعار عرب بہت جانتا تہا اور اختلاف لغات کا بہی اوسکو سب یاد تہا مگر کہتے ہین کہ اس شخص کو غرور بہت تہا اپنی تئین کہینچا ہی رہتا تہا کسی سی بدون عربی کلام کی نہ بولتا تہا اور عربی ہی لباس پہنتا عربون کی ہی طور پر تلوار لٹکاتا عماد نی خریدہ مین ذکر کیا ہی کہ وہ ۵۷۴ ہجری مین فوت ہوا ابو القاسم بن فضل نے اوسکی طرز وروش مین یہہ شعر بنا کر اوسکی پاس بہیجے

کم تبادی وکم تطوّل طرطر	ک ما فیک شعرۃ من تمیم

فکل الضب واقرط الحنظل الیابس	واشرب ما شئت بول الظلیم

لیس ذا وجہہ من یضیف ولا	یقری ولا یدفع الاذی عن حریم

جب ابو الفوارس نے یہہ شعر سنے اوسکی جواب مین یہہ شعر بنا یے

لا تفضح من عظيم قد روان | كنت مشار اليه بالتعظيم
فالشريف الكريم ينقص قدرا | بالتعدي على الشريف الكريم
ولع الخمر بالعقول رمى الخمر | بتنجيسها و بالتحريم

شیخ نصر الله بن مجلی مشارف الصناعة جو کہ ایک ثقہ اور معتبر فرقہ اہل سنت وجماعت مین سے گذرا ہی وہ کہتا ہی کہ ایک شب کو حضرت علی ابن ابیطالب رح کو مینی خواب مین دیکھا مینی کہا یا امیر المومنین جس روز تمنی مکہ فتح کیا تہا اوس روز تمنے یہہ کہا تہا کہ جو کوئی ابو سفیان کی گہر مین امن لیگا اور جا گہسیگا اوسکو امن ہوگی تمنے اونکی ساتہہ یہہ سلوک کیا اوسکی خاندان نی آپ کی بیٹی امام حسین ؑ کی ساتہہ کیا سلوک کیا حضرت علی کرم اللہ وجہہ نی ارشاد کیا کہ کیا تو نی ابن صیفی کے شعر نہین سُنے جو اوسنے اسی معاملہ مین بنائی ہین مینی کہا کہ مین ضرور سنونگا اسی حال مین میری آنکہ کہل گئی مین اوسی وقت دوڑا ہوا حیص بیص کی گہر آیا اور اوسکو پکارا جب وہ باہر آیا سب حال اسی کہکر سنایا وہ چیخ کر رونے لگا اور یہان تک رویا کہ بیہوش ہوگیا اور قسم کہا کر مجہسے یہہ کہا کہ آج ہی کی رات یہہ شعر واللہ مینی بنائی ہین کسیکو اطلاع ان پر نہین ہوئی وہ یہہ ہین سه

ملكنا فكان العفو منا سجية | فلما ملكتم سال بالدم ابطح
وحللتم قتل الاساري وطالما | غدونا على اسري نعف ونصفح
فحسبكم هذا التفاوت بيننا | وكل اناء بالذي فيه ينضح

حیص بیص اسکو اسوسطی کہتے ہین کہ ایک روز اوسنے لوگون کو اضطراب مین دیکہکر یہہ کہا تہا کہ یہہ لوگ کس حیص بیص مین پہنس رہے ہین یہی لقب اوسکا ہوگیا معنے حیص کی شدت اور بیص کی اختلاط ہین عرب بولا کرتے ہین کہ آدمی حیص وبیص مین پڑی ہوتی ہین یہی محاورہ اردو مین مستعمل ہی بروز چہارشنبہ چھٹی تاریخ شعبان ۵۷۴ھ مین درمیان بغداد کی صبح کی وقت

چھٹی صدی کی شاعر

فوت ہوا قریش کی قبرستان مین جانب غربی مدفون ہوا

ابو المعالی

ابو المعالی سعد بن علی بن قسم بن علی بن قسم انصاری خزرجی وراق خطیری معروف کتاب فروش دانا آدمی تہا شعر بہت اچہا نظم کرتا تہا کئی مجموعہ اوسنے تالیف کئی ہین ازانجملہ ایک کتاب زینة الدہر اور عصرة اہل العصر ہی اس کتاب کو ذیل دمیتة القصر کی اوسنے بنایا ہی اپنی معاصرین کا حال مع اشعار کی اوسمین لکہا ہی اور متقدمین کا حال بہی ہی لوگون کے اشعار اور احوال سی مطلع تہا ایک کتاب اوسکی ملح الملح ہی اسی معلوم ہوتا ہی کہ کتنا کچہہ اوسکو عبور اور مہارت علوم ادب مین تہی یہہ اوسکی شعر ہین سہ

ومعذّر فی خدّہ ۔۔۔ ورد وفی فمہ مدام

مالان لی حتّی تغشّی ۔۔۔ صبح سالفہ ظلام

کالمہر یجمع تحت راکبہ ۔۔۔ ویعطفہ اللّجام

وله ایضا

احدقت ظلمة العذار بخدّیه ۔۔۔ فزادت فی حبّہ حسراتی

قلت ماء الحیوة فی فمه العذب ۔۔۔ دعونی اخوض فی الظلمات

وله

شکوت هوی من شفّ قلبی بعده ۔۔۔ توقد نار لیس یطفی سعیرها

فقال بعادی عنک اکثر راحة ۔۔۔ ولولا بعاد الشمس احرق نورها

اوسکی سب شعر اچھی ہین بروز دوشنبہ بچیسوین یا پندرہوین ماہ صفر ۵۴۸ ہجری کو درمیان بغداد کے فوت ہوا مقبرہ باب حرب مین مدفون ہوا

ابو الغارات طلائع

چھٹی صدی کی شاعر

ابن خلکان کہتا ہی کہ ابو الغارات طلائع بن رزّیک ملقب بلقب ملک صالح وزیر مصر کا جو کہ منیۃ بنی خصیب مضافات صوبہ مصر کا والی تھا - جبکہ ظافر اسماعیل مقتول ہوا اوسوقت محل کی عورتون نے صالح سے مدد طلب کی یہہ کھا تھا کہ عباس اور اوسکی بیٹی نصر کو جو دونو متفق اوسکے قتل پر تھے سزا دو اسلئی صالح مذکور قاہرہ کیطرف گیا اوسکی ہمراہ عرب کے لوگ بڑی شجاع بہت کثرت سی تھے جب شہر کی پاس پہونچا اوسوقت عباس اور اوسکا بیٹا مع متعلقین کے بھاگ گئی ہمراہ اون دونو کی اسامہ بن منقذ بھی تھا کیونکہ وہ بھی اس قتل مین شریک تھا اور صالح نی شہر مین گہس کر وزارت پر قبضہ پایا یہہ حال ایام فایز مین گذرا اور خود مستقل ہو کر تدبیر بند و بست دولت کا کرنی لگا وہ انیسوین ماہ ربیع الاول ۵۴۹ سنہ ہجری مین وزیر ہوا تھا فاضل اور دلاور آدمی بڑا سخی تھا - اہل فضل سے بہت خوشی اور بہتی بشاشی سی ملاقات کیا کرتا تھا شعر بہت جید کہتا تھا ابن خلکان کہتا ہی کہ مینی اوسکا دیوان دیکھا ہی دو حصّو مین ہی اوسکی یہہ شعر ہین سہ

کم ذا یرینا الدھر فی احداثہ	عبرا وفینا الصدّ والاعراض
ننسی الممات ولیس یجری ذکرہ	فینا فتذکرنا بہ الامراض

ولہ

مشیبک قد نضا صبغ الشباب	وحل البان فی وکر الغراب
تنام ومقلۃ الحدثان یقظی	وما ناب النوائب عنک ناب
وکیف بقاء عمرک وھو کنز	وقد انفقت منہ بلا حساب

بعد وفات پانی خلیفہ فایز کی جبکہ عاضد بجای اوسکی گدی نشین ہوا صالح مذکور اوسیطرح سے وزیر رہا بلکہ اور عزت اوسکی بڑہ گئی - اور عاضد نی اوسکی بیٹی سے اپنا نکاح کیا اور یہانتک

نوبت

ـ صالح کا قصد رہا کہ عاضد اوسکی قید او قبضہ مین ہو گیا آخر عاضد نی تنگ آکر یہہ تجویز کی
کہ کسی صورت سی صالح مذکور کو قتل کرنا چاہئے چنانچہ اسلئے اوسنے چند آدمیون کو بہکا کر
گہر مین چہپا رکہا کہ جس وقت صالح گہر مین آوی یا گہر سی باہر جاوے فورًا اوسکو قتل
کر ڈالنا چنانچہ وہ لوگ جو کمین مین گہات لگا کر بیٹھے تہے رات کو جاتے تہے کہ اوسپر حملہ
کرین اوسنے جلد کواڑ بند کر لیئی اوس حال سی اطلاع اوسکو نہتی اور نہ ان لوگونکو غرض
صبح کو جب باہر نکلا اوسوقت اون لوگون سینے چارطرف سے ہجوم لاکر چہریان مارین کئی
زخم شدید آئی ایک زخم سر مین بہی آیا تہا مجروح ہوکر آواز دی اوسکی نوکر چاکر گہس آئی
دیکہا کہ آقا کا یہہ حال ہوا اون لوگون کو جنہون سینے اوسکو قتل کیا تہا سب کو مارا اور اوسکو
اوٹہاکر گہر مین لیگئے وہان تہوڑی عرصہ زندہ رہکر فوت ہوا وہ دن دوشنبہ اونیسوین تاریخ
رمضان سنہ ۵۵۶ ہجری کی تہے پیدایش سنہ ۴۹۵ ہجری مین ہوئی بعد اوسکی مرنیکے اوسکا
بیٹا محی الدین رزیک بروز سہ شنبہ یعنی دوسری روز اپنی باپ کی وفات کی وزیر ہوا جب
اوسکو خلعت وزارت ہوا اوسکا لقب عادل ناصر رکہا گیا صالح مذکور قاہرہ مین مدفون
ہوا پہر اوسکا بیٹا عادل وہان سے اوکہاڑ کر اور جائی پر لیگیا قرافہ کبری مین لیجاکر دفن
کیا اوس روز اوسکی تابوت کی ہمراہ سلطان عاضد تہا

ابو المنصور

ابن خلکان کہتا ہی کہ ابو منصور ظاہر بن قاسم بن منصور بن عبد اللہ بن خلف بن عبد الغنی جذامی
اسکندری معروف حداد شاعر مشہور ہی وہ اچہی شعرا مین شمار کیا جاتا ہی اوسکا ایک دیوان
بہی ہی شعر اوسکے بہت جید ہین مصر والون کی بہت مدح اوسنے کی ہی مشہور شعر اوسکی یہہ ہین

لو کان بالصّبر الجمیل ملاذه — ما سحّ وابل دمعه ورذاذه

ما زال جیش الحبّ یغزو قلبه — حتّی وهی وتقطّعت افلاذه

چھٹی صدی کی شاعر

لم یبق فیہ مع الغرام بقیۃ — الا رسیس یحتویہ جذا
من کان یرغب فی السلامۃ فلیکن — ابدا من الحدق المراض عیاذ
لا تخدعنک بالفتور فانہ — نظر یضر بقلبک استلذاذ
یا ایہا الرشاء الذی من طرفہ — سہم الی حب القلوب نفاذ
در یلوح بفیک من نظائہ — خمر یجول علیہ من نباذ
وقناۃ ذاک القد کیف تقومت — وسناک ذاک اللحظ ما فولاذ
رفقا بجسمک لا یذوب فاننی — اخشی بان یجفو علیہ لاذ

یہہ قصیدہ بہت بڑا ہی — اوسنے درمیان مصر کی ماہ محرم ۵۲۹ھ ہجری مین وفات پائی

ابو محمد عبد اللہ

ابو محمد کنیت نام عبد اللہ بیٹا محمد بن سارہ کا بکر اندلسی شنتری تہی شاعر مشہور ہی یہہ شاعر ناظم و ناثر تہا مگر بد نصیب تہا اوسکا ذکر مصنف قلاید عقبان اور ابن بسام نی ذخیرہ مین کر بہت تعریف اوسکی کی ہی اور ذکر کیا ہی کہ ذلیل خبرین بیچا کیا کرتا تہا بعد مشقت اور محنت کسی حاکم کی اوسکو کتابت نصیب ہوئی — اپنی حال مین یہہ کہتا ہی سہ

اما الوراقۃ فہی انکد حرفۃ — اوراقہا وثمارہا حرماذ
شبہت صاحبہا بصاحب ابرۃ — تکسو العراۃ وجسمہا عریان

ولہ

ومعذر رقمت حواشی حسنہ — وقلوبنا وجدا علیہ رفاق
لم یکس عارضہ السواد وانما — نفضت علیہ سوادہا الاحداق

کبیر سی آنکہہ والی لڑکی کی تعریف یہہ کہی مین

ومہفہف الصدف فی اطرافہ — قمرا باطواق المحاسن یشرق

یفضی الی المهجات منه صعدة متالق فیها سناق ازرق

وله

وصاحب لی کداء البطن صحبته یودنی کوداد الذئب للراعی
یثنی علی جزاه الله صالحة ثناء هند علی روح بن زنباع

یہہ ہند بیٹی نعمان بن بشیر انصاری بصری کی ہی اور روح بن زنباع جذامی یار عبد الملک بن مروان کا تہا اوسنے اس عورت سی نکاح کیا تہا وہ اوسکا بہت اکرام اور اعزاز کرتا رہتا تہا — اوسکا ایک دیوان شعر کا ہی اکثر اوسمین اچہی شعر ہین اوسینے درمیان ..... ہجری کی شہر مرسیہ مین جو جزیرہ اندلس کا ایک شہر ہی وفات پائی

ابو محمد عبد اللہ

بن محمد بن سید بطلیوسی نحوی عالم علم ادب اور لغات کا فاضل متبحر ان دونو علمون مین بہت خوب ماہر تہا — شہر بلنسیہ مین رہتا تہا اوسکی پاس آدمی آتی جاتی تہی علم ٹہرتی سیکہتی وہ بہی اچہی طرح سی تعلیم کرتا تہا ثقہ آدمی تہا کتابین بہت نافع اور فایدہ مند اوسنی تالیف کی ہین از انجملہ ایک کتاب مثلث ہی دو جلد ونمین یہہ کتاب بہت اچہی تالیف کی ہی عجیب و غریب باتین اوسمین لکہی ہوئی ہین اور ایک کتاب الاقتضاب فی شرح ادب الکتاب ہی اسمین مطالب اور مقاصد کا خوب بیان کیا ہی یہہ کتاب شرح ابو العلا رصاحب دیوان سی جسکا نام ضوء السقط ہی کہا ہی بہت اچہی ہی اور ایک کتاب پانچ حروف کی بیان مین اوسینے تصنیف کی ہی — یعنے سین — اور صاد — اور ضاد اور ظا — اور دال اکنی ہا مین لکہی ہی اس کتاب مین عجیب اور غریب باتین لکہی ہین اور ایک کتاب الحلل فی شرح ابیات الجمل ہی — اور ایک کتاب التنبہ علی الاسباب الموجبۃ لاختلاف الامۃ ہی اور ایک کتاب شرح موطا کی اوسکی تصنیف سی ہی ابن خلکان کہتا ہی کہ مینی سنا ہی کہ دیوان متنبی

چہٹی صدی کی شاعر

ہی اوسنے شرح کی ہی مگر دیکہنے مین نہین آئی حاصل کلام یہہ ہی کہ جو کچہہ اوسنے تصنیف کیا ہی
یا کلام کہی ہین خالی جودت سے نہین اوسکی نظم بہت اچہی ہی از انجملہ یہہ قول ہی —

اخو العلم حیٌّ خالد بعد موته — واوصاله تحت التراب رميم
وذو الجهل ميت وهو ماش على الثرى — يظن من الاحياء وهو عديم

درازی شب مین یہہ شعر اوسکی ہین

ترى ليلنا شابت نواصيه كبرة — كما شبت ام في الجو روض بهار
كان الليالي السبع في الجو جمعت — ولا فصل فيما بينها لنهار

پیدایش اوسکی سنہ ۴۸۴ ہجری مین درمیان شہر طلیوس کی ہوئی رجب کی مہینی سنہ ۵۲۱ ہجری مین
درمیان شہر بلنسیہ کی فوت ہوا

ابو الحکم

ابن خلکان کہتا ہی کہ وہ ابو الحکم عبید اللہ بن مظفر بن عبد اللہ بن محمد باہلی حکیم و ادیب معروف
مغربی اصل اوسکی شہر مریہ کی جو ایک شہر اندلس کا ہی جسکا اوپر بیان ہوا اور پیدایش اوسنے
بلاد یمن مین پائی — ابو شجاع محمد بن علی بن الدہان فرضی کہتا ہی کہ ابو الحکم مذکور نے
درمیان بغداد کی آکر اقامت کی لڑکون کو وہان تعلیم دیتا رہا وہ علم ادب اور طب
اور ہندسہ خوب جانتا تہا اور ایک شخص نے یہہ بیان کیا ہی کہ وہ کامل الفضیلت
عارف ادب و حکمت تہا اوسکا دیوان بہت جید ہی اوسمین ظرافت اور خوش
طبعی بہری ہوئی ہی — اور عماد کاتب نی درمیان خریدہ کی یہہ لکہا ہی کہ ابو حکم مذکور
طبیب دار الشفاء لشکر سلطان محمود سلجوقی کا تہا اوسکی ہمراہ دواخانہ اسقدر
کچہہ بڑا تہا کہ چالیس اونٹ لدا کرتے تہے جہان خیمہ پڑتا وہان وہ بیمارون کو
دوا دیتا اونکا حال دیکہتا اور یہہ بہی کہا ہی کہ اوسکی تصنیف سی ایک کتاب نہج الوضاح

لاول الخلاعة ہی یہہ ابو حکم مذکور شام مین جاکر دمشق مین رہا اوسکی اخبارات اور ماجری
ظریفہ اوسمین ذکر کئی گئی ہین ابن خلکان کہتا ہی کہ مینے اوسکی دیوان مین دیکھا ہی
کہ ابو الحسین احمد بن منیر طرابلسی نزدیک امراء بنی منقذ کی قلعہ شیزر مین تہا اور ایک
شاعر درمیان دمشق کی ابو الوحش نامی تہا اوسمین اور ابو الحکم مین بہت مودت و الفت
و اتحاد تہا اوس ابو الوحش نے ارادہ کیا کہ شیزر مین جاکر بنی منقذ کی مدح کرون
ملتمس ابو الحکم مذکور سی التماس کی کہ ایک خط اپنا ابن منیر کی نام میری سفارش مین لکھہ
دو ابو الحکم نے یہہ شعر لکھہ دیئے ع

ابا الحسين استمع مقال فتى — عوجل فيما يقول فارتجلا
هذا ابو الوحش جاء ممتدحا — للقوم فنوّه به اذا وصلا
واتل عليهم بحسن شرحك ما — انلوح من شرح حاله جملا
وخبّر القوم انّه رجل — ما ابصر النّاس مثله رجلا
تنوب عن وصفه شمائله — لا يبتغي عاقل به بدلا
وهو على خفّة به ابدا — معترف انّه من الثقلا
يمتّ بالثلب والرقاعة والسخف — واما بما سواه فلا
ان انت فاتحته لتخبر — ما يصدر عنه فتحت منه خلا
فسمه ان حلّ خطة الخسف — والهون ورحّب به اذا رحلا
وسقّه السم ان ظفرت به — وامزج له من لسانك العسلا

پیدائش اوسکی ۴۸۶ ہجری مین درمیان یمن کی ہوئی جیسا کہ ابن دبیثی نے اپنی ذیل مین
بیان کیا ہی اور یہہ روز چہارشنبہ چوتہی ذیقعد ۵۴۹ ہجری مین وفات پائی

ابو الفرج

چھٹی صدی کی شاعر

ابن خلکان کہتا ہی کہ ابو الفرج عبد الرحمن بن ابو الحسن علی بن محمد بن علی بن عبید اللہ بن
عبد اللہ بن حمادی ابن احمد بن محمد بن جعفر جوزی بن عبد اللہ بن قسم بن نضر بن
قسم بن محمد بن عبد اللہ بن عبد الرحمن بن قسم بن ابی بکر صدیق رض باقی نسب
مشہور ہی وہ قرشی تیمی بکری فقیہ حنبلی واعظ ملقب بلقب جمال الدین حافظ
تہا اپنی زمانہ کا علامہ عصر اور امام وقت تہا علم حدیث اور وعظ وغیرہ خوب جانتا تہا
چند فنون میں اوسنے کتابیں تصنیف کی ہیں از انجملہ زاد المسیر علم تفسیر میں چار حصوں میں
یہہ کتاب ہی اسمیں اشیاء عجیبہ اور غریبہ ذکر کی ہیں اور حدیث میں اوسکی تصانیف
سے بہت ہیں — علم تاریخ میں کتاب منتظم بہت بڑی ہی اور موضوعات چار حصوں میں
ہی اس کتاب میں ہر ایک حدیث موضوع کا ذکر کیا ہی اور تلقیح فہوم الاثر ایک کتاب
اوسکی تصنیف سے ہی یہہ کتاب المعارف ابن قتیبہ کی طور پر ہی حاصل کلام یہہ ہی کہ اوسکی
تصنیف سے بہت کتابیں ہیں اور اپنی ہاتہہ سے اوسنے بہت کتابیں لکہی ہیں — کہتے ہیں کہ
اوسنے اون قلموں کے پہونسڑے جنسے حدیث رسول اللہ صلی اللہ کی لکہی تہے جمع کر رکہی تہے
اون پہونسڑوں کا ڈہیر لگا ہوا تہا مرتے وقت یہہ وصیت کر دی تہی کہ اس تراشہ
قلم سے میرے غسل کا پانی گرم کر کے غسل دینا چنانچہ ایسا ہی کیا اوسکی اشعار بہت
لطیف ہیں اہل بغداد کو ان شعروں میں خطاب کرتا ہی ~

عذیری من فتیۃ بالعراق — قلوبهم بالجفا قلب
یرون العجیب کلام الغریب — وقول الغریب فلا یعجب
میازیبهم ان تندت بخیر — الی غیر جیرانهم تقلب
وعذرهم عند توبیخهم — مغنیۃ الحی لا تطرب

وہ بہت حاضر جواب اور تیز ویر گو آدمی تہا اوسکی جوابات مجلس وعظ میں بہت نادر

چھٹی صدی کی شاعر

ہوئی تھے کہتے ہیں کہ ایکدفعہ منبر پر بیٹھا ہوا وعظ کہہ رہا تہا بغداد میں درمیان شیعوں
اور سنیوں کی یہہ جھگڑا ہوا کہ خلیفہ اول ابوبکر افضل ہیں حضرت علی سے یا حضرت
علی شیعہ کہتے تھے کہ حضرت علی افضل ہیں اور سنی کہتے تھے کہ حضرت ابوبکر افضل
تھے غرض کہ دونو فرقوں کی آدمیوں نے یہہ تجویز کی کہ جو ابو الفرج کہیگا وہ مانی
گی دونو جانب نے تسلیم کر کے عین حالت وعظ میں کہ وہ منبر پر بیٹھا ہوا درس کہہ
رہا تہا اور صدہا آدمی سن رہے تھے یہہ سوال کیا کہ آپ کسکو فضیلت دیتے ہیں آیا حضرت
ابوبکر افضل تھے یا حضرت علی ابو الفرج نے یہہ خیال کیا کہ جواب ایسا دینا چاہیئے تاکہ دونو
فرقے خوش رہیں یہہ سوچ کر فوراً یہہ کہا کہ افضل اون دونو میں سے وہ جسکی بیٹی تھی اوسکے
یہہ کہتے ہی منبر سے اوتر کھڑا ہوا تاکہ یہہ پوچھنے نہ پاویں کہ اس سے مراد کون شخص ہے کیونکہ
سنیوں نے اس کلام کی یہہ معنی سمجھے کہ حضرت عائشہ رض جو ابوبکر کی بیٹی پیغمبر خدا کی تھی
وہ افضل ہوئی حضرت علی رض سے اور شیعوں نے اسکلام کی یہہ معنی سمجھے کہ حضرت پیغمبر خدا کی بیٹی
یعنی حضرت فاطمہ تھی حضرت علی رض کی اسواسطے وہ افضل ہوئی ابوبکر سے یہہ معنی اسکے
کلام کی ہیں غرضکہ دونوں نے اپنی اپنی نزدیک سمجھ لیا فیصلہ کچھ نہوا کیونکہ اوسنے جواب ہی
مجمل دیا جسکی دونو معنی ہو سکتے ہیں ایسے ایسے لطیف جواب اس فاضل کی مشہور ہیں وہ بہت
اچھا آدمی تہا اوسکی خوبیاں بہت ہیں جنکی شرح بہت بڑی ہے پیدایش اوسکی سنہ ۵۱۰ پانسو
ہجری میں ہوئی — اور جمعہ کی رات کو بارہویں تاریخ ماہ رمضان ۵۹۷ھ میں درمیان بغداد کی
وفات پائی باب حرب کی باہر مدفون ہوا

ابو القاسم

ابن خلکان کہتا ہی کہ وہ ابو القاسم و ابو زید دو کنیت رکھتا تہا نام اوسکا عبد الرحمن بن خطیب
ابی محمد عبد اللہ بن خطیب ابو عمر احمد بن ابو الحسن اصبغ بن حسین بن سعدون بن رضوان بن فتوح

وغیرہ اندلس ہی اوسکی تصنیف سے ہی کتاب التعریف والاعلام فیما ابہم فی القرآن من الاسماء الاعلام اور کتاب نتائج الفکر و مسئلہ رویۃ اللہ فی المنام وہ کہا کرتا تھا کہ کوئی سوال میرا جناب باری میں نہیں رد کیا ہی جو مانگا سو دیا ہی اور ایسا ہی وہ شخص جو ان شعروں کو صحیح پڑہا کری وہ شخص ہی مستجاب الدعوات ہو جاوسے وہ یہہ ہین

یامن یری مافی الضمیر ویسمع	انت المعد لکل مایتوقع
یامن یرجی للشدائد کلها	یامن الیه المشتکی والمفزع
یامن خزائن رزقه فی قول کن	امنن فان الخیر عندک اجمع
مالی سوی فقری الیه وسیلة	فبالافتقار الیک فقری ادفع
مالی سوی قرعی لبابک حیلة	فلئن رددت فای باب اقرع
ومن الذی ادعوه واهتف باسمه	انکان فضلک عن فقیرک یمنع
حاشا لمجدک ان تقنط عاصیا	الفضل اجزل والمواهب اوسع

اشعار اوسنے بہت کہی ہین اور تصانیف اوسکی بہت مفید ہین وہ ایک شہر مین پرہیزگاری سے رہا کرتا تہا یہانتک کہ خبر اوسکی حاکم مراکش کو پہونچی اوسنے اوسکو بلوایا اور بہت احسان اوسپر کیا تین برس تک وہان مقیم رہا پیدایش اوسکی ۵۰۸ ہجری مین درمیان شہر مالقہ کی ہوئی مراکش مین بروز جمعرات فوت ہوا ظہر کی وقت چھبیسوین ماہ شعبان ۵۸۱ ہجری مین

ابومحمد سعید

ابن خلکان کہتا ہی کہ وہ ابومحمد ابن مبارک بن علی بن عبد اللہ بن سعید بن محمد بن نصر بن عاصم بن عباد بن عصام بن فضل بن ظفر بن علاب بن حمد بن شاکر بن عیاض بن حصن بن رجاء بن ابی بن شبیل بن ابی الیسر کعب الانصاری مشہور معروف ابن الدہان نحوی بغدادی ابوالقاسم ہبۃ اللہ بن حصین سے حدیث کا سننے والا تھا یہہ شخص اپنی زمانہ کا سیبویہ تہا اوسکی

تصانیف نحو میں بہت مفید ہیں از انجملہ ایک کتاب شرح الایضاح اور تکملہ ہی تینتالیس جلدیں
اس کتاب کی ہیں اور ایک فصول کبری — اور ایک فصول صغری — اور ایک
شرح کتاب اللمع کی جو ابن جنی کی تصنیف سی ہی اوسکی شرح اسینی کی ہی
اوسکی دو جلدیں ہیں اوس کتاب کا نام اوسنے غرہ رکھا ہی — ابن خلکان کہتا ہی
کہ باوجود بہت دیکھنی شروح اس کتاب کے اس جیسی شرح نہیں دیکھی — اور ایک
کتاب العروض ہی ایک جلد میں — اور ایک کتاب الدروس علم نحو میں ہی
اور ایک کتاب رسالہ سعیدیہ ہی ماخذ کندیہ کی بیان میں اس کتاب میں متنبی کی چوریاں
اور سرقات کا بیان ہی ایک تذکرہ مسمی زہر الریاض سات جلدوں میں ہی
اور ایک کتاب الغنیہ بیان ضاد اور ظا میں اور ایک کتاب العقود مقصور اور
ممدود کی بیان میں ابو محمد مذکور کی وقت میں درمیان بغداد کی یہہ نحوی مشہور تھی
یعنے ابن جوالیقی — اور ابن خشاب اور ابن شجری مگر ان سب پر ترجیح ابو محمد
مذکور کو لوگ دیتی تھے باوجودیکہ نحویوں مذکورہ میں سے ہر ایک شخص اپنی وقت کا
امام تھا لیکن سب آدمی ان پر اسکو فوقیت اور ترجیح دیتی تھے — پھر ابو محمد مذکور
بغداد کو چھوڑکر موصل میں پاس وزیر جمال الدین اصفہانی کی آیا اوسنے بہت جاہ اور
اور تواضع کی مدت تک اوسکی پاس رہا — ابن خلکان کہتا ہی کہ بہت طالب علم اوسکی
کتابیں موصل میں پڑھنی لگی تھے اور مینے دیکھا کہ داخل درس اوسکی تصنیفات
ہوگئی تھے اوسنے اتوار کی دن ماہ شوال سنہ ۵۶۹ ہجری میں درمیان موصل کی وفات
پائی اور مقبرہ معافی میں مدفون ہوا پیدایش اوسکی جمعرات کی شام کو چھبیسویں رجب سنہ ۴۹۴
میں درمیان بغداد کی محلہ نہر طابق میں ہوئی تھی اوسکی نظم بھی اچھی ہی
وہ یہہ ہی —

لا تجعل الهزل دابا وهو منقصة | والجد يعلو به بين الورى القيم
ولا يغرنك من ملك تبسمه | ما تصخب السحب الا حين تبتسم

وله ایضا

لا تحسبن ان بالشعر | مثلنا ستصير
فللدجاجة ريش | لا كنها لا تطير

وله ایضا

لا عزو ان اخشى فرا | قكم وتخشانى الليوث
اوما ترى الثوب الجديد | من التفرق يستغيث

عماد کاتب نے درمیان خریدہ کے اوسکا ذکر کیا ہے بہت تعریف اوسکی کی اور حال بہی مع اشعار کے لکہا ہے

الابوردی

ابو محمد بن مظفر محمد بن احمد بن محمد الامام محمد بن اسحاق ابو الفتیان بن الحسن بن ابی مروعہ منصور بن معویہ الاصغر محمد بن عثمان ابن عتبہ اصغر بن عتبہ بن اشرف بن عثمان بن عنبسہ بن ابی سفیان بن صخر بن حرب بن امیہ بن عبد الشمس بن عبد مناف قرشی اموی معاوی ابیوردی شاعر مشہور ہے یہہ شخص ادبا رمشاہیر میں سے تہا شاعر ظریف گذرا ہے اوسنے اپنی دیوان کی کئی قسمیں کی ہیں — ایک قسم کا نام عراقیات — ایک نجدیات — ایک وجدیات متاخرین شاعروں میں سے تہا علم انساب خوب جانتا تہا چند علوم میں اپنی زمانہ میں یکتا تہا نظیر اپنی نرکہتا تہا تصنیف کتب میں حاذق عقلمند فاضل تہا مگر غرور اور نفس پروری نے اوسکو خراب کیا تہا جب نماز پڑہکر فراغت ہوتا یہہ دعا مانگا کرتا کہ الہی مجکو مشرق سے مغرب تک حکومت اور بادشاہی دے اوسکی

یہہ شعر ہیں ؎

ملکنا اقالیم البلاد فاذعنت — لنا رغبۃ او رھبۃ عظماؤھا
فلما انتہت امالنا عاقت بذا — شدائد ایام قلیل رخاؤھا
وکان الینا فی السرور ابتسامہا — فصار علینا فی الھموم بکاؤھا
وصرنا نلاقی النائبات باوجہ — رقاق الحواشی کاد یقطر ماؤھا
اذا ماھممنا ان نبوح بما جنت — علینا اللیالی لو یدعنا حیاؤھا

ولہ ایضا

تنکرلی دھری ولم یدر اننی — اعز واحداث الزمان تھون
فبات یرینی الدھر کیف اعتداوہ — وبت اریہ الصبر کان یکون

اوسکی تصانیف بہت ہیں ازانجملہ تاریخ ابیورد — اور لسا — اور مختلف مؤتلف — اور طبقات کل فن — ما اختلف وایتلف فی انساب العرب لغت ہیں یہی اوسکی تصنیفات ایسی ہیں کہ اوسسے پہلے کوئی کتاب ایسی تالیف نہیں ہوئی نیک خو خوبصورت آدمی تہا اوسکی وفات جمعرات کی روز بین الصلاتین دسویں ماہ ربیع الاول ۵۰۷ ہجری کو درمیان اصفہان کی اسطور پر ہوئی کہ کسینے زہر کہلا کر مار ڈالا تہا — ابیورد اوسکو باورد — اور اباوردی بہی کہتے ہیں وہ ایک چہوٹا سا شہر خراسان میں سے ہی وہان بہت علما پیدا ہوئی ہیں

ابن الہباریہ

شریف ابو علی محمد بن محمد بن صالح الہاشمی عباسی معروف ابن الہباریہ ملقب بلقب نظام الدین بغدادی شاعر مشہور ہی وہ شاعر جید نیک گفتار پر گو تہا لیکن زبان اوسکی بہت خبیث ہاجی بہت تہا لوگون سے لڑتا رہتا تہا کوئی شخص اوسکی زبان سے نہیں

ہجا تہا اوسکا ذکر عماد نے بہی خریدہ مین کیا ہی اور کہا ہی کہ وہ شعرا نظام الملک مین سی تہا اوسکی شعر پر ہجو اور غزل غالب ہتے اور واہیات بہت بکتا تہا ابن حجاج کی اسلوب پر اوسکی شعر مین بلکہ اوس سی بہی دو چار قدم آگی بڑہا ہوا ہی تمام ہوئی کلام عماد کی — نظام الملک کی سرکار مین ملازم تہا — کہتی ہین کہ نظام الملک اور تاج الملک ابو الغنایم بن دارست کے درمیان بہت چہیڑ چہاڑ اور نوک جوک رہا کرتے تہے — ایک روز ابو الغنایم نے ابن ہباریہ سے کہا کہ اگر نظام الملک کی تو ہجو کری تو مین تجکو انعام کچہہ دونگا یہہ وعدہ اوس نے کیا ابن ہباریہ نے کہا کہ کسطرح مین ایسی شخص کی ہجو کرون جسکی تمام اشیا میری گہر مین موجود ہین اور کوئی چیز میرے گہر مین ایسی نہین ہی جو اوسکی دی ہوئی ہو پہر کسطرح ہجو کرون اوس نے کہا کہ ہم تم کو انعام بہی دیتی ہین اور آخر کو انعام بہی وعدہ دیتی ہین آخر کو طمع انعام غالب ہوئی اوس نے یہہ شعر نظام الملک کی ہجو مین کہے وہ یہہ ہین —

لا غرو ان ملک ابن	اسحاق وساعدہ القدر
وصفت لہ الدنیا وخص	ابا الغنایم بالکدر
فالدہر کالدولاب	لیس یدور الا بالبقر

جب یہہ شعر نظام الملک نے سنے کچہہ برا نہ مانا بلکہ یہہ کہا کہ وہ سچا ہی کیونکہ یہہ بات مشہور ہی کہ اہل طوس بقر ہین اس محاورہ مشہور کی موافق وہ کہتا ہی اسکی کچہہ برائی نہین ہی نظام الملک رضی والاطوس ہی کا تہا یا وجود اس ہجو کی نظام الملک نے اوسکے اعزاز اور اکرام مین کچہہ کمی نہ کی بلکہ اور زیادہ اوسکی خاطر کی یہہ بات نظام الملک کی خوبیون مین سے تہے — یہہ اشعار غریبہ اوسکے اس قول کی رد مین ہین جو کہا کرتے ہین السفر وسیلۃ الظفر —

چھٹی صدی کی شاعر

قالوا اقمت وما رزقت وانما | بالسیر یکتسب اللبیب ویرزق
فاجبتهم ما کل سیر نافعًا | الحظ ینفع لا الرحیل المقلق
کم سفرة نفعت واخری مثلها | ضرت ویکتسب الحریص ویخفق

تو بیان اوسکی بہت ہین اوسکی ایک کتاب سایح الفطنة درمیان نظم کلیله ودمنه کی ہی اوسکی اشعار کا دیوان بہت بڑا ہی اور ایک کتاب صادح و باغم ہی اوسکو بہی کلیلہ ودمنہ کی طور پر نظم کیا ہی اوسمین ارجوزی مین گنتے کی ایک ہزار شعر اس برس کی عرصہ مین یہہ کتاب اوسنے منظوم کی تہے — ابن ہباریہ درمیان کرمان کی ۵۰۴ ہجری مین فوت ہوا

ابن قیسرانی

ابو عبد الله محمد بن نصر بن صغیر ابن داعر ابن محمد بن خالد بن نصر بن داغر بن عبد الرحمن المہاجر بن ولید مخزومی خالدی حلبی ملقب بشرف معالی عدة الدین معروف ابن قیسرانی شاعر مشہور ہی وہ ادبا جید اور شعرا نامی ہی سے گذرا ہی وہ اور ابن منیر ملک شام مین اپنی زمانہ کی شاعر یکتا مشہور تہے ان دونو نمین بہت ماجری اور وقایع اور نوادر اور لطائف و ظرایف گذرتے رہتی تہے — ابن منیر مذہب شیعہ رکہتا تہا اسلئے ایکدفعہ خالد مذکور نے یہہ شعر اوسکی طرف لکہہ کر بہیجے وہ یہہ ہین سعر

ابن منیر هجوت منی | خیرا افاد الوری صوابه
ولو نفیق بذاك صدر ربی | فان لی اسوة الصحابه

ولہ ایضا

کم لیلة بت من کاسی وریقته | نشوان امزج سلسالا بسلسال
وبات لا تحتمی عنی مراشفه | کانما ثغره ثغر بلا والی

ابن خلکان کہتا ہی کہ مینے اوسکا دیوان دیکہا تہا اوسیکی ہاتہہ کا سب لکہا ہوا تہا اون ایام مین

درمیان حلب کی تھا اوس دیوان سی مینے بہت کچھ نقل کیا — ولادت خالد مذکور کی سنہ ۴۷۸
ہجری مین درمیان عکا کی ہوئی — اکیسوین شعبان سنہ ۵۴۸ ہجری کو درمیان دمشق کی فوت ہوا

ابن کیزانی

ابن خلکان کہتا ہی کہ کنیت اوسکی ابو عبد اللہ نام محمد بیٹا ابراہیم ثابت بن فرج کنانی کا مقری ادیب شافعی مصری معروف با بن کیزانی شاعر مشہور ہی وہ زاہد اور پارسا درمیان مصر کی تھا ایک طایفہ اوسکی طرف منسوب ہی وہ لوگ اوسکا بہت اعتقاد رکھتے تھے اوسکا دیوان شعر کا ہی مینے نہین دیکھا ہی ایک بیت اوسکی مینے سنے ہی اوسی سے مجکو تعجب آرہا ہی وہ یہہ ہی

اذا لاق بالمحب غرام ‏ ‏ ‏ ‏ ‏ ‏ فکذا الوصل بالحبیب یلیق

اوسکی شعر بہت اچھی ہین بروز سہ شنبہ نوین ماہ ربیع الاول کو فوت ہوا — بعضے کہتے ہین کہ محرم مین سنہ ۵۶۲ ہجری مین فوت ہوا درمیان قبرستان امام شافعی اوسی قبہ کے نزدیک جسمین امام شافعی کی قبر ہی مدفون ہوا پہر وہانسی اوکھاڑ کر قریب حوض کی جو کہ معروف بنام ہود ہود کی ہی وہان لیجاکر گاڑا آج کی دن تک اوسکی قبر کی زیارت لوگ کرتے ہین — کیزان اوسکو اسواسطی کہتے ہین کہ اوسکا دادا کوزی بنا کر بیچا کرتا تھا ہندی مین جسکو کوزہ کر کہتے ہین اسطور سی کوزہ کیطرف اوسکو منسوب کر کی کیزانی کہنے لگی

شہاب الدین سہروردی

ابو الفدا اسمعیل

ابن خلکان سے نقل کرکے کہتا ہی کہ درمیان سنہ ۵۸۷ ہجری کی ابو الفتح یحیی بن حبش بن امیرک ملقب بلقب شہاب الدین سہروردی حکیم فیلسوف زمانہ قلعہ حلب مین حالت قید مین فوت ہوا ملک ظاہر غازی نے بموجب امر والد سلطان صلاح الدین کی اوسکا گلا گہنٹوا کی مار ڈالا تھا مسمی

مذکور نے اصول اور حکمت درمیان شہر مراغہ کی مجد الدین جیلی شیخ الاسلام فخر الدین سے پڑہا تہا
سہروردی مذکور نے طرف حلب کے سفر کیا اوسکو علم بسبب عقل کی بہت تہا اسواسطی اوسکو
مذہب فلاسفہ کی اعتقاد کا متہم لوگون نے کردیا تہا فقیہون نے فتوی دیا کہ اوسکو قتل کرنا چاہیے
کیونکہ اوسکی بد دینی اور سوء مذہبی ظاہر ہوگئی — زین الدین اور مجد الدین جو دو بیٹے جہبل کے
تہے بہت بہت تشدد اور جلدی اوسکی قتل کی کرتے تہے شیخ سیف الدین آمدی کہتا ہے
کہ ایک دفعہ سہروردی کی پاس درمیان حلب کی مین جمع ہوا اوسنے مجسے کہا کہ ضرور
ہی کہ تمام زمین پر ایک دفعہ میرا راج ہوجاوے مینے کہا یہ الہام ہی یا خبر آپکو
کہانسے ہوئے اوسنے کہا کہ مینے ایک خواب ایسا ہی دیکہا ہی اوسکی تعبیر یہی ہی کہ مین بادشاہ ہونگا
مینے کہا فرمایئے تو سہی مین بہی مستفید ہون اوسنے کہا مین نے خواب مین دیکہا ہی کہ دریا
کا پانی مین ہاتہہ مین بہر کر لیا رہا ہون مینے کہا اسکی اور بہی تعبیر ہوسکتی ہی کہ آپکا علم اور
تبحر مشہور ہو اوسنے ہرگز نہ مانا جو تعبیر آپ دیچکا تہا وہی اوسکی دلمین راسخ ہوگئی
ہرگز نہ نکلے جب سے مین نے جانا اسکو علم زیادہ مگر عقل کم ہی بروقت مقتول ہونے
کے اوسکی عمر چھتیس ۳۶ برسکی تہے چند کتابین اوسکی تصنیف سے حکمت مین ہین از انجملہ
تلویحات اور تنقیحات اور مشارع اور مطارحات اور کتاب الہیاکل اور حکمۃ الاشراق اس
شخصکو لوگ کہا کرتے تہے کہ وہ کیمیا بنانی جانتا ہی نظم اوسکی مثل کیمیا تہی وہ یہہ ہی

ابداً تحن الیکم الارواح — ووصالکم ریحانها والراح
وقلوب اهل ودادکم تشتاقکم — والی لذیذ لقائکم ترتاح
وارحمتا للعاشقین تکلفوا — ستر المحبة والهوی فضاح
واذا هم کتموا تحدث عنهم — عند الوشاة الدمع السحاح
لا ذنب علی العشاق ان غلب الهوی — کتمانهم فنمی الغرام وباحوا

پانچویں صدی کی شاعر

یہہ قصیدہ بہت بڑا ہی اتنے ہی پر اکتفا کیا جاتا ہی

ابو عبد اللہ

محمد بن یوسف بن محمد بن قاید ملقب بلقب موفق الدین اربلی الاصل کا نجرانی از روی مولد اور شاعر مشہور ہی وہ علم عربیہ مین امام اور انواع شعر کا فاضل تہا سب آدمیون سی زیادہ وہ علم عروض و قافیہ جانتا تہا شعر کا علم اوسکو بہت تہا جید اور ردی کی تمیز خوب کرتا تہا باریک مین اور علم متقدمین کا جاننے والا تہا۔ اوسنے کتاب اقلیدس کو حل کیا اور بچپن ہی سی شعر کہنا سیکہا۔ شہروزمین سفر کرکی گیا مدت تک وہان اقامت کی پہر طرف دمشق کی گیا وہان جاکر سلطان صلاح الدین کی مدح مین ایک بڑا قصیدہ کہا اوسکا دیوان بہت اچہا ہی اور رسالی بہت خوب ہین شیخ زین الدین حاکم اربل کی مدح مین ایک قصیدہ اوسنے کہا ہی جسکی اول کی شعر یہہ لکہتا ہون ۔

رب دار بالغضا طال بلاها	عكف الركب عليها فبكاها
درست الا بقايا اسطر	سمح الدهر بها ثم محاها
كان لي فيها زمان وانقضى	فسقى الله زماني وسقاها
وقفت فيها الغواني وقفة	الصقت حر ثراها بحشاها
وبكت اطلالها نائبة	عن جفوني احسن الله جزاها
قل لجيران مواثيقهم	كلما احكمتها رثت قواها
كنت مشغوفا بكم اذ كنتم	شجرا لا يبلغ الطير ذراها
لا ست الليل الا حولها	حرسا يرمي بالموت ظباها
واذا امدت الى اغصانها	كف جان قطعت دون جناها

یہہ بڑا قصیدہ ہی بہت اچہا کہا ہی اوسکا باپ رہنی والا اربل کا تہا تجارت کیا کرتا تہا بحرین مین

جاکر

جاکر غوطہ لگوا کر موتی لایا تھا اتفاق سے یہہ لڑکا موقع بہی اوسکی وہان ہی پیدا ہوا وہانسی
اربل مین آیا اسیواسطی وہ بحرین کی طرف منسوب ہی بروز یکشنبہ تیسری ماہ ربیع الآخر کو
۶۳۶ ہجری مین درمیان اربل کی فوت ہوا اپنی قبرستان مین مدفون ہوا

ابو سعید

المویذ بن محمد الوسی شاعر مشہور ہی ابن خلکان کہتا ہی کہ وہ اپنی زمانہ کی اعیان مین سے
گزرا ہی غزل اور ہجو بہت کہتا تہا شاعرون کی اکثر رئیسون کی اوسنے مدح کی ہی
اوسکا ایک دیوان بہی ہی وزیر عون الدین یحیی بن ہبیرہ کی پاس وہ رہا کرتا تہا اوسکی
حق مین اوسنے اچہی مدح کی ہی عماد کاتب نی اوسکا ذکر درمیان خریدہ کی اسطور پر
کیا ہی کہ وہ ذی قدر اور ذیشان تہا شعر اوسکا بہت مقبول ہوتا تہا اوسنے بدولت
شعر کی بہت کچہہ پیدا کیا املاک اور جاگیر اور مکانات بنائی جب بہت پیر لگ گئے
اوڑنی لگا زمانہ نے ایک چوٹ اوسکو ایسی دی کہ چوتڑون کی بل بیٹہہ گیا کیونکہ دس
برس تک امام مقتفی کی قید مین رہا اول ایام خلافت مستنجد کی مین خلاصی پائی یعنے
۵۵۵ ہجری مین قید سے چہوٹا چونکہ اتنی دن تک اوسنے زمانہ کو نہ دیکہا تہا ایک
گڑہی تاریک مین قید تہا انکہین جاتی رہین تہین اوسکا لباس جنگیون اور لشکریون
کا سا تہا پہر موصل کی طرف سفر کیا اوسکا شعر اچہا ہوتا تہا یہہ شعر صفت قلم مین ہی

ومتقعف یفنی ویفنی دائما	فی طوری المیعاد والایعاد
قلم یفل الجیش وهو عرمرم	والبیض ما سلت من الاغماد
وهبت له الاجام حین نشا بها	کرم السیول وهیبة الاساد

ابن خلکان کہتا ہی کہ یہہ شعر مینے کسی اور کی طرف منسوب پائی ہین واللہ اعلم بالصواب
پیدایش اوسکی ۴۹۷ ہجری مین درمیان الوس کی ہوئی وہین پرورش پائی جمعرات کے

چھٹی صدی کی شاعر

چوبیسوین ماہ رمضان ۵۵۸ھ کو درمیان موصل کی فوت ہوا اوسکی یہہ شعر ہین سے

رحلوا فما فنيت الدّموع تحرقا | ومن بعدهم وعجبت اذا انا باقي
وعلمت انّ العود يقطر ماءه | عند الوقود لفرقة الاوراق
لا تنكروا البلوي سوار مفارقي | فالحرق بحكم صبغة الحرّاق

وہ بغداد سی ۵۲۷ھ ہجری مین نکلا تہا

ابو مرہف شاعر

نصر بن منصور ابن حسن بن جوشن اولاد نزار بن معد بن عدنان سی نحوی ضریر یعنی شاعر مشہور ہی ابن خلکان کہتا ہی کہ بچہ پن ہی مین درمیان بغداد کی آکر رہا تا وقت وفات اوسی جگہہ اقامت کی قران شریف حفظ کیا امام احمد بن حنبل کی مذہب کی فقہ پڑہی سنہ قاضی ابوبکر محمد بن عبد الباقي انصاري سے حدیث کی سماعت کی اور ابو البرکات عبد الوہاب بن مبارک انماطی سے اور ابو الفضل محمد بن ناصر وغیرہ سی علم حدیث پڑہا شعر کہا خلفا اور وزراء کی مدح کی وہ زاہد اور پارسا نیک مقاصد اچہی مضمون کی شعر کہنے والا صاحب دیوان گذرا ہی اور اوسمین اور جریر مین نوک جوک اور ہجو رہا کرتی تہے اوسکی آنکہین بسبب چیچک کی جاتی رہین تہین عمر اوسکی جب چودہ برس کی تہے یہہ قطعہ اوسکا ہی

تري يتألف الشمل الصّديع | وامن من زمان ما يروع
وتانس بعد وحشتنا بنجد | منازلنا القديمة والرّبوع
ذكرت بايمن العالمين عصرًا | مضي والشّمل ملتئم جميع
فلم املك لدمعي ردّ غرب | وعند الشوق تعصيك الدموع
ينازعني الي هند اقلبي | ودون لقائها بلد شسوع

واخوف ما اخاف علی فؤادی ۔ اذا ما الخد البرق اللموع

لقد حملت من طول التنائی ۔ عن الاحباب ما لا استطیع

شعر اوسکی بہت باریک ونادر ہوتے ہین وہ درمیان بغداد کی سرکار وزیر عون الدین
ابن ہبیرہ کی مین نوکر تہا اوسکی اوسنے بہت مدحین کی ہین اوسنے بروز سہ شنبہ
بعد عصر تیرہوین جمادی الآخر ۵۱۰ہجری کی ولادت پائی بروز شنبہ اٹہائیسوین
ماہ ربیع الآخر ۵۸۸ہجری کہہ درمیان بغداد کی فوت ہوا

قاضی اغر

ابن خلکان کہتا ہی کہ کنیت اوسکی ابو الفتح نام نصر الدین مخلوق بن علی بن عبد القوی بن
قلاقسی لخمی ازہری اسکندری لقب قاضی اغر شاعر مشہور گذرا ہی وہ فاضل جید اور عالم
کامل تہا ۔ ابو طاہر سلفی کی صحبت مین بہت رہا اوسسے اوسکو نفع بہی بہت ہوا اوسکی
حقین شعر بہی بہت نادر اوسنے کہے ہین اوسکی دیوان مین ہین ابو طاہر مذکور بہت
خوب آدمی تہا ۔ آخر اپنی وقت مین بلا دیمن مین آیا وہان اکر بہت سرواردن
اور رئیسون کی مدح کی سبا بن سعود ازیغ بن عباس نامی حاکم بلاد یمن کی تعریف کی
اوسنے بہت احسان اوسپر کیا اور اچہا صلہ دیا دولتمند ہوکر دریا کی راہ
سوار ہوا راہ مین کشتی ٹوٹ کر دریا برد ہوگئی مال سب ڈوب گیا آپ ایک
تختی پر جان بچاکر بروز جمعہ پانچوین ذیقعد ۵۶۳ کو مراجعت کر آیا مگر ننگا
بحالت خراب وپریشان آیا اور یہہ قصیدہ جسکا اول شعر یہہ ہی پڑہا ۔

صدرنا وقد نادی بزمان بنا ردو ۔ نعدنا الی مغناک والعود احمد

یہہ قصیدہ بہت اچہا ہی اگر اور کوئی شعر مدون اس بیت کی اوسمین نہ ہوتا
تو بہی کافی تہا یہہ حال اپنا بیان گیا مال ڈوب جانیکی واردات مین ہی اوسکا

اول شعر یہہ ہی

والماء یکتب ما جری طیبا و یخنث ما استقر

یہہ بہی اوسیکے ہین

للیلۃ اوالدار النفیسہ بدلت بالبحر فخرا
باداو کیا عن باسیر خبر دلو یعز وہ خبرا
اقراء بعزۃ وجہہ صحف المنی ان کنت تقرا
والثم سنان یمینہ وقل السلام علیک بحرا
وغلطت فی تشبیہہ بالبحر واللہم غفرا
اولیس نلت بذا غنی جاونلت بذالک فقرا
وعہدت ہنالہ نیل مدا وذالک یعود جزرا

یہہ بڑا قصیدہ ہی اسمین بہت خوبی سی اپنا حال اوسنی بیان کیا ہی اور ابن قلاقس کے خوبیان بہی خوب طرح سے بیان کی ہین پیدایش اوسکی ثغراسکندریہ مین بروز چہارشنبہ چوتہی ربیع الاول ۵۳۲ ہجری کو ہوئی ماہ شوال ۵۶۷ ہجری مین عیداب پر وفات پائی

البدیع الاسطرلابی

ابن خلکان کہتا ہی کہ ابوالقاسم بن ہبۃ اللہ ابن حسین بن یوسف با احمد مشہور بنام بدیع اسطرلابی شاعر مشہور ہی وہ ایک ادیب ادبار کامل اور فاضل فضلا یا ہر سے یگانہ آفاق اپنی زمانہ مین آلات فلکیہ کا اوستاد گذرا ہی درمیان خلافت مسترشد باللہ کی بسبب اپنی عمل اور علم کے بہت مال اوسنے جمع کیا تہا اوسکے شعر ومین سے یہہ قول اوسکا ہی ؎

اهدی لمجلسه الکریم وانما اهدی له ما حزت من نعمائه
کالبحر یمطره السحاب وماله فضل علیه لانه من مائه

وله ایضاً

اذا فتی حمزة المنایا لما اکتسی حمزة العذار
وقد تبدی السواد فیه وکاد تبعد فی العبار

وله ایضاً

قال قوم عشقته امرد الخد وقد قیل انه نکرلش
قلت فرخ الطاوس احسن ما کان اذا ما علا علیه الریش

نکرلش لفظ عجمی ہی اوسکی معنی داڑھی بڑی کی ہین — وہ اپنی اشعار مین الفاظ ظرافت امیز کہا کرتا تہا یہانتک کہ بعضے جا ہی الفاظ فحش بہی لکھتا تہا اسی شخص نے ابن حجاج کی دیوان کو ایکسو اکتالیس بابون پر مرتب کیا ہی اور ایک باب کو فن فنون شعر ابن حجاج سے مقرر کیا ہی وہ بڑا ظریف تہا اوسنے ۳۴ھ مین بعلت فالج انتقال کیا مقبرہ وردیہ مین مدفون ہوا

ابن القطان

ابو القاسم ہبة اللہ ابن الفضل بن عبد العزیز بن محمد بن حسین بن علی بن احمد بن فضل بن یعقوب بن یوسف بن سالم معروف بابن قطان شاعر مشہور بغدادی ہی — ابن خلکان کہتا ہی کہ ابو القاسم مذکور نے حدیث کی سماعت بڑی بڑی اصلون سے کی تہی اور وہ نہایت تیز اور ظریف آدمی تہا ہنسی اور مزاح اور ہجو کی طرف بہت مایل تہا حیص بیص شاعر مذکورہ بالا کی ہمراہ بہت چہیڑ چہاڑ اوسکی رہتی تہی ایک دفعہ کا ذکر ہی کہ وزیر کی مجلس مین حیص بیص بیٹھا ہوا تہا ابن الفضل مذکور گیا اور کہا

که دو شعر مینے ایسے بنائی ہین کو ہی آگی انکی نہین بنا سکتا کیونکہ مین نے سب مضمون
انہین بہر دیا ہی وزیر نے کہا کہ پڑہو اوسنے یہہ شعر پڑہی ہے

زار الخیال بخیلا مثل مرسله فما شفانی منه الضم و القبل
ما زارنی قط الا کی یوافقنی علی الرقاد فینفیه و یرتحل

وزیر نے حیص بیص کی طرف متوجہ ہوکر کہا کہ اوسکی دعوی یہہ تم کیا کہتے ہو حیص بیص نے
جلد یہہ شعر بنا کر پڑہا وزیر نے بہت تعریف کی اخبار اوسکی بہت ہین پیدایش اوسکی شنہ ۴۹۲
ہجری مین ہوئی — بروز ہفتہ اٹہائیسوین ماہ رمضان کو یا بروز عید الفطر شنہ ۵۵۶ مین
درمیان بغداد کی فوت ہوا مقبرہ معروف کرخی مین مدفون ہوا

ابن خطیب تبریزی

ابو زکریا یحیی ابن علی بن محمد بن حسن بن بسطام شیبانی تبریزی معروف با بن خطیب ایک امام
ائمہ لغت سے گذرا ہی وہ علم ادب اور نحو وغیرہ خوب جانتا تہا — شہر صور مین اوسنے
علم حدیث پڑہا فقیہ ابو الفتح سلیم بن ایوب رازی — اور ابو القاسم عبد الکریم بن محمد بن عبد الله
بن یوسف دلال مساوی بغدادی وغیرہ سے پڑہا اور بہت لوگون نے اوسکی پاس جاکر
علم سیکہا شاگردی اوسکی اختیار کی علم لغت مین ثقہ تہا علم ادب مین اوسنے کئی کتابین
مفید تصنیف کی ہین ازانجملہ کتاب شرح حماسہ اول مین اوسکی شرح اوسنی چہوٹی ایک لکہی
تہی — پہر دوسری شرح جامع الفاظ شعر بلکہ ہر ایک بیت کی معنی کو جو محیط تہی وہ کئی —
بعد ازان یہہ تیسری شرح مطول کی ہر ایک لفظ اور معنی کی تفصیل و تطویل ہی مینے یہہ شرح
چہاپی ہوئی تمام من اوله الی آخرہ دیکہی ہی وہ شہر بن مین درمیان شنہ ۱۲۶۰ ہجری کی چہپی
ہی بالفعل مدرسہ دہلی مین داخل درس ہوگئی ہی — اور ایک کتاب شرح دیوان
متنبی ہی اوسکی تصنیف سے — اور ایک کتاب شرح سقط الزند وہ کتاب سقط الزند ابو

العلاء معری کا دیوان ہی اوسکی اوسنے شرح کی ہی — اور ایک شرح معلقات — اور شرح مفضلیات اور ایک کتاب تہذیب نادرات لغت کی بیانین ہی اور ایک تہذیب اصلاح المنطق اور نحو مین ایک مقدمہ اوسکا بہت اچھا ہی وہ عزیزۃ الوجود ہی کم پایا جاتا ہی وہ قابل اسکی ہی کہ داخل درس ہو مگر ہندوستان مین نہین ملتا اور ایک کتاب کافی علم عروض مین اوسکی تصنیف سی ہی — اور ایک کتاب اعراب قرآن کے بیانین ہی اوسکو ملخص کہتے ہین میننے اوسکو چار جلد وہین دیکھی ہی اور سوا اوسکی اور کتابین بہی اوسکی تصنیف سی ہین مدرسہ نظامیہ مین اوسنے علم لوگون کو پڑہایا اوسکی یہہ شعر ہین سہ

خلیلیّ ما احلی صبوحی بدجلة	واطیب منہ فی الصباح غبوقی
شربت علی الماءین من ماء کرمة	فکان کدرّ ذائب فی عقیق
علی قمری افق وارض تقابلا	فمن شائق حلو الهوی ومشوق
فما زلت اسقیه واشرب ریقه	وما زال یسقینی ولیشرب ریقی
وقلت لبدری التّرو تعرف ذا الفتی	فقال نعم هذا اخی وشقیقی

یہہ اشعار بہت نمکین اور شیرین اور ظریف ہین اوسنے ۴۲۱ہجری مین ولادت پائی — مرگ ناگہانی مین گرفتار ہوکر دوسری تاریخ جمادی الاخر ۵۰۲ کین درمیان بغداد کی بروز سہ شنبہ فوت ہوا مقبرہ باب لبرز مین مدفون ہوا

ابوبکر یحیی

ابن بقی اندلسی مشہور ہی مصنف موشحات مدیعہ کا بزرگ خصلت نیک انتظام کثیر الارتباط نیک خو بہت محسن آدمی تہا مگر زمانہ ہی نے اوسے بہت عداوت کی اوسکی امید منقطع کردی اوسنے شعرگوئی اکی طریق اور عروض و قافیہ کی نئی بہت ڈہنگ مقرر کئی تہے

چھٹی صدی کی شاعر

[illegible] جب نظم لکہتا تہا تو نظم عقود کو شرمندہ کرتا تہا مگر افسوس کہ کبہی زمانہ نے اوسکی حاجت پوری نہ کی اوسکی یہہ شعر ہین سہ

بابی غزال عازلته مقلتی — بین العذیب وبین شطی بارق
وسالت منه زیارة تشفی الجوی — فاجابنی منها بوعد صادق
بتنا ونحن من الدجی فی لجة — ومن النجوم الزهر تحت سرادق
عاطیته واللیل یسحب ذیله — صهباء کالمسک الفتیق لناشق
وضممته ضم الکمی لسیفه — وذوابتاه حمایل فی عاتقی
حتی اذا مالت به سنة الکری — وخرجته عنی فکان معانق
ابعدته عن اضلع تشتاقه — کیلا ینام علی فواد خافق
لما رایت اللیل آخر عمره — قد شاب فی لمم له ومفارق
ودعت من اهوی وقلت تاسفا — اعزز علی بان اراك مفارق

درمیان سنہ [illegible] ہجری کی فوت ہوا

الخطیب حصنکفی

ابو الفضل یحیی ابن سلامہ بن حسین بن محمد لقب اوسکا معین الدین معروف خطیب حصنکفی صاحب دیوان ہی اوسکی خطبی اور رسالی بہت ہین طنزیہ مین پیدا ہوا قلعہ کیفا مین پرورش پائی بغداد مین اکثر علم ادب پڑہا خطیب ابوزکریا تبریزی اوسکا استاذ ہی علم فقہ شافعی کی خوب پڑہا پہر بعد اوسی فضیلت پاکر اپنی بلاد کیطرف مراجعت کرگیا میافارقین مین جاکر اوترا اوسکو اپنا وطن بنایا وہان لوگون نی اوسی پڑہنا شروع کیا بہت نفع اوسی پایا عماد خریدہ مین کہتا ہی وہ علامہ زمان تہا نظم اور نثر اپنی زمانہ مین ایسی لکہتا تہا کہ نظیر اور ثانی اوسکا مفقود تہا عماد کہتا ہی کہ مجکو بہت اشتیاق ملاقات اوسکی تہا

چھٹی صدیکی شاعر

تہا موصل کی پاس ملاقات ہوئی اوسکا یہہ قطعہ ہی ـــ

وخليع بت اعذله ۔۔۔ ويرى عذلي من العبث
قلت ان الخمر مخبثة ۔۔۔ قال حاشا من الخبث
قلت منها القئ قال اجل ۔۔۔ عذبت عن مخرج الحدث
وسابعوها فقلت متى ۔۔۔ فقال عند الكون فى الحدث
قلت فالا رفاث يتبعها ۔۔۔ قال طيب العيش فى الرفث

یہہ شعر اوسکی بہت مشہور ہین ـــ

ولايم لامني فى الخمر قلت له ۔۔۔ انى لاشربها حيا وفى جدث
قم فاسقيني حمراء صافية ۔۔۔ صرفا حراما فاني غير مكترث
فان يكن حللوا بالطبيخ ففي ۔۔۔ احشاى نار سقيها على الثلث
قالوا فكم تتقياها فقلت لهم ۔۔۔ انى انزهها عن مخرج الحدث

اکثر شعر اوسکی بہت لطافت اور جودت کی ہین مذہب اوسکا شیعہ تہا یہہ اوسکی شعر و نسبی بہی معلوم ہوتا ہی اوسکی خطبی اور رسالی اینقدر مشہور ہین ہمیشہ اپنی ریاست اور جلالت قدر اور افادہ علما کی اشتغال مین رہا یہان تک کہ درمیان ۵۶۷ھ یا ۵۶۸ھ مین فوت ہوا ولادت اوسکی درمیان ۴۶۰ھ ہجری کی ہوئی تہی ـــ حصنکفی اوسکو بسبب منسوب ہونی طرف حصن کیفا کی کہتی ہین ـــ حصن بمعنی قلعہ کیفا اوس قلعہ کا نام ہی

ابن سکرہ

ابو الحسن محمد بن عبد اللہ بن محمد معروف ابن سکرہ ہاشمی بغدادی شاعر مشہور ہی وہ علی بن مہدی بن ابی جعفر منصور خلیفہ عباسی کی اولاد مین سے ثعالبی کہتا ہی کہ وہ شاعر بڑی دست قدرت انواع ابداع و طریف و تمکین گفتار مین رکہتا تہا ظرافت اور وابیات

بہت بکتا تہا کہتے ہین کہ ابن سکرہ کی دیوان مین پچاس ہزار شعر ہین یہہ شعر ایک لڑکی کی حقمین اوسنے کہے ہین جسکی ہاتہہ مین ایک چہڑی ہے اوسکی اوپر ایک کلی پہول کی تہے ؎

غصن بدا فی الید منه	غصن فیه لؤلؤ منظوم
فتحیرت بین غصنین	فی ذا قمر طالع و فی ذا نجوم

وله ایضاً

قالوا التحی و تسلوا عنه قلت لهم	هل یحسن الروض ما لم یطلع الزهر
هل التحی طرفه الساجی فاهجره	ام هل تزحزح عن اجفانه الحور

اور ایک لنگری غلام کی حقمین کہی ہین

قالوا بلیت باعرج فاجبتهم	العیب یحدث فی غصون البان
انی احب حدیثه وارید ه	للنوم لا للجری فی المیدان

ابن مہیار رج شمیم مین لکہتا ہی کہ یہہ دو شعر قاضی ابن خلکان کی ہین اوسنے اپنی معشوق کے حقمین کہے ہین اور ابن خلکان اپنی تاریخ مین لکہتا ہی کہ ابن سکرہ کی یہہ شعر ہین — میری نزدیک یہہ ہی کہ ابن سکرہ کی شعر ابن خلکان نے اوس لونڈی کی حقمین جسکو وہ چاہتا تہا پڑہدی ہون گے حقیقت مین اوسکی طبع زاد نہین ہین ابن سکرہ کی خوبیان بہت ہین درمیان سنہ ۱۳ ہجری کی وہ فوت ہوا عماد کہتا ہی کہ مین اوسسے دمشق مین ملا تہا درمیان اسی سال مذکورہ کی بعد ازان تہوڑے عرصہ بعد وہ فوت ہوا

ابو محمد قاسم حریری

ابو محمد قاسم بن علی بن عثمان حریری بصری مصنف مقامات حریری کا یہہ شخص فن ادب خوب جانتا تہا اور سوا اسکی اور فنون سے بے آگاہ تہا ابن خلکان کہتا ہی کہ مینے کسی مجموعہ مین دیکہا ہی کہ جب حریری نے چالیس مقامہ مقامات مذکورہ کی تصنیف کرلئے جب بصرہ

سے بغداد مین آیا اور دعوی کیا کہ یہہ کتاب میری تصنیف سی ہی بغداد کی فضلا نے
اوسکی دعوی کی تصدیق نہ کی کسیکو یقین نہ آیا کہ یہہ مقامات اوسکی تصنیفات سی ہی بلکہ
اون لوگون نے انکار کیا اور کہا کہ یہہ تمہاری تصنیف سی نہین ہی بلکہ ایک شخص مغربی اہل بلاغت
سے تہا اوسنے تصنیف کی تہی بصرہ مین وہ مرگیا تہا اوسکی تصنیف سے ہی تیری ہاتہہ
یہہ ورق لگ گئی تب یہہ دعوی کیا کہ میری تصنیف سے ہی واقع مین خلاف ہی — وزیر
بغداد نے اوسکو دربار مین بلوایا اور اوس سے پوچہا کہ کیا پیشہ کیا کرتا ہی صاحب مقامات
حریری سے کہا کہ مین ایک منشی ہون یہی میرا پیشہ ہی وزیر نے ایک حال معین کرکی اوس سے
کہدیا کہ اچہا اس واقعہ کو تم لکہو اور حکم دیا کہ ایک کونی مین دربار کی بیٹہہ جاؤ اوسنے
دوات و قلم لیکر بارادہ لکہنے کی گوشہ نشینی کی بہت دیر تک سوچا کیا وہ واقعہ نہ لکہا گیا
کچہہ بہی نہ لکہہ سکا آخر کو شرمندہ ہوکر اوٹہہ کہڑا ہوا تہی — بعد ازان اوسنے دس
مقامہ اور کہکر اس مقامات مین ملائی جب پچاس مقامہ ہوئی یہہ کتاب تمام ملکون اور
شہرون مین مشہور ہوگئی علما نے اوسکی بہت شرحین کی ہین بعضون نے بہت طویل
شرح کی ہی بعضون نے مختصر لکہی ہی سب سے بڑی شرح شرح شرلیسی ہی
اور سب سی اچہی شرح — شرح العلوی الزبیدی یمنی ہی مطرزی کی بہی بہت اچہی شرح
ہی اس شرح کا خلاصہ ایک جلد مین ڈاکٹر اسپنجر صاحب پرنسپل مدرسہ دہلی کی پاس ہے
— ایک شرح ولایت مین کئی شروح سے منتخب کرکے چہاپی گئی ہی یقینا یہہ کتاب بہت
مفید ہوگی — ایک شرح ابو البقا ہی اور ایک شرح مولوی مملوک العلی صاحب مدرس اول
مدرسہ دہلی کی پاس موجود ہی مگر اوسکا نام مجکو معلوم نہین وہ شرح بہی بہت مطول ہی مینے
دیکہی ہی — مولفات حریری سے ایک کتاب ملحۃ الاعراب ہی نظم مین درمیان علم نحو کی
اوسنے خود ہی شرح اوسکی کی ہی وہ طلباء کی حق مین بہت مفید ہی — دنیا مین جاہ اور علم

چھٹی صدی کی شاعر

اس کتاب منظوم کو حفظ کرتے ہیں ہندوستان میں داخل تحصیل نہیں ہی اگر ہو جاوی تو بہت بہتر ہوگا — سوا اسکی حریری کی تصنیف سے بہت رسالی ہیں اور شعر بہت اچھے ہیں — حریری اوسکو اسواسطی کہتے ہیں کہ وہ حریر بنا یا کرتا تہا اوبیچا کرتا تہا ۵۱۶ہجری میں درمیان بصرہ کی فوت ہوا اوسکی یہہ دو شعر کافی ہیں کیونکہ مقامات اوسکی جو مشہور ہیں وہ کافی ہیں ؎

قال العواذل ما هذا الغرام به	اما ترى الشعر في خديه قد نبتا
ومن اقام بارض وهي مجدبة	فكيف يرحل عنها والربيع اتى

ابو الحسن علی

بن ابو الوفا سعد بن حسن بن علی بن عبد الواحد ابن عبد القادر بن احمد بن مسهر موصلی لقب اوسکا مہذب الدین وہ شاعر حاذق اور رئیس وسردار تہا اکثر شہروں موصل میں بہر اخلفاء اور ملوک اور امراء کی مدح کی ہی — ابن خلکان کہتا ہی کہ میئنے اوسکا دیوان دو جلد ومیں دیکہا ہی اوسنے اپنی دیوان میں ذکر کیا ہی کہ وہ شہر آمد میں پیدا ہوا یہہ شعر چلیتے کی تعریف میں اوسکی ہیں

والشمس مذ لقبوها بالغزالة	اعطيته الرشا جيدا من لونها اليقق
ونقطته حياء كي تسابهها	على المنايا بيعاج الرمل بالحدق
وهذا اولم يبرز امع سلم جانبه	يوما للناظره الا على فرق

اسی قصیدہ کی شعر گہوڑی کی تعریف میں یہہ ہیں ؎

سود حوافرها بعض جحافلها	صبح تولد بين الصبح والغسق
ما طول ما طويت ظهر الدجى	وطول ما كرعت من منهل الفرق

درمیان آخر ماہ صفر ۵۸۳ ہجری میں فوت ہوا

عمارہ

ابو محمد عمارہ ابن ابو الحسن علی بن زیدان بن احمد بن محمد بن سلیمان بن ایوب حکمی یمنی لقب نجم الدین شاعر مشہور

مشہور ہی یہہ شاعر قحطان کی نسل سے ہی پیدایش اوسکی مہبط الیمن میں ہوئی اوسی
جائی پرورش پاکر سنہ ۵۲۹ھ مین بالغ ہوا سنہ ۵۳۱ھ ہجری مین درمیان زبید کی آیا و ہانسی
قاسم بن ہاشم ابن فلیتہ حاکم مکہ شرفہا اللہ تعالی فی دیار مصر کو اوسکو بہیج دیا ماہ
ربیع الاول سنہ ۵۵۰ھ ہجری مین وہان داخل ہوا اون ایام مین وہان کا حاکم فایز بن ظافر
اور وزیر صالح بن رزیک تہا اوسکی مدح مین قصیدہ میمیہ اوسنے پڑہا اون دونو
نے اچہا صلہ اوسکو دیا سنہ ۵۵۰ھ ماہ شوال تک وہان ٹہرا اوسی تاریخ مین مصر چہوڑکر
مکہ کی طرف آیا پہر طرف زبید کی ماہ صفر سنہ ۵۵۱ھ مین گیا پہر حج کیا پہر اوسکو قاسم
حاکم مکہ نے دوسری دفعہ مصر مین قاصد بناکر بہیجا پہر اوسنے وہان جاکر مصر مین وطن
اختیار کر کی رہنا شروع کیا پہر نہ چہوڑا — ابن خلکان کہتا ہی کہ مینی اوسکی تاریخ
یمن مین دیکہا ہی کہ اوسنے اپنی شہر ماہ شعبان سنہ ۵۳۱ھ ہجری مین چہوڑی تہے وہ فقیہ
اور شافعی المذہب شدید التعصب تہا سنت رسول اللہ پر بہت تعصب کرتا تہا ادیب
ماہر اور شاعر جید تہا — صالح اور اوسکی بیٹون نے اوسپر بہت احسان کیا اور
باوجود اختلاف عقیدہ کی اوسکو صحبت مین رکہا کیونکہ وہ شخص بہت ظریف اور لایق
صحبت تہا اوسنے صالح اور اوسکی بیٹی کی بہت تعریفین کی ہین — اوسکی تصنیف سے
تاریخ یمنی ہی یہہ شعر اوسنے کامل بن شاور کی حقین کہے ہین جب وہ وزیر ہوا

اذا لم يسالمك الزمان فحارب	وباعد اذا لم تنتفع بالاقارب
ولا تحتقر كيد الضعيف فربما	تموت الافاعي من سموم العقارب
اذا كان راس المال عمرك فاحترز	عليه من التضييع في غير واجب
فبين اختلاف الليل والصبح معرك	يكر علينا جيشه بالعجائب

اور جب سلطان صلاح الدین رح بادشاہ ہوا اوسکی مدح کی اوسنے اور اوسکی اہلبیت کی ہی

مدح کی او سکی دیوان مین او سکی مدحین بہت ہین اکثر شعر او سکی بہت اچھی ہین — بعد ازان او سنے چند مفسدین سے اتفاق کرکے یہہ ارادہ کیا کہ پہر مصر والون کو سلطنت نصیب ہوئی اس اندیشہ مین اسباب جمع کرنے اور تدبیر کرنے شروع کی یہہ خبر سلطان صلاح کو ہو گئی آٹہہ آدمی سردار اس تجویز مین تہے ازانجملہ ایک عمارہ یمنی بہی تہا یہہ حال تاریخ ابو الفدا کی ترجمہ مین خوب لکہہ چکا ہون غرضکہ بروز شنبہ دوسری تاریخ رمضان سنہ ۵۶۹ کو قاہرہ مین او سکو سولی دیدی گئی او سکی تالیفات سی تاریخ یمنی — اور نکت عصریہ فی اخبار وزراء مصریہ وغیرہ ہین

ابن السوادی

ابو الفرج علاء بن علی بن محمد بن علی بن احمد بن عبید اللہ واسطی معروف بابن سوادی شاعر و کاتب اور فاضل اور ظریف اور مشہور اور خاندانی آدمی تہا وہ بڑی خاندان کا آدمی ہی او سنے اپنی شہر مشہور کتابہ مین علم پڑہا شعر کہنا سیکہا یہہ ایک شعر او سکا ہی —

عینا بما ضمّ المصلّی وما حوت ‏ ‏ ‏ ‏ رحاب منًا انّی الیك مشوق

تین سو شعر کا یہہ قصیدہ ہی ولادت ابن سوادکی واسط مین درمیان سنہ ۴۹۲ ہجری کی بیچ ربیع الآخر کی بروز چہارشنبہ سنہ ۵۵۶ ہجری مین ہوئے

فخر الدین

ابو منصور عیسیٰ بن مودود بن علی بن عبد الملک بن شعیب لقب فخر الدین حاکم تکریت کا و ملک شام کی ترکو نمین سے ہی وہ بہت فاضل اور نیک خو اور صاحب دیوان گذرا ہی او سکی بہت رسالی اور شعر مشہور ہین دوبیت او سکی ہجو کی ہی یہہ او سکی شعر ہین —

وما ذات طوق فی فروع اراکة ‏ ‏ ‏ ‏ لها رنة تحت الدجی وصدوح

تو اصت بها ایدی النوی او تمکنت ‏ ‏ ‏ ‏ بها فرقة من اهلها و نزوح

فخلت بزوراء العراق وعيها بعسفان باق منهم وطليح
تحن اليهم كلما ذر شارق وتسجع في جنح الدجى وتنوح
اذا ذكرتهم هيجت ذي البلابل وكادت بمكتوم الغرام تبوح
يا برح من وجد لذكراكم متى تالق برق او تنسم ريح

پیدائش اوسکی شہر حماة مین ہوئی اوسیجائی قتل ہوا درمیان ٥٤٤ سنہ ہجری کی

ابو محمد عبد الجبار

بن ابی بکر بن محمد بن حمدیس صقلی علامہ شاعر مشہور ہی وہ شاعر ماہر گذرا ہی معانی بدیعہ کو
الفاظ لطیفہ مین پروتا تہا یہہ شعر اوسکی صفت نہر مین ہین

ومطرد الاجزاء بصيقل متنه صفا اعلنت للعين ما في ضميره
جريح باطراف الحصى كلما جرى عليها شكى اوجاعه بخريره

٤٧١ سنہ ہجری مین درمیان اندلس کی داخل ہوا معتمد ابن عباد کی مدح کی اوسنے اچہا انعام
اوسکو دیا اوسکا دیوان بہت بڑا ہی سب شعر جید ہین ٥٢٧ سنہ ہجری مین جزیرہ ورقہ مین فوت ہوا

ابو نصر الفتح

بن محمد بن عبد اللہ قیسی مصنف قلاید عقیان کا اوسکی چند تصانیف ہین ازانجملہ تذکرہ قلاید
عقیان ہی اس کتاب مین شعراء عرب شعر معہ اونکی حال کی ہر یک شخص کا حال مستوعب اور
بخوبی بیان کیا ہی عبارت بہت اچہی مسجع و مقفیٰ یہہ تذکرہ مولوی مملوک العلی مدرس اول کالج
دہلی کی پاس موجود ہی مینے بہی دیکہا ہی بہت اچہی عبارت اوسکی ہی داخل درس ہو تو قابل اسکی ہی
کہ طلبا اوسکو پڑہا کرین — ایک کتاب مطمح الانفس ہی اس کتاب مین نوادرات اہل اندلس کے
اوسنے جمع کئی ہین اس کتاب کے تین نسخے ہین — ایک کبریٰ — دوسرا صغریٰ —
تیسرا اوسطی وہ کتاب بہت مفید ہی لیکن افسوس کہ باہم نہین جاتی قلیل الوجود ہی ان کتابون سے
اوسکی استعداد اور ملکہ معلوم ہوتا ہی کہ کیا کچہہ ملکہ رکہتا تہا ٥٣٥ سنہ ہجری مین درمیان شہر

مراکش کی مقتول ہوا — حافظ ابو الخطاب بن وحیہ اپنی کتاب مین مسمی المطرب فی اشعار اہل المغرب مین لکہا ہی کہ مینے اوسکی بہت دوستون سے ملاقات کی ہی اونہون نے مجھسی اوسکی تصنیفات عجیبہ اور غریبہ کا حال بخوبی بیان کیا ہی اور کہا کہ تالیف اوسکی مثل سحر اور آب شیرین کی تاثیر رکہتی تہی وہ خندق مین اپنی گہر کی ذبح کیا گیا ۵۲۹ھ مین اوسکو امیر المومنین مذکور یعنے سہاہی اسحاق بن یوسف تاشفین نے قتل کروایا تہا جسکا ذکر ابو نصر مذکور نے قلاید عقبان مین درمیان دیباچہ کتاب کی کیا ہی یہہ کتاب اوسیکے واسطے اوسنے تالیف کی ہی —

تمام ہوئی چہٹی صدی اب ساتوین صدی شروع ہوتی ہی انشاء اللہ تعالی

حصّہ ساتوان

صدی ساتوین

اس صدی مین اون شاعرون کا بیان ہی جو ساتوین صدی مین فوت ہوئی

ابراہیم بن سہل

اسرائیلی اشبیلی یہودی اپنی زمانہ مین شاعر اندلس کا تہا وہ دریا مین سفر کرتا تہا درمیان ۶۴۹ھ ہجری کی فوت ہوا یہہ بیان ذہبی نے کتاب العبر مین کیا ہی اوسکی یہہ شعر ہین —

سل فی الظلام اخاک البدر عن سہری ۔۔۔ تدری النجوم کما تدری الوری خبری

ابیت اہفو الی الشکوی واشرب من ۔۔۔ دمعی والشوق ریا یشرک العطر

حتی اخیل انی شارب ثمل ۔۔۔ بین الریاض وبین الکاس والوتر

المہذّب

اسعد بن مماتی ابن حصین لقب اوسکا مہذب وہ دیار مصر مین دربار بادشاہی کا ناظر تہا شعر اچہا کہتا تہا صلاح الدین بن ایوب کی تاریخ منظوم لکہی ہی اور کلیلہ دمنہ بہی نظم مین اوسنے تصنیف کی ہی صاحب دیوان ہی وہ دیوان لوگون کی پاس اون ملکون مین بہت ہی

پہر اوسکی شعر ہین سے

تبکی قوافی الشعر لامیة — بیضتها جهلك فسود تها
لما علی وسوا من الفاظها — طننها حیث قصیدتها

سنہ ۶ ہجری مین فوت ہوا عمر اوسکی ۹۲ برس کی تہے اسنے ایک کتاب مسمّی فاشوش احوال قراقوش مین لکہے ہی اوسمین ایسی اشیاء ذکر کی ہین کہ اور سی سطرح پر بہت مشکل سہی ہوتی ہی بلکہ ممکن نہین کہ وقوع مین آوین اسلئی ظاہرا معلوم ہوتا ہی کہ وہ باتین بنائی ہوئی یا مبالغہ ہین کیونکہ صلاح الدین کو بیشک رائی قراقوش پر بہت اعتماد تہا قراقوش ایک خادم سلطان شیرکوہ کا تہا وہ ۵۹۶ سنہ مین فوت ہوا تہا

ابن عنین

ابو المحاسن محمد بن نصر بن حسین بن عنین انصاری لقب اوسکا شرف الدین دمشق کا رہنی والا ادیب ہی اوسکا ایک دیوان شعر کا بہت مشہور ہی شعر اوسکی بہت اچہی ہجو بہت بڑی ہین اوسکی شعر ایک اسلوب پر نہین ہین ہجو کہنے کا اوسکو بہت شوق تہا عزت آدمیون کی بی اوالتا تہا ایک قصیدہ اوسنے تمام خلفا اور روسا دمشق کی ہجو مین لکہہ کر اوسکا نام مقراض الاعراض رکہا ہی سلطان صلاح الدین نے اوسکو دمشق سی نکالدیا تہا کیونکہ وہ ہر ایک بہلے مانس سی بہڑ جاتا تہا اور اوسکی ہجو لکہتا تہا جب وہانسی نکالا گیا شہر کی باہر نکلکر یہہ شعر اوسنے بنائی ہین

فعلام ابعد تم اخا ثقة — لو یجترم ذنبا ولا سرقا
انفوا الموذن من بلادکم — ان کان ینفی کل من صدقا

بہت شہرونمین پہرا عراق اور جزیرہ آذربیجان — خراسان — غزنہ — خوارزم ماوراء النہر ان شہرونمین پہر کر ہندوستان مین گیا پہر یمن مین آیا مدت تک وہان رہا پہر حجاز کی رستی سے

مصر مین گیا پہر دمشق مین چلا آیا جہان سی نکالا گیا تہا اوسکا یہی دستور تہا ایک شہر سی دوسری شہر مین دوسری سی تیسری مین پہرا کرتا تہا ابن خلکان کہتا ہی کہ مینے اوسکو اربل مین درمیان ۶۲۱ سنہ ہجری کی دیکہا تہا — علم لغت خوب جانتا تہا اوسکو شعر جمع کرنے سی کچہہ غرض نہ تہی اسیواسطی اوسنے اپنی دیوان کی تدوین نہین کی کسی باشندہ دمشق نے اوسکا دیوان جمع بہی کیا ہی مگر چہوٹا ہی دشوار جسقدر یہی اوسکی نظم اور شعرا کی مقابل نہین ہی سب لوگون سی بہت ظریف اور خوبصورت اور نیک فکر اور بڑا ہاجی تہا ایک شعر اوسکا یہہ بہت خوب ہی اسمین اپنی سفر کا جو جانب مشرق کی گیا تہا ذکر کرتا ہی وہ یہہ ہی ـــ

اشقق قلب الشرق حتی کاننی — افتش فی سودائه عن سنا الفجر

ذہبی کہتا ہی کہ اوسکی دینداری مین شک ہی کیونکہ یکفیری ہی اصل اوسکی زرع کی ہی یہہ ایک گانو بلاد حوران مین ہی دمشق مین بروز دوشنبہ نوین شعبان ۵۴۶ سنہ ہجری مین پیدا ہوا اور بروز دوشنبہ مشتون ربیع الاول ۶۳۰ سنہ ہجری کو دمشق ہی مین فوت ہوا اوسکی بہت شعر مینے اصل تذکرہ مین یعنی فراید الدہر مین لکہی ہین

البہا زہیر

بن محمد بن علی ابن یحیی صاحب منشی ابو الفضل اور ابو العلی ازدی مہلبی کا یہہ شخص منشی تہا اوسکا دیوان مشہور ہی پیدایش اوسنے درمیان ۵۸۱ سنہ ہجری کی مکہ مین پائی — ملک صالح نجم الدین کی واسطی بلاد شرق مین انشا لکہی جب وہ متسلط اور مالک سلطنت ہوا اوسکی بڑی عزت اور قدر کی پہر اوسکو ایلچی بنایا جب پہر آیا اوس پر خفا ہو گیا اور نکلوا دیا کیونکہ وہ وہمی آدمی تہا اوسکو خیال فاسد بہت جلد آتی تہے اور وہم پر آدمی کو سزا دیتا تہا جلد غصہ ہو جاتا تہا پہر وہ ملک ناصر حاکم شام کی خدمت مین گیا اوسنے وہان جاکر اوسکی مدح مین بہت کچہہ لکہا ہی وہ شخص صاحب مروت اور خوبیو نکا آدمی تہا ماہ ذیقعدہ ۶۵۶ سنہ ہجری مین

ساتوین صدیکی شاعر

درمیان مصر کے فوت ہوا اوسکی یہہ شعر ہین سے

وعد الزیارة طرفه المتملق ✽ وبلا قلبی من جفون تنطق
انی لاهوی الحسن حیث وجدته ✽ واهیم بالقد الرشیق واعشق
یا عاذلی انا من سمعت حدیثه ✽ فعساک تحنو ولعلک ترفق
لو کنت منا حیث تسمع او تری ✽ لرایت ثوب الصبر کیف یمزق
ورایت الطف عاشقین تشاکیا ✽ وعجبت ممن لا یحب ویعشق
السوی منی العذال عنک تصبرا ✽ وحیاته قلبی ارق واشفق

ابن الساعاتی

شاعر مشہور ہی اوسکا لقب بہاء الدین اور نام علی بن محمد بن ابراہیم بن رستم دمشقی ہی خرپی درمیان عبر کی کہتا ہی کہ وہ بڑا شاعر اور ذیقدر آدمی تہا اوسکا ایک دیوان ہی بہت مشہور ہی دو جلد و نمین ہی لوگون کی پاس بہت پایا جاتا ہی اوسمین بہت اچہا اچہی شعر لکہی ہین اور ایک اور دیوان ہی اوسکا نام مقطعات نیل رکہا ہی شعر اوسکی یہہ ہین سے

لا تجزعن لامر سوف تدرکه ✽ فلیس فی کل حین ینجح الامل
والبدر فی کل شهر لا لمنقصة ✽ به یصیبه هلال ثم یکتمل

ماہ رمضان ۶۰۴ ہجری مین درمیان قاہرہ کی فوت ہوا سفح مقطم مین دفن ہوا اکاون برس چہہ مہینے دس دن کی عمر پائی وہ قاہرہ مین پیدا ہوا تہا اوسکی یہہ شعر ہین سے

لله یوم فی سیوط ولیلة ✽ صرف الزمان باختها لا یغلط
وتبنا وعمر اللیل فی غلوائه ✽ وله بنور البدر فرع اشمط
والظل فی سلک الغصون کلولؤ ✽ رطب یصافحه النسیم فیسقط
والطیر یقرأ والغدیر صحیفة ✽ والریح یکتب والغمام ینقط

ساتوین صدی کی شاعر

ابن فارض

ابو حفص عمر بن فارض ابو القاسم اوسکی کنیت ہی اور شرف الدین لقب عمر نام بیٹا علی ابن مرشد
حموی مصری الاصل ہی وہ ایک بڑا صوفی تہا نظم اوسکی بہت اچہی ہی اوسکا دیوان
بہت مشہور ہی لوگون کی پاس موجود ہی ایک نسخہ قلمی میری ہاتہہ کا میری پاس بہی ہی
— اور ایک نسخہ میری اوستاذ مولوی مملوک العلی صاحب مدرس اول مدرسہ دہلی
کی پاس ہی — اور ایک نسخہ بدخط مگر صحیح اور محشی آخون شیر محمد صاحب نے اپنی ہاتہہ
سے شاید لکہا تہا وہ حکیم یوسف خانصاحب کی پاس موجود ہی جو درمیان کوچہ چیلون کے
رہتی ہین اوسنے اپنی قصایدمین صوفیہ کل مضمون لکہے ہین یہہ دیوان بہت جا بجا
دستیاب ہوتا ہی اول قصیدہ اوسکی دیوان کا یہہ ہی اول کی شعر لکہتا ہون —

ارج النسیم سری من الزوراء	سحرا فاحیا میت الاحیاء
اہدی لنا ارواح نجد عرفہ	فالجو منہ معنبر الارجاء
وروی احادیث الاحبۃ مسندا	عن اذخر باذاخر وسخاء
فسکرت من ریا حواشی بردہ	وسرت حمیا البرء فی ادواء

چونکہ یہہ قصیدہ بہت بڑا ہی اور دیوان ہی اوسکا بہت جابجا ہی لہذا زیادہ شعر لکہنے کچہہ
ضرور نہین ایک شرح اوسکی قصیدہ تائیہ کی جناب مولوی مملوک العلی مدرس اول کی پاس
موجود ہی لیکن اور شرح اوسکی مینی کوئی نہین دیکہے گرچہ سننے مین آیا ہی کہ اوسکی
دیوان کی بہت شرحین لوگون نے لکہی ہین — ابن فارض ماہ جمادالاول سنہ ۶۳۲ ہجری
مین چہپن ۵۶ برس ایک مہینے کم کا ہوکر فوت ہوا

شیخ الشیوخ

شیخ شرف الدین عبدالعزیز بن محمد بن عبدالمحسن انصاری دمشقی پہر حموی شافعی ادیب گذرا ہی

— ذہبی کہتا ہی کہ باپ اوسکا قاضی حمات کا تہا وہ ابن رفا مشہور تہا دمشق مین درمیان سنہ ۵۶۶ ہجری کی پیدا ہوا علوم اور ادب وہین سیکہا وہ بہت ذکی آدمی تہا حافظ ہی اوسکا ذہن بہت کچہہ اوسکو یاد تہا اوسکی یہہ شعر ہین سے

سروری بساقیہ جاریہ ۔۔۔ ووحیدی بجاریہ ساقیہ
مہات نشات علی حبہا ۔۔۔ کما ھی فی حسنہا ناشیہ
علی الجسم حاکمہ بالضنا ۔۔۔ وفی القلب امرۃ ناھیہ
تعالی علی المندلی نشرھا ۔۔۔ یطیب بہ الندو الغالیہ
واولت من الوصل اضعاف ۔۔۔ ما رجوت ولم تکفنی کافیہ
فوادی علی رقیب لہا ۔۔۔ یطالعہا عینی الصافیہ
تقرب قلبی فارجو العلا ۔۔۔ واجلس فی الدست والحاشیہ

ذہبی عبر مین کہتا ہی کہ رمضان کی مہینے سنہ ۶۶۲ ہجری مین فوت ہوا

ابن نبیہ

شاعر مشہور ہی نام اوسکا علی بن محمد بن نبیہ یہہ شاعر ماہر ظریف اور خوش گفتار تہا نصیبین مین درمیان سنہ ۶۲۱ ہجری چہہ سو اکیس کی فوت ہوا اوسکی یہہ شعر ہین شعراول بیجا الالبابین سے لکہتا ہون وہ یہہ ہی سے ۔ یہہ قصیدہ بہت بڑا ہی

وردنی الی بطرفہ فکانما ۔۔۔ اھدی السقام لمدنف من مدنف

ارج نسیم مین یہہ شعر اوسکی لکہے ہین سے

باکر صبوحک اھنی العیش باکرہ ۔۔۔ فقد ترنم فوق الایک طائرہ
واللیل یجری الدراری فی مجرتہ ۔۔۔ کالروض یطفو علی نہر ازاھرہ

ملک افضل

ساتوین صدی کی شاعر

نام اوسکا علی لقب ملک افضل یعنی نور الدین بن سلطان صلاح الدین یوسف ابن نجم الدین ایوب
بن شادی بن مروان بن یعقوب پیدایش اوسکی تکریت مین ہوئی ملک افضل بڑا بیٹا سلطان السعید
صلاح الدین کا تہا بعد مرنی سلطان صلاح الدین افضل مذکور مملکت شام پر حکومت کرنی لگا
اور چہوٹا بہائی اوسکا عزیز عثمان مملکت مصر پر قابض ہوا — اور ظاہر سلطنت حلب دبا بیٹہا صلاح
الدین ۵۸۹ھ مین فوت ہوا تہا جب ملک افضل نے دمشق مین بندوبست خوب کرلیا اوسوقت مسمّی
عزیز اپنی بہائی سے برخاش کا ارادہ کیا اسلئے عزیز مذکور مصر سے ۵۹۰ھ مین واسطی معاملہ حوران
تکا اسمی بہائی سی دمشق لینے آیا اس واقعہ مین ملک عادل یعنی چچا ان دونو کا بیچ مین آگیا
— اور قاضی فاضل کو سمجہا کر دونو کی صلح کروائی — عماد کاتب کتاب برق شامی مین
لکہتا ہی کہ جب ان دونو بہائیون مین صلح ہوگئی اور عزیز نے کوچ کیا محاصرہ دمشق کا چہوڑ دیا
اوسوقت مین ملک افضل کی خدمت مین گیا مسمی مذکور ایک کدی پر بیٹہا ہوا تہا مجہسی کہنے لگا
کہ ای عماد مینے چند شعر منظوم کئی ہین چاہتا ہون اپنی بہائی عزیز کی تالیف قلوب کے واسطی لکہون
نو برس سی ہماری اوسکی مفارقت ہی اس اثنا مین ملاقات نہین ہوئی اس سالین ہوویگی تو یہہ
شعر لکہہ وہ یہہ ہین —

نظرتك نظرة من بعد تسع — تقضت بالتفرق من سنين
وعض الدهر منها طرف عذر — مسافة قرب طرف من جفين
وعاد الي سجيته فاجرى — تفرقنا العيون من العيون
فريح الدهر لم تسمح لوصلي — لعبد الى الحشا عدم السكون
ولا تندى جيوش الفرق حتى — ترتب جيش لعد في الكمين

عماد کاتب نے کہا کہ واہ واہ خیا بعالی بہت ہی خوب شعر کہتے ہین تاریخ اس شخص کی مستوعب
ابو الفدا لکہہ چکا ہی لہذا اب حال چہوڑ کر ایک سانحہ تصور کرکی مثل اور شاعرون کی حال ضروری

ساتوین صدی کی شاعر

لکھا جاتا ہی ملک افضل نے عبد اللہ بن بری کی سماعت کی خط اچھا لکھتا تھا قلعہ سمیسا فتح کیا یہہ قلعہ شام مین دریا فرات پر بلاد روم کی طرف واقع ہی مدت تک وہان رہا وہ شخص بہت عادل و حلیم اور سخی اور ادیب تہا مگر مذہب شیعہ رکھتا تہا سنہ ۶۲۲ ہجری مین درمیان ماہ صفر سنہ الیہ کی فوت ہوا اوسکا شعر بہت اچھا ہوتا تہا جن ایام مین کہ ملک عادل اوسکی چچا اور عثمان عزیز اوسکی بہائی سے نے دمشق اوسسے چہین لیا اونہین ایام مین ملک ناصر کو یہہ شعر لکھے تہے ؎

مولای ان ابا بکر وصاحبہ | عثمان قد اخذا بالسیف حق علیؑ
فانظر الی حظ ھذا الاسم کیف لقی | من الاواخر مالاقا من الاول

مگر اوسنے بہی بہت اچھا جواب ان شعروںکا لکہا وہ یہہ ہین ؎

وافا کتابک یا ابن یوسف معلنا | بالود یخبر ان اصلک طاھر
غصبوا علیا حقہ اذ لم یکن | بعد النبیؐ لہ بیثرب ناصر
فاصبر فان غدا علیہ حسابھم | وابشر فناصرک الامام الناصر

ملک ناصر

داؤد بن معظم بن عادل حاکم کہستان مشہور بنام صلاح الدین ابو المفاخر ذہبی کہتا ہی کہ اوسنے بغداد مین ابو الحسن قطیعی سی حدیث کی سماعت کی وہ حنفی المذہب فاضل آدمی تہا مناظرہ کرتا رہتا اور ذکی بڑے سری کا تہا نظم بہت اچھی بناتا سب خوبیان اوسمین تہین بعد اپنی باپ کے دمشق کا مالک ہوا بعد ازان اوسکی چچا اشرف نی اوسسی لی لی پہر اکتیس برس تک سلطنت وہان کی ماہ جمادی الاول سنہ ۶۵۶ ہجری مین فوت ہوا باہر دمشق کی ایک گانون مین جسکو بویضا کہتے ہین پاس اپنی والد کی مدفون ہوا یہہ شعر اوسکی ہین شرح حال کی مین جو خلیفہ کے سامنے بیان کرتا ہی

ساتوین صدیکی شاعر

الحسن فی شرع المعالی ودینها — وانت الذی یعزی الیه مواهبه
یالی اخوض الدو والدو مفقر — ساریته مغبرة وسیاسبه
ویاتیك عنی من بلاد قریبه — له الامن فیها صاحب لایجانبه
فیاتی دنوهنك لم یلق مثله — ویحظی ولا یخطی بما انا طالبه
وینظر من لالاء قدسك نظره — فترجع والنقه الامانی صاحبه

قاضی فاضل

ابو علی عبد الرحیم بن قاضی اشرف ابن حسن علی ابن حسین بن حسن بن احمد ابن فرج ابن احمد لخمی عسقلانی مولد اوسکا مصر معروف بنام قاضی فاضل لقب محی الدین ابن خلکان کہتا ہی کہ وہ وزیر ملک ناصر صلاح الدین کا تہا صناعت انشا کی بہت خوب جانتا تہا متقدمین سے فوقیت لیگیا اوسکی غرائب اور نوادر بہت ہین — عماد اصفہانی نے کتاب خریدہ کی درمیان اس شخص کے حقمین یہہ لکہا ہی کہ وہ مالک قلم اور بیان گفتگو اور زبان کا تہا طبیعت بہت تیز دانائی بہر کہنے والا تہا بدیہہ گوئی مین اعجاز کرتا تہا فضل اوسمین جتنا پایا جاتا تہا بجز وایل کے اور کسی مین نہین سُنا اگر وایل اوسکی زمانہ مین جیتا ہوتا تو وہ بہی اوسکی طبیعت کی غبار مین روندا جاتا وہ مثل شریعت محمدیہ کی ناسخ جمیع شرایع نثر ونظم کا تہا قیس سے زیادہ فصیح تہا — حاتم — اور عمر سے زیادہ جوانمرد سخی تہا اوسنے بروز دوشنبہ پندرہوین ماہ جمادی الاخر سنہ ۵۲۹ ہجری کو شہر عسقلان مین ولادت پائی — اور جس روز ملک عادل مصر مین آیا یعنے بروز چہارشنبہ ساتوین ماہ ربیع الاخر سنہ ۵۹۶ ہجری مین وفات پائی درمیان قاہرہ کے — اس شاعر کا ذکر اس صدی مین اسواسطے کیا گیا کہ وہ قریب اسکی تہا کیونکہ ایک برس کا کچہہ فرق نہین صدی اول جیسے جلکی تہے ۵ ۵ ہوگئی تہا اپنے مینہ مبتلا ہوکر فوت ہوا یہہ شعر اوسکے ہین ؎

ساتویں صدی کی شاعر

بااللہ قل للنیل عنی انّنی — لم اشف من ماء الفرات غلیلا
وسل الفواد فانّه لی شاھدٌ — ان کان جفنی بالدّموع بخیلا

ولہ ایضا

واذا السّعادة لاحظتك عیونها — نم فالمخاوف کلھن امان
واصطد بھا العنقاء فھی حبائل — واقتد بھا الجوزاء فھی عنان

عوف ابن ملحم شیبانی

عبد اللہ ابن معتز کہتا ہی کہ یہہ عوف قبیلہ بنی سعد سے تہا اور شیبانی سوا اوسکی اور تہا
عوف مذکور ایک ادیب معدود شعراء و ظرفاء متاخرین سے گذرا ہی وہ صاحب اخبار
اور نوادر کا اور جاننی والا اخبار ایام عرب کی — طاہر ابن حسین بن مصعب نے اپنی صحبت کے
واسطی خاص اوسکو خاص کرلیا تہا سفر اور حضر دونوں مین اپنی ساتہہ رکہتا تہا جب سفر
کرتا اوسکو ساتہہ لیتا وہ قصہ اور کہانی اوسکی ہمراہ سفر مین کہا کرتا اور جب کہیں اقامت
کرتا وہ مصاحبت مین رہتا علم اور درس و تدریس کا بازار گرم رکہتا طاہر ابن حسین
ادیب اور شاعر تہا علم ادب کو بہت دوست رکہتا تہا اہل ادب کی بہی بڑی عزت کرتا تہا وہ
باشندہ حران کا تہا اور بعضے کہتے ہین کہ راس عین کا تہا تیس برس تک ہمراہ طاہر کے
وہ رہا اوسنے اوسکو چہوڑا کرچند دفعہ اوسنے اپنی وطن جانی کی درخواست کی طاہر
اوسکو بہت انعام دیا کرتا تہا یہاں تک کہ وہ بڑا مالدار ہوگیا جب طاہر سنے وفات
پائی شاعر مذکور سنے جانا کہ اب میری مخلصی ہوئی اپنی کنبی اور رشتہ داروں مین چلا جاونگا
لیکن عبد اللہ بن طاہر جب بجائی اوسکی گدی نشین ہوا اوسنے بہہ مثل اپنی باپ کے
اپنی صحبت مین ہر دم رکہنا شروع کیا اور اپنی باپ کی وقت سے بہی زیادہ اوسکو
رتبہ دیا عبد اللہ مذکور اخبار ایام عرب خوب جانتا تہا علم ادب بہی اوسکو بہت تہا ہر چند شاعر

مذکور نے بہت نزدیک سے اپنی چھٹنے اور خلاصی کی کچھہ پیش رفت نہ گئی یہانتک کہ عبد اللہ بن طاہر
عراق سے خراسان کو چلا ہمراہ اوسکی عوف مذکور موافق عادت کی تہا جب رے کی اوپر
گئے اوسجائے ایک درخت پر قمری درد ناک آواز سے بول رہی تہے عبد اللہ مذکور نے
عوف سے کہا کہ اے ابن محلم کیا خوب قمری بولتی ہی اسکی آواز تونے نہ سنی پہر ایک شعر
ہذلی کا عبد اللہ کی یاد آیا وہ پہڑہا اور کہا کہ اسی پر شعر اے عوف توبہی بنا اوسنے کہا
کہ مین بوڈہا ہو سن ہون نے البدیہہ مجہسے کیا تم کہلاتے ہو مین ہذلی کا مقابلہ نہین کرسکتا
عبد اللہ نے کہا کہ تجکو میری باب طاہر کی قسم تو شعر کہہ اوسوقت عوف نے یہہ شعر کہے
ان شعرون مین اپنی وطن اور احباب کو یاد کرکے اونکی مہاجرت اور مفارقت بیان کی اور
خوب رویا وہ یہہ ہین سے

افی کل یوم غربة ونزوح	اما للنوی من دینه فتریح
لقد طلح البین المشت رکابی	فهل ارین البین وهو طلیح
وارقنی بالری نوح حمامة	فنحت وذو النوح الحزین ینوح
علی انها ناحت ولم تذر عبرة	ونحت واسراب الدموع سفوح

یہہ شعر بہت ہین ارج شمیم مین تمام لکہے ہوئے ہین جسکا دل چاہے اوس کتاب مین دیکھہ لیوے بعد
سننے ان اشعار کی عبد اللہ کی بہی آنسو بہر آئے جب یہہ شعر سنے ــ فورا حکم دیا کہ اے ابن محلم
تو اپنی کنبے اور وطن مین ہوآ جبتک تو نہ آویگا مین اسی جا مقیم رہونگا کیونکہ مجکو تجہسے
بہت محبت ہی اب مین تجکو روک نہین سکتا اور حکم دیا تیس ہزار درہم اوسکو دو اس حالمین
بہی اوسنے شعر کہے ہین لیکن عجب بدنصیب تہا کہ اپنی وطن کو نہ پہونچا تہا کہ راہ ہی مین
فوت ہوا

عبد الحکم

ابو

ابو محمد عبد الحکم ابن ابی اسحاق ابراہیم بن منصور بن مسلم خطیب جامع مصر کا بعد وفات اپنی والد کی
اسی عہدہ پر مشرف ہوا اوسکی خطبی بہت اچھی اور شعر لطیف ہیں عماد بن جبریل معروف ابن اخی
کی حق میں اونے بہت اچھی شعر کہے ہیں وہ بیت المال کا منشی تہا مصر میں کسی مقام سی گر پڑا
تہا ہاتھہ اوسکا ٹوٹ گیا تہا یہہ شعر اوسنے کہے تھے سے

ان العماد بن جبریل اخی علم	له يد اصبحت مذمومة الاثر
تاخر القطع عنها وهى سارقة	فجاءها الكسر يستقصى عن الخبر

سوا اسکی اور شعر بہی اوسکی بہت نادر ہیں — جب وزیر صفی الدین ابو محمد عبد اللہ بن علی
معروف ابن شکر وزیر ملک عادل ابن ایوب نی اوسکو عہدہ خطابت سی موقوف کیا اوسوقت
یہہ شعر اوسنے کہے سے

فلاى باب غير بابك ارجع	وباى جود غير جودك اطمع
سُدّت علىّ مسالكى ومذاهبى	الا اليك فدلنى ما اصنع
فكانما الابواب بابك وحده	وكانما انت الخليقة اجمع

یہہ اپنی جورو کی حق میں کہے ہیں سے

ستوف وجهها بكف عليه	شبك النقش وهو يجلى عروسا
قلت لم يغن عنك سترك شيئا	وصتى غطت الشباك الشموسا

وله

وساقية بتنا بها فى لذاذة	يخيّل لي انّا على الماء نوّم
فمن فوقنا الافلاك والفلك تحتنا	ففى تلك اقمار وفى تلك انجم

وله

على مهل ففى الاحوال ريث	اتخشى ان تضام وانت ليث

بمصر ان اقمت فانت نیل وان سرت الشام فانت غیث

ولادت اوسکی رات کو اتوار کی انیسوین جمادی الآخر سنہ ۶۲۳ ہجری کو ہوئی — اٹھائیسوین شعبان سنہ ۶۹۳ ہجری کو مصر مین فوت ہوا سفح مقطم مین مدفون ہوا

ابو اسحاق

ابو اسحاق ابراہیم بن نصر بن عسکر لقب اوسکا ظہیر الدین قاضی سلامیہ کا فقیہ شافعی مو صلی ہی — ابن ذہبی نے اپنی تاریخ مین اوسکا ذکر یون کیا ہی کہ وہ باشندہ کان موصل سی ہی — قاضی ابو عبد اللہ حسین بن نصر بن خمیس موصلی سی علم فقہ اوسنے موصل مین پڑہا اور حدیث کی بہی اوسی سے سماعت کی بغداد مین آکر بہت لوگون سے سماعت کی پہر اپنے شہر کیطرف مراجعت کر گیا وہان جاکر ایک گانو سلامیہ کا قاضی ہوا یہہ ایک گانو دیہات موصل سی ہی وہ فقیہ فاضل تہا اصل اوسکی عراق ہی مدرسہ نظامیہ مین درمیان بغداد کی علم تحصیل کیا اور حدیث کی سماعت کی اور روایت بہی حدیث کی بہت کی لیکن نظم اور شعر گوئی اوسپر غالب تہے یہہ شعر اوسکی ہین ؎

لا تنسبوني يا ثقاتي الى عذر فليس العذر من شيمتي

اقسمت بالذاهب من عيشنا وبالمسرات التي ولت

اني على عهد كم لم احل وعقد تو الميثاق ما حلت

ولہ ایضا

جود الكريم اذا ما كان من عدة وقد تأخر لم يسلم من الكدر

ان السحائب لا تجدي بوارقها نفعا اذا هي لم تمطر على الاثر

وماطلة الوعد مذموم وان سمحت يداه من بعد طول المطل بالبدر

يا دوحة الجود لا عتب على رجل يهزها وهو محتاج الى الثمر

ساتوین صدی کی شاعر

ابوالبرکات ابن مستوفی نے تاریخ اربل میں اوسکا ذکر کیا ہی بہت تعریف اوسکی کی ہی اور جنید قطعی اور مکاتبات جواون دونون میں جاری تھے وہ بھی لکھے ہیں اور عماد کاتب خریدہ میں کہتا ہی کہ وہ جوان فاضل تہا اوسکی یہہ شعر ہین ؎

اقول له صلني فيصرف وجهه	كأنّي ادعوه لفعل محرّم
فانكان خوف الاثم يكره وصلتي	فمن اعظم الآثام قتلة مسلم

بروز جمعرات تیسری تاریخ ماہ ربیع الآخر سنہ ٦٢١ ہجری کو سلامیہ میں فوت ہوا

ابو العباس

ابو العباس احمد بن ابو القاسم عبد الغنی بن احمد بن عبد الرحمن بن خلف بن مسلم لخمی مالکی قطرسی مشہور بنام نفیس وہ ادیب تہا اوسکا ایک دیوان بھی ہی بہت اچھی مضامین اوسمین ہین اس قصیدہ سے امیر شجاع الدین والی دمیاط کی مدح کرتا ہی ؎

قل للحبيب اطلت صدّك	وجعلت قتلي فيه وكدك
ان شئت ان اسلو	فردّ على قلبي فهو عندك
اخلفت حتى في زيارتنا	بطيف منك وعدك
وانا عليك كما عهدت	وان نقضت عليّ عهدك
احرقت يا ثغر الحبيب	حشاي لما ذقت بردك
وشهدت انّي ظامئ لم	لما طلبت اليك شهدك
انظنّ غصن البان يحكي	وقد عاينت قدّك
ام يخدع التفّاح لاحظي	وقد شاهدت خدّك
ام خلت اس عذارك المنشور	يحكي منك وردك
لا والذي حمل الهوى	مولاي حتّى صيّرني عبدك

یا قلب من لانت معاطفه　　علینا ما اشد لک

اظننی جلد الهوی　　او ان لی عزمات جلدک

یہہ قصیدہ بہت بڑا اور اچہا ہی نفیس مذکور نے بہت شہرونکا سفر کیا اور لوگون کی مدح کی ہی عماد کاتب نے خریدہ مین ذکر کیا ہی کہ وہ فقیہ مالکی مذہب تہا اوسکو بڑی دست قدرت علوم متعددہ مین اسے اور ادب بہی خوب جانتا تہا یہہ اوسکے شعر مین سے

یسر بالعید اقوام لهم سعة　　من الثراء واما المقترون فلا

هل سرنی وثیابی فیه قوم سبا　　او راقنی وعلی راسی به ابن جلا

عماد نے بہی اوسکا ذکر کتاب سیل مین یہہ لکہا ہی کہ وہ ایک فقیہ فقہاء مصر مین سے تہا اور قاضی فاضل میری سامنے اوسکی بہت تعریف کی تہی ابن خلکان کہتا ہی کہ مینے اوسکا ایک قصیدہ دیکہا ہی جو مصر مین اوسنے میری پاس لکہہ بہیجا تہا وہ یہہ ہی سے

یا راحلا وجمیل الصبر یتبعه　　هل من سبیل الی لقیاک یتفق

ما انصفتک جفونی وهی دامیة　　ولا وفا لک قلبی وهو محترق

چوبیسوین ماہ ربیع الاول سنہ ۶۰۳ ہجری مین درمیان شہر قوص کی شتر پر سوار ہو کر فوت ہوا

قاضی اسعد

قاضی اسعد ابو المکارم اسعد بن خطیر ابو سعید مہذب بن مینا بن زکریا بن ابی قدامہ بن ابی ملیح مماتی مصری ہی وہ منشی اور شاعر تہا دیار مصریہ کا ناظر تہا بہت خوبیون کا آدمی تہا اوسکی تصنیفات سے چند کتابین ہین تاریخ سلطان صلاح الدین کی اوسنے نظم مین لکہی ہی اور کلیلہ و دمنہ کو بہی نظم مین لکہا ہی ایک دیوان شعر کا ہی اوسکی بیٹی کی ہاتہہ کا لکہا ہوا تہا مینے دیکہا ہی چند قطعی اوسکی مینے نقل کئی ہین از انجملہ یہہ شعر ہین سے

تعاتبنی وتنهی عن امور　　سبیل الناس ان ینهوک عنها

انعذر ان تكون كمثل عيني | وحقك ما علي اضر منها

وله

لنيرانه في الليل اي تحرق | علي الضيف ان الطا واي تلهب

وما ضر من يعشو الي الضوء ناره | اذا هو لم ينزل بال المهلب

عماد کاتب کہتا ہی کہ مین اوس سے قاہرہ مین ملا تہا اون ایام مین ملک ناصر کی لشکر کا منشی تہا اوسنے
وہ سعد اپنی گروہ کی مذہب نصارا اپنی رکہتا تہا ابتداء سلطنت سلطان صلاح الدین مین مسلمان
ہوا اسعد مذکور اپنی جان بچا کر وزیر صفی الدین کے ڈر کر پوشیدہ مصر سی بہاگ کر شہر حلب مین چلا آیا تہا
سلطان ملک ظاہر کی پاس با وقات یعنی سلخ جمادی الاول سنہ ۶۰۶ تک مقیم رہا اس تاریخ مین
بروز یکشنبہ باسٹہہ برس کا ہو کر فوت ہوا

البہا

ابو السعادات اسعد بن یحیی بن موسی بن منصور بن عبد العزیز بن وہب بن وہبان بن سوار بن عبد اللہ
بن رفیع بن ربیعہ بن سبان سلمی سنجاوی بمذہب شافعی معروف بنام بہاء فقیہ تہا اس شخص نے
علم خلاف مین بہی کلام کئی ہین مگر اوسپر علم ادب اور شعر غالب تہا اوسکی سبب سے مشہور ہوا
ملوک کی خدمت کی اور انعام اچہے پائے ملکون مین پہرا بزرگون کی مدح کی اوسکی شعر لوگون کے
پاس بہت ہین قصیدی اور قطعے بہت اوسکی موجود ہین مگر معلوم نہین کہ اوسکا دیوان بہی جمع
ہوا ہی یا اشعار متفرقہ پڑی رہی ابن خلکان کہتا ہی کہ مینے دمشق کی کتب خانہ مین ایک دیوان بہت
بڑی جلد کا دیکہا ہی شاید اوسکا ہو یہہ اوسکی شعر قاضی کمال الدین شہرزوری کی مدح مین ہین

وهواك ما خطر السلو بباله | ولانت اعلم في الغرام بحاله

ومتي وشي واش اليك بانه | سال هواك فذاك من عذاله

اوليس للكلف المعني شاهد | من حاله يغنيك عن تساله

سانوبن صيد بكى شاعر

حيدّث ثوب سقامه وهتكت ستر غرامه وصرمت حبل وصاله

افنزلة سبقت له ام خلّة ما الوفوقة من تيهه ودلاله

يا للعجائب من اسير دابه يفدي الطليق بنفسه وبماله

بابي وامي نابل بلحاظه لا تيقّى بالدرع حدّ نباله

ريان من ماء الشبيبة والصبا شرقت معاطفه بطيب زلاله

تسري النواظر في مراكب حسنه فتكاد تغرق في بحار جماله

فكفا عين كماله في نفسه وكفى كمال الدين عين كماله

كتب العذار على صحيفة خدّه نونا واعجمها بنقطة خاله

فسواد طرّته كليل صدوده وبياض غرّته كيوم وصاله

اوسكي اچهي اچهي شعر مشهور ہين ولادت اوسكى سنہ ٣٣٣ مين ہوئي اور اوايل سنہ ٦٢٣ ہجري مين درميان سنجار كي فوت ہوا

ابن خلكان

قاضي القضات مصر كا ابو العباس احمد بن محمد بن ابراهيم بن ابي بكر ابن خلكان بن باوك ابن عبد الله بن شاكل بن حسين ابن ملك بن جعفر بن يحيي ابن خالد بن برمك قوم سي برمكي تها — اسكي حال سبز استوي سي في طبقات مين لكها هي كه وه فقيه تها اربل مين درميان سنہ ٦٠٨ ہجري كي پيدا ہوا بعد انتقال پاني اپني والد كي موصل مين آيا — شيخ كمال الدين ابو يونس كے درس مين موجود ہوا قاضي حلب سي علم فقه پڑها — ابن يعيش سي علم نحو سيكها پهر دمشق مين آيا ابن صلاح سي كچهه علم سيكها پهر درميان سنہ ٦٥٩ ہجري كي دمشق كا قاضي ہوا پهر معزول ہوا پهر قاضي ہوا پهر معزول ہوا دوسري دفعه معزول ہي رہا مدرسه امينيه كا مدرس ہوگيا — حافظ ذہبي نے عبر مين اوسكا حال لكها هي بہت تعريف اوسكي كي هي اور لكها هي كه وه شخص نيك اور ديندار سخي

ساتوین صدی کے شاعر

ذي وقر آدمي تها اوسکی تالیفات سي ایک تاریخ وفیات الاعیان بہت مشہور ہي یہہ کتاب ہندوستان
مین بہت جاگہ پر موجود ہي اب ولایت مین چہاپي بہي گئی ہي چنانچہ ایک نسخہ چہاپہ کا
ڈاکٹر اسپنجر صاحب کی پاس موجود ہي — ابن حجہ نی کتاب ثمرات الاوراق مین لکہا ہی
کہ شیخ ابو العباس حُسن پرست تہا کسي لڑکي بادشاہ کی کو دوست چاہا کرتا تہا
یہہ عشق اوسکا بہت مشہور ہوگیا تہا جب یہہ بات پہوٹ نکلی اوس بادشاہ زادي کو
حکم ہوا کہ سوار ہوا کرے اوسوقت ابن خلکان نے اوس لڑکی کی واسطی یہہ شعر لکہہ کر
بہیجے وہ یہہ ہین —

یا سادتی انی قنعت وحقکم	فی حبکم منکم بایسر مطلب
ان لم تجودوا بالوصال تعطفا	وارایتم هجری وفرط مجنتی
لا تمنعوا عنی القریة ان تری	یوم الخمیس جمالکم فی المرکب
لو کنت تعلم یا حبیبی ما الذی	القاه من کمد اذا لم ترکب
لرحمتنی ورثیت لی من حالة	لولاک لم یک حملها من مذهبی
قسما بوجهک وهو بدر طالع	وبلیل طرتک التی کالغیهب
وبقامة لک کالقضیب رکبت من	اخطارها فی الحب اصعب مرکب
لو لم اکن فی رتبة ارعی لها	العهد القدیم صیانة للمنصب
لهتکت ستري فی هواک ولذلي	خلع العذار وان الح مؤنبی
لکن خشیت بان یقول عواذلي	قد جن هذا الشیخ فی هذی الصبی
فارحم فدیتک حرقة قد قاربت	کشف القناع بحق ذیاک النبی

قاضی جمال الدین ابن عبد القاهر تبریزي کہتا ہي کہ جس بادشاہ زادي کو قاضی شمس الدین
ابن خلکان چاہا کرتا تہا وہ ملک مسعود بن ملک زاہر تہا اوسکی محبت مین تمام ہوگیا تہا اور لکہتا ہے

کہ ایک شب میں شمس الدین ابن خلکان کی پاس رہا اوسینے اپنے معشوق مذکور کا حال
اب کہنا شروع کیا کہ سب آدمی چلے ہی گئی رات بہت ہوچکی مگر اوسکا قصہ ہی تمام نہوا
آخر کو اپنا پوستین مجکو اوڑہا دیا اور کہا کہ آج کی شب میری پاس تم رہو اور آپ ایک
حوض کی گرد گہومتا جاتا تہا اور یہہ شعر پڑہتا جاتا تہا ؎

انا والله هالك — ايس من سلامتي
اوادي القامة — قد قامت قيامتي

یہانتک کہ صبح ہوگئی اوس بہلی مانس نے نیند ایک لحظہ نہ لی اسطرح کا اوس لڑکی کی
عشق میں جو ہو رہا تہا استوی کہتا ہی کہ ابن خلکان مذکور بروز ہفتہ شام کی وقت چہبیسویں ماہ
رجب ۶۸۱ھ ہجری میں فوت ہوا مدرسہ حیبیہ میں

ابن اسرائیل

نجم الدین محمد بن سوار بن اسرائیل بن حصر ابن اسرائیل شیبانی دمشقی وہ ادیب بارع اور
فقیہ کامل تہا یہہ شخص مصنف مقامات حریری کا دوست تہا اگر اوسمیں یہہ عیب ہوتا
کہ کبہی ملحد ہوجاتا تہا اور کبہی مسلمان تو بیشک بڑی قدر کا آدمی تہا چودہویں ماہ ربیع الآخر ۶۷۷ھ
ہجری میں چوہتر برس کا ہو کر فوت ہوا اوسکی یہہ نظم ہی ؎

ماضر طيفك من زاد وسادتي — لو كان ساع مقلتي بوفا
ماذا الهوى اليوم ما كنت اعهده — قد ما فتر خبرني عنه وتهاني

وله

هذي هوى كان عقلي فيه لا بصري — فلا لحن تلاقينا هو الجاني

البدر یوسف ابن لولو

شاعر مشہور ہی ذہبی کہتا ہی کہ وہ بڑا شاعر شعراء دولت ناصریہ کا تہا اوسکی شعر بہت اچھی
ومعانی ظریفہ ہیں ؎

ومن التعلل انني ارجو الصبا ... تعد وتبيت تحيتي وتروح
او اطلب الاحباب بين معاهد ... قد ضاع فيها رندها والشيح

وله

فعاطني الصهباء مشمولة ... عذرا فالواشون نوام
واكتم احاديث الهوى بيننا ... ففي خلال الروض نمام

وله

وشادن كلما مررت به ... يخفق قلبي له ويضطرب
قد قمت بالقلب في هواه فطنا ... ذا انما قمت بالذي يجب

وہ ماہ شعبان ۵۸۶ ہجری مین ستر برس سی زیادہ کا ہوکر فوت ہوا

سیف الدین

سیف الدین ابن مشید امیر کبیر کنیت اوسکی ابو الحسن نام علی ابن عمر بن قزل ترکانی صاحب دیوان مشہور کا ہی اوسکی نظم بہت اچھی ہی ۶۰۲ ہجری مین پیدا ہوا درمیان مصر کی یہہ شعر اوسکی بہت اچھی ہین

وافا الي وكاس الراح في يده ... تخلت من لطفه ان النسيم سري
لا يدرك الراح معنى من شمائله ... والشمس لا ينبغي ان يدرك القمرا

دمشق مین دسوین محرم ۶۵۵ ہجری مین فوت ہوا پہاڑ قاسیون کی نیچی مدفون ہوا

ابن سنا

ملک قاضی ابو القاسم ہبة اللہ بن جعفر مصری ادیب و شاعر دیوان مشہور کا ہی علم ادب مین اوسکی تصنیفات بہت ہین اوسنی کتاب الحیوان جاحظ کا اختصار کرکی اوسکا نام روح الحیوان رکہا ہی یہہ نام بہت لطیف ہی محلی ابن دریا سے علم نحو پڑہا اور شریف خطیب ابو حافظ سلفی سے

علم حدیث سیکہا مدت تک منشی گری کرتا رہا خطوط اوسکے بہت اچھی ہوتے تہے شعر بہت خوب اوسکے تہے اور نظم اوسکی سب اچھی ہوتے تہے رمضان معظم ۶۸۰ ہجری مین ساٹھہ برسکا ہوکر فوت ہوا اوسکی یہہ شعر ہین سہ

ان کنت ترغب فی لقانا فالقنا	یوم الهیاج اذا تشاجرت القنا
لا یشربون سوی الدماء مدامة	اذ ینشعون من الاسنة سوسنا
واذا الحسام عمرک عنا لهم	خلعوا نفوسهم علی ذاک العنا
متورعین فان بدت شمس الضحی	جلوا العجاج لها رداء ادکنا
یشکوا النهار حیولهم من نقعها	واللیل یشکوا من وجوههم السنا

یہہ قصیدہ بہت بڑا ہی

ابو دریا قوت

رومی پہر بغدادی صاحب تصانیف آدبیہ کا اوسنے تاریخ اور علم انساب اور جغرافیہ مین تصنیف بہت کتابین کی ہین اوسکا شعر بہت اچہا ہوتا تہا

یا قمرا اجدر حتی استوی	فزاده حسنا وزادت همومی
کانما عینی لشمس الضحی	فنقطة طربا بالنجوم

وله

هذا الیک خلاصنی ومودتی	قبل اللقاء تعارف الارواح
ومن القلوب علی القلوب شواهد	یشهدن قبل تشاهد الاشباح

ذہبی کتاب عبر مین لکہتا ہی کہ ابو دریا قوت ماہ رمضان ۶۲۶ ہجری مین فوت ہوا

ابن حیمی

شہاب الدین محمد بن عبد المنعم بن محمد انصاری تیمی بصری شاعر مشہور ہی وہ اپنی وقت کا

علم پردار نظم کا تصور کیا جاتا ہی — ذہبی کہتا ہی کہ اوسنے جامع ترمذی حدیث مین علی ابن البناء سے
پڑہی ماہ رجب ۶۵۸ ہجری مین بیاسی برس کا ہوکر فوت ہوا اوسکی یہہ شعر ہین —

ما مطلبا لیس لي فی علاہ ادب | الیك آل التقصی وانتهی الطلب
وما طمحت لمرای اولمستمع | الا لمعنی الی علیاك ینتسب
وما ارانی اهلا ان تواصلنی | حسبی علوا بانی فیك مکتئب
لکن تنازع شوقی تارة ادبی | فاطلب الوصل لما تضعف الادب
ولست ابرح فی الحالین ذا قلق | نام وشوق له فی اضلعی لهب

ابو فضل زہیر

ابو الفضل زہیر بن محمد بن علی بن یحیی بن حسن بن جعفر بن منصور بن عاصم بہلبی عتکی لقب اوسکا بہاء الدین کاتب اپنی وقت کی فضلا مین سے شمار کیا جاتا ہی اور سب سی اچہی نظم اور نثر اور خط لکہتا تہا سب سے زیادہ مروت مین تہا ملک صالح نجم الدین ابو الفتح ایوب بن ملک بن کامل کی خدمت مین درمیان بلاد مصر کی تہا اوسکی خدمت مین بلاد مشرقیہ کو کوچ کیا اور انا جب تک کہ ملک صالح نے شہر دمشق فتح کیا پہر اوسکی پاس چلا گیا اوسکی پاس جب تک رہا کہ وہ حال جو ملک صالح پر گذرا لشکر اوسکا پہر گیا اور دمشق اوسکی ہاتہہ سی نکل گئی وہ نابلس مین تہا اور اوسکی چچا کی بیٹی ملک ناصر داود حاکم کرجستان نی اوسکو پکڑ کر قلعہ کرک مین قید کیا اون ایام مین بہاء الدین زہیر مذکور نابلس مین اکر اپنی صاحب کی حفاظت امور کی واسطے مقیم ہوا کسی سے نہ ملا اسی حال پر وہ رہا یہانتک کہ ملک صالح نے قید سی مخلصی پائی پہر مصر بہی شہر فتح کئی پہر اوسکی خدمت مین جا موجود ہوا یہہ حال آخر ماہ ذیقعد ۶۳۷ ہجری مین ہوا — ابن خلکان کہتا ہی کہ اون ایام مین قاہرہ مین موجود تہا اور مجکو بڑا اشتیاق اوسکی شعر سنی اور ملاپ کا تہا اتفاق سے میری اوسکی ملاقات ہوئی جو کچہہ کہ مینے اوسکی خوبیا سنے تہین

ساتوین صدی کی شاعری

او نسی زیادہ پایا وہ بہت ریاضت کرتا تھا اپنی آقا کی بات کو بہت چھپاتا تھا کوئی واقف نہ ہو سکتا تھا اوسنے بہت شعر مجکو سنائی از انجملہ یہہ ہین —

یا روضة الحسن صلی ‏ — ‏ فما علیك ضیر

فهل رایت روضة ‏ — ‏ لیس بها زهیر

کیف خلاصی من هوی ‏ — ‏ مازج روحی واختلط

وتائه اقبض في ‏ — ‏ حبی له وما انبسط

یا بدر ان رمت به ‏ — ‏ تشبها رمت شطط

ودعه یا غصن النقا ‏ — ‏ ما انت من ذاك النمط

قام بعذری وجهه ‏ — ‏ عند عذولی وبسط

لله ای قلم ‏ — ‏ لواو ذاك الصدغ خط

ویاله من عجب ‏ — ‏ فی خده کیف نقط

عیرنی ملتفتا ‏ — ‏ فهل رایت الظبی قط

ما فیه من عیب سوی ‏ — ‏ فتور جفنیه فقط

یا قمر السعد الذی ‏ — ‏ نجمی لدیه قد هبط

یا مانعی حلو الرضا ‏ — ‏ وما نعی مر السخط

حاشاك ان ترضی بان ‏ — ‏ امرت فی الحب غلط

یہہ شعر اوسنے خود پڑھ کر سنائے

انا ذا زهیرك لیس ‏ — ‏ الا جود کفك لی مزینه

اهوی جمیل الذکر عنك ‏ — ‏ کانما هو لی بثینه

فاسال ضمیرك عن ‏ — ‏ ودادی انه فیه جهینه

ولہ ایضا

وانت یا من حسن عینیہ | کم تشرب من قلبی وما اَذبلک
مالک فی حسنک من مشبہ | ما تم فی العالم ما تم لک

شعر اوسکی بہت لطیف ہین اوسنے اپنی دیوان کی پڑہائی کی اجازت دی وہ بیت جابجا موجود ہی — ابن خلکان یہہ بہی کہتا ہی کہ بہاء الدین مذکور نے مجکو کہا کہ مین پانچوین ماہ ذیحجہ ۵۸۱ سنہ ہجری مین درمیان مکہ کے پیدا ہوا اور ایک دفعہ کہا کہ وادی قریب مین پیدا ہوا تہا وہ بہی قریب مکہ کی واقع ہی ابن خلکان کہتا ہی چونکہ یہہ شخص زندہ تہا اسلئے مین تاریخ وفات نہین لکہہ سکا مگر اتنا معلوم ہی کہ وہ قاہرہ مین جب تہا اوسکو ایسا مرض عظیم ہوا تہا جسمین آدمی کی زندگی کی توقع نہین رہتی یہہ مرض بروز جمعرات چوبیسوین ماہ شوال ۶۵۶ سنہ ہجری مین اوسکو شروع ہوا تہا باقی حال معلوم نہین فقط

شاعر غیلانی

ابو الغر مظفر ابن ابراہیم بن جماعہ بن علی بن سامی بن احمد بن ناہض بن عبد الرزاق شاعر غیلانی حنبلی مذہب کا لقب اوسکا موفق الدین شاعر مشہور مصر کا ہی وہ ادیب اور عروضی اور شاعر جید تہا اوسنے علم عروض مین ایک کتاب مختصر بہت اچہی تصنیف کی ہی اوسکا دیوان بہی ہی مگر اکہو مین اندہا تہا یہہ شعر اوسکے ہین —

قالوا عشقت وانت اعمی | ظبیا کحیل الطرف المی
وحلاہ ما عاینتہا | فنقول قد شغلتک وہما
فاجبت انی موسی سوئے | العشق انصیانا وفہما
اہوی بجارحۃ السماع | ولا اری ذات المسمّا

جب وزیر صفی الدین ملک شام سی چہوڑ کر کی طرف مصر کی آیا بہت اوسکی دوست بطور استقبال اور

ساتوین صدی کی شاعر

اور ملاقات کی اوسی لینی کو ایک مقام مسمی خشبی پر گئی اس شاعر اندہی بیٹہے یہہ شعر لکہہ بہیجے سنیے انہین اپنی نہ حاضر ہونیکا معقول عذر بیان کیا ہی —

قالوا الی الخشبی سرنا علی عجل　　نلقی الوزیر جمیعاً من ذوی الرتب

ولم یسر ایها الاعمی فقلت لهم　　لم اخش من تعب القی ولا نصب

وانما النار فی قلبی لوحشته　　فخفت اجمع بین النار والخشب

پیدایش اوسکی پانچوین تاریخ ماہ جمادی الاخر سنہ ۵۴۲ ہجری مین ہوئی بوقت صبح ہفتہ کی روز اور نوین محرم کو سنہ ۶۲۳ ہجری مین فوت ہوا فقط

ابو یوسف یعقوب

ابن صابر بن برکات بن عمار بن علی بن حسین بن علی بن حوثرہ لقب اوسکا نجم الدین ہے شاعر مشہور ہی گوین بانی اوسکو خوب آتی تہی اس صنعت مین اوسکو سب پر فوقیت تہی یہہ اوسکی شعر مین سے

قبلت وجنته فالوی جیده　　خجلاً ومال بعطفه المیاس

فانهل من خدیه فوق عذاره　　عرق یحاکی الطل فوق الاس

فکانني استقطرت ورد خدوده　　بتصاعد الزفرات من انفاسي

جب اوسکی ولادت کا حال پوچہا گیا کہنے لگا کہ دوپہر کی وقت بروز دوشنبہ چوتہی محرم سنہ ۵۵۴ ہجری مین پیدا ہوا تہا — اور اٹہائیسوین تاریخ ماہ صفر سنہ ۶۲۶ ہجری مین درمیان بغداد کے بروز جمعہ فوت ہوا

ابو المحاسن یوسف

بن اسماعیل بن علی بن احمد بن حسین ابن ابراہیم معروف الشوا لقب اوسکا شہاب الدین کوفکا رہنی والا حلب مین پیدا ہوا اور وہین پرورش پائی وہ ادیب اور فاضل عالم علم عروض اور قافیہ کا تہا عجب شاعر تہا اوسکی جو شعر ہین نادر ہین اور عجیب اور ثلث کہتا تہا اوسکا دیوان

شعر کا بہت بڑا ہی چار جلدونمین لکھا جاتا ہی حلب کی باشندون کا سا لباس پہنا کرتا تہا
شیخ تاج الدین ابو القاسم احمد بن ہبتہ بن سعد الله بن سعید بن سعد بن مقلد معروف
ابن حرانی حلبی نحوی لغوی کی صحبت مین بہت رہا کرتا تہا اوسی سی علم ادب اوسنی
سیکہا اور بہت نفع پایا ابن خلکان کہتا ہی کہ وہ میرا یار تہا ایک مجلس مین مین اور
وہ بیٹہہ کر ادہر اودہر کی قصہ کہانی علم ادب کی گفتگو کیا کرتے تہے اول دفعہ
اوسنے مجکو اپنی یہہ شعر سنایے ے

هاتيك يا صاح ربا لعلع … فاسئل تلك الله فعرج معي
وانزل بنا بين بيوت النقا … فقد غدت آهلة المربع
حتى نطيل اليوم وقفا على … الساكن او عطفا على الموضع

اشعار اوسکی ابن خلکان نے بہت لکہے ہین جو چاہی اوسکو مطالعہ کری یہہ شاعر
بڑا غلو مذہب تشیع مین رکہتا تہا پیدایش اوسکی بروز چہارشنبہ بائیسوین شوال
سنہ ۶۱ہجری مین ہوئی بروز دوشنبہ ساتوین رجب سنہ ۶۲۳ ہجری مین درمیان
حلب کی فوت ہوا

نصر الله

نصر الله بن ہبتہ الله بن عبد الباقي بن ہبتہ الله بن حسن بن یحیی بن علی فخر القضاۃ
ابو الفتح غفاری حنفی کاتب معروف بکنیت ابن لصاقہ ادیب اور ظریف فقیہ اور متکلم
تہا اوسکی شعر بہت اچہی ہین یہہ شعر ظرافت کی ہین ے

وعلق نعيش تعلقته … قرارا على خلوة وارتياع
ولو سبق في المرد الاكما … يقال على كله والوداع
فعاجلته عن دخول الكنيف … بشيخ مطاع ودا ى مضاع

اپنی زمانہ کی اکابر مین گذرا ہی بروز جمعہ آٹھوین جمادی الآخر سنہ ۶۰۵ ہجری مین فوت ہوا

ابو یحیی علیسی

ابو یحیی اور ابو الفضل علیسی ابن سنجر بن بہرام بن جبرائیل بن خمارتکین بن طاش تکین اربلی معروف حاجری لقب اوسکا حسام الدین ایک لشکری آدمی تہا اوسکا ایک دیوان شعر کا بہی ہی بہت باریک مضمون اور جید کہتا تہا اوسکی دیوان مین شعر اور دوبیت اچہی ہین ابن خلکان کہتا ہی کہ اکثر بار اوسنے اپنی شعر مجکو سنائی ہین ازانجملہ یہہ ہین سے

ومهفهف من شعره وجبينه — امسى الورى في ظلمة وضياء

لا تنكروا الخال الذي في خده — كل الشقيق بنقطة سوداء

یہہ شعر جو اپنی بہائیکو جو اربل مین تہا سنہ ۶۱۹ ہجری مین اوسنی لکہی تہی

الله اعلم ما القى سوى رمق — مني فراقك يا من قربه الامل

فابعث كتابك واستودعه تعزية — فربما مت شوقا قبل ما يصل

ابن خلکان کہتا ہی کہ جب مین اربل سی آخر ماہ رمضان سنہ ۶۲۶ ہجری مین نکلا وہ قلعہ اربل مین قید تہا اوسکا حال طویل ہی اوسکی شرح بہت لمبی چوڑی ہی اسلئے ذکر کرنا مناسب نہین پہر مجکو خبر پہونچی کہ وہ مخلصی پاکر ملک مظفر حاکم اربل کی پاس گیا اور ملازم ہوا اور لباس اوسنے اپنا بدل کر صوفیہ کا لباس پہنا بعد وفات مظفر الدین کی اربل سی کوچ کر گیا تہا پہر وہین آرہا بعد ازان بروز جمعرات دوسری شوال سنہ ۶۳۲ ہجری مین فوت ہوا باب المیدان مین مدفون ہوا

فتیان

بن علی بن ثمال اسدی دمشقی معروف شاغوری وہ فاضل اور شاعر ماہر تہا بادشاہون کی خدمت مین بہت رہا اونکی اولاد کو تعلیم کی اوسکا ایک دیوان بہی ہی اوسمین قطعی بہت اچہی ہین

ساتوین صدی کی شاعر

زاہد اپنی ایک زمین ہی وہان مدت تک وہ رہا اوسنے قطعی بہی اوسکی مدح مین لکہے ہین یہہ اوسکے

شعر ہین

فداخم الخمر کانون بکل قدح	واحمد الجمی فی الکانون حین فلح
یا جنة الزیدان انت مسفرة	بحسن وجه اذ اوجه الزما کلح
کالثلج قطن علیک السحب تندفه	والجو لجلجة والقوس قوس قزح

جب حمام مین شدت حرارت سی گہبرا یہہ کہا

ادی ماء حامکم کالحمیم	تکابد منه عناء و بوسا
وعهدی بکم تسمطون الجدی	فیا بالکم تسمطون التیوسا

فیتان مذکور چہبیسوین محرم ۵۷۱ ہجری مین فوت ہوا باب صغرین دفن کیا گیا

سعدی شیرازی

شیخ سعدی شیرازی سعید خطا ورنیک طالع شہر شیراز مین پیدا ہوا اوسکی ظاہر ہوئی سے
ادب کی رونق ہوئی ہر ایک ملک مین اوسکی تصانیف سے نے رواج پایا نظم اور نثر دونوا اوسکی
بہت اچہی ہین — اوسکی تصنیفات سی ایک کتاب گلستان نثر ہی جو ہندوستان مین اور
ایران وغیرہ مین داخل درس اور بوستان نظم مین ہی — اور ایک دیوان فارسی کا
بہت اچہا ہی اشعار اوسکی بہت پاکیزہ ایک دیوان عربی ہی اوسمین قصاید بہت اچہی
عربی زبان مین لکہے ہین غزلین عربی بہی تصنیف کی ہین — کہتے ہین کہ سعدی مذکور واسطے
ملاقات خسرو طوطی ہند کی ہندوستان مین آیا تہا اور شیخ مذکور سے نے اردو مین بہی
شعر کہی ہین لیکن وہ شعر جو اردو سعدی کی طرف منسوب کرتے ہین واقع مین سعدی
دکہنی کے ہین اوسکی نہین شیخ کی کلام وہ ہرگز نہین یہہ غلطی تذکرہ نویسون کی ہی وہ
شعر یہہ ہین —

ساتوین صدی کی شاعر

قطعہ

چو دیدم بر رخش گفتم کہ یہہ کیا دیت ہی
گفتا کہ در یہی باور ہی اس شہر کی یہہ ریت ہی

ہمنے تمہیں کر دل دیا تم دل لیا اور دکہہ دیا
ہم یہہ کیا تم وہ کیا ایسے بہلے یہہ ریت ہی

سعدی بگفتا ریختہ در ریختہ در ریختہ
شیر و شکر ہم ریختہ ہم ریختہ ہم گیت ہی

واقع مین ایک سعدی دکہنی گذرا ہی اوسکی یہہ شعر ہین سعدی شیرازی نی اردو مین شعر نہین کہا الا آنا سعدی کا ہندوستا نہین اور سوا اسکی اور ملکو مین سفر کرنا ثابت ہی اوسکی کتابون سی لوگون کو بہت نفع ہوا ہی واقع مین وہ کتابین بہت مفید مین اور صاف صاف زبان شستہ فارسی ایسی لکہی ہی کہ ایسی لطافت اور پاکیزہ گی سی کوئی نہین لکہہ سکتا غرض اسجائی ہماری صرف عربی شاعرونکا بیان کرنا چونکہ منظور ہی اس کلام سی باز ہوکر یہہ بیان کرتے ہین کہ سعدیکا ایک دیوان عربی بہت اچھا اور لطیف ہی جیسی فارسی اشعار اوسکی خالی فراق اور کیفیت سی نہین ویسی ہی اوسکی عربی اشعار مین حلاوت موجود ہی سعدی شیرازی درمیان سنہ ۶۹۱ ہجری کی فوت ہوا اوسکی قبر شیراز مین ہی یہہ شعر اوسکی ہین سعدی مدرسہ نظامیہ مین ابو الفرج سی علم سیکہا چودہ حج کئی عمر اوسکی ایک سو دو یا ایک سو بیس برس کی ہوئی

فاح نشر الحمی وهب النسیم
وتراني من فرط وجدي اهیم

ان لیل الوصال صبح منیر
ونهار الفراق لیل بهیم

ووداع الحبیب خطب جزیل
وفراق الانیس داء الیم

وفتن العابدین صدغ وسیم
آه لو کان فیه قلب رحیم

یا وحید الجمال اني وحید
یا عدیم المثال قلبي کلیم

سلوتي عنکم احتمال بعید
واقتضاحي بکم ضلال قدیم

معشر اللائمین فیما جهلتم
لو رایتم حاله لم تلوموا

ان نار الهوی لدی کل صب
مع ذکر الحبیب روض نعیم

کہا

ساتوین صدی کی شاعر

کلّ من یدّعی المحبّۃ فیکم ۔۔۔ ثمّ یخشی الملام فہو ملیم

یہہ شعر بہت اچہی ہین

یا ندیمی قم و ہبّہ ۔۔۔ واسقنی واسق الندامی

خلّنی اسہر لیلی ۔۔۔ ودع النّاس نیاما

اسقیانی وہدیر ۔۔۔ الرّعد قد ابکی الغماما

فی زمان سجع الطّیر ۔۔۔ علی الغصن وحاما

واوان کشف الوردُ ۔۔۔ عن الوجہ اللثاما

ایّہا المصغی الی الزہاد ۔۔۔ دع عنک الملاما

فزبہا من قبل ان ۔۔۔ یجعلک الدہر عظاما

قل لمن عیّر اہل ۔۔۔ الحبّ بالجہل ولاما

لا عرفت الحب ہیہات ۔۔۔ ولا ذقت الغراما

لا ابتلیٰ فی غلام ۔۔۔ اودع القلب سقاما

نبذاء الحب کم ۔۔۔ من سید اضحی غلاما

جمال القرشیّ

ابو الفضل محمد بن عمر بن خالد معروف بجمال قرشی مصنف کتاب صراح اللغۃ کا وہ کہتا ہے کہ مدت سے مجکو صحاح جوہری کی تلاش تہی یہہ خیال تہا کہ اگر کہین سے بکتی پاؤن تو خریدون یا لکہہ لون ہمانشیہ ایک نسخہ اس کتاب کا مدرسہ صاحبیہ برہانیہ مسعودیہ مین درمیان کاشغر کی مجہی ہاتھ آیا وہ جا بجا بعض مجکو یہہ شوق ہوا کہ اسکو مختصر کرون مگر پہر کبہی ارادہ کرتا تہا اور کبہی اس خیال سے باز آتا تہا آخر کو اوس نسخہ کا انتخاب کیا جو اوسمین اطالۃ الاطناب تہا وہ چہوڑ دیا یعنے اشعار عرب جو بطور تمثیل اوسمین داخل کئی تہے وہ چہوڑ دیئے مگر آثار اور آیات کی گواہی واسطی مثال کے

ساتوین صدی کی شاعر

رہتی دی اور چند اشعار بہی جہان اونکی بہت حاجت تہی لکہی اور حروف تعریف حذف کرکی
مفردات کا ترجمہ فارسی زبانمین کیا اور مثل صحاح جوہری کی ترتیب اوسکی کی اور نام اوس کتاب کا
صراح من الصحاح رکہا اور یہہ شعر اوسینے جوہری کی تعریف مین اور اس تصنیف مین لکہی ہین

لله درّ الجوهری فانّه	لعلی اذ دی التصنیف احسن مونق
عمل الصحاح وحاز فی ترتیبه	قصب السباق لما به لم یسبق
هذا الصراح من الصحاح مروق	یصفو لشاربه وما بمرنق
یسقی به القرشیّ ندمان النهی	کاسی فوائد مطرف ومعتّق
فاشرب لتحظی کاسه اذ کیّس	یحظی بها لا حظّ منه لأحمق

دوشنبہ کی دوپہر کو تیسوین ذی القعدہ سنہ ہجری مین نسخہ صراح کا وہ مصنف لکہہ چکا تہا تالیف اور
اور تسویدیسی بروز شنبہ سولوین ماہ صفر سنہ ۶۸۱ ہجری کو فراغت درمیان کاشغر کی پائی
اور تاریخ وفات اوسکی معلوم نہین ہوئی

ابو الحسن علی

بن عبد الغنی الفهری المقری نابینا حصوی قیروانی شاعر مشہور ہی ــ ابن لبسام صاحب ذخیرہ
لکہتا ہی کہ وہ بلاغت کا دریا اور صناعت شعر کا اوستاد تہا عالم متبحر اوسینے قران شریف
لوگون کو بہت پڑہایا ہی ایک قصیدہ دوسو نو شعر کا قرات نافع مین اوسینے لکہا ہی ایک دیوان
شعر کا ہی اوسکا صفحہ ہستی پر یادگار ہی یہہ شعر اوسکے ہین جو مشہور ہین ــ

یا لیل الصب متی غده	اقیام الساعة موعده
رقد السمار فارّقه	اسف للبین یردده

وله

قد ملّ مریضك عوده	ودنی لاسیرك حسده

آٹھوین صدی کی شاعر

لم یبق حباک سوی نفس — زفرات الشوق تصعده
ھاروت یعنی علم السحر — الی عینیک ویسنده

یمن کو جاتی ہوئی آخر ماہ صفر سنہ ۱۵۶ ہجری مین وفات پائی — تمام ہوئی صدی ساتوین
اب آٹھوین صدی کی شاعرون کا بیان کرتا ہون

حصہ آٹھوان

صدی آٹھوین

اس آٹھوین صدی مین اون شاعرونکا بیان ہی جو اس صدی مین فوت ہوئی یا زندہ تہی

شہاب الدین

محمد بن خطیب بن نباتت اپنی کتاب مین لکہتا ہی کہ وہ شیخ اور امام زمانہ یگانہ روزگار شہاب الدین محمود بن سلمان بن فہد حلبی منشی تہا شریف دمشق کی دربار مین کار انشا کا اوسکو تفویض تہا اوسکا یہہ حال ہی کہ وہ دریا تہا اپنی نظم اور نثر کی عجیب و غریب موتی اپنی فکر مین غوطہ لگاکر نکالتا تہا ادیب اور عالم اور لغوی صاحب رسالون اور قصاید کا گذرا ہی اوسکی یہہ دو شعر ہین ؎

فالدین منتصر بیوم جلاده — لشبا أسنته ویوم جدا له
والملک منتظم بما نثرته من — هام الاعادي مرهفات نصاله

یہہ ادیب میان سنہ ۷۶۸ ہجری کے موجود تہا تاریخ وفات اوسکی نہین پائی

بدر الدین

محمد بن خطیب اپنی کتاب مین لکہتا ہی کہ وہ صدر کبیر اور عالم بی نظیر بدر الدین محمد بن صدر الکبیر احمد شیبانی معروف ابن عطار ہی وہ سردار اور بڑا منشی ادیب کامل تہا علیہ مذکور اوسکی حقیقت کہتا ہی کہ اب تک کوئی شخص دمشق مین اوسکی برابر نہین پایا اور شاعر

آٹھوین صدیکی شاعر

اور شہنو لیا نہین ظاہر ہوا بہت تعریف اوسکی کی ہی یہہ شعر اوسکی ہین جو کتاب سجع مطوق ہیے لکہے گئے ہے

نفس یزینہا سما جتہا — کالغیث عمّ ولیس من ضرر
سبحان من للجود صورّ ہ — ملکا کریما من البشر
ولہ صنایع ابدت کرما — تتلی اوامرہ من السّور
وبمثل ماشرف الزمان بہا — فیہا جمال الکتب والسّیر

آٹھوین صدی مین درمیان دمشق کی وہ تہا اوسکی وفات کی تاریخ معلوم نہین ہوئی

علاوالدّین

محمد بن خطیب لکہتا ہی کہ وہ صدر کبیر فاضل بارع علاوالدین علی بن صدر کبیر شمس الدین محمد بن غانم منشی شریف ملک شام کا تہا ان بلاد اور شہر دمین منشی اور شاعر مشہور تہا اوسکی حق مین درمیان کتاب سجع مطوق کی لکہا ہی کہ اگر وہ چاہتا ہر روز ایک دیوان تصنیف کرسکتا تہا کیونکہ اوسکو شعر گوئی کی بڑی دست قدرت تہے یہہ شعر ایک نامہ مین خطیب مذکور کو اوسنے لکہہ کر بہیجے تہے جو داخل سجع مطوق اوسنے کئے ہے

ملکا اذا وافاہ کل مؤمّل — ادبی علی الاطماع منہ وزاد
شاد العلی وبحقّہ ساد الوری — افدیہ اذ ساد الانام وشاد
کم قد اجاد بما لغانی فضلہ — وعلی وفود محلہ کم جاد
واذا اتی ابوابہ مستصرخ — یلقی بہ الاسعاف والاسعاد
ویدی علوم الدین عنہ وکیف لا — اذ کان للدّین الحنیف عمادا
کم قد اذال بسیفہ من مارد — ولشیبہ کم قد انال مرادا
من حل نادیہ فنادی معلنا — منہ النّدالباہ حین تنادا

مستظهر هو فی الجدال بفضله — وبنصله يردي العدا وجلادا

لا زال بالقهر الشديد بكيده — من عاد ويكبت للحسادا

درمیان سنہ ٦٦٨ ہجری کی وہ زندہ تہا اوسکی تاریخ وفات کی مجکو اطلاع نہین ہی

تاج الدین

شیخ تاج الدین ابو المحاسن عبد الباقی بن عبد المجید بن عبد اللہ یمانی اچہا شعر کہتا تہا وہ درمیان قاہرہ کے سنہ ٧٤٣ ہجری مین فوت ہوا اوسکے یہہ شعر ہین سہ

لا اعرف النوم فی ليلی رضًا وجفا — كان جفنی مطبوع علی السهد

فليلة الوصل تمضی كلها سهرا — وليلة الهجر لا اعنق من الكمد

طنبغا جاولي

اچہا شعر کہتا تہا بیماری استسقا کی سبب سنہ ٧٤٤ ہجری مین فوت ہوا اوسکی یہہ شعر ہین سہ

شنبح فقد لاح برق الثغر بالبرد — واستقش كاس الطلا من كف ذي غند

مستعرب اللفظ للاتراك نسبته — له علی كل صب صولة الاسد

يا عاذلي خلنی فالحسن قلده — عقدا من الدر لا حبلا من المسد

ابو حیان

شیخ اور امام وعالم اثیر الدین ابو حیان محمد بن یوسف بن علی بن یوسف بن حیان اندلسی قرناطی وہ بہی شعر کہتا تہا سنہ ٧٤٥ ہجری مین ماہ صفر کی بارہوین تاریخ ہفتہ کی دن فوت ہوا یہہ دو شعر کسی اون پوش کے ہجو مین اسکے ہین سہ

ايا كاسيا من جبة الصوف نفسه — ويا عاريا من كل فضل ومن كيس

اتزهي بصوف وهو بالامس مقبح — علی نعجة واليوم اضحی علی تيس

ابن حُبلی

محمد بن محمد مشہور و معروف ابن حبلی بہت اچہا شعر کہتا تہا کسی شاعر کی ہجو مین کہتا ہی

وشاعر بن عمر من غرّۃ | وفرط جہل انّہ لیشعر
یصنفہ الشعر ولکنّہ | یحدث من فیہ ولا لیشعر

۷۳۴ھ ہجری مین پچیسوین محرم کو فوت ہوا

الحسن

حسن بن ہبۃ اللہ بن عبد السید ادنوی معروف بنام شمس شاعر مشہور ہی وہ شاعر ظریف اور سبک روح تہا کہتے ہین کہ وہ ایکدفعہ اصول بن معطی سے پڑہتا تہا پڑہتے پڑہتے تنگ آگیا اوسوقت بیاض ہاتہہ مین لیکر یہہ شعر لکہے

انّ الملیحۃ والملیح کلاہما | حضر ومن مات ہناک وعوم
والروض فتحت الصبا اکمامہ | فکانّہ مسک بفوح وعوم

شہر خوص مین درمیان ۷۴۲ھ ہجری کی فوت ہوا

ابن حلیب

طاہر بن حسین عمر بن حلیب الزمن ابو المعز ابن بدر ابن محمد حلبی حنفی معروف با بن حلیب ہی سخاوی کہتا ہی کہ ۷۴۸ھ ہجری مین درمیان حلب کے پیدا ہوا — نحو اور لغت اور فقہ تحصیل کی شراب پیتا تہا اور شعر کہتا تہا نظم او نثر اچہی کہتا تہا اوسکی سیو و شعر ہین ـ

الملک الطاہر فی عزّۃ | فذدل من ظل ومن طاشا
وردنی قبضتہ طایعًا | یمانزالعاصی ومن طاشا

ناظم منہاج

امام شمس الدین محمد بن عبد الکریم بن رضوان موصلی ناظم منہاج ہی ذہبی کے حقیقین

آٹھوین صدیکی شاعر

یہہ شعر اوسینے کہے ہین سہ

ما ذلت بالطبع اهوا کرو ما ذکرت صفا بکر قط الاهمت من طرب
ولا عجبت اذا اما ملت نحو کم فالناس بالطبع قد مالوا الی الذهب

سخاوی کہتاہی کہ وہ ایک امام أئمہ ادب سے گذراہی منہاج کی نظم کی لغت اور فقہ سیکہے ۷۴۸ھ ہجری مین فوت ہوا

جعبری

علی بن محمد ابن ابراہیم علا ابو الحسن جعبری نابلسی حنبلی یہہ شعر اوسکے ہین سہ

عجبت لاصوات الحمام اذا علت عنا المنسر ودونوحا لمحزون
وبدنا المفقود وسجوا العاشق وشوقا المشتاق ولتسهید لمفتون

سخاوی کہتاہی درمیان کتاب ضوء کی کہ ۷۳ھ ہجری مین پیدا ہوا تاریخ وفات کی ذکر نہین کی

الفخر عبد الرحمن

ابن عبد الرزاق ابن ابراہیم ابن مکانس کاتب وزارت دمشق کا والی قاہرہ مین اوسکو بلایا تہا راہ مین کسینی زہر کہلاکر مارڈالا منشی گری خوب جانتا تہا فن حساب سے خوب ماہر تہا ذکی بڑا تہا شعر اچہا کہتا تہا یہہ اوسکی شعر ہین سہ

علقتها معشوقة خالها قد عمها بالحسن بل خصصا
یا وصلها الغالی وبا مهجتی لله ما اغلا ذما ارخصا

درمیان ۷۹۵ھ ہجری کی فوت ہوا

المجد فضل الله

وہ بیٹا عبد الرحمن بن عبد الرزاق ابن ابراہیم ابن مکانس کا درمیان ماہ شعبان ۷۶۷ھ

ہجری کی پیدا ہوا لاڈ اور چاؤ اور نعمت مین پلا پہر گہر سی نکلکر علم ادب سیکہا شعر کہنے لگا
شعر اوسکی بہت اچھے ہین اپنی باپ کی تنبیہ مین جو وقت نے شعر کے کہتا ہی سہ

هنيت يا ابتى بعودك سالمًا	وبقيت ما طرق الظلام نهار
ملئت بطون الكتب فيك مدائحًا	حتى لقد عظمت بك الاسفار

عفیف تلمسانی

وہ سلیمان ابن علی ابن عبداللہ ادیب شاعر ہی ذہبی درمیان عبر کی کہتا ہی کہ وہ ایک
کافر صوفیون مین سے گذرا ہی اور شعر اوسکے بڑی رتبہ کے ہین بلاغت اور بیان
اوسمین گویا بہرا ہوا ہی مگر الحاد بہی اون مین بہت ہی پانچوین رجب سنہ ششم ہجریکو
فوت ہوا اوسکی اسّی برس کی عمر تہی یہہ اوسکی شعر ایک غزل کے ہین سہ

يا ديار الاحباب لا زالت الا	دمع فى ترب ساحتكم مذ اله
ويمشى النسيم وهو عليل	فى معانيك ساحبًا اذيا له
اى عيش مضى لنا فيك ما اسرع	ما كان كالخيال زواله
من فتاة بديعة الحسن ترنو	بجفون لحاظها نباله
ورحيم الدلال حلو المعانى	تتثنى اعطافه القتاله
ظبية يبهر العقول جمالًا	وغزال تغار منه الغزاله
فرعى الله ذلك الغصن حفظًا	وسقاه من الوفى سجاله

عمر ابن علیسی

عمر ابن علیسی بن نصر بن محمد بن علی بن احمد بن حسن بن حسین بن احمد بن عمر بن حریث بن جعفر
بن عبد الرحمن بن شافع بن ثابت بن تیم بن عمر بن عبد اللہ بن معمر بن عثمان بن عمر
بن کعب بن سعد بن تیم تمیمی امیر مجد الدین ملطی عوصی ادیب اور فاضل و نحوی و شاعر تہا

آٹھوین صدی کی شاعر

یہہ اوسکی شعر ہین سے

وما الشعر مما ارتضی کنیتی به | لعمری ولا وصفی به فی المحافل
ولا قلته کی ابتغی عقباله | هنالک ان اجزی علیه بنائل
ولکن دعتنی شمة مصیرة | الی قوله معروفة فی قبایل
فابدیت ما قد جال فی النفس سالکا | یا بدا ما ابدیت سبل الافاضل
فلا تنکروا ما ابرزته سجیة | طبعت علیها من سجایا الاوایل
فلا تنکر الاقوام سجع حمامة | اذا هتفت فی صبحها والاصایل

ماہ شوال ۷۲۱ھ ہجری مین فوت ہوا

جمال الدین

جمال الدین ذو الکنی محمد بن شمس محمد بن محمد بن حسن فاروقی حیرت مین پیدا ہوا وہین فوت ہوا وہین پرورش پائی دمشق مین آکر ابن نباتہ کی نام سے مشہور ہی سخاوی کہتا ہی وہ علامہ اور امام اہل ادب کا گذرا ہی اوسنے ابو الفداء اسماعیل صاحب کتاب المختصر فی احوال البشر مورخ مذکور کی تعریف بہت کی ہی یعنی یہہ دیباچہ مین ابو الفداء کی ترجمہ کی اوسکا ذکر کیا ہی اوسکی یہہ شعر ہین سے

ان انت صدقت ما جاء الحدیث به | وبالقدیر کتاب الله فی الازل
وجیت فی الحشر مطلوبا بلا احد | یشکوا علیک ولو فی اصغر الزلل
رایت فی الحال ما تقضی به عجبا | ولو اتیت نظلم النفس کالجبل

درمیان قاہرہ کی ماہ صفر ۷۶۸ھ ہجری مین اسی برس سے زیادہ ہوکر فوت ہوا باب النصر کی قبرستان مین مدفون ہوا

مطرزی

آٹھوین صدی کی شاعر

شاعر مطرزی کنیت اوسکی ابو القاسم نام عبد الواحد محمد بن یحیی بن ایوب کا مطرزی یہی وہ شاعر مشہور ہی اوسکی تصنیف سی کئی کتابین علم ادب مین ہین شعر بہی اچھا کہتا ہی ایک شرح مقامات حریری کی اسنے شاعری مین لکہی ہی جسے بہی دیکہی ہی وہ ہندوستان مین بہی بہت موجود ہی اوسکی یہہ شعر ہین

وکل نار علی العشاق مضرمة — من نار قلبی او من لیلة الصدف
فان تجلت بها الظلماء واشتبهت — بسدفة اللیل فیها غرة الفلق
وزادت الشمس فیها البدر واصطلحا — علی الکواکب بعد الغیظ والحنق
مدت علی الارض بسطا من جواهرها — ما بین مجتمع وار دمفترق
مثل المصابیح الا انها نزلت — من السما بلا رجم ولا حرق

سنہ ۶۱۰ ہجری مین فوت ہوا

صلاح الدین خلیل

صلاح الدین ابن ایبک صفدی کنیت اوسکی ابو الصفا مصنف کتاب وافی والوفیات کا یہہ حروف معجم کی ترتیب پر تیس جلدوں مین ہی وہ ادیب اور شاعر اچھا نظم اور نثر اوسکی بہت خوب ہے سخاوی یہ کہتا ہی کہ وہ علامہ عصر اور جنید فنون ادب کا جاننی والا تہا اوسکی تعریف اوسنے کی ہی یہہ اوسکی شعر ہین سے

ان لو تواصلنی تصدق بالکری — لیزورنی فیه الخیال الزائل
وانظر الی فقری لوصلک واغتنم — اجری وقل للدمع قف یا سائل

ابن سقطی

علی ابن احمد بن خلیل بن ناصر بن علی بن نطلی نور الدین اسکندری الاصل قاہری شافعی ہی ابن سقطی اوسکو کہتے ہین درمیان ماہ محرم سنہ [illegible] ہجری کی پیدا ہوا اوسکی اشعار یہی ہین

آیا کرتی تہی کیونکہ وہ مزخرفات بہت کہتا تہا از انجملہ یہہ شعر منارہ مؤیدیہ کی کر پڑنی پر اوسنے کہی ہین سہ

بنی سلطاننا المؤید جامعًا حوی حسنا وبهجة وزونق
سمی بها کل جامع معبر له منارة بنیت فوق برج عقیق
مالت من ثقل الحجار بها علی سفل یقول بلسان الحال ماحاق

جمال الدین

جمال الدین ابو الحسن بغدادی اور شاعر اور ادیب اور ماہر تہا بارہوین ربیع الاول ۷۵۴ھ ہجری مین پیدا ہوا اوسکی یہہ شعر ہین سہ

لیت العواذل للعشاق ما خلقوا کم عذبوا بالعذل اللوم مشتاقا
اسباه نوح حمامات فصاح لها من اسود الدمع یوم البین اطواقا

شعر بہت اچہا کہتا تہا دیوان بہی صفحہ ہستی پر موجود ہی انتیسوین تاریخ جمادالاخر ۸۲۶ھ ہجری مین فوت ہوا تمام ہوئی آٹھوین صدی اب نوین صدی ہوتی ہی شروع

نوان حصہ

نوین صدی

جو ادیب یا مصنف یا شاعر اس صدی مین فوت ہوا اوسکا بیان ہوتا ہی

نہرمسی

نور الدین علی بن محمد بن عبید الله ابو محمد نہرمسی مجلی ہی سخاوی کہتا ہی کہ ۷۶۵ھ ہجری مین تقریبا یہہ شخص پیدا ہوا علوم حصلہ اور ادب حاصل کر کے فاضل ہوا چند کتابین اوسنے تالیف کین از انجملہ ایک کتاب کا نام قلائد النحور ظہور المحور ہی سوا اسکی ادب بہی اوسکی تالیف نظم اوسکی یہہ ہی سہ

جاءنی حبیب قلبی کتاب عجب الناس اذ اذا رساله

نویں صدی کی شاعر

قلت لا تعجبوا فانّ حبیبی ٭ مالکی وهو مختفی بالرساله

بروز ہفتہ دوسری تاریخ جمادالاخر ۸۹۲ھ ہجری میں فوت ہوا

ابن شحنہ

قاضی محب الدین ابوالولید محمد بن محمد بن محمود حلبی معروف ابن شحنہ سخاوی کہتا ہے کہ وہ کثیرالدعوات اور صاحب استحضار اور عالی ہمت آدمی تہا بہت کچہہ اوسکو یاد تہا ایک تاریخ بہت لطیف اوسنے تالیف کی ہے شعر اوسکی اچہی ہیں سے

اسیر بالجرعا اسیر ومن ٭ همی لا اعرف کیف الطریق

فی منحنا الاضلع وادی الغضا ٭ وفوق سفح الخد واد العقیق

۸۹۰ھ ہجری میں فوت ہوا

ابن ابوالوفار

ابوالفضل ابن ابوالوفا سخاوی کہتا ہی کہ اوسکو عبدالرحمن اور محمد بہی کہا کرتے تہے وہ علی احمد بن محمد بن محمد بن وفا ابوالفضل ابن شہاب ابوالعباس بن عبداللہ اسکندری الاصل مصری مالکی شاذلی ہی وہ بہت اچہا طریقہ استعمال میں لاتا تہا نظم کا اوسکو بہت شوق تہا اپنی باپ اور چچا کا مرثیہ اوسنے کہا ہی قطعی بہت اچہی طریقہ نہایتہ بہر کہے ہیں ایک اپنی محبوبہ کی مرثیہ میں یہہ شعر اوسنے کہے ہیں سے

مضت فاملہ کانت الیفہ مہجتی ٭ فللہ الحافظ لہا ومراشف

وللہ اصداغ حکین عقاربا ٭ فہن علی حکو المضنی سوالف

وما کنت اخشی امسِ الا من الجفا ٭ فانی علی ذالک الجفا الیوم اسف

ابوالفضل مذکور ذکی نیک خلق تہا لطیف طبیعت رکہتا تہا دریاء نیل میں ڈوب کر فوت ہوا وہ ہمراہ چند شخصوں مفصلہ الذیل سے یعنے محمد بن عبداللہ لشکاسی — اور عبداللہ ابن احمد

نوین صدی کی شاعر

بن محمد نفیسی قاضی مالکیہ - اور اوسکی قاضی کی بیٹی کی ساتہہ درمیان ۸۳۴ہ ہجری کی دریا نیل مین ڈوب کرمر گیا ہرچند اونکی لاشونکی تلاش کی مگر نہ ملے وہ دن عجب شور کا تہا جس روز یہہ لوگ ڈوبی تہے

ابن عناق

ابو احمد بن عرس خلیل بن عناق اوسکو عرس الدین یا صلاح الدین بہی کہتے تہے وہ قاہری اور حنفی تہا ابن عزیز اوسکو کہا کرتے تہے ماہ رجب ۸۰۷ھ ہجری درمیان قاہرہ کی پیدا ہوا وہین پرورش پائی علم نحو اور فقہ وغیرہ پڑہی نذر تشتکی کی پاس پائی علم ادب بہت پڑہا یہانتک کہ فاضل ہوگیا وہ دانا اور ظریف وعقلمند خوش آواز آدمی تہا قران شریف بہت اچہی آواز سی پڑہا کرتا تہا لشکریونکا سا لباس پہنا کرتا تہا یہہ دو شعر سخاوی نے لکہے ہین سہ

خلیلی السطالی الالئن الی	نفیر مت فی حب الغوانی
وان تجلا مدا ما اوقیا ما	خذانی للمدامة والقیانی

جمعرات ۱۰ شعبان ۸۶۴ھ قاہرہ مین فوت ہوا

عمر ابن محمد زہری

عمر بن محمد بن ثعلب بن علی بن محمود ضمری حلبی حکیم ہی سخاوی کہتا ہی کہ اوسنے ایک قصیدہ علم عروض مین منظوم کیا ہی یہہ دو شعر اوسکی مین سہ

احب ابن انتی ولا اشتہی	ادی فظ انتی بداد ی تلوح
لانی اذا اشئت نار فتنہ	وذی ما تقاد فنی عمر نوح

سخاوی کہتا ہی کہ یہہ شعر ۸۰۸ھ ہجری مین میری سامنے پڑہی تہے

سمیط

علی ابن محمد لقب اوسکا سمیط بیٹا ہمام کا جسکا لقب سبیع تہا وہ قاہری ہی حریری ہی

اوسکا وکیتے ہیں سخاوی کہتا ہی کہ درمیان ۷۹ۃ ہجری کی درقاہرہ کی پیدا ہوا اور وہاں

پرورش پائی شہاب عباری کا شاگرد تہا سے

یا باعثا شعره انتظارا | اقامة مالها ظهيرا

الموت من ناظريك لكن | من شعرك البعث والنشور

اوسکی وفات کی تاریخ شیخ جار اللہ ابن فہد نے اور سخاوی نے بہی دونوں نے نہیں لکہی

ابن الآدمی

علی بن محمد بن احمد صدر ابو الحسن ابن امیر دمشقی حسینی معروف بکنیت ابن ادمی سخاوی کہتا ہی کہ وہ ۷۶۷ۃ ہجری میں درمیان دمشق کی پیدا ہوا اوسیجائی پرورش پائی اوسی شہر میں انواع علوم اور ادب کی تحصیل کیے اور شعر کہنے کا شوق کامل کیا اوسکو مرگی کی بیماری تہے جسکی ساتہہ قولنج بہی تہا اوسی بیماری میں درمیان ماہ رمضان ۸۱۶ۃ ہجری کے فوت ہوا یہہ اوسکی شعر ہیں سے

يا متهمي بالصبر كن منجدي | ولا تطل رفضي فاني عليل

انت خليلي فبحق الهوي | كن لشجوني راحما يا خليل

عبد القادر

عبد القادر بن محمد بن محمد بن احمد بن ابی الفتح ابن الفتح ابن شمس انصاری حجازی شاعر مشہور ہی سخاوی کہتا ہی کہ بعد نماز جمعہ عشرہ آخر ذیقعدہ ۸۳۹ۃ ہجری میں پیدا ہوا سے علم پڑہنے لگا نحو اور ادب سیکہا شعر بنا ہی ایک مجموعہ مسمی المنتهى في الادب المستهي جمع کیا اوسمیں خصایل نیک تہے اور بڑی نصیبہ کا آدمی تہا کئی دفعہ حج کیا ملک شام کی طرف سفر کیا اوسیجائی وطن اختیار کیا

یہانتک کہ بارہوین تاریخ ربیع الاول سنہ ۹۹۳ ہجری مین انتقال پایا یہہ اوسکی شعر ہین

دمشق کی مدح مین

قالوا دمشق جنة لانها　　اعینها تسقی بها الجنان
قلت نعم عیونها کثیرة　　لکنها لیس بها انسان

دمشق کی ہجو مین

دمشق عدي بها حالي عسیرا　　وفیها ضاع مالي مع قماشي
واسهال بطني مستمر　　فخالي واقف والبطن ماشي

عبد الرحمن

بن عماد الدین شامی حنفی ملک شام کا مفتی تہا علوم متقدمین کے لوگون کو پڑہایا کرتا تہا بہت رہت کو نیک صفات آدمی تہا اچہا منشی اور شاعر تہا شہاب الدین افندی نے ریحانة الالباء مین اوسکی بہت مدح کی ہی چونکہ وہ خالی مبالغہ سی نہین ہے اسلئے اوسکا ترجمہ چہوڑکر یہہ کہا جاتا ہی کہ نظم اوسکی بہت اچہی ہی یہہ اشعار اوسکی ہین

قد شاب فودي حین تاب فوادي　　فکانما کانا علی میعاد
حسن الخواتم ارتجی من محسن　　قد من لي قدما بحسن بوادي
وعماد التوحید فهو وسیلتي　　في نیل ما ارجوه عند معادي
ان قیل اي سفینة تجري بلا　　ماء ولیس لاهلها انشاد
قل رحمة الرحمن من انا عبده　　تسع العباد فمن هو بن عماد

وله

فلو صادت القلب اقبلن کالمها　　وقبلن راسي ما قبلت مزارها

وقد کنت ادعت الحجی واستردّه | الی النفس شیب قد اها دوقانها
وکان شبابی سب نار صبابتی | فمذلاح نور المشیب اخمد نارها

احمد بن شاہین شامی

شہاب الدین آفندی کہتا ہی کہ وہ میرا دوست تہا اپنی خوبیون اور محاسن مین مستغرق تہا ادیب و فاضل و خوش و شیرین گفتار آدمی تہا نظم او نثر دونو اوسکی بہت اچھی تہی بیت شہاب الدین مذکور نے شام کا سفر کیا یہہ قصیدہ بوقت ملاقات آدمی سنایا تہا جسکی اول کی یہہ شعر ہین ــ ه

ای دھر قد جا دلی بابتهاج | وصباح قد لاح لی بابتلاج
وزمان قد مر لی بنعیم | وقران وافا باسعد ناج
وادبار من غیر وعد حبیب | کشفاء من غیر سبق علاج
واجتماع لنا بغیر اتفاق | کغنی جاء طالبا ذا احتیاج
وشفاء من الزمان باهنی | نعمة قد اتت لا جوح راجی
لقدوم المولی الامام المفدّا | احمد السید الهمام الخفاجی
الشهاب الذی اضاافضائت | شامنا من سراجة الوهاج
زارنا فی دمشق غیث روی | غیث علم من طبعه الثجاج

یہہ قصیدہ بہت بڑا ہی اختصار اولی ہی

ابو طیب

ابو طیب بن رضی الدین نزیل شام اچہا فاضل اور ادیب تہا کثرت علم کی اور فنون کے اوسکو جنون ہوگیا تہا ہر ایک چیز سی وسوسہ کرتا تہا محبت اور عشق کا تخم اوسکی دل مین پیدا ہوکر بڑا درخت ثمردار ہوگیا پہر لوگون کو چہوڑ کر بہاگنے لگا مدت تک سودائیون کیطرح

نوین صدیکی شاعر

پہر آکیا اوسکا یہہ دستور تہا کہ ہر ایک آدمی سے خوف اور وسوسہ کرتا تہا طبع اوسکی بہت نازک تہی اور شعر باریک مضمون کے کہتا تہا خوش خط بہی تہا ہر وقت مصافحہ کرنیکے اوسنے کہے تہے وہ یہہ شعر ہیں

صادفته والحسن حليته ... كالريم لا رعنا ولا قلبا
واللعبد للالحاظ ابرزه ... والبدر اقرب منه الى قربا
اهوى لتوديعي ومدّ يدا ... وفق المنى فتناول القلبا

یہہ چند اشعار اوسکی ایک قصیدہ کی ہین جو ریحانۃ الالبا مین لکہے ہین

مؤنبي لا ترحت في عذلي ... فحبذا حبه على ولي
غصن دلال اغر طلعته ... شمس الضحى فوق ناعم خضل
يجول في عطفه الدلال اذا ... يجل لفوره فترة الكسل
رقمت في طرس خده قبلا ... نظل تمحو منا نه قبلى
واخجل الورد في نظارته ... شقيق خد في وردتي خجل

ابن الخراط

سلمان بن عبد الله الزين ابو الفضل بن العاصي علامة الشمس مروزي الاصل حموي مولد حلب اوسیجا ئی پرورش اور بڑا ہوا شافعی مذہب تہا چند علوم پڑہی علم ادب سیکہا شعر نادر کہے ادبا سے مناظرہ کرتا رہا بزرگون کی بہت مدح کی خصوصًا صاحب حلب مین ایا حاکم حلب کی مدح مین ایک ہزار قطعی کہکر ایک کتاب مسمی الفیہ ابن مالک جمع کرکی نذر اوسکی گذرانی یوسف ابن مالک اوس حاکم کا نام تہا یہہ شعر اوسکی ہین سه

ولما بدا بدر الدجى لابن مالك ... تغشاه دون العجب منه سناه
فقلت وتداوي اليه ليكرو ... اذا يوسف اوا اليه اخاه

وله

ان مات والدی الشفیق فان لی — دمعا یسیل علیه فی وجنات
ولو انا کف الحزن دموعه — صونا لهمته من الهفوات
حیف الوقیعة قبل وقت وقوعها — فاذا استقرت ما هواتی

سخاوی درمیان ضور لامع کی کہتا ہی کہ شروع محرم ۸۳۸ ہجری مین ساٹھ برس سی زیادہ کا ہوکر فوت ہوا

خزرجی مورخ

علی ابن حسن ابن ابی بکر ابن حسن بن علی ابن دہاس موفق الدین ابو الحسن خزرجی زبیدی یمنی مورخ ہی سخاوی درمیان کتاب ضور کی لکھتا ہی کہ اوسنے علم ادب اور تاریخ بڑی شوق کی الیسا ماہر ان دونوں علموں مین ہوا کہ مورخ ہوگیا ایک تاریخ اوسنے برسوں پر مرتب کی ہی اور ایک اسما پر اوسکا نام جو برسوں پر مرتب ہی طراز اعلام الزمن فی طبقات اعیان الیمن — اور العقد الفاخر الحسن فی طبقات اکابر الیمن یہہ بھی تاریخ ہی نظم اور نثر اچھی لکھتا تہا آخر ماہ ذالحجہ ۸۱۲ ہجری مین ستر برس سی زیادہ ہوکر فوت ہوا

علی ابن عمر

علی ابن عمر ابن عبد العزیز بن معرور ابن ابراہیم بن عمر ابن احمد النور سمعاسی قاہری ازہری درمیان گانو سمعاسی کی پیدا ہوا یہہ ایک گانون دیہات مصر کا ہی سترہوین تاریخ ماہ رجب ۸۲۵ ہجری مین ولادت پائی اوسکی شعر اچہے ہین یہہ شعر اوسنے اوسوقت کہی ہین جب شہاب الدین نے اوسکو مدرسہ سی معزول کیا ہی سہ

ال الشہاب فجاءنا الشیاطین — وغایة الاسد واعتر السراحین
وقد تواصوا علی ما لا به سدد — ففی وصیتهم ضاع المساکین

سخاوی درمیان ضور کی لکھتا ہی کہ ماہ جمادالاول ۸۹۰ ہجری مین فوت ہوا

نوین صدی کی شاعر

ابن خطیب داریا

ایک شاعر مشہور ہی نام اوسکا محمد ابن محمد ابن سلمان ابن یعقوب بن علی بن سلامہ ابن عساکر بن حسین ابن قاسم ابن محمد ابن جعفر ابو المعالی ابن الشہاب انصاری ہی مشہور ابن خطیب داریا بروز چہارشنبہ تیسری تاریخ ربیع الاول ۷۴۵ھ ہجری مین پیدا ہوا علم فقہ سیکھا علوم عقلیہ تحصیل کئی کتابین بہت اچھی تصنیف کین ازان جملہ ایک کتاب الاستاع بالاتباع ہی یہہ لغت مین ہی حروف کہ ترتیب پر مرتب ہے — ایک کتاب محبوب القلوب ہی — ایک طرح الخلاصہ شرح خلاصہ کے اس کتاب مین نثر اور نظم دونو اوسنے لکھے ہین اپنی وقت مین درمیان شام کی شاعر بی نظیر تہا اوسکی یہہ شعر ہین ـــ

یاعین ان بعد الحبیب و داره — وبات منازله وسط مزاره

فلك الهنا فقد ظفرت لطايل — ان لم تريه لهذه الاثار

وله

هات اسقنی الصّهباء یا مونسی — قد فاح نشر الورد والنرجس

والوقت قد راق ورق الهوی — وجاد بالعطف الزمان المسي

والروض قد وافا بازهاره — يلبسه في نداره من الملبس

كانّما الاغصان عيد وقد — لبس اثوابا من الاطلس

كانما سحر ورها راهب — برد الانجيل في برنس

كانّما منثورها عاشق — صب باثواب الضنا مكتسي

كانما غصن البان قد الذي — اهواه في ملبوسه السندسي

كانّ بدر التم تحت الدّجي — جبينه الباهر في الحندس

یہ قصیدہ بہت بڑا ہی

نویں صدی کی شاعر

سخاوی کہتاہی خطیب دریا نہ کو بڑا عقلمند اور ذکی اور نیک فکر مشہور تہا حاصل کلام یہہ ہی کہ وہ اعجوبہ روزگار ذکا و عقل میں تہا ماہ ربیع الاول یا صفر میں درمیان ۸۱۱ سنہ کی ساتہہ برس سی زیادہ کا ہوکر فوت ہوا

نواجی

شمس محمد بن حسن علی ابن عثمان نواجی پہر قاہری شافعی ایک فاضل تہا جسنے لوگوں کو بڑا اہایا اور کتب تصنیف کین نظم اور نثر اوسکی اچہی ہی مدح اور ہجو دونو لکہتا تہا فنون ادب کے خوب جانتا تہا باوجود اس فضیلت کی خوشخط تہا یادبہت کچہہ رکہتا تہاے

لمجد بنی اثیر اثیر فضل ... ببلسلة الرواة ذوي العناية

لجامعة الاصول علت منارا ... وفي الغريب له النهاية

سخاوی کہتاہی کہ ماہ جمادالاول ۸۵۹ ہجری میں فوت ہوا اوسکی عمر ستر سے زیادہ تہے

سلمونی

شاعر مشہور عبید الله ابن محمد بن یونس بن حامد سلمونی کا ہنی والا قاہری ازہری شافعی شاعر ہی ماہ رجب ۸۳۵ ہجری میں درمیان سلمون کے پیدا ہوا قاہرہ میں آکر تہوڑی روز شغل کیا صوفیوں کے کلمات بہت یاد کئی پہر شعر کہنے پر متوجہ ہوا بہت دیوانوں کا مطالعہ کیا پہر مدح اور ذم لکہنے لگا یہہ اوسکی شعر ہین سے

وملزمي بالعروض اتقنه ... وذاك مالا اراه لي اربا

فقلت دعني مما يكلفني ... فالطبع لاشك يغلب الادبا

المجد ابو الفدا

المجد ابو الفدا اسماعیل ابن ابراہیم بن محمد بن علی کیانی لمتسبی قاہری ہی شہر حنفیہ کا قاضی تہا اوسکی تصنیفات علم فرایض میں بہت ہیں اوسمیں اکثر فنون کا ذکر ہی اوسکی نظم و نثر

نوین صدی کی شاعر

دونون اچہی ہین قصیدہ بردہ کا اوسنے خمسہ کیا ہی یہہ دو شعر صناعت شعر گوئی کی فہم مین اوسنے لکہی ہین

لا تحسبن الشعر فضلا بارعا ما الشعر الا محنة وخيال
الهجو وزن والرثا تناحه والعتب ضغن والمديح سوال

ماہ ربیع اول سنہ ٨٠٢ ہجری مین فوت ہوا

عمر ابن عبد اللہ

عمر ابن عبد اللہ السراج اوسکو زین کہتے ہین انصاري اسواني تہا اسوان مین ور میان سنہ ٧٦٢ ہجری کی پیدا ہوا ماہ ربیع الاول سنہ ٨٢٦ ہجری مین فوت ہوا یہہ شعر اوسکی ہین

ان تحسدوني لما اعطيت من ادب فذاك اعقبهم ما اعقب الواري
كذاك ابليس لما راح من حسد لآدم عقب الادخال بالنار

وله

سمت حياتي بين من لا احبه ومن عاشق ما بين الاراذل اليسام
فلو كان جهدي ارتقاء لسلم الى غاية فيهم رقيت لسلم

عمر ابن اسحاق التاج

عمر ابن اسحاق التاج سمیري سنہ ٨٦٥ ہجری مین فوت ہوا یہہ اوسکی دو شعر ہین

ومن رام في شرع الهوى سببا ويحلو له وصل الحبيب ويعذب
يطالع ديوان الصبابة انه وفي بما تهوى النفوس وتطرب

شہاب ابو الفضل

شیخ و امام علامہ عصر امام مشرق اور مغرب کا شہاب ابو الفضل احمد بن علی ابن محمد ابن محمد ابن علی بن احمد کنانی عسقلانی معروف ابن حجر اصل اوسکی عسقلان کی مصر کا رہنے والا

قاہری شارح بخاری شریف کا اوسکی چند کتابیں علم حدیث میں اور تاریخ وغیرہ میں تصنیف ہوسی ہیں یہہ اوسکی شعر ہیں ؎

ثلاث من الدنیا اذا ھی خصلت — لشخص فلم یخشی من الصرو الضر

غنی عن بنیھا والسلامة منھم — وصحة جسم ثم خاتمة الخیر

ہفتہ کی رات اٹھائیسویں ماہ ذوالحجہ ۸۵۲ ہجری میں فوت ہوا

علیسی ابن حجاج

عیسی ابن حجاج بن علیسی بن شداد شرف سعدی قاہری شاعر شطرنجی اوسکو عویسیا اور عالیہ بھی کہتے ہیں سخاوی کہتا ہی کہ وہ ۸۳۰ ہجری میں درمیان قاہرہ کی پیدا ہوا وہ شاعر ماہر تہا ملک شام میں گیا صلاح صفدی سے ملا اوسی علم سیکھا کہتے ہیں کہ صفی علی سی بہی اوسنے علم پڑہا تہا یہہ دو شعر ہجو میں اوسکی ہیں ؎

التشتکی المبدر له لحیه — کلحیة الراھب مبغور ۸

قال انا اشعر ھذی الودیے — قلنا له فاستعمل النور ۸

کہتے ہیں کہ ترکی زبان اوسکو خوب آتی تہی — مجد نے اوسکا دیوان بہی مرتب کیا ہی بعد مرنے عویس کے اوسکا دیوان ۳۰۰ دینار کو فروخت ہوا ماہ شعبان ۸۰۷ ہجری میں فوت ہوا

الصدر علی

الصدر علی ابن محمد بن محمد دمشقی حنفی ازدی ہی سخاوی کہتا ہی کہ علم ادب وغیرہ وہ جانتا تہا خط اوسکا اچہا تہا نائب حاکم دمشق اور قاہرہ کا تہا یہہ شخص نہ پارسا تہا اور نہ گناہ سے بچا ہوا تہا شعر اوسکی اچہے تہے ؎

یا منتھی بالصبر عن مخذی — ولا بطل رفضی فانی علی لی

نوین صدیکی شاعر

انت خلیلی فبحق الهوی ... کن لشجونی راحما یا خلیلی

بیماری قولنج کی سبب ماہ رمضان ۸۱۶ھ ہجری مین فوت ہوا ۸۶۱ھ یا ۸۳۶ھ ہجری مین اوسنے ولادت پائی

فضل اللہ

فضل اللہ بن عبد الرحمن بن عبد الرزاق بن ابراہیم بن مکانس مجدی ابی الفخر مصری قبطی حنفی تہا سخاوی کہتا ہی کہ وہ ماہ شعبان ۷۶۵ھ ہجری مین پیدا ہوا علم ادب پڑہا اچہا ماہر ہوا شعر خوب کہتا تہا

بحق اللہ دع ظلم المعنی ... او منعہ کما یہوی بالشک

وکف یا مولای عن من ... بیومک صرت تہجرہ وامسک

بیماری طاعون مین بروز یکشنبہ پندرہوین ماہ ربیع الآخر ۸۲۲ھ مین فوت ہوا

عبد اللہ عوفی

عبد اللہ بن محمد ابن علیسی بن محمد جلال الدین جمال ابو محمد عوفی قاہری شافعی ہی اوسکو عبد الرحمن بن عوف کی طرف منسوب کرکے عوفی کہتے ہین — ابن جلال کی نام مشہور تہا ابن زیتونی بہی اوسکو کہا کرتے تہے عالم اور فقیہ بی نظیر قاضی تہا شعر اچہے بناتا تہا ماہ رجب ۸۴۵ھ ہجری مین فوت ہوا ـ

ووعدتنی وعدا حسبتک صادقا ... ومن انتظاری کاد لبی یذہب

فلمن رانا ان یقول سنادیا ... ہذی مسیلمۃ وہذی اشعب

شہاب حجازی

امام یگانہ روزگار ائمہ ادب کا شہاب الدین ابو الطیب احمد ابن محمد بن علی بن حسن الانصاری قاہری شافعی معروف حجازی ہی اوسنے حدیث کی بہت روایت کی ہی اور لوگونکو پڑہایا ہی

اور نظم و نثر بہت تصنیف کی ہی خوشخط بہی تہا چند فنون سیکہی تہے فن ادب اوسپر غالب تہا
بزرگون نی اوسکی مدح کی ہی وہ شیرین کلام تہا یہہ شعر اوسکی ہین ؎

قالوا اذا لم تخلف میتا ذکرا | نسی فقلت لهم فی بعض اشعاری
بعد الممات اصحابی ستذکرنی | بما اخلف من اولاد افکاری

ماہ رمضان ۸۸۶ ہجری مین پچاسی برس کا ہوکر فوت ہوا

صاحب قاموس

محمد ابو طاہر محمد بن یعقوب بن محمد شیرازی فیروزابادی سخاوی کہتا ہی کہ وہ زبید مین
قاضی تہا مقدمات فیصل کیا کرتا تہا اوسنے علم لغت خوب سیکہا تمام لغت دانون مین امام تہا
ایک کتاب قاموس عربی کی لغت کی اوسنے تصنیف کی ہی یہہ کتاب اصل مین اوسکی تالیف
سی ہی کیونکہ ایک کتاب لامع ہی ۶۰ جلد مین لغت کی تہے اوسنے اوسکا اختصار کیا ہی اپنی
طور پر قاموس لکہی ہی مگر ماخذ اوسکا وہ کتاب لامع ہی اوسکی یہہ شعر ہین ؎

احلا ننا لاما جد ان رحلنا | ولم یرعوا لنا عهدا والا
یودعکو دیی دعکم قلوبا | لعل الله یجمعنا والا

ماہ شوال ۸۱۶ ہجری مین نوی برس کا ہوکر فوت ہوا

تکروزی

عمر محمد بن احمد ابن عثمان بن عبد الله تکروزی الاصل فاروقی قاہری مالکی معروف تکروزی
ہی سخاوی کہتا ہی درمیان ضور لامع کی کہ وہ بہت صاحب تواضع اور ذکی عقل تہا شعر
اوسکی اچہی ہین ؎

سفکت القلب یا رحمة | ولی من عذلی عمه
فان لاموا فلا تدع | فما فی قلبهم رحمة

نویں صدی کی شاعر

جمادالاول ۸۵۵ھ ہجری میں فوت ہوا

حسین ابن عُلَیف

حسین بن محمد بن حسن بن علیسی ابن محمد بن احمد بن مسلم بن محمد بن علیف بدر الدین ابو علی جمال
شرا جیلی عکی سعدانی حلوی ہی وہ شہر حلو کا رہنیوالا تہا پھر مکہ میں جاکر رہا فقد سکا شافعی
ہی احمد ابن علی کا والد ہی معروف ابن علیف ہی ۷۹۳ھ ہجری میں درمیان مکہ کی
پیدا ہوا وہ میں پرورش پائی قران شریف حفظ کیا مقامات اور نحو اور لغت پڑا
فنون ادب میں سب سے زیادہ فوقیت حاصل کی شعر اچہی کہتا تہا علماء مکہ کی او سیفیت
کی ہی لوگوں سے بہت ملا جلتا نہ تہا اکابر رؤسار عرب سی ملتا رہتا تہا سخرجی سینے
اوسکا ذکر کیا ہی سخاوی کہتا ہی کہ وہ ماہ محرم ۸۵۵ھ ہجری میں فوت ہوا معلات میں
مدفون ہوا یہہ اوسکی شعر ہیں سہ

عـزة النّفس شیمة الکرماء	والتّعلّی بحلیة الادباء
وادعاء الکمال بالجہل نقص	معرب عن جہالة الاعیاء
وامتہان العـزیز بالذل داء	کامتحان الکریم باللوماء
لا تجازی السفیه بالجہل حلماً	کل شرط لا بدّ ة من جزاء

ابن عُلَیف

علی ابن محمد بن حسن ابن علیسی یمنی پہر مکی شاعر مشہور ہی ۸۰۰ھ ہجری میں پیدا ہوا یمن سے
ہمراہ اپنی والدہ کی مکہ میں جاکر رہا وہانکی باشندون کی اور امراکی مدح کی اوسکی یہہ
شعر ہیں سہ

ان نام نعبد فراق الحیّ النسانی	فما اقل مراعاتی وانسانی

وله

حملتني والملح فود المهارا | وامتطينا نطو عليها القفارا
يا ابي محدي عدد لك الليالي | وليبقى بك العد والمرارا
ما تمخضت بين فخذ لكاع | من بواد ولا رضعت الحوارا

یہہ شعر انہی مخدوم برکات بن حسن امیر مکہ چہتر چہار مین اوسنے کہے تہے جب اوس امیر مکہ مذکور کو خبر ہوگئی اوسوقت امیر مکہ برکات ابن حسن ابن عجلان مذکور سے ڈر کر فارس کیطرف گیا پہر بغداد کو چلا گیا اور خراسان مین گیا پہر ہندوستان مین آیا اوسیجا ہی ۸۰۵ ہجری مین فوت ہوا وہ ہندوستا نمین فوت ہوا تہا فقط

ابیوردي

عبد الله بن عبد الله بن عبید الله بن عبد الله ابیوردي معروف بنام حافظ اوسنے علا بن عفیف الدین کی خدمت کی اوسی کی شاگردي مین رہا ہمراہ اوسکی قاہرہ مین آیا وہان ظرافت اور خوش خطي سیکہي اور ادب پڑہا اور نظم بنانی لگا یہہ اوسکی شعر مین سے

مالاخ لاح فیکم اوقدا | الا هدي من ذکرکم اوقي الندي
ان الذین بیلوا الماد أ و | محراب حاجبه اصابوا مسجدا
یا عاذلي خل الملام ولم تکن | ممن قد اشتروا الضلاله بالهدي
فکما شهدت بان ربي واحد | لا شك فیك شهدت انك اوحدا

۸۶۵ ہجری مین درمیان مکہ کی فوت ہوا یہہ سخاوي نے بیان کیا ہی

علی ابن ایبک قیضباري

بن عبد الله ناصري دمشقي ادیب ہی ۷۲۹ ہجری مین پیدا ہوا شعر کہنے لگا ادبا سی مناظرہ کرتا اکابر روسائی کی مدح کرتا وہ ادیب ماہر بلیغ اور اچہا شاعر تہا اوسکی نظم بہت اچہی ہی سخاوي نے ضوء لامع مین اوسکا ذکر معہ اشعار کیا ہی سہ

ما اکرم الغصن فی الربیع قد | اثرت الریح فیه تاثیرا
لما اتی النهر سائلا ملأت | اوراقه کفه دنانیرا

تقی الدین

ابوبکر بن حجہ حموی اوسکا مقدم ہونا اہل علم پر مسلّم الثبوت ہی اور فضل اوسکا ارباب فضل اور بیان پر بیشک مثل سلطان مشار الیہ کی ہی حافظ سخاوی ضوء لامع مین بیان کرتا ہی کہ وہ امام اور عارف فنون ادبیہ کا ناظم و ناثر تھا نیک خلق صاحب مروت شاعر کامل تھا اس دو شعر سی بدر البشبکی کی ہجو کرتا ہی سے

صبغ دعاویه لا تنتهی | ویخطی الصواب ولا یشعر
تفکرت فیه وفی ذقنه | فلم ادر ایهما احمر

اوسکی تصانیف سی ایک کتاب شرح لامیة العجم ہی اور ایک کشف اللثام عن وجه التورية والاستخدام ہی — اور ایک قهوة الانشاء دو جلد و ن مین ہی — اور ایک ثمرات الشهية من الفواکه الحموية ہی — اور ایک کتاب امان الخائفین من الامة سید المرسلین سوا اسکی اور بہی اوسکی تصانیف سی ہین ایک دیوان شعر کا بہی ہی یہہ اوسکی شعر ہین سے

دیوان شعری جاء وهو مشرد | برشیق نظم لفظه مستعذب
فاذا ابدا لا تستقلوا حجمه | وحیوتکم فیه الکثیر الطیب

وہ ماہ رجب ۸۳۷ھ ہجری مین درمیان حمات کی فوت ہوا اوسکو تپ جاڑے سے کی بیماری ہو تہی اوس حال مین یہہ شعر اوسنے کہے مین سے

مُؤدیة تَردف عظمی وطابقها | مَعجُونة الفتها قدرة الباری
وامتنت تنفرقة الضدین من جسدی | یا ذا المؤلف بین الثلج والنار

الجامی

نوین صدیکی شاعر

ملا عبد الرحمن شیرازی معروف جامی شارح کافیہ کا جسکی تصنیف سی فواید ضیائیہ جسکو مشہور نام
شرح ملا کر کہا ہی یہہ شخص علوم دینیہ کا شمس اور مجالس عارفین کا نور تہا کتابین اوسکی
طلبا کی حقمین بہت مفید ہین دو نو زبانون ہین یعنی فارسی اور عربی دونومین اوسنی تصنیف
کی ہین ایک کتاب زلیخا فارسی مین حضرت یوسف علیہ السلام کے قصہ مین بہت اچھی اوسنے تصنیف
کی ہی جو داخل درس فارسی ہی ۔ ایک کتاب شرح مائۃ عامل فارسی نظم لکہی ہی ۔ ایک
دیوان جامی فارسی مین مشہور ہی عربی اشعار بہی اوسکی بہت ہین گرچہ یہہ معلوم نہین کہ دیوان
جامی عربی ہی یا نہین اصل اوسکی اصفہان کی پیدایش اوسنے جام مین پائی اوسکی تاریخ
وفات ایک شاعر فارسی نے کیا اچھے لکہی ہی ۔

کاشف سر الہی بود بیشک زان سبب ۔۔۔ گشت تاریخ وفاتش کاشف سر اله

بہت کتابین تصنیف و تالیف سی اوسکی ہین درمیان ۸۹۸ھ ہجری کی فوت ہوا ۔
اسی سالمین شرح ملا کی تبیض اس شخص نے کی تہی ۔ کسی فاضل کیطرف یہہ شعر
عربی اوسنے لکہے تہے ۔

شمس الذکا طور العلی زین الهدی ۔۔۔ کهف الوری بمکارم و رسوم
جلت فرائد ملاحه ان تنطوی ۔۔۔ فی طی منثور و فی منظوم
لازال فی حل الامور و عقدها ۔۔۔ متأیدا بالواحد القیوم
وحباه فیاض العلوم بفضله ۔۔۔ علما یؤدیه الی المعلوم

وله ایضا

کتاب اتی من سماء العلی ۔۔۔ الی مستهام حزین کئیب
فالقاه مستجمعا للمنی ۔۔۔ کوصل الحبیب و فقد الرقیب

فارسی اور عربی امیز یہہ شعر اوسکی ہین

اتتنی بعد ما طال اشتیاقی | صحیفه حکمة من ارض یونان
خطابی ناشئی از محض تلطف | کتابی منبعث از فرط احسان
شمیم القتش فایح ز مضمون | فروغ دولتش لایح ز عنوان

تمام ہوئی نوین صدی اب دسوین شروع کرتا ہون انشاء اللہ تعالی

حصہ دسوان

صدی دسوین

جو شاعر اس صدی مین فوت ہوئی اونکا حال لکھا جاتا ہی

حصنکفی

علی بن محمد بن علی بن منصور العلاء ابو الفضل بن عبد اللطیف حصنکفی عشرہ اول ماہ جمادی ۸۵۶ہ ہجری مین پیدا ہوا علم ادب مین کامل تہا سخاوی کہتا ہی که قاہرہ مین مجہی ملاقات اوسکی ہوئی ہتے یہہ دو شعر اوسکی ہین

قال الرفاق استعذرا | من احل اہل ومال
نقلت من عظم بالی | یا اکرم الخلق مالی

شام مین درمیان ۹۳۴ہ ہجری کی فوت ہوا

ابن شداد

عبد الغنی ابن احمد بن عمر محلی پہر قاہری حنفی مذہب شرفی تہا اوسکو شرف بن قاسم کی طرف منسوب کرتے ہین اور شرفی کہتے ہین معروف ابن شداد تہا وہ ۸۳۶ہ یا ۸۴۰ہ ہجری مین درمیان محلہ کی پیدا ہوا پہر درمیان دمشق کی اکثر علم وادب سیکہا اور کئی دفعہ اوسنے حج کیا ایک دفعہ ۹۰۰ہ اور ایک بعد موسم ۹۱۰ہ ہجری مین یمن کے جانب جاکر حج کیا پہر اوسنے ایک خط اول تاریخ ربیع الثانی شہر زبید سی لکہہ کر بہیجا

اوسمین یہہ دو شعر لکہے ہوئے تہے سہ

واذا اراد الله ان یشقی امرء ۔۔۔ واراد ان یحییه غیر سعیده

اغراه بالترحال من مصر ۔۔۔ بلا سبب واسکنه بارض زبیده

اوسیجائی فوت ہوا درمیان ماہ جمادی الاول سنہ ۹ ہجری مین

شہاب الدین

احمد خفاجی افندی اوسینے ایک کتاب ریحانۃ الالبا تصنیف کی ہی اپنا سب حال آپ اوسمین لکہا ہی لہذا اوسیکا ترجمہ کرتا ہون وہ اول اس کتاب کے دیباچہ مین کہتا ہی کہ زندہ کرنیوالی مردون کی اور ہدایان اکہیڑنیوالی مردون کی مصنف علاید عقبان — اور مصنف دمیۃ القصر — و ریحانۃ العصر و عقود الجمال کا مصنف وغیرہ تہے یعنے اونہون نے اون لوگون کا حال لکہا ہی کہ مرگئے ہین مین زندونکی حال کی ایک کتاب یعنے اپنے معاصرین کا تذکرہ لکہتا ہون اوس کتاب کا نام ریحانۃ الالبا و زہرۃ الحیوۃ الدنیا رکہا ہی یہہ کتاب نسخ خط بہت صحیح میری اوستاذ مولوی مملوک العلی صاحب کی پاس موجود ہی بروقت جانے کعبۃ الله الحرام کی وہان سی خرید کرلائی تہے چند ادبا اور شعرا کا حال اوسمین لکہا ہی وہ خوب نسخہ ہی مگر کسی کے سنہ یا سال کا ذکر نہین کیا یہہ شخص حجاز مین پیدا مدینہ منورہ مین پلکر بڑا ہوا پہر اوسینے سیر اطراف وبلاد کی کی چنانچہ روم اور مصر اور شام اور یمن مین پہرا علوم عربیہ اوسینے اپنی ماموں سیبویہ سی پڑہا یہہ وہ سیبویہ نہین ہی جو معروف نحوی گذرا ہی بعد ازان معانی اور منطق اور باقی بارہ علوم پڑہی امام شافعی اور امام ابوحنیفہ دونونکی مذہب کی کتابین اوسنے دیکہین اور کچہہ مسلم شیخ الاسلام بن شیخ الاسلام رملی سی پڑہی — اور قاضی زکریا کی تمام مولفات کے اجازت حاصل کی — علم حدیث علی بن غانم مقدسی حنفی سے پڑہا — اور علامہ ابراہیم علقمی سے

تمام وکمال شفا پڑہی لے — اور شیخ احمد علقمی سی علم ادب پڑہا — اور شیخ محمد مغربی معروف … ابن کروک سی علم عروض سیکہا — اور شیخ داؤد بصیر سے علم طب پڑہی اور پہر ہمراہ والدے حرمین شریفین مین آیا اوسیجا ہی بہی شیخ علی بن جار الله اور حفید عصامی وغیرہ سی علم پڑہا پہر قسطنطنیہ مین گیا اوسیجا بہت فاضلون اور مصنفون سے استفادہ پایا اون ایام مین درمیان اس شہر کی بہت فاضل اور ذکی مثل عبد الغنی اور مصطفی بن عربی اور الجر واو وغیرہ کی بہی ہوتی تہے اونسی تحریر اقلیدس اور ریاضی پڑہی — اوسکی تالیفات سے یہہ کتابین ہین رسایل اربعون — حاشیہ تفسیر قاضی کا چند جلد وںمین — حاشیہ شرح فرایض کا شرح الدرہ — طراز المجالس — حدیقة السحر — کتاب السوانح والرحلہ حواشی رضی اور جامی کی — شرح شفا کی وغیرہ اور ایک دیوان شعر کا بہی ہی اور ایک تذکرہ مسمی ریحانة الالبار اور ایک مقامات ہی یہہ کتابین اوسکی تصنیف سی ہین یہہ اوسکی شعر ہین —

تناهی عنده الامل	وقصّر دونه العذل
رشا یفترّ عن برد	یکاد یذیبه القبل
یخامر عطفه ثمل	یمیل به ویعتدل
بمثل ما یروقه	بصبحة خدّه الخجل
فلیت به کما اتّصلت	حشای الطرف یتّصل
اذا ما الخد رابر زه	تناهب حسنه المقل
لقد اعزاه فی تلفی	شباب ناضر خضل
وقد حشوه هیف	وطرف ملأه کحل
نما الخطی غیر قنا	قوام زانه المیل

وما الهندي غير ظبا | هواه الناظر الغزل
سقتني حلسا بذي اضم | مضيف الصيب الهطل
عيشا حين اذكره | اميل كانني ثمل
وربعا كنت اعهده | وأنسي فيه مقتبل
بكيت دما على زمن | لدي توديعه الاجل
ليال كلها سحر | ودهر كله اصل

یہہ قصیدہ اوسینے عالم مرحوم شیخ احمد مقری مغربی فقیہ کی حق مین کہا ہی ~~ه~~

فخر ادمشق على كل البلاد بمن | اولى البرية معروفا وعرفانا
المقرى الذي في بعض البرما | جرى من الفضل راح الكل حيرانا
شمس من الغرب قبلي كانت مشارقها | بل دونها الشمس يوم الفخر برهانا
اغر ما حذفت ايدي الفطام به | الا واضحى بماء المجد ريانا
تكاد تقرأ في لألاء غرته | من سورة الغرة القعساء عنوانا
له من الفكر ما يجنوا الميسرة | توافقت الفكر ارشادوا اذعانا
وسيرة عن ابي حفص تلقنها | الى وقار يضاحي هدى سلمانا
مصاحب حسن فعل الخير يعشقه | مراقب ربه سرا الى علانا
نقضي النهار باراء مسددة | ونقطع الليل تسبيحا وقرانا
لاى ورد نولي النوم وجهتنا | وقد عدا الجرة الطامي مرجانا
لئن منحنا بلحظ من هواهبه | نلنا الثريا وكان الخير عقبانا

یہہ قصیدہ بڑا ہی ریحانہ مین تمام لکہا ہوا ہی

تمام ہوئی دسوین صدی اب انشاء اللہ تعالی گیارہوین صدی شروع ہوتی ہی

گیارویں صدی کی شاعر

اس صدی میں بجز ایک شاعر کی اور کوئی دستیاب نہیں ہوا

حصہ گیاروان

صدی گیارویں

بہاء الدین عاملی

شیخ علامہ لوذعی بہاء الدین بن حسین عاملی صاحب سلافۃ العصر لکھتا ہی کہ وہ ائمہ اعلام کا سردار اور علماء اسلام کا جہنڈا تہا اوسکی علم کا دریا متلاطم فضیلت کی موجوں میں رہتا اتنا کچہہ علم اوسکو تہا کہ اوسکی تعداد اور محاصرہ نہیں کیا جاتا ریاست مذہب اور ملت اہل شیعہ کی اوسپر منتہی تہے تمام فنون جانتا تہا اجماع سب اہل اسلام کا اوسکی فضیلت پر ہی کوئی الیسا فن نہیں جسمیں وہ بڑی دست قدرت نرکہتا ہو اوسکی تصنیفات سی یہہ کتابیں ہیں — ایک تفسیر جسکو عروۃ الوثقی اور حبل المتین کہتے ہیں — اور شرح اربعین — اور جامع عباسی فارسی میں اور مفتاح الفلاح اور زبدہ علم اصول میں — خلاصۃ الحساب میں مخلاۃ اور کشکول اور تشریح الافلاک ہیئۃ میں — اور حاشیہ کشاف کا اور حاشیہ بیضاوی کا تفسیر میں — اور فوائد صمدیہ علم عربیہ میں سوا اوسکی اور رسالی اوسکی تالیف سے میں یہہ اوسکی بہت نادر شعر ہیں سو

الا یا خائضا بحر الامانی	هداک الله ما هذا التوانی
اضعت العمر عصیانا و جهلا	فمهلا ایها المغرور مهلا
مضی عصر الشباب وانت غافل	وفی ثوب العمی والغی رافل
الی کم کالبهائم انت هائم	وفی وقت الغنائم انت نائم
وطرفک لا یری الا طموحا	ونفسک لم تزل ابدا جموحا
وقلبک لا یفیق عن المعاصی	فویلک یوم یوخذ بالنواصی

گیارہویں صدی کی شاعر

بلال الشیب نادی فی المفارق ‏ ‏ بحیّ علی الذهاب وانت غارف

بعمر لا تصغی لواعظ ‏ ‏ وان اطری واطنب فی المواعظ

وقلبک هائم فی کل وادی ‏ ‏ وجهلک کل یوم وازدیادی

علی تحصیل دنیات الدنیّه ‏ ‏ مجدًّا فی الصباح وفی العشیّه

وجهد المرء فی الدنیا شدیده ‏ ‏ ولیس ینال منها ما یریده

وکیف ینال فی الاخری مرامه ‏ ‏ ولم یجهد لمطلبها اقامه

یہہ اشعار اوس شخص کی حالت جسکو کتابونکی جمع کرنیکا اور کتب خانہ بنانیکا بہت شوق ہو

علی کتب العلوم صرفت مالک ‏ ‏ وفی تصحیحها اتعبت بالک

وانفقت البیاض مع السواد ‏ ‏ الی ما لیس ینفع فی المعاد

تظل من المساء الی الصباح ‏ ‏ تطالعها وقلبک غیر صاحی

وتصبح مولعًا فی غیر طائل ‏ ‏ بتحریر المقاصد والدلائل

وتوضیح الخفا فی کل باب ‏ ‏ وتوجیه السؤال مع الجواب

لعمری قد اضلتک الهدایه ‏ ‏ ضلالًا ما له ابدًا نهایه

وبالمحصول حاصلک الندامه ‏ ‏ وحرمان الی یوم القیامه

وتذکرة المواقف والمراصد ‏ ‏ لتسد علیک ابواب المقاصد

فلا ینجی النجاة من الضلاله ‏ ‏ ولا یشفی الشفاء من الجهاله

وبالارشاد لم یحصل رشاد ‏ ‏ وبالتبیان ما بان السداد

وبالایضاح اشکلت المدارک ‏ ‏ وبالمصباح اظلمت المسالک

وبالتلویح ما لاح الدلیل ‏ ‏ وبالتوضیح ما اتضح السبیل

صرفت خلاصة العمر العزیز ‏ ‏ علی تنقیح ابحاث الوجیز

گیارویں صدی کی شاعر

بهذا الأمر ضيّع العمر جهل — فقم واجهد فما في الوقت مهل
ودع عنك الشروح مع الحواشي — فهن على البصائر كالغواشي

یہہ شعر اوسکی بہت اچھی ہیں سفر حجاز میں کہی تھی

یا نديمي ضاع عمري وانقضى — قم لاستدراك وقت قد مضى
واغسل الأدناس عني بالمدام — واملأ الأقداح منها يا غلام
واسقني كاسا فقد لاح الصبّاح — والثريا غيّبت والديك صاح
زوّج الصهباء بالماء الزلال — واجعلن عقلي لها مهرا حلالا
هاتها من غير مهل يا نديم — خمرة يحيي بها العظم الرميم
بنت كرم تجعل الشيخ شاب — من يذق منها من الكونين غاب
خمرة من نار موسى نورها — دنّها قلبي وصدري طورها
قم ولا تمهل فما في العمر مهل — لا تصعّب شربها فالأمر سهل
قل لشيخ قلبه منها نفور — لا تخف فالله توّاب غفور
يا مغنّي انّ عندي كل غمّ — قم والق الناي فينا بالنغم
غنّ لي دورا فقد دار القدح — والصّبا قد فاح والقمري صدح
واذكرن عندي احاديث الحبيب — انّ عيشي بسواها لا يطيب
واحذرن ذكري احاديث الفراق — إن ذكر البعد مما لا يطاق
روّحن روحي باشعار العرب — كي يتم الأنس فينا والطرب
وافتتح منها بنظم مستطاب — قلته في بعض ايام الشباب
قد صرفت العمر في قيل وقال — يا نديمي قم فقد ضاق المجال
ثم اطربني باشعار العجم — واطردن همّا على قلبي هجم

قوہ خاطبتی بکل الانسہ | علّ قلبی ینتبہ من ذی السنہ
انہ فی غفلۃ عن حالہ | خابط فی فیلہ مع قالہ
کل آن وھو فی قید جدید | قائلاً من جھلہ ھل من مزید
تایہ فی الغیّ قد ضلّ الطریق | قط من سکر الھوی لایستفیق
عاکف دھرا علی اصنامہ | تھزاء الکفار من اسلامہ
کم اناریہ وھو لایصغی التناد | یافوادی یافوادی یافواد
یا بُہای لتخذ قلبا سواہ | فھو ما معبودہ الّا ھواہ

سنہ ۱۰۳۰ ایک ہزار تیس ہجری مین انتقال پایا —— تمام ہوئی گیارہوین صدی
اب بارہوین صدی شروع ہوتی ہے

حصہ بارہوان

بارہوین صدی

اس صدی مین وہ شاعر بیان کئی جاتے ہین جو اس صدی مین موجود تھی گرچہ اونکا انتقال اس صدی مین نہوا یا انکہ ہوا ہو کیونکہ بعضون کی تاریخ وفات نہین معلوم ہوئی واضح ہو کہ عجمی اور ہندوستانی شعرا کا ذکر اس صدی مین اور تیرہوین صدی مین بجز دو شاعر مصریون کی کیا جاتا ہی کیونکہ حال اون شعرا کا جو بالفعل عرب مین ہین یا انکہ گرد نواح مین عرب کی بود و باش رکھتے ہین معلوم ہونا متعذر ہی لہذا ہندوستانیونکا حال جنہون نے عربی شعر کہی ہین اور وہ بڑی استاد کامل اور عالم بیبدل گذری ہین لکھتا ہون

شیخ احمد ولی اللہ

ن . بہن .

بارہوین صدیکی شاعر

بن شیخ عبد الرحیم دہلوی — ابن شیخ اور استاد کامل اور عالم اجل پر اللہ تعالی کی بڑی عنایت
اور نوازش تہی کیونکہ اوسکو فیض علوم کثیرہ اور فنون عدیدہ کا ایسا ہوا اور ایسا بابرکت
وہ شخص تہا کہ آج کی دن تک بسبب تصانیف تفاسیر اور کتب حدیث اور اوراد و وظیفہ
وغیرہ کی تمام ہندوستان مین فیض عام اوسی ہوا اس فاضل کی تصنیفات سی
اور فاضلون کو رہنمائی ہوتی اوسکو اگر امام ائمہ منقول کہون تو بجا ہی اور اگر فضلاء
معقول کہون تو سزا ہی اونہون نے درمیان شاہجہان آباد کی پیدائش پائی اصل اونکی سرہند سے
شیخ ظہور الدین حاتم جو کہ ایک شاعر اردو گو گذرا ہی وہ اونکا ہمعصر تہا یہہ شخص
مرد متوکل پارسا عالم عامل مشغول بحق تہے چونکہ طبیعت موزون اور سلیم رکہتے تہے
اس لئے اکثر قصاید عربی اور عبارت عربیہ نثر اور نظم اور کبہی کبہی اشعار
اردو بہی کہتے تہے اشعار اردو مین اشتیاق اونکا تخلص ہی آج کی زمانہ تک بسبب علم
تفسیر اور حدیث اور فضیلت کی اونکی نام کی ہند مین رونق بہری ہی احمد عربی اپنی کتاب مین لکہتا ہے
کہ شیخ ولی اللہ صاحب کی تصنیف سی ایک کتاب قرۃ العین فی ابطال شہادت حسین ہے
— دوسری حجت العالیہ فی مناقب معاویہ مگر مجکو یقین نہین آتا کہ ایسی فاضل بردبست
نے یہہ کتابین اسطور کی تصنیف کی ہون گرچہ دیکہنے مین نہین آئین مگر چند لوگون نے
یہہ حال لکہا ہی بہی اور زبانی اکثر عوام و خواص کی سنے مین آیا چنانچہ لطف نے
بہی اپنی تذکرہ مین بہی لکہا ہی واللہ اعلم بالصواب ایک ترجمہ قران شریف کا فارسی
بہت اچہا اونکی تصنیف سی ہی محمد شاہ بادشاہ کی عملداری اونہون نے دیکہی تہی یہی جناب
مولوی شاہ عبد العزیز دہلوی قدس سرہ کی والد ماجد ہین اور کتابین بہی اونکی تصنیف
سے دہلی مین موجود ہین یہہ قصیدہ مدح نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم مین اونہون نے لکہا ہی
اس قصیدہ کا چہپنا بسبب ضرورت کی بہت مناسب ہی لہذا تمام لکہا جاتا ہی —

كأنّ نجوماً او مضت في الغياهب عيون الأفاعي او رؤس العقارب
اذا كان قلب المرء في الامر حائرا فاضيق من تسعين رحب السباسب
وتشغلني عنّي وعن كل راحتي مصائب تقفوا مثلها من مصائب
اذا ما اتتني ازمّة مدلهمّة تحيط بنفسي من جميع جوانب
تطلّبت هل من ناصر او مساعد الوذ به من خوف سوء العواقب
فلستُ اري الّا الحبيب محمّداً رسول اله الخلق جمّ المناقب
ومعتصم المكروب في كلّ غمرة ومنتجع الغفران من كل تائب
ملاذ عباد الله ملجاء خوفهم اذا جاء يوم فيه شيب الذوائب
اذا ما اتو نوحاً وموسى وادماً وقد حال بهم ابصار تلك النوائب
فما كان يغني عنهم عند هذه نبيّ ولم يظفرهم بالمآرب
هناك رسول الله يجثو لربّه شفيعاً وفتاحاً لباب المواهب
فيرجع مسروراً بنيل طلابه اصاب من الرحمن اعلى المراتب
سُلالة اسماعيل والعرق نازع واشرف بيت من لوىّ ابن غالب
بشارة عيسى والذي عنه عبّروا لشدّة باس بالضحوك المحارب
ومن اخبروا عنه بان ليس خلقه بفظّ وفي الاسواق ليس بصاخب
ودعوة ابراهيم عند بنائه بمكّة بيتاً فيه نيل الرّغائب
جميل المحيّا ابيض الوجه ربعة جليل كراديس ازجّ الحواجب
صبيح مليح ادعج العينين اشكل فصيح له الاعجام ليس بشائب
واحسن خلق الله خَلقاً وخُلقة وانفعهم للناس عند النوائب
واجود خلق الله صدراً ونائلاً وابسطهم كفّاً على كل طالب

واعظم حرّ للمعالي نهوضه | الى المجد سامي العطا لم خاطب
تري اشجع الفرسان لاذ بظهره | اذا احمرّ باس بئس المواجب
واذاه قوم من سفاهة عقلهم | ولم يذهبوا من ذنبه بمذاهب
فما زال يدعوا ربه الهدى لهم | وان كان قد قاسي اشدّ للتاعب
وما زال يعفو قادرا عن مسيئهم | كما كان منه عند جبذة جاذب
وما نال طول العمر لله معرضا | عن البسط في الدنيا وعيش المرازب
للبديع كمال في المعاني فلا امرء | يكون له مثلا ولا عقا رب
اتانا مقيم الدين من بعد فترة | وتحريف اديان وطول مشاغب
فيا ويل قوم لیشركون بربهم | وفيهم صنوف من وخيم المثالب
ودينهم ما يفترون برائيهم | كتحريم حام واختراع السوائب
ويا ويل قوم حرّفوا دين ربهم | وافتوا بمصنوع لحفظ المناصب
ويا ويل من اطري بوصف نبيه | فسمّاه رب الخلق اطراء خائب
ويا ويل قوم قد ابان نفوسهم | تكلّف تزويق وحبّ الملاعب
ويا ويل قوم قد اخفّ عقولهم | تجبّر كسرى واصطلام الضرائب
فاذكرهم في ذاك رحمة ربنا | وقد اوجبوا منه اشدّ المعاتب
فارسل من عليا قريش نبيه | ولم يك فيما قد بلوه بكاذب
ومن قبل هذا لم يخالط مدارس | اليهود ولم يقبس لهم خط كاتب
فاوضح منهاج الهدى لمن اهتدى | ومن تعليم عن كل راغب
واخبر عن بدء السماء لهم | وعن مقام مخوف بين ايدي المحاسب
وعن حكم رب العرش فيما بينهم | وعن حكم تزري بحكم التجارب

بارہویں صدی کی شاعری

وانطلق اصناف الخنا وابادهم — واصناف بغي للعقوبة جالب
يبشر من اعطى الرسول قيادة — بجنة تنعيم وحور كواعب
واوعد من يابى عبادة ربه — عقوبة نيران وعيشة قاطب
فانجى به من شاء منا نجاته — ومن خاب فلتنذر به شر النوادب
واشهد ان الله ارسل عبده — بحق ولا شئ هنالك رائب
وقد كان نور الله نبينا المهند — وصمصام تدمي على كل ناكب
واقوى دليل عند من تم عقله — على ان شرب الشرع اصفى المشارب
تواطي عقول في سلامة فكرة — على كل ما ياتي به من مطالب
سماحة شرع في رزانة شرعة — وتحقيق حق في اشارة حاجب
مكارم اخلاق واتمام نعمة — نبوة تاليف وسلطان غالب
نصدق دين المصطفى بقلوبنا — على بينات فهمها من غرائب
براهين حق اوضحت صدق قوله — رواها ويروي كل شيب وشائب
من الغيب كم اعطى الطعام لجائع — وكم مرة اسقى الشراب لشارب
وكم من مريض قد شفاه دعاءه — وان كان قد اشفى لوجبة واجب
ودرت له شاة لدي ام معبد — حليبا ولا تستطاع حلبة حالب
وقد ساخ في ارض حصان سراقة — وفيه حديث عن براء بن عازب
وقد فاح طيبا كف من مس كفه — وما حل راسا حين شيب الذوائب
والقى شقي فرث جزور وهم — على ظهره والله ليس بعازب
والقوا ببدر في قليب مخبث — وعم جميع القوم شوم المذاهب
ونصر ان اعطاه مولاه نصرة — ورعبا الى شهر مسيرة سارب

فلا

فاوفاه وعد النصر والرعب عاجلا | واعطى له فتح التبوك ومارب
واخبر عنه ان سيبلغ ملكه | الى ما اري من مشارق ومغارب
فاسبل رب الارض بعد نبيه | فتوحا نوادي ما لها من مناكب
وكلمه الاحجار والعجم والحصى | وتكليم هذا النوع ليس براتب
وحن له الجذع القديم تحزنا | فان فراق الحب ادهى المصائب
واعجب تلك البدر ينشق عنده | وما هو في اعجازه من عجائب
وشق له جبريل باطن صدره | بغسل سواد بالسويداء لازب
واسرى على متن البراق الى السما | فيا خير مركوب ويا خير راكب
وشاهد ارواح النبيين جملة | لدى الصخرة العظمى وفوق الكواكب
وشاهد فوق الفوق انوار ربه | كمثل فراش وافر متراكب
وداعت بليغ الاى كل مجادل | خصيم تمادي في مراء المطالب
براعة اسلوب وعجز معارض | بلاغة اقوال واخبار غائب
وسماه رب العرش اسماء مدحة | تبين ما اعطى له من مناقب
رؤف رحيم احمد ومحمد | مقفي ومفضال يسمى بعاقب
اذا ما اثاروا فتنة جاهلية | تقود ببحر زاخر من كتائب
يقوم لدفع الباس اسرع قومه | بجيش من الابطال غر السلاهب
اشداء يوم الباس من كل باسل | ومن كل قوم بالاسنة لاعب
توارث اقداما ونبلا وجراءة | نفى سهم من امهات نجائب
جزى الله اصحاب النبي محمد | جميعا كما كانوا له خير صاحب
وال رسول الله لا زال امرهم | قويا على ارغام انف النواصب

ثلاث خصال من تعاجيب ربنا — نجابة اعقاب لوالد طالب

خلافة عباس ودين نبينا — تزايد في الاقطار من كل جانب

يؤيد دين الله في كل دورة — عصائب تتلوا نسلها من عصائب

فمنهم رجال يدفعون عدوهم — بسمر القنا والمرهفات القواضب

ومنهم رجال يغلبون عدوهم — باقوى دليل مفحم للمغاضب

ومنهم رجال بينوا شرع ربنا — وما كان من حرام وواجب

ومنهم رجال يدرسون كتابه — بتجويد ترتيل وحفظ مراتب

ومنهم رجال بالحديث تولعوا — وما كان منه من صحيح وذاهب

ومنهم رجال مخلصون لربهم — بانفاسهم خصب البلاد الاجادب

ومنهم رجال يهتدي بعظاتهم — فئام الى دين من الله واصب

على الله رب الناس حسن جزائهم — بما لا يوافي عدة ذهن حاسب

فمن شاء فليذكر جمال بثينة — ومن شاء فليغزل بحب الربائب

ساذكر حبي للحبيب محمد — اذا وصف العشاق حب الحبائب

واذكر وجدا قد تقادم عهده — حواه فؤادي قبل كون الكواكب

ويبدو محياه لعيني في الكرى — بنفسي افديه اذا والاقارب

وتدركني في ذكره قشعريرة — من الوجد لا يحويه علم الاجانب

والفي لروحي عند ذلك هزة — وانسا وروحا دون وثبة واثب

وصلى عليك الله يا خير خلقه — ويا خير مامول ويا خير واهب

ويا خير من يرجى لكشف رزية — ومن جوده قد فاق جود السحائب

واشهد ان الله راحم خلقه — وانك مفتاح لكنز المواهب

بارہوین صدی کی شاعر

وانك اعلى المرسلين مكانة — وانت لهم شمس وهم كالنواقب

وانت شفيع يوم لا ذو شفاعة — بمغنٍ كما انني سواد بن قارب

وانت مجيري من هجوم ملمة — اذا انشبت في القلب شر المخالب

فما انا اخشى زمة مد لهمة — ولا انا من ريب الزمان براهب

فاني منكم في قلاع حصينة — وحد حديد من سيوف المحارب

وليس ملوما عن صب اصابه — غليل الهوي في الا لرمين طالب

آرزو

سراج الدین علیخان آرزو اکبر ابادی بسبب شہرت علوم اور فنون دانی اس شخص کے
اوسکی حال لکہنے کی کچہہ حاجت نہیں گاہی گاہی مشغولی طبع کی فکر شعر عربی اور اردو کا
بہی کرتا تہا فارسی بہت کہتا تہا بہت کتابیں اوسکی تصنیف سی ہیں یہہ شاعر
نکتہ سنج شیرین زبان ظریف الطبع تہا کتب متداولہ علوم رسمیہ پر بہی بدرجہ کمال عبور
رکہتا تہا ایک دیوان بیچ جواب بابا فغانی کی — اور ایک دیوان جواب میں
کمال مجید کی بحر خفیف میں اوسنے لکہا ہی اور ایک بہت بڑا اوسکا دیوان
مشتمل انواع سخن پر ہی علاوہ ازین اور تصانیف اوسکی بہت بعض بعض شروح کہیں
فارسی مثل شرح گلستان شرح زلیخا شرح سکندر نامہ یہہ اوسکی یادگار صفحہ ہستی
پر ہیں — مرزا محمد رفیع السودا — اور خواجہ میر درد اور محمد تقی میر منجملہ فیض اندوزان
اوس یگانہ جہان خدیو سخن پردازی کی ہیں آرزو کو بارہ برس کی عمر سی شعر کہنے کی آرزو ہوئی
چوبیس برس کی عمر تک سب علوم درسیہ سی فراغت پائی بعد حصول مہارت فنون مذکورہ
کی قاضی القضاۃ درمیان گوالیار کی ابتدای عملداری سلطان محمد فرخ سیر کی بیچ ممتاز
ہوا تہا وہ سنہ ۱۱۳۶ ہجری مین درمیان دہلی کی آیا اسجای لیاقت نظم و نثر اپنی ظاہر کی

بارہویں صدی کی شاعری

بعد ازان درمیان ایک ہزار ایک سو سنتالیس ہجری کی جبکہ شیخ محمد علی حزین فارسی سے وارد دہلی ہوا ہر ایک شخص دیوانہ وار اوسکی ملاقات کو گیا آرزو کو اوسکی ملاقات سے کچھہ آرزو نہوئی بلکہ آرزو نے ایک کتاب اوسکی خوردہ گیری مین مسمی تنبیہ الغافلین تصنیف کی آرزو بڑا مستعد شاعر گذرا ہی اور ذہین اس رتبہ کا تہا کہ اکثر اپنی طبیعت سے اختراع کرتا تہا اور خوش کلام بہی بہت تہا بروقت برباد ہی قدیم دہلی کی آرزو لکہنو کو گیا اوسی شہر مین درمیان سنہ ۱۱۶۹ ہجری کی رحلت پائی لیکن نواب سالار جنگ نے موافق اوسکی وصیت کی جنازہ اوسکا دہلی کو روانہ کر دیا چنانچہ وہ دہلی مین مدفون ہوا وہ کتابین جو آرزو کی تصنیف سے مشہور ہین یہہ ہین — محیط اعظم — عطیہ کبری — سراج اللغت — چراغ ہدایت — خیابان — تذکرہ شعرا — مند احمد عرفی کہتا ہی کہ یہہ شعر آرزو ئی مذکور کی عربی زبان کی میری دستیاب ہوئی ہین وہ یہہ ہین

یا اول الاوائل یا مبدأ البدایه — یا اخر الاواخر یا منتهی النهایه
لما افضت نورا تهدی به الاضله — نجیتنی واهلی من غیهب الغوایه
انی ندمت الان من سوء اختیاری — ارجو من التفاتك اللطف والعنایه
منی خلوص ود بالقلب فی جنایه — منك العناد والجود والعفو والسقایه
ما زلت فی رضاك ما انفك فی هوائك — لا اعلم خلیلی ما الشکر ما الشکایه
ما اشتکی الیکم یا معشر المحبین — من سورة المحبة من شدة النکایه
یا هادی الخلائق یا کاشف الدقایق — افض علی حبا الکشف والهدایه
والله انت مشهود والخلق فیك معقول — لکنك بری من وصمة السرایه
من جودك وجودی فی ظلك شهودی — یا کافی المهمات لی نبضات کفایه
یا مبدع البدایع یا صانع الصنایع — یا مودع الودایع منك لنا وقایه

تیرہوین صدیکی شاعر

مافی الوجود غیرک یا موجد الحقایق | من لطفک الروایة من فضلک الدرایة

حزین

شیخ محمد علی جیلانی معروف تخلص حزین نزیل بنارس ایک عالم تہا جسکو اللہ نے فقر اور کمالات کا بہا تہا وہ عابد اور ادیب اور ناظم اور ناثر تہا ایکدیوان اوسکا فارسی مسمّی نزہتہ الابصار ہے جو بہت بلیغ اور لطیف تہا اوسکی یہہ شعر عربی مین امام علی مرتضی کرم اللہ وجہہ کی مدح کرتا ہی

ولیس عنک سواد العین منصرفا | مہما تشاہد بالتدعیج والکحل

اسمع کلامي ودع لامیّة سلفت | الشمس طالعة تغنیک عن زحل

فمن اہنئي حمام الایک فی طرب | قد اقتدی بزفیري واقتفی رتلي

مني الانین ومنکم ما یلیق بکم | بذلت جہدي لکم لابد من بدل

والذي حجّت الزوار کعبته | وکم ہنالک من داع ومبتہل

جری مجاري دمعي حب حضرته | واشرق الشوق فی صدري بلا طفل

لیس اصطباري ببعد ارعن سکن | بل النحول یاغوثي وصن فشلي

دکم دعوتک یا کہفي ومعتمدي | مستنصرا فاتني بالنص عن عجل

یہہ شخص سراج الدین علیخان آرزو کی معاصرین مین سی ہی خان مذکور سی بہت مناظرہ اور مشاعرہ کرتا رہتا تہا خان مذکور سے ایک کتاب تنبیہ الغافلین اوسکی غلطیون مین طیار کی ہی

حصہ تیرہوان

صدی تیرہوین

اس صدی مین وہ شاعر جو تیرہوین صدی مین بالفعل موجود ہین یا انکہ فوت ہوئی

تیرہوین صدی کی شاعر ۱۳

مولوی حمید الدین بلگرامی

یہہ شخص اپنی زمانہ کا یگانہ روزگار اور بلیغ اور فصیح سب اقران سی ہی اوسکی انشا
اور عبارت سے معلوم ہوتا ہی کہ وہ اس فن مین بہت سبقت اور یاد داشت رکہتا تہا
اوسکو اچہا طریقہ نظم کا آتا تہا اوسکی یہہ شعر ہین ؎

بدا فغارت نجوم اللیل فی الافق — وماس فاختفت الاغصان فی الورق
لا غر وان قتل العشاق ناظرہ — فکم سبا مہج الاساد بالحدق
واسوء حظی وحالی مذ شغفت بہ — فالجسم فی الہم والقلب فی قلق
لولا مناہ بقتل الصب ما لبست — خدودہ حلۃ من حمرۃ الشفق
یا لائمی لا تلمنی فی ھوی رشاء — ذرنی فقلبی اسیر غیر منطلق
الوجہ صبح بلیل الشعر مستتر — یفوق حسنا ضیاء البدر فی الغسق

انشاء اللہ خان

انشاء اللہ خان بیٹا میر ماشاء اللہ خان کا ایک امیر اور بڑا شاعر فصحاء ہندوستان سی
گذرا ہی علوم عربیہ مین بہی اوسکو دست رس تہے اگرچہ فنون مستعملہ ہندوستان کی کتابین
جو متاخرین نی داخل تحصیل کی ہین اوسنے سب پڑہین تہین الا شعر گوئی کی طرف اور
وبیگانہ روش شعر پر مایل تہا افسوس کہ اوسکی شعر عربی بہت دستیاب نہین ہوئی
صرف یہہ دو شعر احمد عربی کی کتاب مین لکہے پائے ہین اس شاعر بی بدل کا
حال تذکرہ اردو مین بہت کچہہ بیان کر چکا ہون لہذا اس جای اتنا ہی لکہنا ضروری ہی
کہ وہ شعر فارسی بہی کہتا تہا اور عربی بہی کبہی کبہی بنالیتا تہا اگرچہ اوسکو استعداد کامل
اوسمین اتنی نہ تہے اور اردو کا اگر بادشاہ کہون یا امام کی لفظ سی تعبیر کرون
تو کچہہ مضایقہ نہین اوسکی بہت چوچلی کی شعر ہوتے ہین اور کبہی کبہی اردو اور فارسی

ملاکر کہتا ایک مصرعہ اردو ایک مصرعہ فارسی لکہتا وہ درمیان سنہ ۱۲۳۱ ہجری کی فوت ہوا
اور مرشد آباد مین پیدا ہوا تہا اوسکی یہہ دو شعر عربی ہین سہ

سكت الحبيب متانة — بقي التلذذ ساريا
سمعا لا يتخيلون — ويزعمون محاكيا

مولوي الهي بخش

بڑا فاضل متبحر شاعر اور پرگو واعظ اور ادیب اور نیک بخت گذرا ہی اپنی سب اقران
اور اتراب سے فوقیت رکہتا تہا نثر بہی بہت اچہی لکہتا تہا ایک خط عربی زبان مین قاضی
القضاة محمد نجم الدین خان کو اوسنے لکہا تہا جسکے اول کی یہہ دو شعر اوسکے
لکہی ہوئی ہین سہ

صبا بلغ رياحين السلام — بذل وابتهال والتحامي
الى من فاق جم الخلق فضلا — الى نجم الهدي بدر الظلام

وہ قصبہ کاندلہ مین سکونت پذیر تہا بہت کتابین اور چہوٹے چہوٹے رسالے اردو زبان کے
اور فارسی اور عربیہ مین بیچ ترویج مذہب امام ابو حنیفہ بین اوسکی مشہور ہین اردو بہت اچہی
پاکیزہ وہ لکہتا تہا چند رسالے اوسکی نظم مین بہی مشہور ہین یعنی اپنی اوستاذ
عالم خفی و جلی جناب مولوی مملوک العلی مرظلہ یہہ سنا ہی کہ مولوی الہی بخش مذکور سنہ ۱۲۵۰
ہجری کی اوسی عدد مین فوت ہوئے

مولوي اكبر شاه كابلي

یہہ شاہ مشہور بہت فنون اور علوم مین مہارت رکہتا تہا علم نحو اوسکو خوب آتی تہے
اور بہت کثرت سے اوسکو تبحر علم مین تہا شعر عربی زبان مین لکہتا تہا یہہ شعر احمد عرب کو
بعد اوسکی پہونچنے کی درمیان کلکتہ کی اوسنے لکہے تہے سہ

نیروین صدیکی شاعر

ما زال قلب الصب فی حر الجوی | وعیونه دون الکآبة ما تری
هجع الانام باسرها وجفونه | فکما رایت ولم تذق طعم الکری
خضبت اکف خفونها عن مهجتی | لما رنت نحوی الغزالة من حمی
ما زال قلبی مغرما ویذیبه | حر الصبابة والکآبة والنوی
لما دنوت عن الفتاة لقبلة | ولان تسربت عن الخدود زلالها
فتحیرت وعلی الفراز تهیأت | وتقاطرت من خدها عرق الحیا
فسالت هات بقبلة فتبسمت | ورنت الی کما رنا ظبی الحمی
ثم اطرقت من بعده وتفصحت | اراءیت من طلب العذوبة فی الهوی
ان الهوی نار الجحیم فمن له | هذا التصب فکیف یلتوخذ نا
فاجبت کلا اسمحی بوصالک | والی متی ابکی بدمع من ضنی

یہہ شعر تمام تحفۃ الیمن مین مندرج ہین مینی بہی اصل تذکرہ مین لکہے ہین ہمین اتنی ہی کافی ہین یہہ شاعر درمیان ۱۲۲۰ کی موجود تہا اوسکی وفات کی تاریخ معلوم نہین ہوئی

مفتی امر اللہ خان

یہہ فاضل اجل اور خان مشہور واقع مین خوان معارف اور فضایل کا تہا اوسکی بڑی دست قدرت نظم اور نثر عربی لکہنے کی تہی ایک قصیدہ اوسنے متنبی کی اوس قصیدہ مشہور کی مقابل پر لکہا ہی جسکا اول مصرعہ یہہ ہی ؎ کفرندی فرند سیفی الجراز

وہ قصیدہ خان مذکور کا یہہ ہی ؎

مشفق الجدل صارم الجازی | طفرة اللیث مخلب البازی
بل هلال العید قربان | ومثال للحظ طناز

احمد عرب نے اس شعر اخیر پر یہہ اعتراض کیا ہی کہ عید قربان سی شاید اس مصنف کی مراد

تیرھوین صدی کی شاعری

عید النحر ہی کیونکہ عرب مین عید قربان نہین کہتے یا عید النحر - یا عید الاضحی یا عید الحج
یہہ کہتے ہین اگر کوئی یہہ اعتراض کرے کہ مصنف نے عید قربان کی کیا معنی لیے ہین
کیونکہ عید قربان عربی محاورہ مین نہین ہی اور شعر عربی ہی بلکہ متنبی کی مقابلہ پر تو اوسکو
یہہ جواب دینا چاہیے کہ جب معنی اوسکی سمجھہ لئے تو حاجت لفظ کی نہین گرچہ عربی محاورہ
نہو اور اگرچہ خلاف استعمال جمہور ہو

حاجب زان عین محجوبۃ　　لقلوب الصّباب جرّاز
برق سیناء حجّۃ قطعًا　　کدلیل الفخر نا للرّازی

احمد عرب کہتا ہی کہ ان دو شعروں سے مجکو معلوم ہوا کہ یہہ خان اعجوبہ ہندوستان ہی

لجبال الورید مفصاد　　لقتال العنید مجرزا
مستقیم العراک معوّج　　مستقام لھمّۃ الغازی

سبحان اللہ مفصاد کا رفع اور مجراز اور جراز بر کسرہ پڑھنا یہہ دلائل اعجاز خوان
موصوف پر دلالت کرتا ہی لایق اسکی ہی کہ تعظیم خان مذکور کی کیجاوے غرضکہ
احمد عرب نے اسکو خوب بنایا ہی تاریخ وفات اور حیات اوسکی معلوم نہین

مولوی حسین احمد لکھنوی

علوم متداولہ اور فنون درسیہ اور ادبیہ یہہ شخص کی اچھی نظر ہی نظم اور نثر وہ سب سے
بہتر جانتا تہا علم منطق اوسکو اچھی آتی تھی احمد عرب کی مدح مین اوسنے بروقت
خبر پانے تصنیف نفحۃ الیمن کی جبکہ احمد عرب نے کعبۃ اللہ کا ارادہ کیا تہا کہی ہی وہ
شعر یہہ ہین ؎

بانت سلیمی فانی ھجرھا بدنی　　ولا الحبیب لدی الاشواق لم ترنی
کسیت بردًا الی الاحزان قد نسجت　　ان مت یوم النوی ناھیک عن کفنی

فلا يميط شجى قلبي بفرقتها	الا الكلام البليغ الكاشف الحزن
لكنني لا اري ان كان مرتجيه	لم الف في عصرنا منها سوى الدمن
قوما نرق دمعنا حزنا على طلل	عفته ايدي البلى من وابل الحزن
قفا خليلي نسكب دمعنا اسفا	على انطماس رسوم العلم في زمني
ان البلاغة طرا ربعها ركدت	ونارها خمدت كالجمر في البدن
لم يبق في الدهر جزء من تمامتها	اطفي بمنهله الاحلي لظى شجني
فبينما نحن نبكي من تذكرهم	رفقتهم عن بلاد بينها وطني
اذ طيبت مسمعي اوصاف من برع	الاقران في العلم والاداب والسنن
رب البلاغة بحر العلم ذو ادب	من نظمه عن كلال فاق في الفن
علامة لا يجاري فضله احد	فهامة لا يدانيه اخو فطن
سامي الفخار نبيه القدر ذو شرف	حاو لاقصى معالي السر والعلن
اعني الامام الهمام الشيخ احمد	من شاعت فضائله في الهند واليمن
تاليفه روضة الاذهان عنبرها	يطيب الروح يدعي نفحة اليمن
نهي ذوي اللب في انشاء بدائعه	بهيم نحو فواد الصب في الذقن
اعجب بها نسخة البابنا خطفت	ويا له من كتاب رائق حسن
فاذهب الله حزني اذ رمقت به	فالحمد لله ذي الانعام والمنن

یہہ معلوم ہوتا ہی کہ سنہ ۱۲۵۰ ہجري میں یہہ شخص موجود تہا

شیخ عبد العزیز

شیخ عبد العزیز بن احمد ولي الله دہلوي سلطان اقلیم معانی کا اور مالک ازمنہ بیان کا اور بدیع ثانی اس فاضل بزرگ کی تعریف میں جتنا کچہہ لکہوں بہت کم ہی اگرچہہ کہوں کہ وہ

سب دکیھون اور عالمون کا بادشاہ تہا تو سچا ہی اگر یہہ کہون کہ عابد اور متقی اور پارسا اور نیک اوسکی دروازہ کی چوکہٹ چومنی والی ہو جاتے تہے تو سزا ہی تصنیفات اس فاضل بی نظیر کی تعداد دسی باہر ہین ایک دیوان عربی اس فاضل کا موجود ہی اکثر لوگون کی پاس شاہجہان آباد مین ہی رسالی اوسکی بی انتہا مشہور ہین نظم و نثر کا ٹہکانا نہین کہ کتنے کچہہ مسودات پڑی ہوئی ہین ایک کتاب تحفہ رد روافض مین اسی فاضل کی تالیف سی ہی اس کتاب کو فارسی زبانین اور کتب عربیہ وغیرہ اور انہی یا دونہت سی تصنیف کر کی لکہی ہی جسکی جواب شیعہ لوگ اج تک لکہہ رہی ہین جسکا ارادہ اوس کتاب کی دیکہنے کا ہو مطالعہ کری بالفعل کلکتہ مین چہپ بہی گئی ہی ہر ہفتہ مین دو دفعہ یعنی منگل اور جمعہ کو درمیان دہلی کی کوچہ چیلونمین پرانی مدرسہ مین وعظ اور نصیحت کیا کرتے تہے بہت فاضل دہلی کی داخل درس ہوتے اور اشارہ ہی اور نکات قران عظیم کی سنکر فایدہ اوٹہاتے بہت کتابین اونہونی درباب مذہب امام ابو حنیفہ کی تصنیف کی ہین انشاء عربی بہی اونکی بہت اچہی ہی ایک خط سید علامہ حسین کو جو لندن مین رہتا تہا اس فاضل بی عدیل نے درمیان ۱۲۲۹ ہجری کی لکہا تہا وہ داخل کتاب عجب العجائب ہی جسکا جی چاہی دیکہہ لی اوسکی اول کی یہہ شعر ہین چونکہ اونکی شعر بہت مشہور ہین اسلئے بہت لکہنے کے کچہہ ضرور نہین ہے

ھنیئًا قد اقر اللہ عینی	باخبار اتتنی من حسین
فتی ان عدت الاعیان قالت	لہ الاعیان انت قرت عینی
فدام بقاؤہ مالاح برق	واطرب صوت قمری وعین

سید غلام علی آزاد

بن سید نوح حسینی واسطی بلگرامی اوسکو سحبان ہندوستان اور حسان ہند کہا جاتا ہی

تیرہوین صدی کی شاعر

اوسکی برابر ہندوستان مین کوئی صاحب تصانیف ادیبہ نہین گذرا کلام اوسکی بہت ستہین
و دواوین نظم اوسکی جواہر فنون اور لآلی علوم سے پر ہین اوسنے ایک تذکرہ عربی
تصنیف کیا ہی جسکو سبحۃ المرجان کہتے ہین — اور ایک رسالہ غزلان ہند مشہور ہی
خوزادہ [illegible]خان کی کتب خانہ مین یہہ رسالہ موجود ہی یہہ اشعار اوسکی ہین تاریخ وفات
کی معلوم نہین —

مرّ المتیم مرّة برکیّة	حفت بها فتیة من الفتیات
وطلبت من تلک الفوائد شربة	فشتمنی بعجائب الکلمات
فی شتمهن المرّ ای حلاوة	فکانهن سقیننی خمرات
یا ظبیة الرعساء مسک ضائع	اهدی الیّ سواطع النفحات
لم تعرضین منا المشرق تغیظا	ما منیة الراجی سوی النظرات
لا تصبرین وتعرضین هنیئة	ان تشعری بتتابع الزفرات
هل تستطیع فراشة عذریة	ان لا تحوم حوالی القبسات
اراد عبد مخلص ودیاوه	صدق المنی من اشرف الحضرات

احمد عرب

احمد بن محمد بن علی بن ابراہیم انصاری یمنی شروانی ہی اوسنے بہت سفر کئی ہین چنانچہ
حجاز اور یمن کو پہرتا ہوا ہندوستان مین آیا اس ملک کی بہت شہرون مین پہرا
چند تالیفات اور مجموعی اوسکی چہپ کر مشہور ہوئی ہین ہندوستانکی مدرسون مین داخل درس ہین
ازانجملہ ایک کتاب نفحۃ الیمن ہی — اور ایک حدیقۃ الافراح اور ایک عجب العجاب انشا مین
— اور ایک مناقب حیدریہ جو سلطان حیدر بادشاہ لکہنو کی مدح مین لکہی ہی اور قصائد
او خطوط اوسکی بہت مشہور و معروف ہین اونکی یہہ شعر ہین جو انشاء الله خان کو لکہے

میرو بن صید بلی شاعر

هیّج الاشواق للصبّ الکئیب ‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌ ذکر هندٍ ربّة الحسن الغریب

من توارت فی حجاب البعد عن ‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌ مستهام شفّه الوجد المذیب

فاذکری یا هند صبّا دمعه ‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌ مذ خفرت العهد یا عینی صبیب

هجرك السفّاك ابكى مقلتی ‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌ والجفا اضحك من یلحو الحبیب

کیف ارضاك الذی ارضی العدی ‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌ ان هذا منك یا روحی عجیب

یهه قصیده بہت بڑا ہی چونکه آخر کتاب حدیقة الافراح مین جوکه اوسکی تالیف سی ہی مندرج ہی اور وه کتاب چهپ بہی چکی ہی لہذا اوسکی تمامه لکہنے کی کچهه حاجت نہین جو شخص اوسپر مطلع ہونا چاہی اوس کتاب کو دیکهه لی وه سنه ۱۲۴۰ هجری مین موجود تہا تاریخ وفات کی معلوم نہین ہی

محمد تونسی

یهه شخص بالفعل درمیان مصر کی محمد علی بادشاه کیطرف سے کتب طب لکہنے پر مامور ہی چنانچه کتاب التشخیص و معالج الامراض بموجب حکم محمد علی بادشاه والی مصر کی اس شخص نے اب عربی مین لکهه کر چهپوائی ہی اس کتاب کا ترجمه محمد شافعی افندی نے زبان عربی مین فرانس زبان سی کیا ہی یهه مترجم بموجب حکم محمد علی بادشاه کی واسطی سیکہنے علوم و فنون کی پارس مین جوکه دار السلطنت ملك فرانس کی ہی گیا تہا وہان جاکر اوسنے علم طب اور فن ڈاکٹری خوب سیکہی جب یهه فن سیکه کر اپنی ملك مصر کو مراجعت کی او وقت اوسکی انعام مین محمد علی پاشا نی اوسکو مدرسه مین مدرس مقرر کیا چنانچه بالفعل وه علم طب مصر مین پڑہاتا ہی اس کتاب کی دو قسمین مین ایك قسم تشخیص امراض مین ہی اور ایك قسم معالجه امراض مین ہی — محمد تونسی مذکور کہتا ہی که جب محمد علی پاشا کا حکم واسطی اوس کتاب کے چہپوانی کا ہوا مینی اوسکی مترجم کی ساتهه اصل کتاب فرانسیس سی مقابله کر کی اوسکو صحیح کیا

اور چند ماہرین اوس فن کو خوب دکھلا کر صحیح کی بروز چہارشنبہ انیسوین ماہ رمضان سنہ ۱۲۵۹ہجری کو تالیف اس کتاب کی پوری ہوئی تھی جب وہ کتاب چھپ کر طیار ہوئی محمد تونسی نے یہہ تاریخ طبع لکھے اس کتاب کا ترجمہ اردو مین مینی کیاہی سے

انظر كتابا قد حوى — حسنا بديعا يسبي
معناه سهل سائغ — كالسلسل المنصب
ولفظه كلؤلؤ — يزيل رين القلب
يعشقه ناظره — كعشقه للحب
قد حاز من فن الشفا — احسن ما في الطب
وهو لسعد الداودي — فيه شفاء اللب
وكان من قبل سبا — سقم عظيم الخطب
ازاله الله به — وكل امر صعب
لا سيما لما بدا — هذا الكتاب المنبي
تاليف شاب ماجد — مهذب مربي
بالشافعي قد دعي — وباسم خير العرب
مذ تم طبعا قلت في — التاريخ بيتا يسبي
الداودي امره ۲۵۲ ۶۴۶ — يحيي رفاة الطب ۳۸ ۶۸۱ ۹۲

جمع ۱۲۵۹

ابوالسعود

اس مصنف نے بموجب حکم محمد علی پاشا کی ایک تاریخ فرانس اور مصر کی تصنیف کی ہی اوسکا نام نظم اللآلی فی السلوک فیمن حکم فرانسا من الملوک رکھاہی یہہ شعراوسکی محمد علی پاشا کی

مدح میں ابیات ہیں سو

ضحکت ثغور العز والاقبال … وتبدل الادبار بالاقبال
وبدت ریاض العلم یانعة الجنا … فی مصر بعد تخلت من الجهال
قد تیض الرحمان انقاذها … من جهلها هذا الامیر العالی
ودعاه باسم محمد لصفاته … وهو العلی علا علی الامثال
وبعزمه مصر تبدت جنة … من بعد انکانت من الاطلال
وبها بلاد المسلمین جمیعها … نالت جزیل الفخر والاجلال
فسعی الیها جیشه الجرار فی … بحر ومن سهل وفوق جبال
حتی له انقادت وقدکانت علی … من رامها اقصی مدا ومنال
ومرامه من ذاک حسن تمدن … وسیاسة ودیاسة وکمال
قوی بابهة العلوم دیارنا … فزهت وکانت قبل فی اضمحلال
لیث لسطوته الخطوب رواحل … اوما تراه طیب الاشبال
لاسیما الضرغام قائد جیشه … بنجابة ومهابة وجلال
اطالما فتح البلاد بعزمه … واباد صنددیدا من الابطال
فیه البلاد الشام صارت شامة … من عدله فی جنة وظلال
فالله یحفظهم ویبقی ملکهم … ویدیمهم لا نالة الآمال
فالدهر منهم باسم ووجودهم … حصن الوری من طارق الاهوال

ابو السعود مذکور رفاعہ افندی مدرس اول مدرسہ مصر کا شاگرد ہی وہ کتاب مبنی بہی وکہی ہیں بہت مختصر اور اچھی کتاب تاریخ میں اوسینے جمع کی ہی وہ درمیان ۱۲۸۵ ہجری کی بولاق مصر میں درمیان ماہ ربیع الآخر کی چہپ کر مصنف کی روبرو صحیح ہوکر طیار ہوئی بالفعل

تیمور صدیقی شاعر

۲۹۶ ایک نسخہ مدرسہ دہلی مین موجود ہی

آزردہ صدر اعلی

شیخنا و استاذنا و ہادینا و مرشدنا و حاکمنا مفتی محمد صدر الدین خان بہادر ابقاہ اللہ الی یوم الدین گنجینہ علم و کان حلم و بحر سخا مخزن لطف وجود عطا لبید دوران حسان ہندوستان عالم کامل فاضل اجل فقیہ بی مثل حاکم دہر مصداق این شعر ہے

شیخ جہان پناہ کہ از روی مکرمت — بر سروران عالم تحقیق سرورست

دارائی ملک لطف و کرم ہادی امم — کاوصاف ذات پاکش از اندیشہ برترست

اس عالم باعمل اور فاضل اجل کی مدح مین جو لکھون سو کم ہی کیونکہ وہ ایسا ہی عالم ہی سحبان اور حسان اور لبید اور متنبی اور امراء القیس یہہ نام بہت کتابون مین مثل لفظ عنقا لکھے ہوئے دیکھے پر آج تک کوئی مصداق ان الفاظ کا نہ پایا جب بہت تجسس کیا تو اوس ذات گرامی کو کتنی رتبہ اونسی بڑہا ہوا پایا — بندگان تذکرہ ندا کی واسطی اس فاضل بی بدل کی کوئی تمثیل دیکر سمجہانا چاہیے مگر افسوس کہ نظیر اوسکا معدوم ہی اب مناسب یون ہی کہ یہہ کہون کہ کوئی فاضل ہماری زمانہ مین اوس ذات گرامی کی سا نہی دیکہا اور ذہن اور عالی طبیعت اور فکر اور تبحر مین رتبہ نہین رکہتا یہہ سب سی بہتر ہی ہے

آنکہ باشد در شرف اوصاف ذات کاملش — بر تر از درک خرد بالا تر از وہم و گمان

نفحہ اخلاق اور اروح قدسی ور پناہ — جوہر انفاس او با عقل کلی توامان

بالفعل ہماری زمانہ مین کہ ۱۲۶۷ ہجری علیسوی مین عہدہ صدر الصدوری شاہجہان آباد نیک بنیاد پر مامور ہین باوجودیکہ کاری سرکاری سی اونکو فرصت بہت کم ہوتی ہی مگر پہر بہی بسبب اوکی طبیعت فیض رسان اشاعت علم کی خواہان رکہتے ہین

اسلئے اوس کم فرصتی مین بہی طلبا اطراف واقطار کو جو اونکی گہر پر پڑے رہتے ہین
پڑہاتے ہین بہت فاضل ہمیری زمانے کے اونکی شاگردون مین ہین کوئی علم یا ہنر
ایسا نہین ہے کہ اوسکی موجد سے زیادہ نہ جانتے ہون کتابین اونکی پاس
ہر طرح کی اور ہر فن کی موجود ہین ـــ سُننے مین آیا ہے کہ یہہ حضرت میان عبد القادر
برادر کلان مولوی شاہ عبد العزیز صاحب کے شاگردون مین ہین اور میان علوم نقلیہ
کے ہین جنکا ایک ترجمہ اردو قران شریف کا کئی دفعہ چہپ چکا ہی اور ہندوستان مین
مشہور ہی ـــ شاہ عبد العزیز صاحب سے بہی اونہون نے علم تحصیل کیا ہی
جو کہ علامہ زمان گذری ہین مولوی فضل امام صاحب سے علوم عقلیہ مثل منطق و فلسفہ
کی اونہون نے تحصیل کئی ہین ـــ مقدمہ کو ایسی پہنچتے ہین کہ حقیقت حال
اوسکی آئینہ وار کہول لیتے ہین بات یہہ ہی کہ اس عہدہ نے اونسے زینت پائی اور
وہ بہی اسی عہدہ کی لایق تہے شاہجہان آباد مین جو کہ کہان فضلا کی ہی ایسا ہی
عالم لایق اس عہدہ صدر الصدوری کی تہا اس امر مین کچہہ مبالغہ نہین ہین ورستہ
بہت اورکا حقہ بیان کرتا ہون کہ یہہ عہدہ اوس شخص کی ہی واسطے زیبا تہا
اور در واقع مین ہر ایک مقدمہ کی وہ ایسی تحقیق کرتے ہین کہ یقیناً کوئی فیصلہ اونکی
خالی حق سے نہین ہوتا حق دار کو حق پہنچاتے ہین اسلئے اب مین یہہ کہتا ہون کہ خدا تعالی
تا قیام قیامت اس شخص کو اس عہدہ پر قایم رکہے تا کہ ظلم جہان سے یک قلم موقوف
ہو ـــ اونکی تصنیفات سے ایک حاشیہ قاضی مبارک کا ہی اگر وہ ایام طالب علمی کے
شاید تصنیف سے ہی کیونکہ ایسا ہی اونکی زبانی سُننے مین آیا ہی اور اکثر رسالے
اور فتوی اونکی تصنیف سے ہین اور ہر روز جو مسایل لکہی جاتے ہین اونکی کچہہ
شمار نہین ـــ ایک کتاب صنایع اور بدایع مین اونہون نے تصنیف کرنی

نثر من صدر ملکی شاعر

شروع کی تہی مگر معلوم نہین کہ تمام ہوئی یا نہین اگر یہہ کتاب تمام ہوکر چہپ جائیگی تو تمام
خاص اور عام کو فایدہ کثیر حاصل ہوگا فارسی مین وہ شعر کہتے ہین کہ سعدی کی کچہہ حقیقت
نہین اردو مین بہی اونکی اشعار بہت ہین جینے تذکرہ اردو مین مندرج کئی ہین عربی مین
عبارت نثر اور نظم ایسی لکہتے ہین کہ اس زمانہ مین دوسری سے ویسی ہونی معلوم
عرضکہ یہہ صفات موصوف مین بندہ جینے یہہ کتاب صدرا علم فلسفہ مین اونسے پڑہا
تہا لیکن اونکی تبحر کے سامنے سب بہول جاتا تہا جو کچہہ مین دیکہہ کر جاتا تہا وہ سب بیان
کردیتے تہے اور رد و قدح اون پر کرکے سب حاشیون کو مخدوش کر ڈالتی تہے
اوسوقت اپنی آپ تقریر صاف مثل سلسلہ موتیون کی فرما کر تشفی فرماتی تہے — میر زاہد
امور عامہ بہی مینی اونسے پڑہا ہی یہی حال وس کتاب مین بہی پایا ایسی ایسی کتابین
جو انتہائی فضیلت کی ہین اونکی سامنے ایسی ہین جیسی آمدنامہ یا خالق باری ایک
بڑی فاضل کے سامنے ہون ہرچند کہ اوصاف اس فاضل بے بدل کی بہت ہین
اور یہہ کتاب مختصر متحمل اسکی نہین ہوسکتے لہذا اب یہہ مناسب ہی کہ کچہہ کلام یا عبارت
اوس فاضل اجل کی لکہہ کر مردون کے تنون مین جان ڈالدون

ولو سُلِّطت نار التفرق والنوی | علی سَقَرٍ یوماً لذاب لهيبها
اشد حجیم النار ابرد موقع | علی کبدی من نار بین اُصیبها

انّ احسن ما وشّی به الیراع فازدی ببرود وشیّت بالدرر واعجب ما تزینت
به الطروس فازهی علی حدیقة منمنمة الأطراف والطروس سلام افتن من
نواظر المهوات واحلی من ضرب رضاب المهکنات والذ من شعف اللمی ولثم الخدود
واأنق من هیف الخصور وثنی القدود وثناء ازکی من النشر فی ادراج النواسم
العقید النواعم وابهج من حدیقة جادتها الغمائم اهدیهما الی ما الفت الیه

وارق من بریق شنب یترقرق فی المباسیم وابهی من جوهر العقود تحلت بها م

العلوم مقاليدها، ومَلَكَ من التحقيقات الفكرية طارفها وتليدها، بلغ من البلاغة ما لم ينله ابن المراغة، قد حُظي من الفضل برتبة دونها مناط الثريا وباهى الكون بوجوده فاصبح مبلج المحيا صارم فهمه ما نبا، وجواد علمه في ميدان النفائس ما كبا، فارس ميدان البيان، وفخر العلماء الذين شمخ بهم انف الزمان، جليل القدر والمحل سارت بدائعه في سائر الاقطار سير المثل، جمع من بضائع الادب ما راق صنعاً وحسدته لرقة نسيمه برود صنعا، هو العين المحدقة، ولوجه المكارم غرة، ولقلب الدهر قرة ومسرة، اوحد البلغاء العظام، واجل من تفوه بالنثار والنظام، عين الزمان ويمينه، لو حلف الدهر ليأتين بمثله حنثت يمينه، ان ذكر فصاحته فما ابو نواس، او حدة ذكائه فما اياس، او بلاغته فما قدامه ولبيد، او ادبه فما مسلم بن الوليد، وبعد فلا يخفى على المولى الرفيع الجناب، لا زال غيث افاداته على المستفيدين متوالي الانسكاب، انه قد سبق اليكم كتاب، وفيه ما يغني عن اعادة الخطاب، بطي مكتوب صنوكم المحترم سامي الاسم والالقاب، فما شمت من تلقاء سماء المكارم برق الجواب، فلم ادر أنّه ما جرى مني بوجب الصد ودعي، والعجب كل العجب ان مثلك ايها المصدع المجيد يضن بما يشفي غليل صدر العميد، فاني يصب لابدال مكرواً ذكراك بالمدح الانيق لسانه هذا ولقد عاق عن ارسال المراسلات الاشتغال بامور مجهت على المستهام الذي لا تمر عليه ساعة الا بذكر محاسن خلقك، فان تعف فمن فضلك وان تواخذ فبحقك، والمسئول من الملك الخلاق جعل للتنائي مدة ويعقبها ايام التلاق، ان يطوى شقة البين ويقطع دابر الفراق،

تیرویں صدی کی شاعر

والمامول من افضالکم ان لا تقطعوا علی المراسلة فانها تنوب عن المواصلة،
والسلام خیر ختام بمقه العبد المسکین محمد صدر الدین نهار التاسع عشر
من شهر شوال سنه ۱۲۴۴ هجري

وله ایضًا

وکنا کغصني بانة قد تألفا — علی دوحة حتی استطالا وابنعا
یغنیهما صدح الحمام مرجعا — ویسقیهما کاس السحائب مترعا
سلیمین من خطب الزمان اذا سطا — خلیین من قول الحسود اذا سعا
ففارقتنی من غیر ذنب جنیته — والقی بقلبی حرقة وتوجعا
عفا الله عنه ما جناه فانني — حفظت له العهد القدیم وضیعا

فاضل رشید

مولوی محمد رشید الدینخان فاضل کامل اور عالم باعمل گذری ہیں وہ مدرس اول مدرسہ دہلی
عربی کی تہے اونہوں سینے مولوی شاہ عبد العزیز قدس سرہ سی تعلیم پائی اور
ہر ایک علم پر بہت قادر تہے خصوصًا علم ریاضی میں بڑی دست قدرت تہے
او معقولات کے امام تہے اونکی تالیفات سے کئی کتابین ہیں ازانجملہ ایک
شرح تشریح الافلاک کی علم ہیئت مین اونہوں لکہے ہے بندہ نے بہی خوب سیر اوسکی
کی معلوم ہوتا ہی کہ یہہ شرح خلاصہ شرح مولوی عصمت سہارنپوری کا ہی جو بہت بڑی
ایک شرح ہی بعد تطبیق عبارت سی معلوم ہوا کہ یہہ شرح عصمت سے فاضل مختصر کی
ہی — اور ایک رد روافض علم کلام مین مولوی دلدار علی کی اور لکہنو والون کے جواب مین
اونہوں سینے لکہی ہی جو تحفہ کی جواب مین اہل شیعہ سینے جواب لکہے ہین اس کتاب
مین اصل متن تحفہ کا معہ اوسکی اعتراضات کی لکہہ کر اپنی جوابات ثبت کئی ہین

تیرہوین صدیکی شاعر

شیخ الصنیع

— ایک ردشیعہ مین کتاب تصنیف کی ہی جسکا نام صولۃ کرکہا ہی یہہ کتاب مولوی مبارک
العلی مدرس اول حال مدرسہ دہلی کے پاس خاطر سی تصنیف کی تہے اورمسودات
اونکی بہت ہین اوراونکی ہاتہہ کی کتابین بہی بہت لکہی ہوئی ہین اسکہائی آدمی کی عقل
حیران ہوتی ہی کہ باوجود اس کثرت علم اور شغل درس وتدریس اور تصنیف وتالیف
کی کتابین بہے اونہون نے لکہے ہین مدت سے دلمین وہ ارادہ حج کعبۃ اللہ کا
رکہتے تہے مگر افسوس کہ نصیب نہوا جب جانے لگے اونکو بیماری مہلک عارض
ہوئی ویڑہ مہینے تخمیناً بیمار رہے بیس برسکا عرصہ گذرتا ہی کہ اس جہان فانی سے
رحلت کی درمیان ۱۲۱۰ ھ کی اونکی تصنیف سے ایک خط عربی زبان کا
میری ہاتہہ آیا ہی جوکہ اونہون نے مفتی صدرالدینخان بہادر صدرالصدور دہلی کو
لکہا تہا بطوریادداشت کی لکہتا ہون وہ یہہ ہی

اسرب القطاهل من يعير جناحه
لعلي الى من قد هويت اطير

من جوئٍ اوقده البعد وشجيٍ اكمده الوجد الى جانب الحبيب الذي
تنزه قدحه المعلى عن القدح والنسيب الذي استوعب لسبه صنوف
المدح الذي اذا نظم خجل قلائد القلائد واذا نثر غبط فرائد الفرائد
ذو خلق عظيم وطبع كريم وسجية سنية علية مامن علم الا احاط
مشكلاته ومامن فن الا غاص في بحار تحقيقاته اما الادب فقد
شيد اركانه واما الفقه فقد ابرم بنيانه واما المعقول
فمنه واليه ومعول ارباب الصناعة اليه ذخر الفضائل فخر الاماثل
صدر الافاضل زين المحافل مولانا المولوي محمد صدرالدين لازال

ظل افاضته علی روس المستفیدین اما بعد اهداء هدایا السلام
واداء مناسک الاحترام والاعظام فینهی ورود مشرقه هبت
عند فتحها نسائم مصریه وتجلت کلمات ببیض الوجوه الا انها
دریه فقبلتها مرارا وقابلتها بالاجلال واکثارا واستنشقت
منها روائح سحیق الصندل ونظرت الی معانیها فاذا هی لالی رطبه
وما سواها من المعانی حنبدل واما ما فیها من الالفاظ فهو انق
من غمزات الالحاظ هذا ثم ما اصف من شدائد الزمان
مذ اصطلیت نیران الهجران فو الذی حبانا بحبک وجعلنا من
صفوة احبتک انی منذ فارقتک ما اطبقت مقلتی بالنوم وما لاقت لیلتی عن الیوم
یسر لنا الله لقیاک ویسرک للحسنی فی اخرتک ودنیاک والسلام بالوف الاکرام

مولوی مملوک العلی

مولانا واولانا واستاذنا وملاذنا وشیخنا جناب مولوی مملوک العلی عالم الخفی والجلی
مدرس اول مدرسہ دہلی رہنے والے نانوتہ کی قدوہ متاخرین امام متجرین متقدمین اونکی
ذات حمیدہ صفات کا شمہ سا یہہ حال ہی کہ ایسا فاضل کامل وزاہد وعابد پابند شرع
شریف مرتضوی بہت کم دیکہنے میں آیا ہی نظیر اوسکا خطہ ہند سی مفقود —
ہر فن وعلم کا سامان اوسکی پاس ہر وقت موجود — اوسکی فیض عام سی عقل
فیاض ذلہ ربا — جسنی اوسکی مشغل تعلیم سے روشنی نہیں پائی وہ عقل اور
بصیرت سی نابینا — گہر اوسکا محط رجال طلبا - مدرسہ اوسکا مجمع علماء وفضلا
صدہا شاگرد اوس ذات بابرکات سی فیض اوٹہاکر اطراف واقطار ہندوستان
مین فاضل ہوکر گئے درمیان اکثر بلاد افغانستان کی اور ہندوستان کے

تیرھوین صدی کی شاعر

اپنا نام پیدا کر گئی بالفعل عہدہ اول مدرسی اول عربی پر مدرسہ دہلی مین مامور ہین سوا اس کے
طلبا مدرسہ کی اپنی گھر پر بھی لوگون کو ہر ایک علم کی کتابین پڑہاتے ہین تمام علوم
درسیہ متاخرین و متقدمین پر وہ عبور ہی — کہ عقل اول بھی اونکی فیض رسانی کے
مقابلہ مین مجبور ہی — تمام اوقات گرامی اونکی تعلیم طلبا مین نصف شب تک
منقسم ہین حلیہ اونکا یہہ ہی کہ بہشتی پیشانی خندہ رو سفید ریش صورت نورانی
مثل عالمون ربانی کے ہمارے زمانہ مین اونکی ذات سے ہندوستان مین علم نے
ترقی اور رفعت پائی سچ ہی اس قول کاشفی کا مصداق وہی ہی — آن فاضل زمانہ
کہ از مین درس [illegible] ہم عقل در ترفع ہم علم در کمال متواضع او حلیم او بردبار اور
صاف اور متفکر اور مدبر اور دانشمند ہین غرضکہ جتنی تعریف اور جتنے اوصاف اخلاق
کے تبلاشی تمام پیدا کئی جا ہین اونمین سب موجود ہین معارض کو چاہئے کہ دو چار گھڑی اونکی
خدمت مین بیٹھکر ان اوصاف کو ملاحظہ کری اوس وقت میری قول کی تصدیق بحلف کریگا
اور کہیگا کہ سچ ہی بی مبالغہ اور قطع نظر تعریف کی امر واقعی اس شخص نے بیان کیا ہے
تمام عمر مین باوجود اس کثرت علم اور فضل کی وعظ عام نہین کیا اور تصانیف کتب پر
مایل نہین ہوئی باعث اوسکا یہہ ہی کہ چونکہ اونکی خدمت مین صدہا طالب علم اطراف
و جوانب سے واسطے تعلیم اپنی علوم کے حاضر ہوتے ہین اور اونکی حسن اخلاق
سے یہہ بعید ہی کہ کسی طالب علم کی خاطر رنجیدہ کرین پہر اس صورت مین فرصت واسطے
تصانیف کی ہو سکنے معلوم لہذا اپنا حرج گوارا کیا دل شکنی کسی کی منظور نہ کی مگر ہان
ایک کتاب تحریر اقلیدس کا جو عربی زبان تہے بموجب حکم پرنسپل مدرسہ دہلی کے
سنہ ۱۸۴۴ عیسوی ترجمہ اردو زبان مین کر کی پاسنے کر دیا اور بہت اچھی طرح سے ہر ایک
شکل کو حل کیا ہی یہہ ترجمہ سنہ ۱۸۴۷ عیسوی مین دو دفعہ چہپ چکا ہی — یہی باعث مذکورہ

نیرو ص صد ملکی شاعر

بالاتر منظوم کرنے افکارات شعریہ کا ہی اور سوا اسکی یہہ ہی کہ شعرگوئی پیشہ ہمارا کا نہیں ہے بلکہ پایہ تحقیق و تدقیق کو سضر ہی ۔ مگر ایک مسودہ عربی خط کا جو مسمی فیروز بادشاہ زادی کو انہوں نے ایام طالب علمی میں بی نقط لکھا تھا دھونڈلایا ہوں تیمنا و تبرکا اپنی کتاب میں لکھتا ہوں وہ یہہ ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ المحمود المالک الودود الواحد السرمد الملک الصمد سمک صرح السماء ولا دعام ۔ کل ماسواہ هالک وله الدوام ادراکه کما هو محال ما ادرکه اهل الحال ولا علمه اهل الکمال مسلکه سهل لکل سالک عدله مهلک لکل هالک امره امر و حکمه احکم وحلاله حلال ومحرمه محرم سطر وده مردود وصود وده مسعود همه اعدهما وسرورا وحکمه حصل حرا وحرورا لا امداد لدوامه ولا راد لاحکامه ماسعد الاسعده وما رده الا مردوده اکرم السعداء وعلم العلماء مراده معمول ومعموله حاصل لاحد للاماء حکمه ولا ساحل عالم الاسرار مالک الاحرار مسعر الاسعار محصل الاوطار ممالک الامصار مکرر الاصال والاسحار ما املہ مؤمل او وصل ماموله وسال سائل الاوما اخرم مسئوله اللهم اکرم محل محمد المودود اسمه احمد ومسماه محمود مادحه ممدوح لکل واحد ومحموده محمود لکل حامد علوه سماک ودوه لولاک طوره سماء وطهره صلاء حامل لواء الحمد ومالک ممالک الاکرام الک سالک العدل ممهد مهاد الاسلام وادحر اله الکرما

ورهطه الکملاء واودّاء ه انسّعداء اسلموا لله واطاعوا رسوله للود

وسدّد وا الاسلام ودمّروا اهل الصدود هواهم دواء لکلّ داء و

ودّهم محصّل لکلّ مراد واهواء رحمهم الله وروّح ارواحهم و

اکرمهم واعلا اسمائهم وصل طرس سطور ام دوح مهمّ

سواده علا المسک العطر وسطوره عطّل سمط اللّولوء وسطع الدرّ

مطلعه مرواح الارواح مراه کاسر الهمّ موهم کراح رحراح مُلحه

مُصلح الکلام کالملح للطعام لمالک الکامل الحلاحل العالم العامل سماء

العلم والعلا المعلّم للمعلم الاوّل کرم لا عدّ له لا امد سمح

لا حدّ لعطائه کلامه وکلام الصّحاح الاعلام کالهطل والرهام

اوالمدره والعوام لم لا وکلام الملوک ملوک الکلام ملک عطاءه

مطر هامر وسماحه سمر سائر کلامه حلو وسلامه سلوی لله

درّک ما احلا کلامک ودام الله ما اعلا اعلامک صدر

امرک المحکم لاسطر الطّرس عاطلا کم سومک الاکرم

وها املک العصر املاه کما هو الامر واحرّر لک الحال کما هو امرک

الامام اهل الکمال حال مملوک حال مسرور لا اولد لسداده

والحمد لمالک الامور وصالح حال اهله واولاده ورهطه

وسواده امله حاصل وسروره کامل حسّاده حصدوا واعداءه کمدوا

الا هو حرّ ولولاک مملوک ودرهم لو سم وذلک مسلوک الا واساءه

لعدم وصالک المساد واساءه مراک المروّح للروح والکاس الهموم

الامراء ادعو لک اسعارا واصالا واسال لک علوا وکمالا

اطال اللہ حسادک وسدد عمادک ومد عمرک وطولہ واعطا مرادک
وحصلہ مادام رعد دسا ومطر وہما ومارد وکلاء دورد وسلاء
والمدرس الاول حلہ ماحل مسة کسر مولو ودہماہم مدلہم
رحم لسوء حالہ الاسود والاحمر واکدہ الدہر کدا وھوادھی
وامر والحال سدد اودہ ومعلہمہ دکمدہ واطرد
امرہ وحلا مرہ والسود محمد المکرم الاسعد عادل الاحوال
سالم الاوصال واعی لاسرار کلامہ وطالع لمطالع مرامہ والملوک
اوصل لہ سلام الملک الہمام وھواعاد السلام مع الاکرام
ودعا العلی کلمہ ولسموا علام حکمہ سلمک اللہ واوصلک
مدی الکمال واعلاہ والسلام مع الاکرام ۱۲

اس بی نقطہ رقعہ کے لکھنے سے اوس فاضل کی ایام طالب علمی کی جودت طبع اور
حال استعداد خوب طرح پر واضح ہوتا ہی جہ جائی کہ کئی سال درس دہی طلاب
اور مشق ادب مین گذر گئی ہون اب حال بہی اسی پر قیاس کر لیا جاے فقط

فضل حق

مولوی فضل حق فرزند ارجمند مولوی فضل امام صاحب کے جنکی تصنیف سی چند رسالہ اور حاشیہ
علم منطق مین مشہور و معروف و اہل تحصیل مین مولانا فضل امام بڑی فاضل کامل اور محقق
مدقق گذر رہی ہین اونکی تصانیف اونہین کی نام سے مشہور ہی چنانچہ ایک حاشیہ
میرزاہد رسالہ پر بنام حاشیہ مولوی فضل امام دوسرا میرزاہد ملا جلالیہ پر بہی اسی نام سی مشہور
ہی اول مین وہ صدر الصدور شاہجہان آباد کی تہی جنکی جائی پر مولوی صدر الدین خان

تیرہوین صدیکی شاعر

بہادر بالفعل رونق افروز ہین اونکی اشعار اور عبارات عربی بہت ہین اور بڑی فاضل تھی
اونہون نی درمیان ۱۲۴۴ ہجری کی وفات پائی جنکی تاریخ مین میرزا نوشہ غالب نی
یہہ چند شعر کہی ہین ؎

ای دریغا قدوهٔ ارباب فضل	کرد سوی جنت الماوا خرام
کار آگاہی زپر کار اوفتاد	گشت دار الملک معنی بی نظام
جون ارادت از پی کسب شرف	جست سال فوت آن عالی مقام
چهرهٔ ہستی خراشیدم نخست	تا نمانی مخرجه گردد تمام
گفتم اندر سایهٔ لطف نبی	باد آرامشگه فضل امام

چونکہ کلام اس فاضل کے میری ہاتھہ نہین آئی لہذا اونکا ذکر چھوڑ کر اونکی فرزند دلبند
مولوی فضل حق صاحب کا بیان کرتا ہون واضح ہو کہ یہہ فاضل اجل بڑا عالم
ہندوستان مین ہی اوسی صدہا لوگون کو فیض ہوا اور صدہا فاضل اوسکی شاگرد زمانی
مین ہین علوم عربیہ مین اس شخص کو بڑا رتبہ حاصل ہی خصوصاً علم منطق او فلسفہ اوسکی
خدمتگارون کو یاد ہی پہر اونکا کیا کہنا میری زبان مینکہان طلاقت اور قلم مین طاقت کہ اوسکی
تعریف لکھون یا کچھہ کہون وہ شاگرد رشید اپنی والد کی ہین اور ہمراہ مولوی صدرالدین
خان بہادر جنسے کمال ربط و اتحاد رکھتے ہین مولوی عبدالقادر صاحب اور شاہ
عبدالعزیز صاحب سے بڑہا ہی قصاید اونکی زبان عربی اور فارسی سکے مشہور و
معروف ہین نثر عبارت اسطرح کی لکھتے ہین کہ اچھے عرب کو اونکی مقابلہ کی طاقت نہین
اونکی تصنیف سی ایک حاشیہ قاضی مبارک کا ہی یہہ حاشیہ مین نے بہی مولوی
نورالحق صاحب کی پاس دیکھا تھا بہت اچھا ہی تفصیل اور تطویل بہت ہی باعث
اسکا تبحر اور ملکہ اور استعداد مصنف مذکور کا ہی یہہ ایک رقعہ اونکا میری ہاتھہ آیا،

تیرہویں صدی کے شاعر

جو مفتی محمد صدر الدین خان بہادر کو لکھا تھا وہ یہ ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اُقبِّل ارضا حضا ها درر الواح الافلاک وحصبا ها تباهی فرائد الاسلاک بها
ویبشر رباها ولا کنشر عطر الطین ویسجد علیها جباه الهرامسة
والاساطین بین یدي المجید النجید الفرید الجرید الادیب الاریب
الحسیب النسیب الحصی الذي لا یحصی ماثره وان یحصی حصی البطحاء
ولا یستقصی مفاخره وان یستقصی رمال الدهناء الذکی الذي
فتح بین اهل التشکیک واهل التحقیق من الافاضل الحفی الذي
فتح ابواب الالطاف والاعطاف والفضائل الانیق الذي لا ندله
فی الانفاق الشفیق الذي لیس لمودد اشفاقه من اشفاق جامع
ضروب الافضال التی لا یحد بها قیاس نتیجة الاکارم الذی لا
یرسم مناقبه فی القرطاس الباقر من المناقب بین صغراها وکبراها الجامع
من المعالي بین اعلاها وادناها تالي صحایف اللطایف التی لا تتلوا
احد تلوه المقدم فی فرسان الفراسة الذی ما من عالم الا ویتبع خطوه
الذي کل ادیب الی مارب ادبه مفتقر وکل عالم باثر قدمه
مقتفر مقدام العالمین فی العالمین مولانا محمد صدر الدین حسه
حافده ولا حسد حاسده ونلتمس منه بعد سلام الذمن ظلم الحبیب
واحلی من شکوی الصبیب

تحیة فاقت نسیم الصبا	لها فوادي بارتیاح صبا
اریجها طاب وانفاسها	فاقت علی انفاس زهر الربا

انّه قد بلغت الیّ النّسیم کتابین متکانفین یغبط بهما تقانق جنبین متحالفین — ولا یتباهیه احتشاد الزهرین فی برج ٭ وانتفاد الدرین فی درج — ویباهی بها فتق زهرین من کم وعبق نورین فی کم وارفول الصباح فی حللها — ولمح الملاح من کللها یا عجب من التفافهما وما لمع الدراری فی سناها وبهاءها — ولمح الدراری فی سناءها وضیاءها — بازهی وابهی من احتفافهما — وما البرق بلمحاته والشرق بلمعاته — بالمع والمح من مضامینهما التی تلمح من ستور السطور — بل هو نور من شاطی الوادی الایمن حین تجلی لموسیٰ فی الطور — فلا لفوح الترائب ودعج النواظر ما نوق من سوادها وبیاضها ولا المتادبة بالاتراب و الملاعبه بالاضراب ادوق من سرح طرف الطرف فی ریاضها — ادمجت فیهما اسارات یحسدها اشارات الهیف من وصوص الحجب — وادرجت فیهما اسارات البیض بتقلیب حدقهن وهن فی اللعب — وما اصف مما فی النثور والاشعار من الاشعار — لعلو الکعب وطول الباع وجولان جواد الجودة فی ذالک المضمار — فابدعت حجة للحریری والبدیع — لما ابدعت فیهما من صنایع — فارسلت جوابه وعسی الله ان یبلغه الیک — وارتجلت فیه باشعار ونثور ولکنی لا اتنفس فی البلاغه لدیک — وانا اعلم ان الرخیص لیس کالثمین — ولا الغث کالسمین — ولا المستقلر کالصحاح — وان یرم سجالک ضرب الحدید البارد وقدح الزناد الشحاح — وراکب البغلة لا یسبق راکب السمند ولا یستوی جالب الصبر وجالب القند

یا مولانا ارسل الیّ جواب ھذہ الرّقیمہ — وداوِ بالکلم کلم القلوب السّقیمہ
— لیکون لی عوذۃ من سطوات الدھر — وخوذۃ من تسلطات القھر
واماّ ھدیث الشوق فلا ادویہ واِنّما مثلی کمثل طائر قص جناحاہ ویستطیر
ولا یقدر علی الطیران — فقاتل اللہ زمان البعاد والھجران — والسلام واخر
دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

عالم رفیع

مولوي رفیع الدین فرزند ارجمند مولوي شیخ عبد الرحیم بہائی مولوي شاہ عبد العزیز صاحب کے
یہہ شخص بہت ذہن رسا اور طاقت عربیہ اور ادب مین بی انتہا رکھتا تھا بڑا عالم گذرا ہی
اونہون نے اکثر قصیدہ اورخمسہ اور مسدس عربی مین لکھے ہین ایک ترجمہ قران شریف کا
بہی اونکا ہی فایدہ اوسکی بہت مشہور ہین اس فاضل نے اپنی اوقات اکثر کاروبار دنیا مین
اورعبادت اور درس وتدریس مین تقسیم کر رکہی تہے تمام ہمسائی ان فاضل کی بہت شکر
گذار اوسکی تہے علم بہی اوسکو بہت تہا اکثر قصایدہ شیخ عبد الرحیم کی خمسی اس فاضل نے
کئی ہین چنانچہ یہہ ایک خمسہ اسی فاضل کا کیا ہوا ہی اوس قصیدہ پر جو شیخ عبد الرحیم نے
شیخ بوعلی سینا کی قصیدہ کی جواب مین لکہا ہی شیخ ابو علی سینا نے ایک قصیدہ
اس باب مین لکہا کہ نفس کیا شئی ہی اسکی حقیقت کیا ہی اس فاضل نے اوسکا جواب دیا ہی
مولوي محمد رفیع الدین صاحب نے اوسکا خمسہ کیا ہی وہ خمسہ یہہ ہی —

سال الحکیم عن النفوس الرّضیع — وقعت فطارت لم تفز بالمطمع
فاجبت اکشف سرھا عن منبع — ھبط الوجود من المحل الارفع
متدرّجا تتجنس وتتنوع

تيمروين صيد مكى شاعر

قد جل فى اطلاق غيب هويّة عن وصمة التقييد فى انيته
حتى اكتسى من نسبة علمية لزمت حقايق اولا لحقيقته
تصوى كحال الزوج عند الاربع

فهناك كل كان اسما سامياً عن كسوة التخليط خلوا عاريا
لصنوف اثار التمثل حاويا ثم اكتست تلك الحقايق ثانيا
لحقايق الاعراض كالمتقنع

فى اللوح قد ظلت تظل بجملة مما استكن بروزها فى وحدة
من كل معنى تقتضيه وصورة ثم استقرت كلها بهوية
فيها تشخصت الشئون بمجمع

اوفت لها الناسوت حدا حاصرا وتنجز الاثار فعلا حاضرا
ماقد حوته وافرا او قاصرا منكثرا تلك الحقائق ظاهرا
متوحدا عند اللبيب الاروع

فيدور امر واحد فى دورة بشهادة او برزخ او غيبة
وقيام عين او تلاحق هيئة والنفس عقد جامع لمشتة
والنفس باطن جنة المتجمع

وكذا لها الشخصى يوفى نسبة دنيا وقبرا لحشر او جنة
وترى له نوعا وصنفا وسعة انظنها ابت الاقامة برهة
ثم استقرت بالديار البلقع

اوقاتها امر تقصص اسه اترى الحكيم التبرسق بوسه
كلا فان الوهم نكس راسه اتظن ان الشئ يكره نفسه

تیرہ وین صدیکی شاعر

هیهات ذالک من المحال الاشنع

قریب اٹھارہ انیس برس کی ہوئی ہی کہ اصفہان سی کوچ فرماکر جنت الماوا کو تشریف لیگئی رحمۃ اللہ
شکر ہی اوس قادر متعال کا جسکی اعانت اور عنایت سی یہہ تذکرہ تاریخ
بیسوین جون ۱۸۸۶ عیسوی کو تمام ہوا الحمد للہ علی ذلک حمدا کثیرا کثیرا — واضح
ہو کہ بعد اس کتاب کی اب یہہ ارادہ کہ ایک فہرست مشتمل اسماء مصنفین مندرجین
کتاب ہذا کی طیار کرکے اس کتاب کی پیچھی لگاؤن تاکہ ہر ایک شخص کو باسانی
تمام حال ہر ایک کا جو اسمین مندرج ہی جلد مل سکے اور جو شاعر یا مصنف کہ اوسکا
حال بھول گیا ہون یا اوسکا پتا اور کتاب سی پاؤن اوسی فہرست مین اوسکو مندرج کرکی
مختصر تمام حال اوسکا لکھہ کر اس کتاب کے پیچھی لگاؤن تاکہ وہ فہرست مصداق تکملہ کے
بھی ہو وے امید مطالعہ اور ملاحظہ فرمانی والون کتاب سی یہہ ہی کہ اس بندہ کمترین کریم
الدین کی کوشش پر ملاحظہ کرکے بعین چشم اغماض خیال فرماوین کیونکہ جس زمانہ مین ایک کتاب
نئی طیار ہوتے ہے تو بیشک اوسمین کچہہ لغزش و زلل واقع
ہوا کرتی ہی مگر ابکی بار ایک تذکرہ جامع گرچہ
کتنا ہی طویل ہو جاوی بندہ ضرور انشاء اللہ تعالی
طیار کریگا و علی اللہ التکلان

و بیدہ ازمۃ التحقیق

حیان

الان

رفاعه

رفاعه افندی ایک مولوی درمیان مصر کی ہی یہہ شخص مدرس اول مدرسہ محمد علی پاشا
کا ہی اسنے بہت کتابین اکثر فنون کی جو زبان فرنچ سے زبان عرب مین ترجمہ ہوکر چھپی مین
صحیح کی ہین اور چند خطبی بطور امتحان اوسنے محمد علی پاشاہ کی مدح مین جو ہین اوسکی حال کے
ہین لکہی ہین یہہ شخص بہت مستعد عالم ہی ایک گیت جو زبان فرنچ مین بہت مشہور ہی اور
اوسکو انگریز لوگ بہت شوق سے گاتے ہین اوسکا ترجمہ اس شخص نے عربی زبان مین
کیا ہی اوس گیت مین دسوین کرلوس بادشاہ فرنچ کا حال ہی جو تابع قوانین نہین تہا
اور جسپر رعایا نے بسبب اوسکی بیقوفی کے خروج کرکے حملہ کیا تہا چونکہ وہ تمام
قابل لکہنے کے ہی اسواسطے سب لکہتا ہون وہ دو قصیدے ہین ایک قصیدہ کا نام پارسیہ
ہی دوسری کو مرسیلیہ کہتے ہین

قصیدہ پارسیہ یہہ ہے

یا اہل فرانسة الغرا
یا شجعانا بشها مبتکم
عشتم فی الرق وورطته
والآن خذوا حر بتکم

ما احسن یوم فخار کم	بتوا فقکم فی کلمتکم
کروا کرا للظفر بهم	النصر حلیف شجاعتکم

الدولة تطلب دفعکم
وتروم ذهاب حلالتکم

جند يهز وجراء تكم
يا رئيس الآن لقد وجدت
ماثور الفخر بهمتكم

هيا اقتحموا صف الأعدا — واغزوا وافيهم ببسالتكم
نير القهر بدا فيهم — لا تنقذهم من صولتكم
كروا كرا للظفر بهم — النصر حليف شجاعتكم
هيا اتحموا تبعا و نكم — هيا اتحدوا الحرابتكم
وليهدى كل فتى منكم — فشكا اهلى لمدينتكم
هيا اقتحموا صف الاعدا — واغزوا وافيهم ببسالتكم
نير القهر بدا فيهم — لا تنقذهم من صولتكم

كروا كرا للظفر بهم
النصر حليف شجاعتكم
ما احسن يوم فخار كم
بتوافقكم فى كلمتكم

ان قيل لكم علم من ذا — ينتشر فى الغارة رايتكم
تولوذ وراس مشتعل — شيبا لفيت عصابتكم
فله فضل اذا عتق اهـ — ل جميع الارض لسطوتكم
ما احسن يوم فخار كم — بتوافقكم فى كلمتكم

كروا كرا للظفر بهم
النصر حليف شجاعتكم

فلذات مدافعهم سعرت
فيها يزداد عديد كم
ولبشد تهايبد و لكم
في الحرب شيوخ تجربة

لكن لا تضعف قو تكم
وبها تتقوي فتيتكم
امراء الغزو يبلدتكم
وهم شبان بدا يتكم

ما احسن يوم فخار كم
بتوافقكم في كلمتكم
كروا كرا للظفر بهم
النصر حليف شجاعتكم

ومثلثة الالوان بدت
وعمود النصر له شمم
يا قوس قزح حربتنا

علما نشرت لحما يتكم
نادى بلسان مقالتكم
اذ كان شعار سعادتكم

ما احسن يوم فخاركم
بتوافقكم في كلمتكم
كروا كرا للظفر بهم
النصر حليف شجاعتكم

وطبول الحزن لها طرب
ونوابيت الاموات بها
وهيا كل اعظمهم شهرت
هي ماوي المجد كم سكنا

وتزف جنازة ميتكم
ازهار النصر علا متكم
بتيت المنهدا القرا فتكم
ومقام عظام اجلتكم

ما احسن يوم فخاركم

بتوافقكم في كلمتكم
كروا كرا للظفر بهم
النصر حليف شجاعتكم

يا امواتًا في رمسهم
انتم شهدا بفخاركم
يا منطوقًا بعساكرنا
يا ذا العلم الحربي ومن
هيا اقتحموا صف الاعدا
نيرانهم ومدافعهم

كونوا احيا بسيرتكم
شهدا شهدا بغيابتكم
يا من سد ثغر بامارتكم
صرنا نهدي بهداياتكم
واغزوا افنيهم ببسالتكم
لا تنفذهم من صولتكم

ما احسن يوم فخاركم
بتوافقكم في كلمتكم
كروا كرا للظفر بهم
النصر حليف شجاعتكم

افليب المجد ورونقه
ودماء الحرب بنا امتزجت
يا غالي الفخر اصلح طربا
هيا اقتحموا صف الاعدا

يا من فزنا بعنايتكم
بدمائكم في غارتكم
وكما هو قد ما عادتكم
واغزوا افنيهم ببسالتكم

بنيرانهم ومدافعهم
لا تنقذهم من صولتكم

النصر حليف شجاعتكم

یہہ قصیدہ تمام ہوا اب دوسرا قصیدہ مرسلیہ لکھتا ہوں وہ یہہ ہی

قصیدہ مرسلیہ

فهيّا يا بني الاوطان هيّا ، ثوثت فخار كم لكم تهيا
اقيموا الراية العظمى سويا ، وسنّوا غارة الهيجا مليّا

عليكم بالسلاح ايا اهالى
ونظم صفوفكم مثل اللالى
وخوضوا فى دماء اولى الوبال
فهم اعداء كم فى كل حال
وجورهم غدا فيكم جليا
نيا خوضوا دماء اولى الوبال

اما تصغون اصوات العساكر ، كوحش قاطع البيداء كاسر
وجبت طوية الفرق الفواجر ، ذبيح بنيكم نطفا البواتر
ولا يبقون فيكم قط حيا

عليكم بالسلاح ايا اهالى ، ونظم صفوفكم مثل اللالى
وخوضوا فى دماء اولى الوبال ، فهم اعدائكم فى كل حال
وجورهم غدا فيكم جليا ، نيا خوضوا دماء اولى الوبال

فما ذا تبتغى منا الجنود
وهم همج واخلاط عبيد
كذا اهل الخيانة والوعود

كذاك ملوك نغى ان يسودوا
تعصبهم لنا لم يجد شيئا

عليكم بالسلاح ايا اهالى
وخوضوا فى دماء اولى الوبال
وجورهم عدا فيكم جليا

ونظم صفوفكم مثل اللآلى
فهم اعداءكم فى كل حال
بنا خوضوا دماء اولى الوبال

لمن جعلوا السلاسل والقيودا
واغلالاً واطواقا حديدا
لاهل فرانسا ليروا عبيدا
وليس مرامهم هذا جديدا
اما هذا عجيب يا اخيا

عليكم بالسلاح ايا اهالي
وخوضوا فى دماء اولى الوبال
وجورهم عدا فيكم جليا

ونظم صفوفكم مثل اللالي
فهم اعداكم فى كل حال
بنا خوضوا دماء اولى الوبال

وكيف يسوغ ان نرضى رعاعا
من الاعراب يبغون ارتفاعا
ويجرى شرعهم فينا شراعا
والله الا لديهم لا تراعى
دعاما بل تكب على المحيا

عليكم بالسلاح ايا اهالي
وخوضوا فى دماء اولى الوبال

ونظم صفوفكم مثل اللآلى
فهم اعداكم فى كل حال

دجودم

وجوههم غدا فيكم جليا نبا خوضوا دماء اولي الوبال

فسلم يا سلام من المذله
فما نرضى بان نبقى اذله
ويا سرنا وقتيتنا اجله
نريق بالدراهم قد تو له
فكيف وقد دنا اضحى عليا

عليكم بالسلاح ايا اهالي ونظم صفوفكم مثل اللالي
وخوضوا في دماء اولي الوبال فهم اعداؤكم في كل حال
وجوههم غدا فيكم جليا نبا خوضوا دماء اولي الوبال

الهي كيف يقهرنا ملوك
بسبل العدل ليس لهم سلوك
واندال للاستعباد حيكوا
وما في الفخر يشركنا شريك
ولا احد به ابدا حريا

عليكم بالسلاح ايا اهالي ونظم صفوفكم مثل اللآلي
وخوضوا في دماء اولي الوبال فهم اعداءكم في كل حال
وجوههم غدا بيكم جليا نبا خوضوا دماء اولي الوبال

فقل لهم ايا اهل المظالم
وارباب الجرائم والمآثم
اما تخشون من تلك المحارم

كذا اهل الخيانة للمكارم
وظلمهم لقد بلغ الثريا

عليكم بالسلاح ابا اهالي
وخوضوا في دماء اولى الوبال
وجودهم عذا فيكم جليا

ونظم صفوفكم مثل اللآلى
فهم اعدائكم في كل حال
نبا خوضوا دماء اولى الوبال

احلوا الحقوق نحوكم اماما
وخلوا العدل عندكم اماما
وتفضكم لوطنكم زماما
به تجزون ذلا وانتقاما
وتكتسبون عند القوم خزيا

عليكم بالسلاح ابا اهالي
وخوضوا في دماء اولى الوبال
وجودهم عذا فيكم جليا

ونظم صفوفكم مثل اللالي
فهم اعدائكم في كل حال
نبا خوضوا دماء اولى الوبال

فها كم قد تعسكرت الاهالي
وسارت كلها نحو القتال
لتقتحم المهالك لا تبالي
اذا ما مات ليث في النزال
تولد ارضنا شبلا صبيا

عليكم بالسلاح ابا اهالي
وخوضوا في دماء اولى الوبال

ونظم صفوفكم مثل اللآلى
فهم اعدائكم في كل حال

وجوههم غدا فيكم حليا — بنا خوضوا دماء اولي الوبال

صغير القوم منا والكبير
يجب وقتا لكم فرحا يطير
تحاربكم وليس لكم نصير
وليس لحربنا اصلا نظير
وحاشى فحولنا يلقون عيا

عليكم بالسلاح ايا اهالي — ونظم صفوفكم مثل اللالي
وخوضوا في دماء اولي الوبال — فهم اعداؤكم في كل حال
وجوههم غدا فيكم حليا — بنا خوضوا دماء اولي الوبال

لنا وطن به همنا غراما
به تقوى عزائمنا دواما
نمانعه ونخشى ان يضاما
ونأخذ ثارة ممن تعامى
وجاروا ان يكن منكا عتيا

عليكم بالسلاح ايا اهالي — ونظم صفوفكم مثل اللالي
وخوضوا في دماء اولي الوبال — فهم اعداؤكم في كل حال
وجوههم غدا فيكم حليا — بنا خوضوا دماء اولي الوبال

لنا حرية في الكون تسمو
تزيد اذا الحروب بدت وتنمو
يمانع عن بنيها ما يهم

بها ثمرات نصر تهم تترى
على نغم المثالي والحميا

عليكم بالسلاح ايا اهالي ونظم صفوفكم مثل اللآلي
وخوضوا في دماء اولي الوبال فهم اعداؤكم في كل حال
وجورهم غدا فيكم جليا بنا خوضوا دماء اولي الوبال

تموت عداتها موتا شنيعا
اذا ما انصروا اغرا منيعا
يحوز حماتها مجدا رفيعا
فويل للذي يبغي الرجوعا
لرق يكتسي خطا وغيا

عليكم بالسلاح ايا اهالي ونظم صفوفكم مثل اللآلي
وخوضوا في دماء اولي الوبال فهم اعداء كم في كل حال
وجورهم غدا فيكم جليا بنا خوضوا دماء اولي الوبال

سندخل سلك ارباب الجهاد
كاسلاف لهم طول الايادي
وننحوا نحوهم في كل ناد
ونقفوا فضلهم في كل واد
ونبلغ فضلهم شأوا قصيا

عليكم بالسلاح ايا اهالي ونظم صفوفكم مثل اللآلي
وخوضوا في دماء اولي الوبال فهم اعداؤكم في كل حال

وجورهم عذا فيكم جليا بنا خوضوا دماء اولي الوبال

توصل ان تكون لهم فداء
وكل فتى تفجر النصر باء
وان لا نبدهم نبقى مساء
اذا لم ننتقم لهم العداء
ونأخذ ثارهم من كان حيا

عليكم بالسلاح ايا اهالي ونظم صفوفكم مثل اللآلي
وخوضوا في دماء اولي الوبال فهم اعداؤكم في كل حال
وجورهم عذا فيكم جليا بنا خوضوا دماء اولي الوبال

تمت القصيدتان
للرفاعة